ولکن قومك استقصروه حین بنوا الکعبة فاخرجوه من البیت **قال ابو عیسی** هذا حدیث حسن صحیح وعلقمة بن ابی علقمة هو علقمة بن بلال **باب** ماجاء فی فضل الحجر الاسود والرکن والمقام **حدثنا** قتیبة نا جریر عن عطاء بن السائب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل الحجر الاسود من الجنة وهو اشد بیاضا من اللبن فسودته خطایا بنی ادم وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وابی هریرة **قال ابو عیسی** حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة نا یزید بن زریع عن رجاء ابی یحیی قال سمعت مسافعا الحاجب یقول سمعت عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرکن والمقام یاقوتتان من یاقوت الجنة طمس اللہ نورهما ولو لم یطمس نورهما لاضاء تا ما بین المشرق والمغرب **قال ابو عیسی** هذا یروی عن عبد اللہ بن عمرو موقوفا قوله وفیه عن انس ایضا وهو حدیث غریب **باب** ماجاء فی الخروج الی منی والمقام بها **حدثنا** ابو سعید الاشج نا عبد اللہ بن الاجلح عن اسمعیل بن مسلم عن عطاء عن ابن عباس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم غدی الی عرفات **قال ابو عیسی** واسمعیل بن مسلم قد تکلم فیه **حدثنا** ابو سعید الاشج نا عبد اللہ بن الاجلح عن الاعمش عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بمنی الظهر والفجر ثم غدی الی عرفات وفی الباب عن عبد اللہ بن الزبیر وانس **قال ابو عیسی** حدیث مقسم عن ابن عباس قال علی بن المدینی قال یحیی قال شعبة لم یسمع الحکم من مقسم الا خمسة اشیاء وعدها ولیس هذا الحدیث فیما عد شعبة **باب** ماجاء ان منی مناخ من سبق **حدثنا** یوسف بن عیسی ومحمد بن ابان قالا

ولیکن تیری قوم نے چھوڑا اُسکو جبکہ بنایا کعبے کو سو نکالا اُسکو کعبے سے **کہا ابو عیسیٰ** نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور علقمہ بن ابی علقمہ وہی علقمہ بن بلال ہی **باب** حجر اسود اور رکن اور مقام[۱] کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے پس سیاہ کردیا اُسکو گناہوں[۲] بنی آدم نے۔ اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہی **کہا ابو عیسیٰ** نے کہ ابن عباسؓ کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے رجاء سے اُسنے روایت کی ابی یحییٰ سے اُسنے کہا سنا مینے مسافع حاجب سے کہتا تھا سنا مینے عبد اللہ بن عمرو سے کہتے تھے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم دو یاقوت ہیں یاقوتوں بہشت سے دور کیا اللہ تعالیٰ نے نور اُن دونوں کا اور اگر نہ دور کرتا نور[۳] انکا تو البتہ روشن کردیتے اُس چیز کو کہ درمیان مشرق و مغرب کے ہی **کہا ابو عیسیٰ** نے کہ مروی ہی ابن عمرو سے قول اُسکا موقوف اور مجھ انس سے بھی روایت آئی ہی اور یہ حدیث غریب ہی **باب** منا کی طرف نکلنا اور اسمیں مقام کرنا **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن اجلح نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے روایت کی عطاء سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز پڑھائی منا میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی پھر صبح کو گئے طرف عرفات کے **کہا ابو عیسیٰ** نے کہ اسمٰعیل بن مسلم میں کلام کیا گیا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن اجلح نے اعمش سے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی منا میں ظہر اور فجر کی پھر اول وقت گئے طرف عرفات کے اور اس باب میں عبد اللہ بن زبیر اور انسؓ سے بھی روایت ہی **کہا ابو عیسیٰ** نے کہ حدیث مقسم کی ابن عباس سے کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحییٰ نے کہ کہا شعبہ نے کہ حکم نے نہیں سنا مقسم سے مگر پانچ چیزیں اور گنا اُنکو اور نہیں ہی یہ حدیث بیچ اُسکے جو گنا شعبہ نے **باب** منا جگہہ اُس شخص کی ہی جو پہلے پہونچے[۴] **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اور محمد بن ابان نے اُنھوں نے کہا

---

۱ مقام ابراہیم اس پتھر کا نام ہی جسمیں کہ حضرت ابراہیم کے قدم کا نشان ہی ۱۲ ۲ یعنے لوگوں نے جو اُسکو ہاتھ لگائے تو انکے گناہوں کی تاثیر سے سیاہ ہو گیا پس جب پتھر میں گناہ کا یہ اثر ہوا تو کیا حال ہی انکے دلوں کا بسبب کرنے گناہوں کے ۱۲ ۳ شاید حکمت انکے نور دور کرنی کی یہ ہی کہ ایمان بالغیب حاصل ہو ۱۲ ۴ یعنے خصوصیت اسمیں ساتھ سبقت کے ہی نہ ساتھ مکان بنانے کے یعنے منا ایسی جگہہ ہی کہ کسی شخص کے لئے اسمیں خصوصیت نہیں بلکہ جو کوئی منا میں کسی جگہ آگے پہونچے وہی اسکا مستحق ہی اور نیز اگر اسمیں کوئی مکان بنایا جاوے تو اسمیں بنائیں بہت ہو جاوینگی پس مکان تنگ ہو جاویگا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک حرم کی زمین کل وقف ہی کسی کو جائز نہیں کہ اسکا مالک بنے ۱۲

نا وکیع عن اسرائیل عن ابراہیم بن مہاجر عن یوسف بن ماھک عن امہ مسیکۃ عن عائشۃ قالت قلنا یا رسول اللہ الا نبنی لک بناء یظلک بمنی قال لا منی مناخ من سبق **قال** ابو عیسٰے ہذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی تقصیر الصلوۃ بمنی **حدثنا** قتیبۃ نا ابو الاحوص عن ابی اسحٰق عن حارثۃ بن وھب قال صلیت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم بمنی اٰمن ما کان الناس واکثرہ رکعتین وفی الباب عن ابن مسعود وابن عمر وانس **قال** ابو عیسٰے حدیث حارثۃ بن وھب حدیث حسن صحیح وروی عن ابن مسعود انہ قال صلیت مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین ومع ابی بکر وعمر وعثمان رکعتین صدرا من امارتہ وقد اختلف اھل العلم فی تقصیر الصلوۃ بمنی لاھل مکۃ فقال بعض اھل العلم لیس لاھل مکۃ ان یقصروا الصلوۃ بمنی الا من کان بمنی مسافرا وھو قول ابن جریج وسفیان الثوری ویحیی بن سعید القطان والشافعی واحمد واسحٰق وقال بعضھم لا باس لاھل مکۃ ان یقصروا الصلوۃ بمنی وھو قول الاوزاعی ومالک وسفیان بن عیینۃ وعبد الرحمٰن بن مھدی **باب** ماجاء فی الوقوف بعرفات والدعاء فیھا **حدثنا** قتیبۃ نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن عمرو بن عبد اللہ بن صفوان عن یزید بن شیبان قال اتانا ابن مربع الانصاری ونحن وقوف بالموقف مکانا یباعدہ عمرو فقال انی رسول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الیکم یقول کونوا علے مشاعرکم فانکم علے ارث من ارث ابراھیم وفی الباب عن علی وعائشۃ وجبیر بن مطعم والشرید بن سوید الثقفی **قال** ابو عیسٰے حدیث ابن مربع حدیث حسن لا نعرفہ الا من حدیث ابن عیینۃ عن عمرو بن دینار وابن مربع اسمہ یزید بن مربع الانصاری وانما یعرف لہ ھذا الحدیث الواحد **حدثنا** محمد بن عبد الاعلے الصنعانی البصری نا محمد بن عبد الرحمٰن الطفاوی

خبر دی ہمکو وکیع نے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ابراہیم بن مہاجر سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے اپنی ماں مسیکہ سے اُسنے عائشہؓ سے کہ ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا نہ بنا دین ہم واسطے آپ کے ایک مکان جو سایہ کرے آپ کو منا مین فرمایا نہین منا جگہ اونٹ بٹھانے اُس شخص کی ہی جو پہلے پہونچے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی **باب** منا مین نماز کا قصر کرنا درست ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی حارثہ بن وہب سے اُسنے کہا کہ نماز پڑھی ہین ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منا مین دو رکعتیں اور لوگ بہت امن مین تھے۔ اور ہی باب مین ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے حارثہ بن وہب کی حدیث حسن صحیح ہی اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ نماز پڑھی ہین ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منا مین دو رکعتین اور ساتھ ابی بکر اور عمر اور عثمان کے دو رکعتین ابتداء خلافت اُنکی سے اور تحقیق اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ قصر کرنے نماز کے منا مین واسطے رہنے والون مکہ کے سو بعضے اہل علم کہتے ہین کہ نہین درست ہی واسطے اہل مکہ کے یہ کہ قصر کرین نماز کو منا مین مگر جو ہو وے منا مین مسافر اور یہ قول ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نہین ڈر ہی واسطے اہل مکہ کے یہ کہ قصر کرین نماز کو منا مین اور یہ قول اوزاعی اور مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمٰن بن مہدی کا ہی **باب** عرفات مین کھڑے ہونے اور اُسمین دعا کرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے اُسنے یزید بن شیبان سے کہ آیا ہمارے پاس ابن مربع انصاری اور ہم عرفات مین کھڑے تھے ایک مکان مین جسکو دور بیان کرتا تھا عمرو جگہ ٹھہرنے امام کے سے سو اُسنے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہون طرف تمھارے فرماتے ہین حضرت کہ واسطے تمھارے ہی کہ ٹھہرو اوپر جگہ عبادت اپنی کے پس تحقیق تم ہو اوپر میراث کے یعنے متابعت کے میراث باپ اپنے کے کہ ابراہیمؑ ہین اور اس باب مین علیؓ اور عائشہؓ اور جبیر بن مطعمؓ اور شرید بن سوید ثقفی سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن مربع کی حدیث حسن ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابن عیینہ سے اُسنے عمرو بن دینار سے اور ابن مربع کا نام یزید بن مربع انصاری ہی اور نہین پہچانی جاتی ہی واسطے اُسکے مگر صرف ایک حدیث **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عبد الرحمٰن طفاوی نے

۱؎ یہ آیت لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ الخ مین اگرچہ قصر کا حکم مقید ہی ساتھ حالت خوف کے لیکن اب یہ قید باقی نہین بلکہ حالت امن مین نماز قصر کرنا درست ہی ۱۲

۲؎ حاصل یہ کہ عرب کے ہر قوم قبیلہ کا اگلے زمانہ مین ایک موقف تھا مقر عرفات مین کہ وہان ٹھہرتے تھے اور موقف قبیلہ یزید بن شیبان کا بہت دور تھا موقف آنحضرت سے کہ وہ موقف امام ہی پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا کہ یہ اس بات کی درخواست کرینگے کہ آپ سے قریب کھڑے ہون سو آپ نے انسے

نا ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کانت قریش ومن کان علی دینہا وہم الحمس یقفون بالمزدلفۃ یقولون نحن قطین اللہ وکان من سواہم یقفون بعرفۃ فانزل اللہ عزوجل ثم افیضوا من حیث افاض الناس **قال** ابوعیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح ومعنی ہذا الحدیث ان اہل مکۃ کانوا لایخرجون من الحرم وعرفات خارج من الحرم فاہل مکۃ کانوا یقفون بالمزدلفۃ ویقولون نحن قطین اللہ یعنی سکان اللہ ومن سوی اہل مکۃ کانوا یقفون بعرفات فانزل اللہ تعالیٰ ثم افیضوا من حیث افاض الناس والحمس ہم اہل الحرم

باب ماجاء ان عرفۃ کلہا موقف

حدثنا محمد بن بشار نا ابواحمد الزبیری نا سفیان عن عبدالرحمن بن الحارث بن عیاش بن ابی ربیعۃ عن زید بن علی عن ابیہ عن عبیداللہ بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب قال وقف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فقال ہذہ عرفۃ وہو الموقف وعرفۃ کلہا موقف ثم افاض حین غربت الشمس واردف اسامۃ بن زید وجعل یشیر بیدہ علی ہیئتہ والناس یضربون یمینا وشمالا لایلتفت الیہم ویقول یاایہا الناس علیکم السکینۃ ثم اتی جمعا فصلی بہم الصلوتین جمیعا فلما اصبح اتی قزح ووقف علیہ وقال ہذا قزح وہو الموقف وجمع کلہا موقف ثم افاض حتی انتہی الی وادی محسر فقرع ناقتہ فخبت حتی جاوز الوادی فوقف واردف الفضل ثم اتی الجمرۃ فرماہا ثم اتی المنحر فقال ہذا المنحر ومنی کلہا منحر واستفتتہ جاریۃ شابۃ من خثعم فقالت ان ابی شیخ کبیر قد ادرکتہ فریضۃ اللہ فی الحج افیجزئ ان احج عنہ قال حجی عن ابیک قال ولوی عنق الفضل فقال العباس یا رسول اللہ لم لویت عنق ابن عمک

اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی عائشہ رضی سے اُسنے کہا کہ تھے قریش اور جو کہ تھا اُنکے دین پر اور وہ حمس تھے کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں اور کہتے تھے کہ ہم اللہ کے گھر میں رہنے والے ہیں اور تھے تمام عرب ٹھہرتے بیچ میدان عرفہ کے پس اُتاری اللہ نے یہ آیت پھر پھر و اُس جگہ سے کہ پھرتے ہیں لوگ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس حدیث کا یہ ہے کہ مکے والے نہ نکلتے تھے حرم سے اور عرفات خارج ہے حرم سے سو مکہ والے تھے کھڑے ہوتے بیچ مزدلفہ کے اور کہتے تھے کہ ہم اللہ کے گھر کے رہنے والے ہیں اور اہل مکہ کے سوا اور سب لوگ تھے ٹھہرتے بیچ میدان عرفات کے سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پھر و اُس جگہ سے کہ پھرتے ہیں لوگ اور حمس وہ اہل حرم تھے

باب عرفات تمام جگہ وقوف کی ہے

حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد زبیری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عبدالرحمن بن حارث بن عیاش بن ابی ربیعہ سے اُسنے روایت کی زید بن علی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبیداللہ بن ابی رافع سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عرفات میں اور فرمایا یہ میدان عرفات کا ہے اور یہی ہے جگہ ٹھہرنے کی اور عرفات تمام جگہ ٹھہرنے کی ہے پھر پھرے جبکہ غروب ہوا آفتاب اور اپنے پیچھے سوار کیا اسامہ بن زید کو اور اشارہ کرنے لگے ہاتھ اپنے سے اپنی ہیئت پر اور آدمی مارتے تھے دائیں اور بائیں نہ التفات کرتے تھے آپ طرف اُنکے اور کہتے تھے اے لوگو لازم ہے تمکو آرام پھر آئے مزدلفہ میں سو پڑھائیں آپنے لوگونکو دو نمازیں اکٹھی یعنی دونوں کو جمع کیا ایک وقت میں سو جب صبح کی آپنے تو آئے قزح اور فرمایا کہ یہ قزح ہے اور یہی ہے جگہ ٹھہرنے کی اور مزدلفہ تمام جگہ ٹھہرنے کی ہے پھر پھرے یہانتک کہ پہونچے وادی محسر میں پس حرکت دی اونٹنی اپنی کو تھوڑی سی سو تیز چلی یہانتک کہ آگے بڑھے وادی سے سو وہاں کھڑے ہوئے اور پیچھے سوار کیا آپنے ابن فضل کو یہانتک کہ آئے جمرہ پاس پس پھینکی اُسپر کنکریاں پھر آئے طرف جگہ قربانی کرنے کے سو فرمایا کہ یہی جگہ قربانی کی ہے اور منا تمام جگہ قربانی کی ہے اور مسئلہ پوچھا آپ سے ایک لڑکی جوان نے خثعم سے سو اُسنے عرض کی کہ تحقیق باپ میرا بڑا بڈھا ہے پایا اُسکو اللہ کے فرض نے بیچ امر حج کے یعنی نہیں ٹھہر سکتا سواری پر کیا پس کفایت کرتا ہے یہ کہ حج کروں میں طرف اُسکے سے فرمایا حج کر باپ اپنے کی طرف سے اور کہا کہ پھیری آپ نے گردن فضل کی سو عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ کسواسطے پھیری آپ نے گردن بیٹے چچا اپنے کی

۱ یعنی اونٹوں کو مارتے تھے اور جلدی ہانکتے تھے ۱۲ ۲ قزح ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفہ میں کہ مزدلفہ میں امام اسکے پاس کھڑا ہوتا ہے ۱۲ ۳ محسر نام ہے ایک جگہ کا درمیان مزدلفہ اور منا کے اور سبب آپ کے جلدی چلنے کا یہ تھا کہ آپ کی عادت شریف تھی کہ جس جگہ کسی حرم پر عذاب نازل ہوتا تو وہاں سے جلدی گذرتے واسطے عبرت کے اور محسر میں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے وہاں سے جلدی گذرے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہاں مشرکین عرب ٹھہرا کرتے تھے انکی مخالفت کو الغرض ہر شخص کو مستحب ہے کہ وہاں سے جلدی گذرے ۱۲ ۴ حاصل کلام اُس عورت کا یہ ہے کہ میرے باپ پر بڑھاپے میں حج فرض ہوا اس سبب سے کہ وہ بڑھاپے میں مسلمان ہوا ہے اور اس کے پاس مال ہے یا اسکو بڑھاپے میں مال ہاتھ آیا اور وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتا کیا میں اسکی طرف سے نیابۃً حج کردوں جاننا چاہیے کہ غیر کی طرف سے حج کرنا جائز ہے اگر عاجز ہو دے

قال رایت شابا وشابة فلم امن الشيطان عليهما فاتاه رجل فقال يارسول الله انی افضت قبل ان احلق قال احلق ولاحرج او قصر ولاحرج قال وجاء اخر فقال يارسول الله انی اذبحت قبل ان ارمی قال ارم ولاحرج قال ثم اتی البيت فطاف به ثم اتی زمزم فقال يابنی عبد المطلب لولا ان يغلبكم عليه الناس لنزعت وفی الباب عن جابر **قال ابو عیسیٰ** حديث علی حديث حسن صحيح لانعرفه من حديث علی الا من هذا الوجه من حديث عبد الرحمن بن الحارث بن عياش وقد رواه غير واحد عن الثوری مثل هذا والعمل علی هذا عند اهل العلم قد راوا ان يجمع بين الظهر والعصر بعرفة فی وقت الظهر وقال بعض اهل العلم اذا صلی الرجل فی رحله ولم يشهد الصلوة مع الامام ان شاء جمع هو بين الصلوتين مثل ما صنع الامام وزيد بن علی هو ابن حسين بن علی بن ابی طالب **باب** ماجاء فی الافاضة من عرفات **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع وبشر بن السری وابو نعيم قالوا نا سفيان بن عيينة عن ابی الزبير عن جابر ان النبی صلی الله عليه وسلم اوضع فی وادی محسر وزاد فيه بشر وافاض من جمع وعليه السكينة وامرهم بالسكينة وزاد فيه ابو نعيم وامرهم ان يرموا بمثل حصا الخذف وقال لعلی لا اراكم بعد عامی هذا وفی الباب عن اسامة بن زيد **قال ابو عیسیٰ** حديث جابر حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيی بن سعيد القطان نا سفيان الثوری عن ابی اسحق عن عبد الله بن مالك ان ابن عمر صلی بجمع فجمع بين الصلوتين باقامة وقال رايت رسول الله صلی الله عليه وسلم فعل مثل هذا فی هذا المكان **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيی بن سعيد عن اسمعيل بن ابی خالد عن ابی اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم مثله قال محمد بن بشار قال يحيی والصواب حديث سفيان وفی الباب عن علی وابی ايوب وعبد الله بن مسعود وجابر واسامة بن زيد **قال ابو عیسیٰ** حديث ابن عمر برواية سفيان اصح من رواية اسمعيل بن ابی خالد وحديث سفيان

فرمایا دیکھا مین نے جوان مرد اور جوان عورت کو سو نہ بیخوف ہوا مین شیطان سے اوپر انکے سو آپ پاس ایک مرد آیا سو اُسنے عرض کی یا رسول اللہ طواف فرض کیا مین نے خانہ کعبہ کا پہلے سر منڈانے سے فرمایا کہ سر منڈا اور نہین کچھ گناہ یا بال کترو اور نہین کچھ گناہ اور کہا کہ ایک مرد اور آیا سو اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ قربانی کی مین نے پہلے کنکریان مارنے کے منارون پر فرمایا آپنے پھینک کنکریان اور نہین ہی کچھ گناہ پھر آئے خانہ کعبہ مین پس طواف کیا گرد اُسکے پھر آئے کنوے زمزم پر سو فرمایا کہ ای بنی عبد المطلب اگر نہوتا خوف اسکا کہ غلبہ کرینگے لوگ تمپر اوپر پانی پلانے کے تو البتہ کھینچتا مین پانی ساتھ تمھارے اور اس باب مین جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن صحیح ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسیوجہ حدیث عبد الرحمن بن حارث بن عیاش سے اور تحقیق روایت کی ہی بہت لوگون نے یہ حدیث ثوری سے مثل اسکے اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ جمع کیا جاوے درمیان ظہر اور عصر کے عرفہ مین بیچ وقت ظہر کے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ جب نماز پڑھے مرد اپنی جگہہ مین اور نہ حاضر ہو کو ساتھ نماز امام کے اگر چاہے تو جمع کرے وہ درمیان دو نمازون کے مثل اُسکے کہ کیا ہی امام نے اور زید بن علی وہی ابن حسین بن علی بن ابی طالب ہی **باب** عرفات سے پھرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اور بشر بن سری اور ابو نعیم نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے وادی محسر مین اور زیادہ کیا ہی بیچ اُسکے بشر نے کہ پھرے مزدلفہ سے اور انپر تھی تسکین چلنے مین اور حکم کیا لوگونکو ساتھ آہستہ چلنے کے اور زیادہ کیا اُسمین ابو نعیم نے اور حکم کیا اُنکو یہ کہ مارین ساتھ مانند کنکریون خذف کے یعنی چنے کے برابر اور فرمایا حضرت نے اصحاب کو شاید کہ مین نہ دیکھونگا تمکو پیچھے اس سال کے اور اس باب مین اسامہ بن زید سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** مزدلفہ مین مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع کرکے پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید قطان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن مالک سے کہ ابن عمر رضی نے نماز پڑھی مزدلفہ مین سو جمع کیا درمیان دو نمازون کے ساتھ ایک اقامت کے اور کہا دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا مثل اُسکے اس مکان مین **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور کہا محمد بن بشار نے کہ کہا یحییٰ نے کہ صواب حدیث سفیان کی ہی اور اس باب مین علی اور ابی ایوب اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی روایت سفیان سے بہت صحیح ہی روایت اسمٰعیل بن ابی خالد سے اور سفیان کی حدیث

حدیث حسن صحیح قال وروی اسرائیل هذا الحدیث عن ابی اسحٰق عن عبد الله وخالد ابنی مالك عن ابن عمر وحدیث سعید بن جبیر عن ابن عمر هو حدیث حسن صحیح ایضا رواه سلمة بن کهیل عن سعید بن جبیر واما ابو اسحٰق فانما روی عن عبد الله وخالد ابنی مالك عن ابن عمر والعمل علی هذا عند اهل العلم انه لا یصلی صلوة المغرب دون جمع فاذا اتی جمعا وهو المزدلفة جمع بین الصلوتین باقامة واحدة ولم یتطوع فیما بینهما وهو الذی اختاره بعض اهل العلم وذهبوا الیه وهو قول سفیان الثوری قال سفیان وان شاء صلی المغرب ثم تعشی ووضع ثیابه ثم اقام فصلی العشاء وقال بعض اهل العلم یجمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفة باذان واقامتین یوذن لصلوة المغرب ویقیم ویصلی المغرب ثم یقیم ویصلی العشاء وهو قول الشافعی **باب** ماجاء من ادرك الامام بجمع فقد ادرك الحج **حدثنا** محمد بن بشار قال نا یحیی بن سعید وعبد الرحمٰن بن مهدی قالا نا سفیان عن بکیر بن عطاء عن عبد الرحمٰن بن یعمر ان ناسا من اهل نجد اتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو بعرفة فسألوه فامر منادیا فنادی الحج عرفة من جاء لیلة جمع قبل طلوع الفجر فقد ادرك الحج ایام منی ثلثة فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیه ومن تاخر فلا اثم علیه قال محمد وزاد یحیی واردف رجلا فنادی به **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن سفیان الثوری عن بکیر بن عطاء عن عبد الرحمٰن بن یعمر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه قال وقال ابن ابی عمر قال سفیان بن عیینة وهذا اجود حدیث رواه سفیان الثوری **قال** ابو عیسی والعمل علی حدیث عبد الرحمٰن بن یعمر عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم انه من لم یقف بعرفات قبل طلوع الفجر فقد فاته الحج ولا یجزی عنه ان جاء بعد طلوع الفجر ویجعلها عمرة وعلیه الحج من قابل وهو قول الثوری والشافعی واحمد واسحٰق وقد روی شعبة عن بکیر بن عطاء نحو حدیث الثوری قال وسمعت الجارود یقول سمعت وکیعا یقول وروی

حسن صحیح ہی اور روایت کی اسرائیل نے یہ حدیث ابی اسحاق سے اُسنے عبد اللہ اور خالد بیٹوں مالک سے اُسنے ابن عمر سے اور حدیث سعید بن جبیر کی ابن عمر سے حسن صحیح ہی اور بھی روایت کی ہی سلمہ بن کہیل نے سعید بن جبیر سے اور لیکن ابو اسحاق سو اُسکے نہیں کہ روایت کی ہی اُسنے عبد اللہ اور خالد بیٹوں مالک سے ابن عمر سے اور عمل اسیپر ہی نزدیک اہل علم کے کہ نہ پڑھے نماز مغرب کی سوائے مزدلفہ کے سو جب آوے مزدلفہ میں ہو تو جمع کرے درمیان دو نمازوں کے ساتھ ایک تکبیر کے اور نہ نفل پڑھے درمیان اُن دونوں کے اور یہی ہی جسکو اختیار کیا ہی بعض اہل علم نے اور گئے ہیں طرف اُسکے اور یہ قول سفیان ثوری کا ہی سفیان نے کہا اور اگر چاہے تو پڑھے مغرب پھر کھانا کھاوے اور رکھے کپڑے اپنے پھر تکبیر کہے پس پڑھے نماز عشا کی اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جمع کرے درمیان مغرب اور عشا کے بیچ مزدلفہ کے ساتھ ایک اذان اور دو تکبیروں کے اذان کہے واسطے مغرب کے اور تکبیر کہے اور پڑھے مغرب پھر تکبیر کہے اور پڑھے نماز عشا کی اور یہ قول شافعی کا ہی **باب** جسنے پایا امام کو مزدلفہ میں تو اُسنے پایا حج **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید اور عبد الرحمٰن بن مہدی نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے بکیر بن عطا سے اُسنے روایت کی عبد الرحمٰن بن یعمر سے کہ چند آدمی اہل نجد سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ عرفات میں تھے سو اُنھوں نے آپ سے پوچھا سو حکم کیا حضرت نے پکارنیوالیکو سو اُسنے پکارا کہ حج عرفہ میں ہی[1] جو آوے رات کو مزدلفہ میں پہلے پڑھنے فجر کے تو پایا اُسنے حج کو۔ دن منا کے تین ہیں یعنی گیارھویں بارھویں تیرھویں[2] پس جو شخص کرے بیچ دو دن کے پس نہیں ہی گناہ اُسپر اور جو شخص کہ تاخیر کرے پس نہیں گناہ اُسپر کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحیی نے اور پیچھے سوار کیا اپنے ایک مرد کو پس پکارا ساتھ اُسکے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے سفیان ثوری سے اُسنے روایت کی بکیر بن عطا سے اُسنے عبد الرحمن بن یعمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اُسی کے معنی میں کہا اور کہا ابن عمر نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ بہت کھری حدیث ہی جو سفیان ثوری نے روایت کی ہی کہا ابو عیسیٰ نے اور عمل عبد الرحمان بن یعمر کی حدیث پر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے کہ جو کوئی نہ ٹھہرے عرفات میں پہلے طلوع فجر کے تو تحقیق فوت ہوا اُس سے حج اور نہیں کفایت کرتا اُس سے اگر آوے بعد طلوع فجر کے اور کرے اُس کو عمرہ یعنے عمرہ کرکے احرام سے نکل آوے اور اُسپر حج ہی آیندہ سال کو یہ قول ثوری و شافعی و احمد و اسحٰق کا ہی اور تحقیق روایت کی ہے شعبہ نے بکیر بن عطا سے مثل حدیث ثوری کے کہا ابو عیسیٰ نے سُنا میں نے جارود سے کہ کہتا تھا سُنا میں نے وکیع سے اور روایت کی

[1] یعنی بڑا رکن حج کا نویں تاریخ ذی الحجہ کی وقوف عرفات کا ہی پس جسنے پایا وقوف عرفات کا مزدلفہ کی رات میں یعنی دسویں رات ذی الحجہ میں پہلے طلوع ہونے فجر کے تو

ایک فرقہ تعجل کو گناہ کہتے تھے سو حکم نازل ہوا کہ دونوں برابر ہیں کسی میں گناہ نہیں ۱۲

هذا الحديث فقال هذا الحديث ام المناسك حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن داؤد بن ابى هند و اسمعيل بن ابى خالد وزكريا
بن ابى زائدة عن الشعبى عن عروة بن مضرس بن اوس بن حارثة بن لام الطائى قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالمزدلفة حين خرج الى الصلوة فقلت يا رسول الله انى جئت من جبل طى اكللت راحلتى واتعبت نفسى والله ما تركت من جبل
الا وقفت عليه فهل لى من حج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد صلوتنا هذه ووقف معنا حتى يدفع وقد وقف
بعرفة قبل ذلك ليلا او نهارا فقد تم حجه وقضى تفثه قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح باب ما جاء فى تقديم الضعفة من
جمع بليل حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن عكرمة عن ابن عباس قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ثقل
من جمع بليل وفى الباب عن عائشة وام حبيبة واسماء والفضل قال ابو عيسى حديث ابن عباس بعثنى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فى ثقل من جمع بليل حديث صحيح روى عنه من غير وجه وروى شعبة هذا الحديث عن مشاش عن عطاء عن ابن عباس
عن الفضل بن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم قدم ضعفة اهله من جمع بليل وهذا حديث خطاء اخطاء فيه مشاش
وزاد فيه عن الفضل بن عباس وروى ابن جريج وغيره هذا الحديث عن عطاء عن ابن عباس ولم يذكروا فيه عن
الفضل بن عباس حدثنا ابو كريب نا وكيع عن المسعودى عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم
قدم ضعفة اهله وقال لا ترموا الجمرة حتى تطلع الشمس قال ابو عيسى حديث ابن عباس حديث حسن صحيح والعمل على
هذا الحديث عند اهل العلم لم يروا باسا ان يتقدم الضعفة من المزدلفة بليل يصيرون الى منى قال اكثر اهل العلم بحديث
النبى صلى الله عليه وسلم انهم لا يرمون حتى تطلع الشمس ورخص بعض اهل العلم فى ان يرموا بليل والعمل على حديث النبى
صلى الله عليه وسلم وهو قول الثورى والشافعى باب حدثنا على بن خشرم نا عيسى بن يونس عن ابن جريج عن ابى الزبير
عن جابر قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يرمى يوم النحر ضحى واما بعد ذلك فبعد زوال الشمس

یہ حدیث پس کہا کہ یہ حدیث ماں ہی احکام حج کی ہمسے حدیث بیان کی ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے داؤد بن ابی ہند اور اسمٰعیل بن
ابی خالد اور زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس مزدلفہ میں جبکہ نکلے طرف نماز کے سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آیا ہوں دو پہاڑوں طے سے تھکایا میں نے سواری اپنی کو اور تکلیف میں ڈالا جان
اپنی کو قسم خدا کی نہیں چھوڑا میں نے کوئی پہاڑ مگر کہ کھڑا ہوا میں اوپر اُسکے پس کیا ہے واسطے میرے حج یعنی میرا حج ہوا یا نہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو حاضر ہوا ہماری اس نماز میں اور ٹھہرا ساتھ ہمارے یہاں تک کہ پھرے اور تحقیق ٹھہرا ہو عرفات میں پہلے اُس سے دن کو یا رات کو پس تحقیق تمام کیا اُسنے
حج اپنا اور دور کی میل اپنی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب عورتوں اور لڑکوں کو مزدلفہ سے رات میں منا کی طرف آگے بھیجنا حدیث بیان کی
ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ آگے بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ
اسباب کے مزدلفہ سے رات کو اور اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور اسماء اور فضل سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو آگے بھیجا بیچ اسباب کے مزدلفہ سے رات کو یہ حدیث صحیح ہے روایت کی گئی ہے اُس سے کئی وجہ سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث
مشاش سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے فضل بن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بھیجا ضعیفوں اہل اپنے کو مزدلفہ سے رات کو
اور یہ حدیث خطا ہے خطا کی اسمیں مشاش نے اور زیادہ کیا اسمیں واسطہ فضل بن عباس کا اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطاء سے اُسنے
ابن عباس سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ فضل بن عباس کا حدیث بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے مسعودی سے اُسنے روایت کی
حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بھیجا ضعیفوں اہل اپنے کو اور فرمایا نہ پھینکنا تم کنکریاں منارے یعنی جمرہ عقبہ پر یہاں تک کہ نکلے آفتاب
کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ کوئی ڈر نہیں یہ کہ آگے بھیجے ضعیفوں اہل اپنے کو مزدلفہ سے بیچ رات کے
پھر جاویں طرف منا کے اور اکثر اہل علم کہتے ہیں ساتھ حدیث نبی صلعم کے کہ تحقیق وہ کنکریاں نہ ماریں یہاں تک کہ نکلے سورج اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جائز ہے کنکریاں
ماریں بیچ رات کے اور عمل اوپر حدیث حضرت کے ہے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی کا باب حدیث بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ تھے نبی صلعم رمی کرتے دن قربانی کے وقت چاشت کے اور لیکن بعد اُس کے پس پیچھے ڈھلنے آفتاب کے

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم انه لا یرمی بعد یوم النحر الا بعد الزوال باب ما جاء ان الافاضة من جمع قبل طلوع الشمس حدثنا قتیبة نا ابو خالد الاحمر عن الاعمش عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم افاض من جمع قبل طلوع الشمس وفی الباب عن عمر قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وانما کان اهل الجاهلیة ینتظرون حتی تطلع الشمس ثم یفیضون حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد قال انبانا شعبة عن ابی اسحٰق قال سمعت عمرو بن میمون یقول کنا وقوفا بجمع فقال عمر بن الخطاب ان المشرکین کانوا لا یفیضون حتی تطلع الشمس فکانوا یقولون اشرق ثبیر وان رسول الله صلی الله علیه وسلم خالفهم فافاض عمر قبل طلوع الشمس قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح باب ما جاء ان الجمار التی ترمی مثل حصی الخذف حدثنا محمد بن بشار نا یحییٰ بن سعید القطان نا ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یرمی الجمار بمثل حصی الخذف وفی الباب عن سلیمٰن بن عمرو بن الاحوص عن امه وهی ام جندب الازدیة وابن عباس والفضل بن عباس وعبد الرحمٰن بن عثمان التیمی وعبد الرحمٰن بن معاذ قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح وهو الذی اختاره اهل العلم ان تکون الجمار التی ترمی بها مثل حصی الخذف باب ما جاء فی الرمی بعد زوال الشمس حدثنا احمد بن عبدة الضبی البصری نا زیاد بن عبد الله عن الحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرمی الجمار اذا زالت الشمس قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن باب ما جاء فی رمی الجمار راکبا حدثنا احمد بن منیع نا یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدة الحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم رمی الجمرة یوم النحر راکبا وفی الباب عن جابر وقدامة بن عبد الله وام سلیمٰن بن عمرو بن الاحوص قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن والعمل علیه عند بعض اهل العلم واختار بعضهم ان یمشی الی الجمار ووجه الحدیث عندنا انه رکب فی بعض الایام لیقتدی به فی فعله وکلا الحدیثین مستعمل عند اهل العلم

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ نہ رمی کرے پیچھے دن قربانی کے مگر بعد زوال کے **باب** مزدلفہ سے منا کی طرف پھرنا پہلے طلوع آفتاب کے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اعمش سے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے مقسم سے اُس نے ابن عباس سے کہ تحقیق پھرے حضرت مزدلفہ سے پہلے نکلنے آفتاب کے اور اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ اہل جاہلیت انتظار کرتے تھے یہانتک کہ نکلے سورج پھر پھرتے تھے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے کہا سُنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتا تھا کہ تھے ہم ٹھہرے ہوئے بیچ مزدلفہ کے سو عمر بن خطاب نے کہا کہ تحقیق مشرکین تھے کہ نہ پھرتے تھے مزدلفہ سے یہانتک کہ نکلے سورج سو کہا کرتے تھے کہ روشن ہوا ے ثبیر اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کی اُنکی سو پھرے عمر پہلے نکلنے سورج کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو کنکریاں کہ ماری جاویں مثل کنکریوں خذف کے ہوں یعنی چھوٹی چھوٹی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیٰی بن سعید قطان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے اُسنے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارتے تھے کنکریاں ساتھ مثل کنکریوں خذف کے اور اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے وہ اپنی ماں سے جو ام جندب ازدیہ ہیں اور ابن عباس و فضل بن عباس اور عبد الرحمان بن عثمان تیمی اور عبد الرحمٰن بن معاذ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے یہ کہ ہوں وہ کنکریاں جو پھینکی جاتی ہیں ساتھ اُنکے مثل کنکریوں خذف کے **باب** سورج ڈھلنے کے بعد کنکریاں مارنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زیاد بن عبد اللہ نے حجاج سے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھینکتے کنکریاں جبکہ ڈھلتا آفتاب یعنی بعد زوال کے کنکریاں مارتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** سوار ہوکر کنکریاں مارنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیٰی بن زکریا بن ابی زائدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حجاج نے حکم سے اُسنے روایت کی مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرۂ عقبہ پر قربانی کے دن سوار ہو کر اور اس باب میں جابر اور قدامہ بن عبد اللہ و ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور اختیار کیا ہے بعض نے کہ پیادہ کنکریاں مارے اور وجہ اس حدیث کی نزدیک ہمارے یہ ہے کہ آپ بعض دنوں میں سوار رہے تاکہ پیروی کیجاوے ساتھ آپکے آپکے فعل میں اور دونوں حدیثیں معمول بہ ہیں نزدیک اہل علم کے

حدثنا یوسف بن عیسے نا ابن نمیر عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا رمی الجمار مشے الیہ ذاھبا و راجعا قال ابو عیسے ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ بعضھم عن عبید اللہ ولم یرفعہ والعمل علے ھذا عند اکثر اھل العلم وقال بعضھم یرکب یوم النحر ویمشے فی الایام التی بعد یوم النحر قال ابو عیسے وکان من قال ھذا انما اراد اتباع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی فعلہ لانہ انما روی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم انہ رکب یوم النحر حیث ذھب یرمی الجمار ولا یرمی یوم النحر الا جمرۃ العقبۃ **باب** کیف ترمی الجمار **حدثنا** یوسف بن عیسے نا وکیع نا المسعودی عن جامع بن شداد ابی صخرۃ عن عبد الرحمن بن یزید قال لما اتی عبد اللہ جمرۃ العقبۃ استبطن الوادی واستقبل الکعبۃ وجعل یرمی الجمرۃ علے حاجبہ الایمن ثم رمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم قال واللہ الذی لا الہ غیرہ من ھھنا رمی الذی انزلت علیہ سورۃ البقرۃ **حدثنا** ھناد نا وکیع عن المسعودی بھذا الاسناد نحوہ قال وفی الباب عن الفضل بن عباس وابن عباس وابن عمر وجابر **قال** ابو عیسے حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم یختارون ان یرمی الرجل من بطن الوادی بسبع حصیات ویکبر مع کل حصاۃ وقد رخص بعض اھل العلم ان لم یمکنہ ان یرمی من بطن الوادی رمی من حیث قدر علیہ وان لم یکن فی بطن الوادی **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی وعلی بن خشرم قالا نا عیسے بن یونس عن عبید اللہ بن ابی زیاد عن القاسم بن محمد عن عائشۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال انما جعل رمی الجمار والسعی بین الصفا والمروۃ لاقامۃ ذکر اللہ **قال** ابو عیسے ھذا حدیث

حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن نمیر نے عبید اللہ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے حضرت ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب مارتے کنکریان تو پیادہ پا چلتے طرف اُسکے جاتے وقت اور آتے وقت کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور روایت کیا ہی اسکو بعض نے عبید اللہ سے اور نہین مرفوع کیا اسکو اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے اور بعضے کہتے ہین کہ سوار ہووے دن قربانی کے اور پیادہ چلے بیچ اُن دنون کے جو پیچھے دن قربانی کے ہین کہا ابو عیسیٰ نے کہ گویا جس نے یہ کہا ہے تو اُس نے صرف ارادہ کیا ہی اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے فعل مین اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ آپ قربانی کے دن سوار ہوے جبکہ گئے کنکریان مارنے کو اور نہ کنکریان مارین دن قربانی کے مگر جمرہ عقبہ کو **باب** کس طرح پھینکی جاوین کنکریان **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو مسعودی نے جامع بن شداد ابی صخرہ سے اُسنے روایت کی عبد الرحمان بن یزید سے اُسنے کہا کہ جب آئے عبد اللہ بن عمر جمرہ عقبہ پاس تو کھڑے ہوے درمیان وادی کے اور منہ کیا طرف قبلے کے اور کنکریان مارنے لگے جمرہ عقبہ کو اوپر طرف داہنی کے پھر پھینکین سات کنکریان اللہ اکبر کہتے تھے ساتھ ہر کنکری کے پھر کہا قسم ہی اللہ کی جسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اسی جگہ سے رمی کی ہی اُس شخص نے جسپر اُتری سورہ بقرہ **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے مسعودی سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُس کے کہا اور اِس باب مین فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اختیار کرتے ہین یہ کہ رمی کرے آدمی درمیان وادی کے ساتھ کنکریون کے اور اللہ اکبر کہے ساتھ ہر کنکری کے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اگر نہ ممکن ہو اُسکو یہ کہ رمی کرے بیٹ میدان مین سے تو جائز ہی یہ کہ رمی کرے جس جگہ سے کہ قادر ہو اُسپر اگرچہ نہو بیچ بیٹ میدان کے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی اور علی بن خشرم نے اُنھون نے کہا خبر دی ہم کو عیسیٰ بن یونس نے عبید اللہ بن ابی زیاد سے اُسنے روایت کی قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا سواے اُسکے نہین کہ کیا گیا ہے پھینکنا کنکریونکا اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے واسطے قائم کرنے ذکر اللہ کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث

ف۱ جمار اصل مین سنگریزون کو کہتے ہین اور جمار نام ان سنگریزون کا ہی کہ مینارون پر مارے جاتے ہین اور جن مینارون پر کہ وہ سنگریزے مارے جاتے ہین انکو جمرات کہتے ہین بسبب پھینکنے جمار کے انپر اور جمرات تین ہین جمرہ اولےٰ جمرہ وسطےٰ اور جمرہ عقبہ عید کے دن فقط جمرہ عقبہ پر کنکریان مارتے ہین اور گیارھوین اور بارھوین اور تیرھوین کو تینون پر مارتے ہین اور کنکریان مارنی واجب ہین ۱۲ ح ف۲ اور طور کنکریان پھینکنے کا مختلف لکھا ہی لیکن زیادہ ترجیح یہ ہی کہ انگلی شہادت اور انگوٹھے کی سرے سے پکڑ کر یعنے چٹکی مین رکھکر پھینکے اور معمول ایسا ہی ہی ۱۲ ف۳ بطن وادی مین کھڑا ہونا افضل ہی واجب نہین اسلیے کہ ہر جگہ سے رمی کرنا درست ہی اور یہی ہی قول ابی حنیفہ در عامہ

حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیۃ طرد الناس عند رمی الجمار **حدثنا** احمد بن منیع نا مروان بن معٰویۃ عن ایمن بن نابل عن قدامۃ بن عبد اللہ قال رایت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یرمی الجمار علی ناقۃ لیس ضرب ولا طرد ولا الیک الیک وفی الباب عن عبد اللہ بن حنظلۃ **قال** ابو عیسٰی حدیث قدامۃ بن عبد اللہ حدیث حسن صحیح وانما یعرف ھذا الحدیث من ھذا الوجہ وھو حدیث حسن صحیح وایمن بن نابل ھو ثقۃ عند اھل الحدیث **باب** ماجاء فی الاشتراک فی البدنۃ والبقرۃ **حدثنا** قتیبۃ نا مالک بن انس عن ابی الزبیر عن جابر قال نحرنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ البقرۃ عن سبعۃ والبدنۃ عن سبعۃ وفی الباب عن ابن عمر وابی ھریرۃ وعائشۃ وابن عباس **قال** ابو عیسٰی حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرھم یرون الجزور عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ وھو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد وروی عن ابن عباس عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان البقرۃ عن سبعۃ والجزور عن عشرۃ وھو قول اسحٰق واحتج بھذا الحدیث وحدیث ابن عباس انما نعرفہ من وجہ واحد **حدثنا** الحسین بن حریث وغیر واحد قالوا نا الفضل بن موسٰی عن حسین بن واقد عن علباء بن احمر عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کنا مع النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحٰی فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ وفی الجزور عشرۃ **قال** ابو عیسٰی ھذا حدیث حسن غریب وھو حدیث حسین بن واقد **باب** ماجاء فی اشعار البدن **حدثنا** ابو کریب نا وکیع عن ھشام الدستوائی عن قتادۃ عن ابی حسان الاعرج عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قلد نعلین واشعر الھدی فی الشق الایمن بذی الحلیفۃ واماط عنہ الدم وفی الباب عن المسور بن مخرمۃ **قال** ابو عیسٰی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وابو حسان الاعرج اسمہ مسلم والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرھم

حسن صحیح ہی **باب** کنکریاں مارنے کے وقت لوگونکو ہانکنا منع ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مروان بن معاویہ نے ایمن بن نابل سے اُسنے روایت کی قدامہ بن عبد اللہ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پھینکتے تھے کنکریاں یعنی جمرۂ عقبہ پر اونٹنی پر سوار نہ تھا اس جگہ مارنا اور نہ ہانکنا اور نہ یہ کہنا کہ ایک طرف ایک طرف ہو اور اس باب میں عبد اللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسٰی نے قدامہ بن عبد اللہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور سوا اسکے نہیں کہ پہچانی جاتی ہی یہ حدیث اسی وجہ سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ایمن بن نابل ثقہ ہی نزدیک اہل حدیث کے **باب** اونٹ اور گائے میں شریک ہونیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے اُسنے کہا کہ قربانی کی ہمنے ساتھ رسول اللہ صلعم کے سال حدیبیہ کے گائے سات آدمی سے اور اونٹ سات آدمی سے اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسٰی نے کہ جابر کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اوپر اُسکے ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ اونٹ سات آدمی کی طرف سے جائز ہی اور گائے بھی سات آدمی سے جائز ہی اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور روایت کی گئی ہی ابن عباس سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ گائے سات آدمی سے درست ہی اور اونٹ دس آدمی سے درست ہی اور یہ قول اسحاق کا ہی اور دلیل پکڑی ہی اُسنے ساتھ اس حدیث کے اور ابن عباس کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے حسین بن حریث وغیرہ کئی لوگوں نے اُنھوں نے کہا خبر دی ہمکو فضل بن موسٰی نے حسین بن واقد سے اُسنے روایت کی علباء بن احمر سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ سفر کے سو حاضر ہوئی عید قربانی کی سو شریک ہوئے ہم بیچ گائے کے ساتھ آدمی اور بیچ اونٹ کے دس آدمی کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن غریب ہی اور وہ حدیث حسین بن واقد کی ہی **باب** اونٹ کے اشعار کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے ہشام دستوائی سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے ابی حسان اعرج سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار ڈالا گلے میں اونٹنی کے دو جوتونکا اور اشعار کیا یعنے زخمی کیا ہدی کا اُسکے کوہان کے داہنی طرف میں بیچ ذو الحلیفہ کے اور پونچھ ڈالا اُسکا خون اور اس باب میں مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسٰی نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہی اور عمل اوپر اُسکے ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے

---

۱ بالعین المہملۃ المکسورۃ والموحدۃ الممدودۃ ۱۲ ۲ یہ حدیث دلیل ہی واسطے امام ابو حنیفہ اور اکثر اہل علم کے کہ جائز ہی شریک ہونا سات آدمی کا بیچ گائے کے اور اونٹ کے ۱۲

یرون الاشعار وهو قول الثوری والشافعی واحمد واسحٰق قال سمعت یوسف بن عیسٰے یقول سمعت وکیعا یقول حین روی
هذا الحدیث فقال لا تنظروا الی قول اهل الرای فی هذا فان الاشعار سنة وقولهم بدعة قال سمعت ابا السائب
یقول کنا عند وکیع فقال لرجل ممن ینظر فی الرای اشعر رسول الله صلی الله علیه وسلم ویقول ابو حنیفة هو مثلة قال
الرجل فانه قد روی عن ابراهیم النخعی انه قال الاشعار مثلة قال فرایت وکیعا غضب غضبا شدیدا وقال اقول لك
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وتقول قال ابراهیم ما احقك بان تحبس ثم لا تخرج حتی تنزع عن قولك هذا
باب حدثنا قتیبة وابو سعید الاشج قالا ثنا ابن الیمان عن سفیان عن عبید الله عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی الله
علیه وسلم اشتری هدیة من قدید قال ابو عیسٰے هذا حدیث غریب لا نعرفه من حدیث الثوری الا من حدیث یحیی
بن الیمان وروی عن نافع ان ابن عمر اشتری من قدید قال ابو عیسٰے وهذا اصح باب ماجاء فی تقلید الهدی
للمقیم حدثنا قتیبة نا اللیث عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن ابیه عن عائشة انها قالت فتلت قلائد هدی رسول الله
صلی الله علیه ثم لم یحرم ولم یترك شیئا من الثیاب قال ابو عیسٰے هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض
اهل العلم قالوا اذا قلد الرجل الهدی وهو یرید الحج لم یحرم علیه شئ من الثیاب والطیب حتی یحرم وقال بعض اهل العلم
اذا قلد الرجل الهدی فقد وجب علیه ما وجب علی المحرم باب ماجاء فی تقلید الغنم حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمٰن
بن مهدی عن سفیان عن منصور عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت کنت افتل قلائد هدی رسول الله
صلی الله علیه وسلم کلها غنما ثم لا یحرم قال ابو عیسٰے هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند

اشعار کرنا سنت ہی اور یہی قول ہو ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا سنا مین نے یوسف بن عیسیٰ سے کہتا تھا کہ سنا مین نے وکیع سے کہتا تھا
جب کہ روایت کی اسنے یہ حدیث پس کہا کہ نہ دیکھو طرف قول اہل رائے کے بیچ اس مسئلے کے کہ تحقیق ہدی کو زخمی کرنا سنت ہی اور قول انکا بدعت ہی
کہا سُنا مین نے ابا سائب سے کہتا تھا کہ تھے ہم نزدیک وکیع کے پس کہا سنے اہل رائے مین سے ایک مرد کو کہا کہ اشعار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور ابو حنیفہ رح کہتے ہین کہ وہ مثلہ ہی اس مرد نے کہا کہ تحقیق سنے روایت کی ہی ابراہیم نخعی سے اُسنے کہا کہ اشعار مثلہ ہی کہا کہ پس دیکھا مین نے
وکیع کو غصے ہوے سخت غصے ہونا اور کہا کہ کہتا ہون واسطے تیرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تو کہتا ہے کہ ابراہیم نے کہا کیا
لائق ہی تو ساتھ اُسکے کہ قید کیا جاوے تو پھر نہ نکالا جاوے یہانتک کہ باز آوے تو اپنے قول سے **باب**- **حدیث** بیان کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ
اور ابو سعید اشج نے انھون نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن یمان نے سفیان سے اسنے روایت کی عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے خرید کی ہدی اپنی قدید سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو حدیث ثوری سے مگر حدیث یحیی بن یمان سے اور روایت کی
گئی ہی نافع سے کہ تحقیق ابن عمر نے خرید کی ہدی اپنے قدید سے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ زیادہ تر صحیح ہی **باب** مقیم کو ہدی کے گلے مین ہار ڈالنا درست ہی یعنی اگرچہ
احرام نہ باندھے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے عبد الرحمٰن بن قاسم سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض
سے کہا کہ بٹے مین نے ہار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کے پھر ڈالے اُنکے گلے مین پھر نہ احرام باندھا آپ نے اور نہ چھوڑی کوئی چیز کپڑون سے کہا
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ جب ہار ڈالے مرد ہدی کو اور وہ ارادہ رکھتا ہو حج کو تو نہین حرام ہوتی
اُسپر کوئی چیز کپڑون اور خوشبو سے یہانتک کہ احرام باندھے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ جب ہار ڈالے مرد ہدی کو تو تحقیق واجب ہو جاتی ہی اسپر وہ چیز جو
واجب ہوتی ہی اوپر محرم کے **باب** بکریون کے گلے مین ہار ڈالنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو
عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے روایت کی منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رض سے کہا کہ تھی مین بٹتی ہار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدیون کا کہ وہ سب بکریان تھین پھر نہ احرام باندھتے آپ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک

۱ قدید ایک جگہ کا نام ہی درمیان مکے اور مدینے کے ۱۲ ۲ جب نوین سال حج فرض ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق رض کو امیر حاجیون کا کرکے بھیجا اور انکے ساتھ اونٹ ہدی کے
بھیجے پس نہ حرام ہوئی حضرت پر کوئی چیز کہ تھی حلال کی گئی واسطے انکے یعنی حضرت پر احکام احرام کے جاری نہوے اور ابن عباس کہتے ہین کہ جو کوئی ہدی کے کو بھیجے حرام ہوتی ہین اُسپر
وہ چیزین کہ حرام ہوتی ہین محرم پر جبتک کہ پہونچے ہدی حرم مین اور ذبح کیجاوے سو جب عائشہ نے انکا یہ قول سنا تو یہ حدیث بیان کرکے ان کا قول رد کر دیا معلوم ہوا کہ ہدی بھیجنے

بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یرون تقلید الغنم **باب** ماجاء اذا عطب الهدی
ما یصنع به **حدثنا** هارون بن اسحق الهمدانی نا عبدة بن سلیمن عن هشام بن عروة عن ابیه عن ناجیة الخزاعی قال
قلت یارسول الله کیف اصنع بما عطب من الهدی قال انحرها ثم اغمس نعلها فی دمها ثم خل بین الناس وبینها فیاکلوها
وفی الباب عن ذویب ابی قبیصة الخزاعی **قال** ابو عیسی حدیث ناجیة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم
قالوا فی هدی التطوع اذا عطب لا یاکل هو ولا احد من اهل رفقته ویخلی بینه وبین الناس یاکلونه وقد اجزأ عنه وهو
قول الشافعی واحمد واسحق وقالوا ان اکل منه شیئا غرم مقدار ما اکل منه وقال بعض اهل العلم اذا اکل من هدی التطوع
شیئا فقد ضمن **باب** ماجاء فی رکوب البدنة **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس بن مالک ان النبی
صلی الله علیه وسلم رای رجلا یسوق بدنة فقال له ارکبها فقال یارسول الله انها بدنة فقال له فی الثالثة او فی الرابعة
ارکبها ویحک او ویلک وفی الباب عن علی وابی هریرة وجابر **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث صحیح حسن وقد
رخص قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم فی رکوب البدنة اذا احتاج الی ظهرها وهو
قول الشافعی واحمد واسحق وقال بعضهم لا یرکب مالم یضطر الیه **باب** ماجاء بای جانب الراس یبدا فی الحلق
حدثنا ابو عمار نا سفیان بن عیینة عن هشام بن حسان عن ابن سیرین عن انس بن مالک قال لما رمی
رسول الله صلی الله علیه وسلم الجمرة نحر نسکه ثم ناول الحالق شقه الایمن فحلقه فاعطاه ابا طلحة ثم ناوله شقه
الایسر فحلقه فقال اقسمه بین الناس **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن هشام نحوه

بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا مستحب ہے **باب** جب ہدی قریب مرنیکے پہونچے تو اسکو
کیا کیا جاوے **حدیث** بیان کی ہم سے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی
اپنے باپ سے اُسنے ناجیہ خزاعی سے کہا کہ کہا میں نے یارسول اللہ کسطرح کروں میں ساتھ اُس جانور کے کہ قریب مرنے کے پہونچے جانوروں ہدی میں سے
فرمایا کہ ذبح کر ڈال پھر رنگ پاپوش اُسکے خون میں یعنی جو پاپوشیں کہ اُسکے گلے میں ہار ڈالی تھیں اُنکو خون میں رنگ کر اُسکے گردن پر چھاپا لگا پھر
چھوڑ دے درمیان لوگونکے اور درمیان ہدی کے یعنی منع نہ کر اُسکے کھانے سے پس کھاویں وہ اُس سے اور اس باب میں ذویب ابی قبیصہ خزاعی سے بھی
روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ناجیہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں بیچ ہدی نفلی کے کہ جب قریب مرنیکے پہونچے تو نہ کھاوے
وہ اور نہ کوئی اُسکے رفیقوں سے اور چھوڑ دیوے درمیان اُسکے اور درمیان لوگوں کے کہ کھاویں وہ اُسکو اور تحقیق کفایت کرتا ہے وہ اُسکو اور
یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ اگر کھاوے اُسے کوئی چیز تو جرمانہ دیوے مقدار اُسکے کہ کھایا ہوا ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں
کہ جب کھاوے ہدی نفلی سے کوئی چیز تو ضامن ہوتا ہے **باب** ہدی پر سوار ہونیکا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ
نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ ہانکتا ہے اونٹ پس فرمایا سوار ہو اُسپر سو اُسنے
عرض کی کہ یارسول اللہ تحقیق یہ ہدی ہے پس فرمایا اُسکو تیسری بار میں یا چوتھی بار میں کہ سوار ہو اُسپر خرابی ہو تجھکو یعنی میں کہتا ہوں اور
تو عذر کرتا ہے اور اس باب میں علی اور ابی ہریرہ اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق اجازت دی ہے
ایک جماعت اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ سوار ہونے ہدی کے جبکہ محتاج ہو طرف سواری اُسکے کے اور یہی قول ہے
شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا بعض نے کہ نہ سوار ہووے اُسپر جبتک کہ نہ بیقرار ہو طرف اُسکے **باب** سر کے بال منڈانے کس طرف سے شروع
کیے جاویں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ہشام بن حسان سے اُسنے روایت کی ابن سیرین سے
اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ جب رمی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو تو ذبح کی ہدی اپنی پھر مونڈنے والے کے آگے اپنے داہنے
طرف کے سر کو کیا پس مونڈا اُسنے سر حضرت کا اور دیے بال منڈے ہوئے ابو طلحہ کو پھر آگے کی اُسکے بائیں طرف سر اپنے کو سو مونڈا اُسکو اور دیے
بال منڈے ہوئے ابو طلحہ کو اور فرمایا کہ تقسیم کر بالوں کو درمیان لوگوں کے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ہشام سے

[1] پس کھاویں اُس سے فقیر نہ اغنیا کہ کھانا اسکا اغنیا پر حرام ہے اور اپنے ساتھیوں کے واسطے بھی اسکا کھانا درست نہیں بلکہ جنگلی لوگ اس سے فائدہ اٹھاویں یا کوئی اور قافلہ پیچھے سے

هذا حديث حسن **باب** ماجاء فی الحلق والتقصير **حدثنا** قتيبة نا الليث عن نافع عن ابن عمر قال حلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وحلق طائفة من اصحابه وقصر بعضهم قال ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رحم الله المحلقين مرة او مرتين ثم قال والمقصرين وفی الباب عن ابن عباس و ابن ام الحصين ومارب وابی سعيد وابی مريم وحبشی بن جنادة وابی هريرة قال هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم يختارون للرجل ان يحلق راسه وان تقصر يرون ان ذلك يجزی عنه وهو قول سفيان الثوری والشافعی واحمد واسحق **باب** ماجاء فی كراهية الحلق للنساء **حدثنا** محمد بن موسى الجرشی البصری نا ابو داؤد الطيالسی نا همام عن قتادة عن خلاس بن عمرو عن علی قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تحلق المرأة راسها **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد عن همام عن خلاس نحوه ولم يذكر فيه عن علی **قال** ابو عيسى حديث علی فيه اضطراب وروی هذا الحديث عن حماد بن سلمة عن قتادة عن عائشة ان النبی صلى الله عليه وسلم نهى ان تحلق المرأة راسها والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون على المرأة حلقا ويرون ان عليها التقصير **باب** ماجاء فی من حلق قبل ان يذبح او نحر قبل ان يرمی **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومی وابن ابی عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن الزهری عن عيسى بن طلحة عن عبد الله بن عمرو ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج وساله اخر فقال نحرت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج وفی الباب عن علی وجابر وابن عباس وابن عمر واسامة بن شريك **قال** ابو عيسى حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم وهو قول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم اذا قدم نسكا قبل نسك فعليه دم **باب** ماجاء فی الطيب عند الاحلال قبل الزيارة **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا منصور بن زاذان عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة

مثل اُسکے یہ حدیث حسن ہے **باب** بال منڈانے اور کتروانیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ بال منڈائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بال منڈائے ایک جماعت نے آپکے اصحاب سے اور کتروائے بعض نے ابن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رحم کرے اللہ سر منڈانے والوں پر[1] ایک بار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا اور کتروانے والوں پر بھی رحم کرے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن ام الحصین اور مارب اور ابی سعید اور ابی مریم اور حبشی بن جنادہ اور ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اختیار کرتے ہیں واسطے مرد کے یہ کہ منڈاوے سر اپنے کو اور اگر کتروائے تو کہتے ہیں کہ یہ بھی اُسسے کفایت کرتا ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** عورتوں کو بال منڈانے منع ہیں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن موسی جرشی بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد طیالسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے قتادہ سے اُسنے روایت کی خلاس بن عمرو سے اُسنے علی سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہ منڈاوے[2] عورت سر اپنا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے ہمام سے اُسنے خلاس سے مثل اُسکے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ علی کا کہا ابو عیسی نے علی کی حدیث میں اضطراب ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے عائشہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اُس سے کہ منڈاوے عورت سر اپنا اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ عورت پر حلق نہیں اور کہتے ہیں کہ اُسپر بال کتروانا ہے **باب** جو شخص کہ سر منڈاوے پہلے ذبح کرنے کے یا قربانی کرے پہلے کنکریاں مارنے کے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے سعید بن عبدالرحمان مخزومی اور ابن ابی عمر نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُس نے روایت کی عیسی بن طلحہ سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق ایک مرد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سر منڈایا میں نے پہلے ذبح کرنے کے فرمایا کہ ذبح کرلے اب اور نہیں ہے کچھ گناہ اور پوچھا آپ کو ایک اور شخص نے سو اُسنے کہا کہ قربانی کی میں نے پہلے کنکریاں مارنے کے فرمایا اب پھینک کنکریاں اور نہیں ہے کچھ گناہ اور اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور ابن عمر اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے عبداللہ بن عمرو کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر مقدم کرے کسی حکم کو کسی حکم سے تو اُسپر دم ہے **باب** حرام ہے حلال ہونے کے وقت خوشبو ملنی پہلے طواف زیارت کے درست ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو منصور بن زاذان نے عبدالرحمان بن قاسم سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے

[1] اس سے معلوم ہوا کہ بال منڈانے افضل ہیں بال کتروانے سے کہ اُنکے واسطے کئی بار دعا کی اور بال کتروانے والوں کے لئے صرف ایک بار دعا کی ۱۲ [2] یعنی جب احرام سے نکلے تو سر نہ منڈاوے یا مطلق مراد ہے اسلئے کہ سر منڈانا عورتوں کو حرام ہے مانند ڈاڑھی منڈانے کے مردوں کو مگر ضرورت ہو تو عورت کو سر منڈانا جائز ہے ۱۲ [3] جاننا چاہیے کہ افعال دن نحر کے چار ہیں رمی کرنا اور ذبح کرنا اور سر منڈانا اور طواف کرنا اور اسمیں اختلاف ہے یہ ترتیب

قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان يحرم ويوم النحر قبل ان يطوف بالبيت بطيب فيه مسك وفي الباب عن ابن عباس قال ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يرون ان المحرم اذا رمى جمرة العقبة يوم النحر وذبح وحلق او قصر فقد حل له كل شئ حرم عليه الا النساء وهو قول الشافعي واحمد واسحق وقد روى عن عمر بن الخطاب انه قال حل له كل شئ الا النساء والطيب وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وهو قول اهل الكوفة **باب ماجاء متى يقطع التلبية في الحج حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان عن ابن جريج عن عطاء عن ابن عباس عن الفضل بن عباس قال ردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم من جمع الى منى فلم يزل يلبي حتى رمى جمرة العقبة وفي الباب عن علي وابن مسعود وابن عباس **قال ابو عيسى** حديث الفضل حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الحاج لا يقطع التلبية حتى يرمي الجمرة وهو قول الشافعي واحمد واسحق **باب ماجاء متى يقطع التلبية في العمرة حدثنا** هناد نا هشيم عن ابن ابي ليلى عن عطاء عن ابن عباس قال يرفع الحديث انه كان يمسك عن التلبية في العمرة اذا استلم الحجر وفي الباب عن عبد الله بن عمرو **قال** ابو عيسى حديث ابن عباس حديث صحيح والعمل عليه عند اكثر اهل العلم قالوا لا يقطع المعتمر التلبية حتى يستلم الحجر وقال بعضهم اذا انتهى الى بيوت مكة قطع التلبية والعمل على حديث النبي صلى الله عليه وسلم وبه يقول سفيان والشافعي واحمد واسحق **باب ماجاء في طواف الزيارة بالليل حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابي الزبير عن ابن عباس وعائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اخر طواف الزيارة الى الليل **قال ابو عيسى** هذا حديث حسن وقد رخص بعض اهل العلم في ان يؤخر طواف الزيارة الى الليل

کہا کہ خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس سے کہ احرام باندھیں اور دن نحر کے پہلے اس سے کہ طواف فرض کریں گرد خانہ کعبہ کے ساتھ خوشبو کے کہ اسمیں مشک تھا اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے کہ عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ تحقیق محرم جب کنکریاں مارے جمرہ عقبہ کو دن نحر کے اور قربانی ذبح کرے اور سر منڈائے یا بال کتروالے تو تحقیق حلال ہو جاتی ہے واسطے اسکے ہر چیز کہ حرام ہو گئی تھی اسپر مگر عورتیں حلال نہیں ہوتیں اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تحقیق روایت کی گئی ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا حلال ہو جاتی ہے واسطے اسکے ہر چیز مگر عورتیں اور خوشبو اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا **باب حج میں لبیک کہنی کب قطع کرے حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید قطان نے ابن جریج سے اسنے روایت کی عطاء سے اسنے ابن عباس سے اسنے فضل بن عباس سے کہا کہ پیچھے سوار کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منا تک پس ہمیشہ کہتے رہے حضرت لبیک یہانتک کہ رمی کی جمرہ عقبہ پر اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے فضل کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ حج کرنیوالا نہ قطع کرے لبیک کہنی یہانتک کہ رمی کرے جمرہ عقبہ کو اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب عمرہ میں لبیک کہنی کب موقوف کرے حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے ابن ابی لیلی سے اسنے روایت کی عطاء سے اسنے ابن عباس سے کہا مرفوع کرتے تھے حدیث کو کہ تحقیق تھے وہ بند رہتے لبیک کہنے سے عمرہ میں جبکہ بوسہ دیتے تھے حجر اسود کو اور اس باب میں عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ نہ موقوف کرے عمرہ کرنیوالا لبیک کہنی یہانتک کہ بوسہ دے حجر اسود کو اور بعضے کہتے ہیں کہ جب پہونچے طرف گھروں مکے کے تو موقوف کرے لبیک کہنی اور عمل اوپر حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب رات کو طواف زیارت کرنیکا بیان حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی زبیر سے اسنے روایت کی ابن عباس اور عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کیا طواف زیارت کو رات تک کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق اجازت دی ہے بعض اہل علم نے ہمین کہ تاخیر کرے طواف زیارت کو رات تک

ل جاننا چاہیے کہ دن عید کے کہ مزدلفہ سے منا کو آتے ہیں بعد رمی جمرہ عقبہ کے احرام سے نکل آتے ہیں اور سب کچھ حلال ہو جاتا ہے مگر عورتیں حلال نہیں ہوتیں یہانتک کہ مکے کو آتے ہیں اور طواف زیارت کرتے ہیں پھر عورت بھی حلال ہو جاتی ہے عائشہ کہتی ہیں کہ جب آپ احرام سے نکلے تو تب بھی میں آپ کو خوشبو لگاتی پہلے طواف زیارت سے ۱۲ ع ۲ یعنی عورتیں

واستحب بعضهم ان يزور يوم النحر وسع بعضهم ان يؤخر ولو الى اخر ايام منى **باب** ما جاء فى نزول الابطح **حدثنا** اسحٰق بن منصور قال ثنا عبد الرزاق نا عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كان النبى صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر وعثمان ينزلون الابطح وفى الباب عن عائشة وابى رافع وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح غريب انما نعرفه من حديث عبد الرزاق عن عبيد الله بن عمر وقد استحب بعض اهل العلم نزول الابطح من غير ان يروا ذلك واجبا الا من احب ذلك قال الشافعى ونزول الابطح ليس من النسك فى شیء انما هو منزل نزله رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس قال ليس التحصيب بشیء انما هو منزل نزله رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى التحصيب نزول الابطح **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا يزيد بن زريع نا حبيب المعلم عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت انما نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم الابطح لانه كان اسمح لخروجه (اسهل ۱۲) **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابن ابى عمر نا سفيان عن هشام بن عروة نحوه **باب** ما جاء فى حج الصبى **حدثنا** محمد بن طريف الكوفى نا ابو معاوية عن محمد بن سوقة عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال رفعت امرأة صبيا لها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله الهذا حج قال نعم ولك اجر وفى الباب عن ابن عباس حديث جابر حديث غريب **حدثنا** قتيبة نا قزعة بن سويد الباهلى عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه وقد روى عن محمد بن المنكدر عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا حاتم بن اسماعيل عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد قال حج بى ابى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حجة الوداع وانا ابن سبع سنين **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد اجمع اهل العلم ان الصبى اذا حج قبل ان يدرك فعليه الحج اذا ادرك لا تجزئ عنه تلك الحجة عن حجة الاسلام وكذلك المملوك اذا حج فى رقه ثم اعتق فعليه الحج

اور بعضے کہتے ہیں مستحب ہی یہ کہ طواف زیارت کرے دن نحر کے اور بعض نے عام اجازت دی ہی یہ کہ تاخیر کرے اگرچہ ہو آخر دن منا تک۔ **باب** ابطح میں اُترنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے اسحٰق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبدالرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبیداللہ بن عمر نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اُترتے میدان ابطح میں اور اس باب میں عائشہ رض اور ابی رافع اور ابن عباس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسٰی نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح غریب ہی سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اسکو حدیث عبدالرزاق سے اپنے عبیداللہ بن عمر سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ میدان ابطح میں اُترنا مستحب ہے واجب نہیں مگر جو دوست رکھے اسکو امام شافعی نے کہا ابطح کا اُترنا حج کے احکام سے کسی چیز میں نہیں سوا اسکے نہیں کہ وہ ایک جگہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نزول فرمایا **حدیث** بیان کی ہم سے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ محصب میں اُترنا کوئی چیز نہیں یعنی نہ واجب ہی نہ سنت نہ مستحب سوا اسکے نہیں کہ وہ ایک منزل ہی کہ حضرت وہاں اُترے کہا ابو عیسٰی نے کہ تحصیب کہتے ہیں اُترنے ابطح کو کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** - **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبدالاعلی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حبیب معلم نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے کہا سوا اسکے نہیں کہ اُترے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں اسواسطے کہ اُترنا اُنہیں تھا بہت آسان واسطے نکلنے حضرت کے یعنے جبکہ نکلے مدینہ کو کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ہشام بن عروہ سے مثل اُسکے **باب** نابالغ لڑکے کے حج کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن طریف کوفی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے محمد بن سوقہ سے اُسنے روایت کی محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے کہا کہ اُٹھایا ایک عورت نے لڑکا اپنا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہی واسطے اسکے حج فرمایا ہاں اور واسطے تیرے بھی ثواب ہی اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہی جابر کی حدیث غریب ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو قزعہ بن سوید باہلی نے محمد بن منکدر سے اُسنے روایت کی جابر بن عبداللہ سے مثل اُسکے اور تحقیق روایت کیگئی ہی محمد بن منکدر سے اُسنے حضرت سے مرسل **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمعیل نے محمد بن یوسف سے اُسنے روایت کی سائب بن یزید سے کہا کہ حج کرایا مجکو باپ میرے نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع میں اور میں اُسوقت سات برس کا تھا کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اجماع ہی سب اہل علم کا اسپر کہ نابالغ لڑکا اگر حج کرے پہلے بالغ ہونے کے تو اُسپر حج واجب ہی جبکہ بالغ ہو نہیں کفایت کرتا ہی اُس سے یہ حج حجۃ الاسلام سے یعنی حج فرضی سے جو بعد بالغ ہونیکے واجب ہوتا ہی اور اسیطرح غلام جبکہ حج کرے بیچ غلامی اپنی کے پھر آزاد ہووے تو اُسپر حج واجب ہی

سلہ امام نووی نے کہا کہ ابطح میں اُترنا مستحب ہی نزدیک امام شافعی اور مالک اور جمہور علما کے اور یہی صواب بات ہی اور بعض مستحب نہیں کہتے ۱۲ محشی اور ابطح ایک جگہ ہی پاس مکہ کے اور محصب

اذا وجد الى ذلك سبيلا ولا يجزى عنه ما حج فى حال رقه وهو قول الثورى والشافعى واحمد واسحاق **حدثنا** محمد بن اسماعيل الواسطى قال سمعت ابن نمير عن اشعث بن سوّار عن ابى الزبير عن جابر قال كنا اذا حججنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فكنا نلبى عن النساء ونرمى عن الصبيان **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد اجمع اهل العلم ان المرأة لا يلبى عنها غيرها بل هى تلبى ويكره لها رفع الصوت بالتلبية **باب** ماجاء فى الحج عن الشيخ الكبير والميت **حدثنا** احمد بن منيع قال ثنا روح بن عبادة نا ابن جريج قال اخبرنى ابن شهاب قال حدثنى سليمان بن يسار عن عبد الله بن عباس عن الفضل بن عباس ان امرأة من خثعم قالت يا رسول الله ان ابى ادركته فريضة الله فى الحج وهو شيخ كبير لا يستطيع ان يستوى على ظهر البعير قال حجى عنه وفى الباب عن على وبريدة وحصين ابن عوف وابى رزين العقيلى وسودة وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث الفضل بن عباس حديث حسن صحيح وروى عن ابن عباس عن سنان بن عبد الله الجهنى عن عمته عن النبى صلى الله عليه وسلم وروى عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم فسألت محمدا عن هذه الروايات فقال اصح شئ فى هذا ما روى ابن عباس عن الفضل بن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال محمد ويحتمل ان يكون ابن عباس سمعه من الفضل وغيره عن النبى صلى الله عليه وسلم ثم روى هذا فارسله ولم يذكر الذى سمعه منه **قال** ابو عيسى وقد صح عن النبى صلى الله عليه وسلم فى هذا الباب غير حديث والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم وبه يقول الثورى وابن المبارك والشافعى واحمد واسحٰق يرون ان يحج عن الميت وقال مالك اذا اوصى ان يحج عنه حج عنه وقد رخص بعضهم ان يحج عن الحى اذا كان كبيرا وبحال لا يقدر ان يحج وهو قول ابن المبارك والشافعى **باب** منه **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع عن شعبة عن النعمان بن سالم عن عمرو بن اوس عن ابى رزين العقيلى انه اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان ابى شيخ كبير لا يستطيع الحج ولا العمرة ولا الظعن قال حج عن ابيك

جبکہ پاوے طرف اُسکے راہ اور نہین کفایت کرتا اس سے وہ حج جو کیا تھا اُسکو حال غلامی اپنی مین اور یہی ہی قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن اسماعیل واسطی نے اُسنے کہا سُنا مین نے ابن نمیر سے اُسنے روایت کی اشعث بن سوار سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ تھے ہم جب حج کرتے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے ہم لبیک کہتے عورتون کی طرف سے اور تھے ہم رمی کرتے لڑکون کی طرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے اور تحقیق اجماع کیا ہی اہل علم نے اسپر کہ عورت نہ لبیک کہے اُسکی طرف سے غیر اُسکا بلکہ وہ لبیک کہے آپ اور مکروہ ہی واسطے اُس کے بلند کرنا آواز کا ساتھ لبیک کہنے کے **باب** بڈھے اور میت کی طرف سے حج کرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو ابن شہاب نے اُس نے کہا حدیث بیان کی مجھسے سلیمان بن یسار نے عبد اللہ بن عباس سے اُسنے روایت کی فضل بن عباس سے کہا کہ تحقیق ایک عورت نے خثعم مین سے کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرا پایا اُسکو فرض اللہ نے بیچ امر حج کے اور وہ بڑا بڈھا ہی نہین طاقت رکھتا یہ کہ ٹھیرے اوپر پیٹھ اونٹ کے فرمایا حج کر اُسکی طرف سے اور اس باب مین علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابی رزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ فضل بن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور نیز ابن عباس سے بھی مروی ہی کہ اُسنے سنان بن عبد اللہ جہنی سے روایت کی اُسنے اپنی پھوپھی سے اور روایت کیگئی ہی ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس پوچھا مین نے بخاری کو ان روایات سے سو اُسنے کہا کہ زیادہ تر صحیح چیز اس باب مین وہ ہی جو ابن عباس نے فضل بن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہا محمد نے اور احتمال ہی کہ ابن عباس نے اُسکو فضل وغیرہ سے سُنا ہو پھر اُسکو مرسل روایت کیا ہو اور اپنے اُستاد کا ذکر نکیا ہو کہا ابو عیسیٰ نے کہ تحقیق صحیح ہو چکی ہی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین سوائے اسکے اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور ساتھ اسی کے قائل ہین ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہتے ہین کہ مُردے کیطرف سے حج کرنا درست ہی اور مالک نے کہا کہ اگر مردے نے حج کرنے کی وصیت کی ہو تو حج کیا جاوے اُسکی طرف سے ورنہ نہین اور تحقیق اجازت دی ہی بعض اہل علم نے یہ کہ حج کیا جاوے زندہ کیطرف سے جبکہ ہو بہت بڑا اور ہو ساتھ ایسے حال کے کہ نہ قدرت رکھتا ہو حج کی اور یہی ہی قول ابن مبارک اور شافعی کا **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہی **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے شعبہ سے اُسنے روایت کی نعمان بن سالم سے اُسنے عمرو بن اوس سے اُسنے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت میرا باپ بڑا بڈھا ہی نہین طاقت رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری پر بیٹھنے کی فرمایا حج کر اپنے باپ کی

واعتمر قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وانما ذکرت العمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الحدیث ان یعتمر الرجل عن غیرہ و ابو رزین العقیلی اسمہ لقیط بن عامر حدثنا محمد بن عبدالاعلی نا عبدالرزاق عن سفیان الثوری عن عبداللہ بن عطاء عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی ماتت ولم تحج افاحج عنھا قال نعم حجی عنھا قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح باب ماجاء فی العمرۃ اواجبۃ ھی ام لا حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی ثنا عمر بن علی عن الحجاج عن محمد بن المنکدر عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن العمرۃ اواجبۃ ھی قال لا وان یعتمروا ھو افضل قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح وھو قول بعض اھل العلم قالوا العمرۃ لیست بواجبۃ وکان یقال ھما حجان الحج الاکبر یوم النحر والحج الاصغر العمرۃ وقال الشافعی العمرۃ سنۃ لا نعلم احدا رخص فی ترکھا ولیس فیھا شیء ثابت بانھا تطوع قال وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ضعیف لا تقوم بمثلہ الحجۃ وقد بلغنا عن ابن عباس انہ کان یوجبھا باب منہ حدثنا احمد بن عبدۃ الضبی ثنا زیاد بن عبداللہ عن یزید بن ابی زیاد عن مجاھد عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیمۃ وفی الباب عن سراقۃ بن مالک بن جعشم وجابر بن عبداللہ قال ابو عیسیٰ حدیث ابن عباس حدیث حسن ومعنی ھذا الحدیث ان لا باس بالعمرۃ فی اشھر الحج وھکذا قال الشافعی واحمد واسحاق ومعنی ھذا الحدیث ان اھل الجاھلیۃ کانوا لا یعتمرون فی اشھر الحج فلما جاء الاسلام رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک قال دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیمۃ یعنی لا باس بالعمرۃ فی اشھر الحج واشھر الحج شوال وذو القعدۃ وعشر من ذی الحجۃ لا ینبغی للرجل ان یھل بالحج الا فی اشھر الحج واشھر الحرم رجب وذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم ھکذا روی غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم باب ماجاء فی ذکر فضل العمرۃ حدثنا ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرۃ الی العمرۃ تکفر ما بینھما والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح

طرف سے اور عمرہ کر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ ذکر کیا گیا ہی عمرہ نبی صلعم سے بیچ اس حدیث کے یہ کہ عمرہ کرے آدمی غیر اپنے کی طرف سے اور ابو رزین کا نام لقیط بن عامر ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبدالاعلیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالرزاق نے سفیان ثوری سے اُسنے روایت کی عبداللہ بن عطاء سے اُسنے عبداللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ آئی ایک عورت پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے کہا کہ میری ماں مر گئی اور حج[1] نہیں کیا پس کیا حج کرون مین اُسکی طرف سے فرمایا حج کر اُسکی طرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** عمرہ واجب ہی یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عمر بن علی نے حجاج سے اُسنے روایت کی محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عمرہ سے کہ کیا واجب ہی وہ فرمایا نہیں اور عمرہ کرنا افضل ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی ہی قول بعض اہل علم کا کہتے ہین کہ عمرہ واجب نہیں اور تھا کہا جاتا کہ وہ دو حج ہین حج اکبر دن نحر کا ہی اور حج اصغر یعنے چھوٹا حج عمرہ ہی اور امام شافعی نے کہا کہ عمرہ سنت[2] ہی نہیں جانتے ہم کسی کو کہ اُسکے ترک کی اجازت دی ہو اور نہیں بیچ اسکے کوئی چیز ثابت کہ وہ نفل ہی کہا اور تحقیق روایت کی گئی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ ضعیف ہی نہیں قائم ہوتی ساتھ مثل اُسکے کے حجت اور تحقیق پہونچا ہی ہمکو ابن عباس سے کہ وہ اُسکو واجب کہتے تھے **باب** یہ باب پہلے باب سے متعلق ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن عبداللہ نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے روایت کی مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ حج مین قیامت کے دن تک اور اس باب مین سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے اور معنی اس حدیث کا یہ ہی کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ عمرہ کرنیکے بیچ مہینوں حج کے اور یہی طرح کہا ہی شافعی اور احمد اور اسحق نے اور معنی اس حدیث کا یہ ہی کہ جاہلیت کے لوگ نہ عمرہ کرتے تھے بیچ مہینوں حج کے پس جب اسلام آیا تو اجازت دی حضرت صلعم نے بیچ اسکے اور فرمایا کہ داخل ہوا عمرہ بیچ حج کے قیامت تک یعنی حج کے مہینوں مین عمرہ کرنیکا کچھ ڈر نہیں اور حج کے مہینے یہ ہین شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذیحجہ سے نہیں درست واسطے کسی مرد کے یہ کہ احرام باندھے ساتھ حج کے مگر بیچ مہینوں حج کے اور مہینے حرام کے یہ ہین رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور اسیطرح روایت کیا ہی بہت اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے **باب** عمرہ کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اُسنے روایت کی سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہی اُن گناہوں کے لیئے کہ درمیان اُنکے ہین یعنی صغیرہ گناہ اور حج مقبول اور نہیں اُسکا بدلہ مگر بہشت کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی

[1] امام احمد نے موطا مین لکہا ہی کہ نہین کوئی ڈر ساتھ حج کرنے کے میت کی طرف سے اور اسیطرح مرد اور عورت کی طرف سے جبکہ بہت بوڑھے ہون اور حج کی طاقت نرکھتے ہون

[2] اور یہی قول ہی امام ابو حنیفہ اور اکثر فقہاء حنفیہ کا ۱۲ کہتے ہین کہ مراد سنت سے یہان واجب ہی اسلیئے کہ سنت کی ترک جائز ہی اور شافعی نے کہا کہ کسی نے اسکے ترک کی اجازت نہین دی ۱۲

باب ماجاء فی العمرۃ من التنعیم **حدثنا** یحیی بن موسی وابن ابی عمر قالا نا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن عمرو بن اوس عن عبدالرحمن بن ابی بکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر عبدالرحمن بن ابی بکر ان یعمر عائشۃ من التنعیم **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی العمرۃ من الجعرانۃ **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن ابن جریج عن مزاحم بن ابی مزاحم عن عبدالعزیز بن عبداللہ عن محرش الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الجعرانۃ لیلا معتمرا فدخل مکۃ لیلا فقضی عمرتہ ثم خرج من لیلتہ فاصبح بالجعرانۃ کبائت فلما زالت الشمس من الغد خرج فی بطن سرف حتی جاء مع الطریق طریق جمع ببطن سرف فمن اجل ذلک خفیت عمرتہ علی الناس **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب ولا نعرف لمحرش الکعبی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ھذا الحدیث **باب** ماجاء فی عمرۃ رجب **حدثنا** ابو کریب نا یحیی بن آدم عن ابی بکر بن عیاش عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت عن عروۃ قال سئل ابن عمر فی ای شھر اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فی رجب قال فقالت عائشۃ ما اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا وھو معہ تعنی ابن عمر وما اعتمر فی شھر رجب قط **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب سمعت محمدا یقول حبیب بن ابی ثابت لم یسمع من عروۃ بن الزبیر **حدثنا** احمد بن منیع نا الحسن بن موسی نا شیبان عن منصور عن مجاھد عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر اربعا احداھن فی رجب **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب حسن صحیح **باب** ماجاء فی عمرۃ ذی القعدۃ **حدثنا** عباس بن محمد الدوری نا اسحق بن منصور السلولی الکوفی عن اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر فی ذی القعدۃ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عباس **باب** ماجاء فی عمرۃ رمضان **حدثنا** نصر بن علی نا ابو احمد الزبیری نا اسرائیل عن ابی اسحق عن الاسود بن یزید عن ابن ام معقل عن ام معقل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ وفی الباب عن ابن عباس وجابر وابی ھریرۃ وانس ووھب بن خنبش

باب تنعیم سے عمرہ کرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یحیٰی بن موسیٰ اور ابن ابی عمر نے اُنھون کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عمرو بن اوس سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی بکر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبدالرحمان بن ابی بکر کو یہ کہ عمرہ کرائے عائشہ رض کو تنعیم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** جعرانہ سے عمرہ کرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیٰی بن سعید نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی مزاحم ابن ابی مزاحم سے اُسنے عبدالعزیز بن عبداللہ سے اُسنے محرش کعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جعرانہ سے ایک رات کو عمرے کا احرام باندھکر سو داخل ہوے مکہ مین رات کو سو تمام کیا عمرہ اپنا پھر نکلے اُسی رات سے یعنی مکہ سے پس صبح کی آپنے جعرانہ مین مثل رات کاٹنے والے اُس جگہہ کے پس جب ڈھلا سورج آیندہ روز سے تو نکلے میدان سرف مین یہانتک کہ آئے ساتھ راہ مزدلفہ کے بیچ میدان سرف کے پس اسی سبب سے پوشیدہ رہا عمرہ آپکا لوگو نپر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہی اور نہین جانتے ہم واسطے محرش کعبی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے **باب** رجب مین عمرہ کرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیٰی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے روایت کی اعمش سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے عروہ سے کہا کہ سوال کیے گئے ابن عمر کہ کس مہینے مین عمرہ کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا کہ رجب مین سو عائشہ رض نے کہا کہ نہین عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر کہ وہ ساتھ آپکے تھا یعنی ابن عمر اور نہین عمرہ کیا آپ نے مہینے رجب مین کبھی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی مین نے سنا بخاری سے کہ کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہین سنا ہی عروہ بن زبیر سے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حسن بن موسیٰ نے کہا خبر دی ہمکو شیبان نے منصور سے اُسنے روایت کی مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا چار بار ایک اُنکا رجب مین ہی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی **باب** مہینے ذیقعدہ مین عمرہ کرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن منصور سلولی کوفی نے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے ذیقعدہ کے عمرہ کیا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہی **باب** رمضان مین عمرہ کرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد زبیری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی اسود بن یزید سے اُسنے ابن ام معقل سے اُسنے ام معقل سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان مین برابر ہوتا ہی حج کے۔ در اس باب مین ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ اور انس اور وہب بن خنبش سے روایت ہے

سلہ آٹھوین سال ہجری مین بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین ہوا اور غنیمت بیشمار وہان سے ہاتھ لگی حضرت پندرہ یا سولہ دن جعرانہ مین رہے اور وہان غنیمت بانٹی انہین دنون مین ایک

قال ابو عيسى ويقال هرم بن خنبش قال بيان وجابر عن الشعبي عن وهب بن خنبش وقال داؤد عن الاودي عن الشعبي عن هرم بن خنبش ووهب اصح وحديث ام معقل حديث حسن غريب من هذا الوجه وقال احمد واسحاق قد ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم ان عمرة في رمضان تعدل حجة قال اسحاق معنى هذا الحديث مثل ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من قرأ قل هو الله احد فقد قرأ ثلث القران **باب ما جاء في الذي يهل بالحج فيكسر او يعرج** حدثنا اسحاق بن منصور نا روح بن عبادة نا الحجاج الصواف نا يحيى بن ابي كثير عن عكرمة قال حدثني الحجاج بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كسر او عرج فقد حل وعليه حجة اخرى فذكرت ذلك لابي هريرة وابن عباس فقالا صدق حدثنا اسحق بن منصور نا محمد بن عبد الله الانصاري عن الحجاج مثله قال وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال ابو عيسى هذا حديث حسن وهكذا رواه غير واحد عن الحجاج الصواف نحو هذا الحديث وروى معمر ومعاوية بن سلام هذا الحديث عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن عبد الله بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم هذا الحديث وحجاج الصواف لم يذكر في حديثه عبد الله بن رافع وحجاج ثقة حافظ عند اهل الحديث وسمعت محمدا يقول رواية معمر ومعاوية بن سلام اصح حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن عبد الله بن رافع عن الحجاج بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **باب ما جاء في الاشتراط في الحج** حدثنا زياد بن ايوب البغدادي نا عباد بن العوام عن هلال بن خباب عن عكرمة عن ابن عباس ان ضباعة بنت الزبير اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني اريد الحج افاشترط قال نعم قالت كيف

کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا جاتا ہے ہرم بن خنبش بیان اور جابر نے کہا شعبی سے اُسنے وہب بن خنبش سے اور کہا داؤد نے اودی سے اُسنے شعبی سے اُسنے ہرم بن خنبش سے اور زیادہ تر صحیح وہب ابن خنبش ہے اور ام معقل کی حدیث غریب ہے اسوجہ سے اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ تحقیق ثابت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے اسحاق نے کہا معنی اس حدیث کا مثل اسکے ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جسنے پڑھا قل ہو اللہ احد تو پڑھی اُسنے تہائی قرآن کی یعنی تہائی قرآن کے برابر اُسکا ثواب ہوتا ہے **باب اگر کوئی شخص احرام باندھے ساتھ حج کے** پس ٹوٹ جائے پاؤں اُسکا یا لنگڑا ہو جاوے تو اُسکا کیا حکم ہے حدیث بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حجاج صواف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے اُسنے کہا حدیث کی مجکو حجاج بن عمر نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ ٹوٹ جائے پاؤں اُسکا یا لنگڑا ہو جاوے تو تحقیق وہ حلال ہو گیا یعنی جائز ہے اُسکو یہ کہ ترک کرے احرام کو اور لازم ہے اُسپر دوسرا حج یعنی اگلے سال میں سو ذکر کی میں نے یہ حدیث واسطے ابو ہریرہ اور ابن عباس کے سو اُنھوں نے کہا کہ سچ کہا اُسنے حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عبد اللہ انصاری نے حجاج سے مثل اُسکے کہا اور سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسیطرح روایت کی بہت لوگوں نے حجاج صواف سے مثل اس حدیث کے اور روایت کی معمر اور معاویہ بن سلام نے یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے عبد اللہ بن رافع سے اُسنے حجاج بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حجاج صواف نے نہیں ذکر کیا اپنی حدیث میں واسطہ عبد اللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ اور حافظ ہے نزدیک اہل حدیث کے اور سُنا میں نے محمد سے کہتا تھا کہ روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی اصح ہے حدیث بیان کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے عبد اللہ بن رافع سے اُسنے حجاج بن عمرو سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **باب حج میں شرط کرنیکا بیان** حدیث بیان کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن عوام نے ہلال بن خباب سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق ضباعہ بنت زبیر آئی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتی ہوں حج کا اور میں بیمار ہوں کیا پس شرط کروں میں فرمایا ہاں شرط کر لے اُسنے کہا کس طرح سے

سلہ اگر کوئی شخص احرام باندھ کر چلا اور بسبب دشمن یا بیماری وغیرہ کے عرفات تک نہ پہونچ سکا تو اسکو محصر کہتے ہیں یعنی روکا گیا حج سے اسکا حکم یہ ہے کہ بھیجے ایک بکری کہ ذبح کیجائے حرم میں وقت معین میں اور احرام سے نکلے بعد ذبح ہونے اسکے کے بدون سر منڈانے کے یہ مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور تینوں امام کہتے ہیں کہ روکنا بسبب دشمن کے ہی ہوتا ہے مرض وغیرہ سے نہیں ہوتا پس مریض ان کے نزدیک باقی رہتا ہے اپنے احرام پر اور اگر عذر جاتا رہے اور حج فوت ہو تو نکلے احرام سے ساتھ عمل عمرہ کے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ احصار بغیر دشمن کے بھی ہوتا ہے جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں ۱۲ سلہ یعنی

قول قال قولی لبیک اللھم لبیک محلی من الارض حیث تحبسنی وفی الباب عن جابر واسماء وعائشة **قال** ابوعیسی
حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم یرون الاشتراط فی الحج ویقولون ان اشترط فعرض
له عرض او عذر فله ان یحل ویخرج من احرامه وھو قول الشافعی واحمد واسحاق ولم یر بعض اھل العلم الاشتراط فی الحج
وقالوا ان اشترط فلیس له ان یخرج من احرامه ویرونه کمن لم یشترط **باب** منه **حدثنا** احمد بن منیع نا عبدالله بن
المبارک اخبرنی معمر عن الزھری عن سالم عن ابیه انه کان ینکر الاشتراط فی الحج ویقول الیس حسبکم سنة نبیکم **قال** ابوعیسی
ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی المرأة تحیض بعد الافاضة **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن عبدالرحمن بن القاسم عن
ابیه عن عائشة قالت ذکر لرسول الله صلی الله علیه وسلم ان صفیة بنت حیی حاضت فی ایام منی فقال احابستنا ھی قالوا انھا
قد افاضت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلا اذا وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس **قال** ابوعیسی حدیث عائشة حدیث
حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان المرأة اذا طافت طواف الافاضة ثم حاضت فانھا تنفر ولیس علیھا شئ وھو قول الثوری
والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** ابوعمار نا عیسی بن یونس عن عبیدالله عن نافع عن ابن عمر قال من حج البیت فلیکن آخر عھده
بالبیت الا الحیض ورخص لھن رسول الله صلی الله علیه وسلم **قال** ابوعیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند
اھل العلم **باب** ماجاء ما تقضی الحائض من المناسک **حدثنا** علی بن حجر نا شریک عن جابر وھو ابن یزید الجعفی عن
عبدالرحمن بن الاسود عن ابیه عن عائشة قالت حضت فامرنی النبی صلی الله علیه وسلم ان اقضی المناسک کلھا الا الطواف بالبیت **قال**
ابوعیسی والعمل علی ھذا الحدیث عند اھل العلم ان الحائض تقضی المناسک کلھا ما خلا الطواف بالبیت وقد روی ھذا الحدیث

کہوں میں فرمایا کہ تو حاضر ہوں تیری خدمت میں یا الٰہی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور مکان نکلنے میرے کا احرام سے اسجگہ ہی کہ روکے تو مجھکو اور
اس باب میں جابر اور اسماء اور عائشہ سے بھی روایت ہی کہا ابوعیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اوپر اسکے ہی نزدیک بعض اہل علم
کے کہتے ہیں کہ حج میں شرط کرنی جائز ہی اور کہتے ہیں کہ اگر شرط کرلی ہو پس عارض ہوئی واسطے اُسکے بیماری یا کوئی عذر تو جائز ہی اُسکو یہ کہ نکلے اپنے
احرام سے اور حلال ہو جاوے اور یہ قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہی اور بعضے اہل علم کہتے ہیں کہ حج میں شرط کرنی درست نہیں کہتے ہیں اگر شرط کرلے
تو نہیں جائز ہی اُسکو یہ کہ نکلے احرام اپنے سے اور دیکھتے ہیں اُسکو مثل اُسکے جو شرط نکرے **باب** یہ پہلے باب سے متعلق ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن
منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن مبارک نے اُسنے کہا خبر دی مجکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق وہ تھے انکار کرتے شرط
کرنے سے بیچ حج کے اور کہتے تھے کیا نہیں کافی تمکو سنت نبی تمہارے کی کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض
آجاوے تو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے کہا کہ
ذکر کیا گیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق صفیہ بنت حیی حائض ہوئی بیچ دنوں منیٰ کے پس فرمایا کہ کیا روکا اُسنے ہمکو یعنے کوچ کرنے سے مدینہ کو لوگوں نے
کہا کہ اُسنے طواف زیارت کرلیا ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب نہیں ہی کوئی ضرورت ٹھہرنے کی اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی
روایت ہی کہا ابوعیسیٰ نے عائشہ رض کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہ اگر کوئی عورت طواف زیارت کرے پھر حائض ہووے تو
پھر جائے طرف وطن اپنے کے اور نہیں ہی اُسپر کوئی چیز اور یہی ہی قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے ابوعمار نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے عبیداللہ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ جو کوئی حج کرے خانہ کعبہ کا تو چاہیے کہ ہو آخر وقت اُسکا
ساتھ خانہ کعبہ کے مگر حیض والی عورتیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لیے اجازت دی ہی کہا ابوعیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی
نزدیک اہل علم کے **باب** کیا چیز ادا کرے حیض والی عورت احکام حج سے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شریک نے جابر سے
اور وہ ابن یزید جعفی ہی اُسنے روایت کی عبدالرحمٰن بن اسود سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ مجکو حیض ہوا سو حکم کیا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ کہ ادا کروں میں احکام حج کے تمام مگر طواف خانہ کعبہ کا کہا ابوعیسیٰ نے کہ عمل اس حدیث پر ہی نزدیک اہل علم کے کہ حیض والی عورت
افعال حج کے سب ادا کرے سوائے طواف خانہ کعبہ کے کہ اُسکا کرنا حائض کو درست نہیں اور تحقیق روایت کی ہی یہ حدیث

عن

لہ اس طواف کو طواف وداع بھی کہتے ہیں اور طواف الصدر بھی کہتے ہیں یہ طواف بھی واجب ہی مگر عورت کو بعد طواف زیارت کے اگر حیض آجاوے تو اسکو اس ۲

عن عائشة من غير هذا الوجه ايضا حدثنا زياد بن ايوب نا مروان بن شجاع الجزري عن خصيف عن عكرمة ومجاهد وعطاء عن ابن عباس رفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم ان النفساء والحائض تغتسل وتحرم وتقضي المناسك كلها غير ان لا تطوف بالبيت حتى تطهر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** ماجاء من حج او اعتمر فليكن اخر عهده بالبيت حدثنا نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا المحاربي عن الحجاج بن ارطاة عن عبد الملك بن المغيرة عن عبد الرحمن بن البيلماني عن عمرو بن اوس عن الحارث بن عبد الله بن اوس قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من حج هذا البيت او اعتمر فليكن اخر عهده بالبيت فقال له عمر خررت من يديك سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم تخبرنا به وفي الباب عن ابن عباس **قال** ابو عيسى حديث الحارث بن عبد الله بن اوس حديث غريب وهكذا روى غير واحد عن الحجاج بن ارطاة مثل هذا وقد خولف الحجاج في بعض هذا الاسناد **باب** ماجاء ان القارن يطوف طوافا واحدا حدثنا ابن ابي عمر نا ابو معاوية عن الحجاج عن ابي الزبير عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرن الحج والعمرة فطاف لهما طوافا واحدا وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس **قال** ابو عيسى حديث جابر حديث حسن والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم قالوا القارن يطوف طوافا واحدا وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يطوف طوافين ويسعى سعيين وهو قول الثوري واهل الكوفة حدثنا خلاد بن اسلم البغدادي نا عبد العزيز بن محمد عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احرم بالحج والعمرة اجزأه طواف واحد وسعي واحد منهما حتى يحل منهما جميعا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب صحيح تفرد به الدراوردي على ذلك اللفظ وقد رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر ولم يرفعوه وهو اصح

عائشہ سے غیر اس وجہ سے بھی **حدیث** بیان کی ہمسے زیاد بن ایوب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مروان بن شجاع جزری نے خصیف سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اور مجاہد اور عطا سے اُنھوں نے ابن عباسؓ سے مرفوع کیا اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق نفاس والی عورت اور حیض والی عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور افعال حج کے سب ادا کرے مگر یہ کہ نہ طواف کرے ساتھ خانہ کعبہ کے یہانتک کہ پاک ہو وے حقیق یہ حدیث حسن غریب ہے اِس وجہ سے **باب** جو شخص کہ حج کرے یا عمرہ کرے تو چاہیے کہ ہووے آخر وقت اُسکا ساتھ خانہ کعبہ کے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن عبد الرحمن کوفی نے محاربی سے اُسنے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے روایت کی عبد الملک بن مغیرہ سے اُسنے عبد الرحمن بن بیلمانی سے اُسنے عمرو بن اوس سے اُسنے حارث بن عبد اللہ بن اوس سے کہا کہ سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو کوئی حج کرے اس گھر کا یا عمرہ کرے تو چاہیے کہ ہووے آخر وقت اُسکا ساتھ خانہ کعبہ کے سو عمر نے اُسکو کہا کہ گرا تو ہاتھوں اپنے سے سنا تو نے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین خبر کی تو نے ہمکو ساتھ اُسکے اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ حارث بن عبد اللہ بن اوس کی حدیث غریب ہے اور اسیطرح روایت کی ہے بہت لوگوں نے حجاج بن ارطاۃ سے مثل اُسکے اور تحقیق مخالفت کیا گیا ہے حجاج بیچ بعض اس اسناد کے **باب** قارن[1] فقط ایک طواف کرے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے حجاج سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قران کیا ساتھ حج اور عمرہ کے سو طواف کیا واسطے اُن دونون کے فقط ایک طواف اور اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ قارن صرف ایک ہی طواف کرے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ دو طواف کرے اور دو بار سعی کرے درمیان صفا اور مروہ کے اور یہی قول ہے ثوری اور کوفہ والونکا **حدیث** بیان کی ہمسے خلاد بن اسلم بغدادی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی احرام باندھے ساتھ حج اور عمرہ کے یعنی ایک احرام سے دونون کو ادا کرے تو کفایت کرتا ہے اُسکو طواف ایک اور سعی ایک دونون کی طرف سے یہانتک کہ حلال ہووے دونون سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اکیلا ہوا ہے ساتھ اُسکے دراوردی اِس لفظ پر اور تحقیق روایت کیا ہے بہت لوگون نے عبید اللہ بن عمر سے اور نہین مرفوع کیا اُسکو اور یہ زیادہ تر صحیح ہے

[1] قارن اُسکو کہتے ہین کہ حج اور عمرہ دونون کا احرام اکٹھا باندھے اور ایک احرام سے دونون کو ادا کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قارن کو صرف ایک ہی طواف کافی ہے یعنی دن نحر کا کہ وہ طواف زیارت ہے عمرہ کے لیے علیحدہ طواف کرنا اسکو ضرور نہین یہ مذہب شافعی کا ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ لازم ہے قارن کو دونون طواف کرنے ایک طواف عمرہ کے

باب ماجاء ان یمکث المهاجر بمکة بعد الصدر ثلثا **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان بن عیینة عن عبد الرحمٰن بن حُمید سمعت السائب بن یزید عن العلاء بن الحضرمی یعنی مرفوعا قال یمکث المهاجر بعد قضاء نسکه بمکة ثلثا **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر هذا الوجه بهذا الاسناد مرفوعا **باب** ماجاء ما یقول عند القفول من الحج والعمرة **حدثنا** علی بن حجر نا اسماعیل بن ابراهیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قفل من غزوة او حج او عمرة فعلا فدفدا من الارض او شرفا کبر ثلثا ثم قال لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون سائحون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده وفی الباب عن البراء وانس وجابر **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی المحرم یموت فی احرامه **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی سفر فرای رجلا سقط عن بعیره فوقص فمات وهو محرم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اغسلوه بماء وسدر وکفنوه فی ثوبیه ولا تخمروا راسه فانه یبعث یوم القیمة یُهِلُّ او یلبی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا مات المحرم انقطع احرامه ویصنع به ما یصنع بغیر المحرم **باب** ماجاء ان المحرم یشتکی عینه فیضمدها بالصبر **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ایوب بن موسی عن نُبَیه بن وهب ان عمر بن عبید الله بن معمر اشتکی عینیه وهو محرم فسال ابان بن عثمان فقال اضمدها بالصبر فانی سمعت عثمان بن عفان یذکره عن رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اضمدها بالصبر **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح

باب ہجرت کرنے والا بعد طواف وداع کے مکے میں تین دن ٹھہرے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عبد الرحمٰن بن حمید سے اُسنے کہا سُنا میں نے سائب بن یزید سے اُسنے روایت کی علاء بن حضرمی سے یعنی مرفوع کی ہی کہا فرمایا کہ ٹھہرے ہجرت کرنیوالا پیچھے ادا کرنے حج اپنے کے مکہ میں تین دن **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی غیر اس وجہ سے ساتھ اسی اسناد کے مرفوع **باب** جب حج اور عمرہ سے پھرے یعنے اپنے وطن کو تو اُسوقت کیا دعا پڑھے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ پھرتے جنگ سے یا حج سے یا عمرہ سے اور چڑھتے بلند مکان پر یا بلند جگہ میں زمین سے تو تکبیر کہتے تین بار پھر فرماتے نہیں کوئی معبود برحق سوا خدا کے ایک ہی وہ نہیں کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت اور اُسی کے لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پھرنے والے ہیں یعنے طرف وطن اپنے کے توبہ کرنے والے ہیں گناہوں سے عبادت کرنے والے ہیں یعنے اللہ کو رجوع کرنیوالے ہیں سیر سے واسطے رب اپنے کے تعریف کرنے والے ہیں سچ کیا اللہ نے اپنا وعدہ یعنی ظاہر کر دینے کا اور مدد کی اپنے بندے کی اور شکست دی کفار کے گروہوں کو تنہا اور اس باب میں براء اور انس اور جابر سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** اگر کوئی محرم احرام کی حالت میں مرجاوے تو اُسکو حج کا ثواب ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُس نے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک سفر کے سو دیکھا آپ نے ایک مرد کو کہ گرا اونٹ اپنے سے سو گردن توڑی اُسکی اونٹ نے پس مرگیا اور وہ احرام سے تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غسل دو اسکو ساتھ پانی اور بیر کے پتونکے اور کفن دو اُسکو دونوں کپڑوں[1] اُسکے میں اور نہ ڈھانکو سر اُسکے کو تحقیق وہ اُٹھایا جاویگا دن قیامت کے احرام سے یا لبیک کہتا ہوا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب مرجاوے محرم تو ٹوٹ جاتا ہے احرام اُسکا اور کیا جاوے ساتھ اُسکے جو کیا جاتا ہے ساتھ غیر محرم کے **باب** - اگر محرم کی آنکھ دکھتی ہو تو لیپ کرے ساتھ صبر کے یعنے ایلوے کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب بن موسیٰ سے اُسنے روایت کی نُبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر دُکھیں آنکھیں اُنکی اور وہ احرام میں تھا سو پوچھا اُسنے ابان بن عثمان کو سو اُسنے کہا کہ لیپ کر اُنکو ساتھ ایلوے کے کہ تحقیق میں نے سُنا ہے عثمان بن عفان سے ذکر کرتے تھے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے لیپ کر اُسکو ساتھ صبر کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی

[1] یہ قول امام ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کا ہی ۱۲

والعمل على هذا عند اهل العلم لا يرون باساً ان يتداوى المحرم بدواء ما لم يكن فيه طيب **باب** ما جاء في المحرم يحلق راسه في احرامه ما عليه **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ايوب وابن ابي نجيح وحميد الاعرج وعبد الكريم عن مجاهد عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر به وهو بالحديبية قبل ان يدخل مكة وهو محرم وهو يوقد تحت قدر والقمل يتهافت على وجهه فقال اتؤذيك هوامك هذه فقال نعم فقال احلق واطعم فرقا بين ستة مساكين والفرق ثلثة اصع او صم ثلثة ايام او انسك نسيكة قال ابن ابي نجيح او اذبح شاة **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **صحيح** والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان المحرم اذا حلق او لبس من الثياب ما لا ينبغي له ان يلبس في احرامه او تطيب فعليه الكفارة بمثل ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الرخصة للرعاة ان يرموا يوما ويدعوا يوما **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن ابي البداح بن عدي عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص للرعاء ان يرموا يوما ويدعوا يوما **قال** ابو عيسى هكذا روى ابن عيينة وروى مالك بن انس عن عبد الله بن ابي بكر عن ابيه عن ابي البداح بن عاصم بن عدي عن ابيه ورواية مالك اصح وقد رخص قوم من اهل العلم للرعاة ان يرموا يوما ويدعوا يوما وهو قول الشافعي **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا مالك بن انس قال حدثني عبد الله بن ابي بكر عن ابيه عن ابي البداح بن عاصم بن عدي عن ابيه قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم لرعاء الابل في البيتوتة ان يرموا يوم النحر

اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ کوئی ڈر نہین یہ کہ دوا کرے محرم ساتھ ایسی دوا کے کہ اسمین خوشبو نہو **باب** اگر محرم احرام کی حالت مین اپنے سر کو منڈائے تو اسپر کیا کفارہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب سے اور ابن ابی نجیح اور حمید اعرج اور عبد الکریم سے اُنھون نے روایت کی مجاہد سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے کعب بن عجرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ساتھ اُسکے اور وہ حدیبیہ مین تھا پہلے داخل ہونے مکہ کے اور وہ احرام سے تھا اور جلاتا تھا آگ نیچے ہانڈی کے اور جوئین جھڑتی تھین اُسکے منھ پر سو حضرتؐ نے فرمایا کیا ایذا دیتی ہین تجھکو جوئین اُسنے کہا ہان فرمایا پس منڈا ڈال سر اپنا اور کھلا قدر فرق کے درمیان چھ مسکینون کے اور فرق تین صاع کا ہوتا ہی یا روزے رکھ تین دن یا ذبح کر جانور لائق ذبح کرنے کے ابن ابی نجیح نے کہا یا ذبح کر بکری کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ محرم جب منڈائے سر اپنا یا پہنے کپڑون سے وہ چیز جو نہین لائق ہی یہ کہ پہنے احرام مین یا خوشبو لگاوے تو اُسپر کفارہ ہی مثل اُس چیز کے کہ روایت کی گئی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** چرانے والونکو اجازت ہی کہ ایک دن رمی کرین اور ایک دن چھوڑ دیوین **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی بداح بن عدی سے اُسنے اپنے باپ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی واسطے چرانے والون کے یہ کہ کنکر مارین ایک دن اور چھوڑ دیوین ایک دن کہا ابو عیسیٰ نے اسی طرح روایت کی ہی ابن عیینہ نے اور روایت کی مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی بداح بن عاصم بن عدی سے اُسنے اپنے باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ تر صحیح ہی اور تحقیق اجازت دی ہی ایک قوم اہل علم نے واسطے چرانیوالون کے یہ کہ کنکریان مارین ایک دن اور ترک کرین ایک دن[1] اور یہی ہی قول شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انسؓ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن ابی بکر نے اپنے باپ سے اُسنے ابی بداح بن عاصم بن عدی سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ اجازت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے چرانے والے اونٹون کے یہ کہ کنکریان مارین یعنی جمرہ عقبی کو دن نحر کے یعنے پہلے دن نحر کے

[1] حاصل یہ ہی کہ اگر کوئی شخص احرام کی حالت مین اپنا سر منڈا دے تو اسکا کفارہ یہ ہی کہ چھہ مسکینون کو کھلا دے یا دو دو سیر گیہون ہر مسکین کو دلوے یا تین روزے رکھے یا جانور ذبح کرے ۱۲ [2] مراد یہ ہی کہ اجازت دی چرانے والون کو یہ کہ رات کو نہ رہین منا مین تشریق کی راتون مین اسلیئے کہ وہ مشغول ہوتے ہین چرانے مین اور اجازت دی کہ کنکریان مارین دن عید کے جمرہ عقبہ پر فقط پھر نہ مارین عید کے دوسرے دن بلکہ مارین تیسرے دن دو دن کا مارنا قضا اور ادا اور نہین جائز ہی نزدیک اماموں کے تقدیم رمی کی دوسرے دن عید کے یعنے تیسرے دن کے بدلے بھی اگر دوسرے دن مین مارین تو درست نہین اور تاخیر درست ہی ۱۲ الجیبی

ثم یجمعوا رمی یومین بعد یوم النحر فیرمونہ فی احدھما قال مالک ظننت انہ قال فی الاول منھما ثم یرمون یوم النفر وھذا حدیث حسن صحیح وھو اصح من حدیث ابن عیینۃ عن عبداللہ بن ابی بکر **باب حدثنا** عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث قال حدثنی ابی نا سلیم بن حیان قال سمعت مروان الاصفر عن انس بن مالک ان علیا قدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الیمن فقال بما اھللت قال اھللت بما اھل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان معی ھدیا لاحللت **قال** ابوعیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ **باب حدثنا** عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث نا ابی عن ابیہ عن محمد بن اسحاق عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یوم الحج الاکبر فقال یوم النحر **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینۃ عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی قال یوم الحج الاکبر یوم النحر ولم یرفعہ وھذا اصح من الحدیث الاول ورواية ابن عیینۃ موقوفا اصح من رواية محمد بن اسحاق مرفوعا **قال** ابوعیسیٰ ھکذا روی غیر واحد من الحفاظ عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی موقوفا **باب حدثنا** قتیبۃ نا جریر عن عطاء بن السائب عن ابی عبید بن عمیر عن ابیہ ان ابن عمر کان یزاحم علی الرکنین فقلت یا ابا عبدالرحمٰن انک تزاحم علی الرکنین زحاما ما رایت احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزاحم علیہ فقال ان افعل فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مسحھما کفارۃ للخطایا سمعتہ یقول من طاف بھذا البیت سبوعا فاحصاہ کان کعتق رقبۃ وسمعتہ یقول لا یضع قدما ولا یرفع اخری الا حط اللہ عنہ بھا خطیئۃ وکتبت لہ بھا حسنۃ **قال** ابوعیسیٰ وروی حماد بن زید عن عطاء بن السائب عن ابن عبید بن عمیر

پھر جمع کریں مارنا دو دن کا پیچھے دن نحر کے پس ماریں کنکریاں دو دن کی بیچ ایک دن کے دونوں میں سے مالک نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ اُسنے کہا بیچ پہلے دن کے دونوں سے پھر کنکریاں ماریں دن کوچ کے اور یہ حدیث حسن صحیح ہی اور یہ زیادہ تر صحیح ہی حدیث ابن عیینہ سے اُسنے روایت کی ہی عبداللہ بن ابی بکر سے **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہی **حدیث** بیان کی ہمسے عبدالوارث نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالصمد بن عبدالوارث نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے باپ میرے نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سلیم بن حیان نے اُسنے کہا سُنا میں نے مروان اصفر سے اُسنے روایت کی انس بن مالک سے کہ تحقیق علی رضؓ یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو حضرتؐ نے فرمایا ساتھ کس چیز کے احرام باندھا تو نے اُسنے کہا احرام باندھا میں نے ساتھ اُسکے کہ احرام باندھا ساتھ اُسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہوتی تو حلال ہوتا میں احرام سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہی اس وجہ سے **باب۔ حدیث** بیان کی ہمسے عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی محمد بن اسحاق سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی رضؓ سے کہا کہ میں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن حج اکبر سے یعنے حج اکبر کا کون دن ہی فرمایا کہ وہ دن قربانی کا ہی[۱] **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی حارث سے اُسنے علی رضؓ سے کہا کہ حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہی اور نہیں مرفوع کیا ابن عیینہ نے اسکو اور یہ زیادہ تر صحیح ہی پہلی حدیث سے اور ابن عیینہ کی حدیث موقوف زیادہ تر صحیح ہی محمد ابن اسحاق کی مرفوع حدیث سے **کہا** ابوعیسیٰ نے کہ اسیطرح روایت کی ہی بہت حفاظ نے ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی رضؓ سے موقوف **باب حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے روایت کی ابی عبید بن عمیر سے اُسنے اپنے باپ سے کہ ابن عمرؓ تھے غلبہ کرتے[۲] لوگوں پر اوپر ہاتھ لگانے رکنوں کے یعنے حجر اسود اور رکن یمانی کے پس کہا میں نے اے ابا عبدالرحمٰن تو غلبہ کرتا ہی دونوں رکنوں میں حالانکہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو اصحاب نبی صلعم سے کہ غلبہ کرتا ہو اُسپر یعنی ہر ایک پر ان دونوں رکنوں سے کہا ابن عمرؓ نے کہ اگر کروں میں غلبہ انکا تو ہے کار نکرو مجھپر کہ تحقیق میں نے سُنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق ہاتھ لگانا ان دونوں رکنوں کا کفارہ ہی واسطے گناہوں کے اور سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور محافظت کرے اُسکی یعنی واجبات و سنن اور آداب بجا لاوے تو ہوگا ثواب اُسکا مانند ثواب آزاد کرنے بردے کے اور سنا میں نے حضرتؐ سے کہ فرماتے تھے کہ نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں اُٹھاتا دوسری بار یعنی طواف میں مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُس سے بسبب اُسکے گناہ اور لکھتا ہی اُسکے لیے بسبب اُسکے نیکی **کہا** ابوعیسیٰ نے اور روایت کی حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے اُسنے ابن عبید بن عمیر سے

[۱] یعنی اسواسطے کہ اسمیں اکثر احکام حج کے واقع ہوتے ہیں جیسے کہ اس جمرۂ عقبہ کے اندر سر منڈانا اور ذبح کرنا اور طواف زیارت وغیرہ کرنا ۱۲ [۲] غلبہ کرنا یہ لوگوں کو ۱۲

عن ابن عمر نحوہ ولم یذکر فیہ عن ابیہ وھذا حدیث حسن **باب حدثنا** قتیبۃ نا جریر عن عطاء بن السائب عن طاؤس عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطواف حول البیت مثل الصلوۃ الا انکم تتکلمون فیہ فمن تکلم فیہ فلا یتکلم الا بخیر **قال** ابو عیسیٰ وقد روی عن ابن طاؤس وغیرہ عن طاؤس عن ابن عباس موقوفا ولا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث عطاء بن السائب والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم یستحبون ان لا یتکلم الرجل فی الطواف الا لحاجۃ او یذکر اللہ تعالیٰ او من العلم **باب حدثنا** قتیبۃ نا جریر عن ابن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجر واللہ لیبعثنّہ اللہ یوم القیمۃ لہ عینان یبصر بھما ولسان ینطق بہ یشھد علی من استلمہ بحق **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن **حدثنا** ھناد نا وکیع عن حماد بن سلمۃ عن فرقد السبخی عن سعید بن جبیر عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدھن بالزیت وھو محرم غیر المقتّت **قال** ابو عیسیٰ مقتت مطیب ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث فرقد السبخی عن سعید ابن جبیر وقد تکلم یحیی بن سعید فی فرقد السبخی وروی عنہ الناس **باب حدثنا** ابو کریب نا خلاد بن یزید الجعفی نا زھیر بن معاویۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ انھا کانت تحمل من ماء زمزم وتخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحملہ **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ **باب حدثنا** احمد بن منیع ومحمد بن الوزیر الواسطی المعنی واحد قالا نا اسحق بن یوسف الازرق عن سفیان عن عبد العزیز بن رُفیع قال قلت لانس حدثنی بشیءٍ عَقَلْتَہٗ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این صلی الظھر یوم الترویۃ قال بمنی قال قلت واین صلی العصر یوم النحر قال بالابطح ثم قال فعل کما یفعل امراؤک **قال** ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح یستغرب من حدیث اسحاق الازرق عن الثوری **اخر ابواب الحج ابواب الجنائز** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُسنے ابن عمر سے مثل اُسکے اور نہیں ذکر کیا اُنہوں واسطہ باپ اپنے کا اور یہ حدیث حسن ہے **باب**۔ **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے روایت کی طاؤس سے اُسنے ابن عباس رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف کرنا گرد خانہ کعبہ کے مانند نماز کے ہے مگر تحقیق تم بولتے ہو اُسمین سو جو کوئی کہ بولے اُسمین تو نہ بولے مگر ساتھ نیکی کے کہا ابو عیسیٰ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن طاؤس وغیرہ سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے موقوف اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث عطاء بن سائب سے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہین مستحب ہے یہ کہ نہ کلام کرے مرد بیچ طواف کے مگر واسطے حاجت یا علم کے یا ذکر کرے اللہ کا **باب**۔ **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے ابن خثیم سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رضی سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق حجر اسود کے قسم ہے اللہ کی البتہ اُٹھاویگا اسکو اللہ قیامت کے دن کہ واسطے اُسکے ہونگی دو آنکھیں دیکھیگا ساتھ اُنکے اور ہوگی زبان کہ بولیگا ساتھ اُسکے گواہی دیگا اُس شخص کے لیے کہ بوسہ دیا ہوگا اُسکو ساتھ حق کے[1] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی فرقد سبخی سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے تیل زیتون بغیر خوشبو کا حالت احرام مین کہا ابو عیسیٰ نے کہ مقتت کا معنی خوشبو دار ہے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث فرقد سبخی سے اُسنے سعید بن جبیر سے اور فرقد سبخی مین یحییٰ بن سعید نے کلام کیا ہے اور تحقیق روایت کی ہے اُس سے لوگون نے **باب**۔ **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو خلاد بن یزید جعفی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زہیر بن معاویہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی سے کہ تحقیق تھین وہ اُٹھاتین پانی زمزم سے اور خبر دیتی تھین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اُٹھاتے اُسکو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے **باب**۔ **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور محمد بن وزیر واسطی نے معنے ایک ہے کہا اُنھون نے خبر دی ہمکو اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان سے اُسنے روایت کی عبد العزیز بن رفیع سے اُسنے کہا کہ مین نے انس رضی سے کہا کہ حدیث بیان کر مجھکو ساتھ ایسی چیز کے کہ سمجھا ہے تونے اُسکو رسول اللہ صلعم سے کہان پڑھی آپنے نماز ظہر کی دن ترویہ کے یعنے آٹھوین ذی الحجہ کو اُسنے کہا منا مین پھر مینے کہا اور کہان پڑھی نماز عصر کی دن کوچ کے اُسنے کہا ابطح میدان مین پھر کہا کہ کر تو جیسے کہ کرتے ہین امیر تیرے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب کی جاتی ہے حدیث اسحق ازرق کی ثوری سے **اخیر باب حج کا اور ابتدا باب جنائز کی** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] یعنے جسنے ساتھ ایمان اور صدق کے اور واسطے چاہنے ثواب کے بوسہ دیا ہوگا اسکے لیے گواہی دیگا کہ اسنے مجھے بوسہ دیا تھا اور یہ حدیث محمول ہے ظاہر پر کہ حق سبحانہ تعالیٰ

باب ما جاء من ثواب المرض حدثنا هنادنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصيب المؤمن شوكة فما فوقها الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة وفي الباب عن سعد بن ابي وقاص وابي عبيدة بن الجراح وابي هريرة وابي امامة وابي سعيد وانس وعبد الله بن عمرو واسد بن كرز وجابر وعبد الرحمن بن ازهر وابي موسى قال ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي عن اسامة بن زيد عن محمد بن عمرو بن عطاء عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من شئ يصيب المؤمن من نصب ولا حزن ولا وصب حتى الهم يهمه الا يكفر الله به عنه سياته قال ابو عيسى هذا حديث حسن وفي هذا الباب قال وسمعت الجارود يقول سمعت وكيعا يقول انه لم يسمع في الهم انه يكون كفارة الا في هذا الحديث وقد روى بعضهم هذا الحديث عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في عيادة المريض حدثنا حميد بن مسعدة نا يزيد بن زريع نا خالد الحذاء عن ابي قلابة عن ابي اسماء الرحبي عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم يزل في خرفة الجنة وفي الباب عن علي وابي موسى والبراء وابي هريرة وانس وجابر قال ابو عيسى حديث ثوبان حديث حسن وروى ابو غفار وعاصم الاحول هذا الحديث عن ابي قلابة عن ابي الاشعث عن ابي اسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال وسمعت محمدا يقول من روى هذا الحديث عن ابي الاشعث عن ابي اسماء فهو اصح قال محمد واحاديث ابي قلابة انما هي عن ابي اسماء الا هذا الحديث وهو عندي عن ابي الاشعث عن ابي اسماء حدثنا محمد بن الوزير الواسطي نا يزيد بن هارون عن عاصم الاحول عن ابي قلابة عن ابي الاشعث عن ابي اسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وزاد فيه قيل ما خرفة الجنة قال جناها

باب بیماری کے ثواب کا بیان حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں پہونچتا مسلمان کو کوئی کانٹا اور وہ چیز کہ زیادہ ہو اس سے مگر کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اُسکے ایک درجہ اُسکا اور اُتارا جاتا ہو اُس سے بسبب اُسکے ایک گناہ اور اس باب میں سعد بن ابی وقاص اور ابی عبیدہ بن جراح اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور ابی سعید اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور اسد بن کرز اور جابر اور عبد الرحمن بن ازہر اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہو کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہو حدیث بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے اسامہ بن زید سے اُسنے روایت کی محمد بن عمرو بن عطاء سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی چیز کہ پہونچے مسلمان کو دُکھ سے اور نہ غم[1] سے اور نہ ایذا سے اور نہ رنج سے کہ اُسکو رنج میں ڈالے مگر کہ اُتارتا ہو اللہ تعالیٰ بسبب اُسکے گناہوں اُسکے سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے بیچ اس باب کے کہا اور سنا میں نے جارود سے کہتا تھا سنا میں نے وکیع سے کہتا تھا کہ تحقیق اُسنے نہیں سُنا بیچ ہم کے کہ وہ ہوتا ہی کفارہ مگر اسی حدیث سے اور تحقیق روایت کی ہی بعض نے یہ حدیث عطاء بن یسار سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باب بیمار کی خبر پوچھنے کا بیان حدیث بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو خالد حذاء نے ابی قلابہ سے اُسنے روایت کی ابی اسماء رحبی سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مسلمان جب بیمار پُرسی کرتا ہو اپنے بھائی مسلمان کی تو ہمیشہ رہتا ہو بیچ میوہ[2] خوری بہشت کے اور اس باب میں علی اور ابی موسیٰ اور براء اور ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے بھی روایت ہو کہا ابو عیسیٰ نے ثوبان کی حدیث حسن ہو اور روایت کی ابو غفار اور عاصم احول نے یہ حدیث ابی قلابہ سے اُسنے ابی اشعث سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے کہا اور سُنا میں نے محمد سے کہتا تھا جسنے روایت کی یہ حدیث ابی اشعث سے اُسنے ابی اسماء سے پس وہ زیادہ تر صحیح ہو امام بخاری نے کہا کہ ابی قلابہ کی حدیثیں فقط ابی اسماء کے طریق سے مروی ہیں مگر یہ حدیث اور وہ نزدیک میرے ابی اشعث سے ہو اُسنے روایت کی ابی اسماء سے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن وزیر واسطی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے عاصم احول سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے ابی اشعث سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور زیادہ کیا اسمیں کہا گیا اور کیا ہو خرفہ جنت کا فرمایا میوہ کھانا اُسکا

[1] معانی ان الفاظ کے قریب قریب ہیں اور فرق درمیان غم اور ہم کے یہ ہو کہ ہم امر آئندہ میں ہوتا ہو کہ کوئی امر مشکل درپیش ہوتا ہو اور غم امر گذشتہ میں ہوتا ہو

حدثنا احمد بن عبدة الضبی نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث خالد ولم یذکر فیہ عن ابی الاشعث وروی بعضهم هذا الحدیث عن حماد بن زید ولم یرفعه حدثنا احمد بن منیع نا الحسن بن محمد نا اسرائیل عن ثویر عن ابیه قال اخذ علی بیدی فقال انطلق بنا الی الحسین نعوده فوجدنا عنده ابا موسی فقال علی اعائدا جئت یا ابا موسی ام زائرا فقال لا بل عائدا فقال علی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوة الا صلی علیه سبعون الف ملك حتی یمسی وان عاده عشیة الا صلی علیه سبعون الف ملك حتی یصبح وكان له خریف فی الجنة قال ابو عیسی هذا حدیث غریب حسن وقد روی عن علی هذا الحدیث من غیر وجه ومنهم من وقفه ولم یرفعه واسم ابی فاختة سعید بن علاقة باب ماجاء فی النهی عن التمنی للموت حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابی اسحاق عن حارثة بن مُضرب قال دخلت علی خباب وقد اكتوی فی بطنه فقال ما اعلم احدا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقی من البلاء ما لقیت لقد كنت وما اجد درهما علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی ناحیة بیتی اربعون الفا ولولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهانا او نهی ان یتمنی الموت لتمنیت وفی الباب عن ابی هریرة وانس وجابر قال ابو عیسی حدیث خباب حدیث حسن صحیح وقد روی عن انس بن مالك عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لا یتمنین احدكم الموت لضر نزل به ولیقل اللهم احینی ما كانت الحیوة خیرا لی وتوفنی اذا كانت الوفاة خیرا لی حدثنا بذلك علی بن حجر نا اسماعیل بن ابراهیم نا عبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالك عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلك قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح باب ماجاء فی التعوذ للمریض حدثنا بشر بن هلال الصواف البصری نا عبد الوارث بن سعید عن عبد العزیز بن صهیب عن ابی نضرة عن ابی سعید ان جبرائیل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد اشتكیت قال نعم قال بسم اللہ ارقیك من كل شیء یؤذیك من شر كل نفس وعین حاسد بسم اللہ

حدیث بیان کی ہمسے احمد بن عبدۂ ضبی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث خالد کے اور نہیں ذکر کیا اُس میں واسطہ ابی اشعث کا اور روایت کی بعض نے یہ حدیث حماد بن زید سے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو حدیث بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حسن بن محمد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے ثویر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ پکڑا علی رض نے ہاتھ میرا اور کہا کہ چل ساتھ ہمارے طرف حسن کے کہ خبر پوچھیں اُسکی سو پایا ہمنے نزدیک اُنکے ابو موسی کو سو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا خبر پوچھنے آیا ہے تو اے ابا موسیٰ یا زیارت کرنے کو اُسنے کہا نہیں بلکہ خبر پوچھنے کو سو علی رض نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ نہیں کوئی مسلمان کہ بیمار پرسی کرے کسی مسلمان کی پہلے دوپہر کے مگر رحمت بھیجتے ہیں اُس پر ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ شام کرے اور نہیں عیادت کرتا اُسکی پیچھے دوپہر کے مگر رحمت بھیجتے ہیں اُسپر ستر ہزار فرشتے یہانتک کہ صبح کرے اور ہوتا ہے واسطے اُسکے میوہ چننا بہشت میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث علی سے کئی وجہ پر اور بعض نے اُن میں سے موقوف بیان کیا ہے اُسکو اور نہیں مرفوع کیا اور نام ابی فاختہ کا سعید بن علاقہ ہے

باب موت مانگنی اور اُسکی آرزو کرنی منع ہے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی حارثہ بن مضرب سے اُسنے کہا کہ داخل ہوا میں خباب پر اور تحقیق داغ لیا تھا اُسنے اپنے پیٹ میں اور کہا نہیں جانتا میں کسی کو نبی صلعم کے اصحاب سے کہ بلا ہو بلا کو جو کہ بلا میں اور نہیں پاتا تھا میں ایک درہم بیچ زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اب بیچ کونے گھر میرے کے چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر نہ منع کیا ہوتا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کرنے موت کے سے تو البتہ آرزو کرتا میں موت کی اور اس باب میں ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ خباب کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا نہ آرزو کرے ایک تمھارا مرنے کی واسطے دُکھ کے جو اُترے ساتھ اُسکے اور چاہیئے کہ کہے الٰہی زندہ رکھ مجھکو جبتک کہ ہو زندگی بہتر واسطے میرے یعنی مرنے سے اور مار مجھکو جبکہ ہو مرنا بہتر واسطے میرے یعنی جینے سے حدیث بیان کی ہمکو ساتھ اسکے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالعزیز بن صہیب نے انس بن مالک سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب بیمار کیواسطے پناہ مانگنا حدیث بیان کی ہمسے بشر بن ہلال صواف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالوارث نے سعید سے اُسنے روایت کی عبدالعزیز بن صہیب سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہ آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُنسے کہا کہ اے محمد کیا بیمار ہو تو حضرت نے فرمایا کہ ہاں کہا جبرئیل نے ساتھ نام خدا کے افسون پڑھتا ہوں تجھپر ہر چیز سے کہ ایذا دے تجھکو برائی ہر شخص کی یا آنکھ حسد کرنیوالی سے سلامت رکھے اللہ تجھکو

ارقیك والله یشفیك **حدثنا** قتیبة نا عبدالوارث بن سعید عن عبدالعزیز ابن صهیب قال دخلت انا وثابت البنانی علی انس بن مالك فقال ثابت یا ابا حمزة اشتکیت فقال انس فلا ارقیك برقیة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بلی قال اللهم رب الناس مذهب الباس اشف انت الشافی لا شافی الا انت شفاء لا یغادر سقما وفی الباب عن انس وعائشة **قال** ابو عیسی حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح قال وسالت ابا زرعة عن هذا الحدیث فقلت له روایة عبدالعزیز عن ابی نضرة عن ابی سعید اصح او حدیث عبدالعزیز عن انس قال کلاهما صحیح نا عبدالصمد بن عبدالوارث عن ابیه عن عبدالعزیز بن صهیب عن ابی نضرة عن ابی سعید وعن عبدالعزیز بن صهیب عن انس **باب** ما جاء فی الحث علی الوصیة **حدثنا** اسحاق بن منصور نا عبدالله بن نمیر نا عبیدالله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما حق امرء مسلم یبیت لیلتین وله شیء یوصی فیه الا ووصیته مکتوبة عنده وفی الباب عن ابن ابی اوفی **قال** ابو عیسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الوصیة بالثلث والربع **حدثنا** قتیبة نا جریر عن عطاء بن السائب عن ابی عبدالرحمن السلمی عن سعد بن مالك قال عادنی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا مریض فقال اوصیت قلت نعم قال بکم قلت بمالی کله فی سبیل الله قال فما ترکت لولدك قال هم اغنیاء بخیر فقال اوص بالعشر قال فما زلت اناقصه حتی قال اوص بالثلث والثلث کبیر قال ابو عبدالرحمن فنحن نستحب ان ینقص من الثلث لقول رسول الله صلی الله علیه وسلم والثلث کبیر وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث سعد حدیث حسن صحیح وقد روی عنه من غیر وجه وقد روی عنه کبیر ویروی کثیر والعمل علی هذا عند اهل العلم لا یرون ان یوصی الرجل باکثر من الثلث ویستحبون ان ینقص من الثلث وقال سفیان الثوری کانوا یستحبون فی الوصیة الخمس دون الربع

منتر پڑھتا ہوں تجھپر اللہ شفا دے تجھکو **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالوارث بن سعید نے عبدالعزیز بن صہیب سے کہا کہ داخل ہوا مین اور ثابت بنانی اوپر انس بن مالک کے پس کہا ثابت نے کہ اے ابا حمزہ بیمار ہوں مین سو انس نے کہا کہ کیا نہ افسون پڑھوں مین تجھپر ساتھ افسون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسنے کہا ہان پڑھو کہا الٰہی اے رب آدمیوں کے بیماری دُور کرنیوالے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہی نہین کوئی شفا دینے والا مگر تو وہ شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو اور اس باب مین انس رض اور عائشہ رض سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نے ابو سعید کی حدیث حسن صحیح ہی کہا اور سوال کیا مین نے ابا زرعہ کو اس حدیث سے پس کہا مین نے واسطے اُسکے کہ روایت عبدالعزیز کی ابی نضرہ سے ابی سعید سے بہت صحیح ہی یا حدیث عبدالعزیز کی انس رض سے اُسنے کہا کہ دونوں صحیح ہین خبر دی ہمکو عبدالصمد بن عبدالوارث نے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبدالعزیز بن صہیب سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے اور عبدالعزیز بن صہیب سے اُسنے انس سے **باب** وصیت کرنے پر رغبت دلانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن نمیر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبیداللہ بن عمر نے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین لائق[۱] کسی مرد مسلمان کو کہ گذارے دو راتین اور ہو واسطے اُسکے ایک چیز کہ صلاحیت وصیت کی رکھتی ہو مگر یہ کہ وصیت اُسکی لکھی ہوئی ہو نزدیک اُسکے اور اس باب مین ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نے ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** تہائی اور چوتھائی مال کے ساتھ وصیت کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے عطاء بن سائب سے اُسنے روایت کی ابی عبدالرحمان سلمی سے اُسنے سعد بن مالک سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری خبر پوچھنے کو آئے اور مین بیمار تھا سو آپ نے فرمایا کیا وصیت کا ارادہ کیا تو نے مین نے کہا ہان فرمایا ساتھ کتنے مال کے مین نے کہا مین نے اپنے کل مال کی وصیت کرنے کا ارادہ کیا راہ اللہ مین کہا پس کیا چھوڑا ہی تو نے واسطے اولاد اپنی کے اُسنے کہا وہ غنی ہین ساتھ مال خیر کے فرمایا وصیت کر تو ساتھ دسوین حصہ کے کہا پس ہمیشہ کم کرتا رہا اُس چیز کو کہ فرماتے رہے حضرت یہانتک کہ فرمایا آپنے کہ وصیت کر تو ساتھ تہائی مال کے اور تہائی بھی بہت ہی ابو عبدالرحمان نے کہا پس مستحب جانتے ہین یہ کہ کم کیا جاوے تہائی سے بھی واسطے فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہ تہائی بھی بہت ہے اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نے کہ سعد کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی کبیر اور روایت کی گئی ہی کثیر اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ تہائی سے زیادہ وصیت کرنی درست نہین اور کہتے ہین مستحب ہی یہ کہ کم کیا جاوے تہائی سے اور سفیان ثوری نے کہا کہتے تھے کہ وصیت مین چوتھائی سے پانچوان حصہ مستحب ہی

[۱] یعنی اگر کسی چیز مین وصیت کرنی ہو تو دو راتین بھی خالی نہ گذرے وصیت نامہ لکھکر اپنے پاس رکھے ۱۲

والربع دون الثلث ومن اوصى بالثلث فلم يترك شيئا ولا يجوز له الا الثلث **باب** ما جاء فى تلقين المريض عند الموت والدعاء له **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن خلف البصرى نا بشر بن المفضل عن عمارة بن غزية عن يحيى بن عمارة عن ابى سعيد الخدرى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لقنوا موتاكم لا اله الا الله وفى الباب عن ابى هريرة وام سلمة وعائشة وجابر وسُعدى المرية وهى امراة طلحة بن عبيد الله **قال** ابو عيسى حديث ابى سعيد حديث غريب حسن صحيح **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن شقيق عن ام سلمة قالت قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم المريض او الميت فقولوا خيرا فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون قالت فلما مات ابو سلمة اتيت النبى صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ان ابا سلمة مات قال فقولى اللهم اغفر لى وله واعقبنى منه عقبى حسنة قالت فقلت فاعقبنى الله منه مَن هو خير منه رسول الله صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى شقيق هو ابن سلمة ابو وائل الاسدى **قال** ابو عيسى حديث ام سلمة حديث حسن صحيح وقد كان يستحب ان يلقن المريض عند الموت قول لا اله الا الله وقال بعض اهل العلم اذا قال ذلك مرة فما لم يتكلم بعد ذلك فلا ينبغى ان يلقن ولا يكثر عليه فى هذا وروى عن ابن المبارك انه لما حضرته الوفاة جعل رجل يلقنه لا اله الا الله واكثر عليه فقال له عبد الله اذا قلت مرة فانا على ذلك ما لم اتكلم بكلام وانما معنى قول عبد الله انما اراد ما روى عن النبى صلى الله عليه وسلم من كان اخر قوله لا اله الا الله دخل الجنة **باب** ما جاء فى التشديد عند الموت **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن الهاد عن موسى بن سرجس عن القاسم بن محمد عن عائشة انها قالت رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده فى القدح ثم يمسح وجهه بالماء ثم يقول اللهم اعنى على غمرات الموت او سكرات الموت

اور تہائی سے چوتھائی مستحب ہے اور جسنے وصیت کی ساتھ تہائی کے تو نہ چھوڑی اُسنے کوئی چیز اور نہیں جائز تھا واسطے اُسکے مگر ثلث **باب** بیمار کو مرنے کے وقت تلقین[1] کرنے اور اُسکے واسطے دعا کرنے کے بیان میں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ یحیٰے بن خلف بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے عمارہ بن غزیہ سے اُسنے روایت کی یحیٰے بن عمارہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تلقین کرو اُن شخصوں کو کہ قریب مرنے کے ہیں کلمہ لا الٰہ الا اللہ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور عائشہ اور جابر اور سُعدی مریہ سے روایت ہے اور وہ عورت ہے طلحہ بن عبید اللہ کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن صحیح غریب ہے **حدیث** بیان کی ہمکو ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق سے اُسنے ام سلمہ سے کہا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت حاضر ہو تم پاس بیمار کے یا قریب مرگ[2] کے پس کہو اچھی بات کیونکہ فرشتے کہتے ہیں آمین اُس چیز پر کہ تم کہتے ہو اُسنے کہا سو جب مرے ابو سلمہ تو آئی میں پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ (میرا خاوند) مر گیا فرمایا آپ نے پس کہہ تو الٰہی بخشدے مجھکو اور اُسکو اور بدلا دے مجھکو بدلا دینا بہتر ام سلمہ نے کہا سو میں نے یہ دعا پڑھی سو بدلا دیا مجھکو اللہ نے اُسکی طرف سے وہ شخص کہ بہتر ہے اُس سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **کہا** ابو عیسیٰ نے شقیق وہ ابن سلمہ ابو وائل اسدی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق تھا مستحب کہا جاتا یہ کہ تلقین کیا جاوے بیمار کو وقت مرنے کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ جب کہے بیمار اُسکو ایکبار پس جبتک کہ نہ کلام کرے پیچھے اُسکے اور تو نہیں لائق ہے یہ کہ تلقین کیا جاوے دوسری بار اور نہ زیادتی کی جاوے اُسپر تلقین میں اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جب حاضر ہوئی اُسکو موت تو ایک مرد اُسکو تلقین کرنے لگا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا اور بہت بار تلقین کی سو عبد اللہ نے اُسکو کہا کہ جب میں ایک بار کہوں تو میں اوپر اُسکے ہوں جب تک کہ میں اور کوئی کلام نہ کروں اور سوا اسکے نہیں معنی قول عبد اللہ کا یہ ہے کہ اُسنے ارادہ کی وہ حدیث جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جس کا آخری کلام ہووے لا الٰہ الا اللہ تو داخل ہوگا وہ بہشت میں۔
باب جان کندنی کی سختی اور موت کی شدت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن الہاد سے اُس نے روایت کی موسیٰ بن سرجس سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہ میں نے حضرت کو دیکھا اور وہ تھے حالت وفات میں اور نزدیک آپکے پیالہ تھا کہ اُس میں پانی تھا اور ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالہ میں پھر پھیرتے تھے اپنے مُنھ پر پھر فرماتے یا الٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کی

[1] تلقین کے معنے ہیں سمجھانا اور یہاں مراد پڑھنا ہے اس کلمہ کا روبرو قریب المرگ کے تاکہ وہ بھی سنکر پڑھے اور حکم نہ کرے اسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید انکار کر بیٹھے جمہور علما کے نزدیک یہ تلقین مستحب ہے ۱۲ ع [2] مراد میت سے یا تو حکمی میت ہے یعنی قریب المرگ اور یا حقیقی میت ہے اور کہو بھلائی یعنے دعا کرو اپنے لیئے اچھی اور بیمار کے لیے شفا کی اور

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا مبشر بن اسمعیل الحلبی عن عبد الرحمن بن العلاء عن ابیه عن ابن عمر عن عائشة قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذی رایت من شدة موت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال و سالت ابا زرعة عن هذا الحدیث قلت له من عبد الرحمن بن العلاء قال هو ابن العلاء بن اللجلاج وانما اعرفه من هذا الوجه باب حدثنا ابن بشار نا یحیی بن سعید عن المثنی بن سعید عن قتادة عن عبد الله بن بریدة عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المؤمن یموت بعرق الجبین وفی الباب عن ابن مسعود قال ابو عیسی هذا حدیث حسن و قال بعض اهل الحدیث لا نعرف لقتادة سماعا من عبد الله بن بریدة باب حدثنا عبد الله بن ابی زیاد وهارون بن عبد الله البزاز البغدادی قالا نا سیار بن حاتم نا جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی شاب وهو بالموت فقال کیف تجدک قال والله یا رسول الله انی ارجو الله وانی اخاف ذنوبی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یجتمعان فی قلب عبد فی مثل هذا الموطن الا اعطاه الله ما یرجو وآمنه مما یخاف قال ابو عیسی هذا حدیث غریب وقد روی بعضهم هذا الحدیث عن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا باب ماجاء فی کراهیة النعی حدثنا احمد بن منیع نا عبد القدوس بن بکر بن خنیس نا حبیب بن سلیم العبسی عن بلال بن یحیی العبسی عن حذیفة قال اذا مت فلا تؤذنوا بی احدا فانی اخاف ان یکون نعیا وانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن النعی هذا حدیث حسن حدثنا محمد بن حمید الرازی نا حکام بن سلم وهارون بن مغیرة عن عنبسة عن ابی حمزة عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ایاکم والنعی فان النعی من عمل الجاهلیة قال عبد الله والنعی اذان بالمیت وفی الباب عن حذیفة

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حدیث بیان کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے اُسنے کہا خبردی ہمکو مبشر بن اسمعیل حلبی نے عبد الرحمان بن علاء سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نہیں آرزو کرتی ہوں کسی کو ساتھ آسانی موت کے بعد اسکے کہ دیکھی ہیں نے سختی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور سوال کیا میں نے ابازرعہ کو اس حدیث سے کہ عبد الرحمان بن علاء کون ہے کہا وہ بیٹا علاء بن لجلاج کا ہے اور سوا اسکے نہیں پہچانتے ہیں ہم اُسکو اسیوجہ سے باب حدیث بیان کی ہمسے ابن بشار نے اُسنے کہا خبردی ہمکو یحیٰے بن سعید نے مثنی بن سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ مومن مرتا ہے ساتھ پسینے پیشانی کے اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ نہیں پہچانتے ہم واسطے قتادہ کے سماع عبد اللہ بن بریدہ سے حدیث بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد اور ہارون بن عبد اللہ بزاز بغدادی نے اُنھوں نے کہا خبردی ہمکو سیار بن حاتم نے جعفر بن سلیمان سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے ایک جوان پر اور وہ قریب مرگ تھا پس فرمایا حضرت نے کسطرح پاتا ہے تو اپنے کو یعنی کسطرح پاتا ہے یا رحمت کی اُمید ہے یا اسکے خوف سے ترسناک ہے اُسنے کہا قسم ہے خدا کی یا رسول اللہ تحقیق میں اُمید رکھتا ہوں اللہ سے یعنی اُسکی رحمت کا اُمیدوار ہوں اور باوجود اُسکے تحقیق میں ڈرتا ہوں گناہوں اپنے سے سو حضرت نے فرمایا کہ نہیں جمع ہوتی خوف اور اُمید بندے کے دل میں مانند اسوقت کے مگر کہ دیتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ وہ چیز کہ اُمید رکھتا ہے یعنی رحمت اپنی اور امن میں رکھتا ہے اُسکو اُس چیز سے کہ ڈرتا ہے یعنی عذاب سے کہا ابو عیسیٰ نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق روایت کی بعض نے یہ حدیث ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل باب موت کی خبر دینی مکروہ ہے حدیث بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عبد القدوس بن بکر بن خنیس نے اُسنے کہا خبردی ہمکو حبیب بن سالم نے بلال بن یحییٰ عبسی سے اُسنے روایت کی حذیفہ سے کہا کہ جب میں مرجاؤں تو نہ خبر دو کسی کو ساتھ میرے پس تحقیق میں خوف کرتا ہوں یہ کہ ہووے نعی اور تحقیق میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے نعی موت کی خبر دینے سے حدیث بیان کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے اُسنے کہا خبردی ہمکو حکام بن سلم اور ہارون بن مغیرہ نے عنبسہ سے اُسنے روایت کی ابی حمزہ سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو تم موت کی خبر دینے سے کہ موت کی خبر دینی عمل جاہلیت سے ہے عبد اللہ نے کہا کہ نعی کے معنی پکارنا ہے ساتھ میت کے اور اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے

ف یعنی اول میں آرزو کرتی تھی کہ موت آسان ہو اور جان کندنی کی سختی نہو سو جب میں نے حضرت کی موت کی سختی دیکھی تو وہ آرزو نرہی اور اعتقاد کیا میں نے کہ بھلائی سختی موت میں ہے نہ آسانی موت میں ۱۲ ع ف اور بعض کہتے ہیں کہ کنایہ ہے جان کندنی کی شدت سے کہ اُسکے سبب سے گناہ جھڑتے ہیں اور درجے بلند ہوتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ موت کے وقت پسینا آنا علامت ہے بھلائی کی اور بعضے کہتے ہیں کہ مومن پر موت کی شدت نہیں ہوتی سوائے عرق پیشانی کے ۱۲ ف مراد اس سے وقت سکرات

حدثنا سعید بن عبد الرحمن المخزومی نا عبد اللہ بن الولید العدنی عن سفیان الثوری عن ابی حمزۃ عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ نحوہ ولم یرفعہ ولم یذکر فیہ والنعی اذان بالمیت وھذا اصح من حدیث عنبسۃ عن ابی حمزۃ وابو حمزۃ ھو میمون الاعور ولیس ھو بالقوی عند اھل الحدیث **قال** ابو عیسی حدیث عبد اللہ حدیث غریب وقد کرہ بعض اھل العلم النعی والنعی عندھم ان ینادی فی الناس بان فلانا مات لیشھدوا جنازتہ وقال بعض اھل العلم لا باس بان یعلم الرجل قرابتہ واخوتہ وروی عن ابراھیم انہ قال لا باس بان یعلم الرجل قرابتہ **باب** ما جاء ان الصبر فی الصدمۃ الاولی **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن سعد بن سنان عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصبر فی الصدمۃ الاولی **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن ثابت البنانی عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصبر عند الصدمۃ الاولی **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی تقبیل المیت **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان عن عاصم بن عبید اللہ عن القاسم بن محمد عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی او قال عیناہ تذرفان وفی الباب عن ابن عباس وجابر وعائشۃ قالوا ان ابا بکر قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو میت **قال** ابو عیسی حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی غسل المیت **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا خالد ومنصور وھشام فاما خالد وھشام فقالا عن محمد وحفصۃ وقال منصور عن محمد عن ام عطیۃ قالت توفیت احدی بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلنھا وترا ثلثا او خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن واغسلنھا بماء وسدر واجعلن فی الاخرۃ کافورا او شیئا من کافور فاذا فرغتن فاذنّنی فلما فرغنا اذناہ فالقی الینا حقوہ فقال اشعرنھا بہ قال ھشیم وفی حدیث

حدیث بیان کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عبد اللہ بن ولید عدنی نے سفیان ثوری سے اُسنے روایت کی ابی حمزہ سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے مثل اُسکے اور نہین مرفوع کیا اُسکو اور نہین ذکر کیا بیچ اُسکے یہ کہ نعی پکارنا ہی ساتھ میت کے اور یہ بہت صحیح ہی حدیث عنبسہ سے جو ابی حمزہ سے روایت کی ہی اور ابو حمزہ وہ میمون اعور ہی اور نہین ہی وہ قوی نزدیک اہل حدیث کے **کہا** ابو عیسی نے عبد اللہ کی حدیث غریب ہی اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ نعی مکروہ ہی اور نعی اُنکے نزدیک یہ ہی کہ پکارا جاوے لوگون مین بلند آواز سے کہ فلان شخص مر گیا تاکہ حاضر ہووین اُسکے جنازے مین اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ نہین کوئی ڈر ساتھ اُسکے کہ خبر کرے مرد اپنے قرابت والون کو اور اپنے بھائیون کو اور ابراہیم سے مروی ہی کہا کہ نہین ڈر ساتھ اسکے کہ خبر کرے مرد اپنے قرابت والون کو **باب** نہین اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے کہا اُس نے خبردی ہمکو لیث بن یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی سعد بن سنان سے اُسنے انس سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صبر بیچ صدمہ پہلے کے ہی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے ثابت بنانی سے اُسنے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ صبر وقت پہلے صدمہ کے ہی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** مردہ کے بوسہ لینے اور چومنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا خبردی ہمکو سفیان نے عاصم بن عبید اللہ سے اُسنے روایت کی قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے چوما عثمان بن مظعون کا اُس حالت مین کہ وہ مُردہ تھے اور آپ روتے تھے یا کہا کہ آپ کے آنسو جاری تھے اور اس باب مین ابن عباس اور جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہی کہا اُنھون نے کہ تحقیق ابو بکر صدیقؓ نے چوما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس حالت مین کہ آپ مردہ تھے **کہا** ابو عیسی نے عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** میت کے غسل دینے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبردی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبردی ہمکو خالد اور منصور اور ہشام نے ولیکن خالد اور ہشام نے تو روایت کی محمد سے اُسنے حفصہ سے اور کہا منصور نے روایت کی محمد سے اُسنے ام عطیہ سے کہا اُسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی کا انتقال ہوا سو حضرتؐ نے ہمکو فرمایا کہ نہلاؤ اُسکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب یعنی اگر احتیاج ہو اور نہلاؤ اُنکو ساتھ پانی اور بیر کی پتیون کے اور ڈالو اخیر بار مین کافور یا فرمایا کہ کوئی چیز کافور سے سو جبکہ فارغ ہو تم تو خبر کرو مجھکو سو جب کہ ہم فارغ ہوئین تو خبر کی ہمنے آپ کو سو ڈالا آپ نے طرف ہمارے تہ بند اپنا فرمایا کہ بدن سے لگا دو اس تہ بند کو ہاشیم نے کہا اور بیچ حدیث

سلہ لفظ او کا اسکین ترتیب کے واسطے ہی تخییر کے واسطے نہین اسلیے کہ اگر پاک ہو جاوے پہلے غسل مین تو مستحب ہی تین بار نہلانا اور مکروہ ہی تجاوز کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو یا تین بار مین تو مستحب ہی پانچ بار و الا سات بار حاصل یہ ہی کہ اصل مقصود پاک کرنا ہی مگر مستحب ہی کہ طاق ہو تین بار اور اگر زیادہ کی حاجت ہو تو پانچ بار غسل دلوے اور

غیر ھؤلاء ولا ادری ولعل ھشاما منھم قالت وضفرنا شعرھا ثلثة قرون قال ھشیم اظنه قال فالقینا ہ خلفھا قال ھشیم فحدثنا خالد من بین القوم عن حفصة ومحمد عن ام عطیة قالت وقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ابدأ بمیا منھا ومواضع الوضوء وفی الباب عن ام سلیم **قال** ابو عیسی حدیث ام عطیة حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم وقد روی عن ابراھیم النخعی انه قال غسل المیت کالغسل من الجنابة وقال مالك بن انس لیس لغسل المیت عندنا حد مؤقت ولیس لذلك صفة معلومة ولکن یطھر قال الشافعی انما قال مالك قولا مجملا یغسل وینقی واذا انقی المیت بماء القراح اوماء غیرہ اجزا ذلك من غسله ولکن احب الی ان یغسل ثلثا فصاعدا لا ینقص عن ثلث لما قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اغسلنھا ثلثا او خمسا وان انقوا فی اقل من ثلث مرات اجزاہ ولا یری ان قول النبی صلی اللہ علیه وسلم انما ھو علی معنی الانقاء ثلثا او خمسا ولم یوقت وکذلك قال الفقھاء وھم اعلم بمعانی الحدیث وقال احمد واسحاق وتکون الغسلات بماء وسدر ویکون فی الاخرة شئ من الکافور **باب** ماجاء فی المسك للمیت **حدثنا** سفیان بن وکیع نا ابی عن شعبة عن خلید بن جعفر عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیه وسلم سئل عن المسك فقال ھو اطیب طیبکم **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد وشبابة قالا نا شعبة عن خلید بن جعفر نحوہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول احمد واسحاق وقد کرہ بعض اھل العلم المسك للمیت وقد رواہ المستمر بن الریان ایضا عن ابی نضرة عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال علی قال یحیی بن سعید المستمر بن الریان ثقة وخلید بن جعفر ثقة **باب** ماجاء فی الغسل من غسل المیت

غیر ان لوگوں کے اور شاید کہ ہشام بھی انھیں میں سے ہے کہ ام عطیہ نے کہا پس گوندھیں ہمنے بالوں انکے کی تین چوٹیاں اور ہشیم نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ انھوں نے کہا پھر ڈالا ہمنے انکو انکے پیچھے ہشیم نے کہا پس حدیث بیان کی ہم سے خالد نے قوم میں سے حفصہ کے اور محمد سے اُنسے روایت کی ام عطیہ سے کہا کہ فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شروع کرو غسل دینا اسکی داہنی طرفوں سے اور وضو کی جگھوں سے اور اس باب میں ام سلیم سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ ام عطیہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ مردے کا غسل دینا غسل جنابت کی طرح ہے اور مالک بن انس نے کہا کہ نہیں واسطے غسل میت کے نزدیک ہمارے کوئی حد معین اور نہیں اُسکے واسطے کوئی صفت معلوم لیکن پاک کیا جاوے جہانتک کہ حاجت ہو امام شافعی نے کہا کہ مالک نے یہ قول محض مجمل کہا ہے کہ غسل دیا جاوے اور پاک کیا جاوے اور جبکہ پاک کیجاوے میت ساتھ پانی خالص اور پانی غیر کے تو کفایت کرتا ہے غسل اُسکے سے ولیکن بہت پسند نزدیک میرے یہ ہے کہ غسل دیا جاوے تین بار پس زیادہ نہ کم کیا جاوے تین بار سے واسطے اُسکے جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہلاؤ اُسکو تین بار یا پانچ بار اور اگر تین بار سے کم میں صاف پاک ہو جاوے تو یہ بھی کفایت کرتا ہے اور نہیں دیکھتا میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول صرف معنی انقاء میں ہے تین بار ہو یا پانچ بار ہو اور کوئی عدد مقرر نہیں کیا اور اسی طرح کہا ہے فقہاء نے اور وہ زیادہ تر جاننے والے ہیں ساتھ معانی حدیث کے اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ ہوں کل باریاں غسل کی ساتھ پانی اور بیر کے پتوں کے اور ہو بیچ اخیر بار کے کوئی چیز کافور سے **باب** مردے کو مشک لگانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو باپ میرے نے شعبہ سے اُسنے روایت کی خلید بن جعفر سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے مشک[1] لگانے سے پس فرمایا کہ وہ زیادہ تر خوشبودار ہے تمھاری خوشبو سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داود اور شبابہ نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے خلید بن جعفر سے مثل اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ مردے کو مشک لگانی مکروہ ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اُسکو مستمر بن ریان نے بھی ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا علی نے یحییٰ بن سعید نے کہا کہ مستمر بن ریان ثقہ ہے اور خلید بن جعفر بھی ثقہ ہے

باب مردے کے غسل دینے سے نہانے[2] کا بیان

[1] مشک اور کافور لگانے کا یہ فائدہ ہے کہ اس سے مردہ جلدی نہیں بگڑتا اور دفع ہوتے ہیں اس سے جانور موذی ۱۲ [2] جو شخص کہ مردے کو غسل دے اور اسکو نہلاوے تو اسپر نہانا جمہور علماء کے نزدیک واجب نہیں لیکن امام شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ مستحب ہے کہ جب نہلانے والا مردے کو غسل دے چکے تو بعد اسکے خود بھی نہاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ غسل دینے والے پر نہانا واجب ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وضو واجب ہے ۱۲

حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب نا عبد العزیز بن المختار عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من غسله الغسل ومن حمله الوضوء یعنی المیت وفی الباب عن علی و عائشة **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن وقد روی عن ابی هریرة موقوفا وقد اختلف اهل العلم فی الذی یغسل المیت فقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم اذا غسل میتا فعلیه الغسل وقال بعضهم علیه الوضوء وقال مالك بن انس استحب الغسل من غسل المیت ولا اری ذلك واجبا وهكذا قال الشافعی وقال احمد من غسل میتا ارجوان لا یجب علیه الغسل واما الوضوء فاقل ما قیل فیه وقال اسحاق لابد من الوضوء وقد روی عن عبد الله بن المبارك انه قال لا یغتسل ولا یتوضأ من غسل المیت **باب** ما جاء ما یستحب من الاكفان **حدثنا** قتیبة نا بشر بن المفضل عن عبد الله بن عثمان بن خیثم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البسوا من ثیابكم البیاض فانها من خیر ثیابكم وكفنوا فیها موتاكم وفی الباب عن سمرة وابن عمر و عائشة **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وهو الذی یستحبه اهل العلم وقال ابن المبارك احب الی ان یكفن فی ثیابه الذی كان یصلی فیها وقال احمد واسحاق احب الثیاب الینا ان یكفن فیها البیاض ویستحب حسن الكفن **باب حدثنا** محمد بن بشار نا عمر بن یونس نا عكرمة بن عمار عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ولی احدكم اخاه فلیحسن كفنه وفیه عن جابر **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب وقال ابن المبارك قال سلام بن ابی مطیع فی قوله ولیحسن احدكم كفن اخیه قال هو الصفا ولیس بالمرتفع **باب** ماجاء فی كم كفن النبی صلی الله علیه وسلم

حدیث بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عبد العزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے نہلانیسے نہانا آتا ہی اور اُسکے اُٹھانے سے وضو آتا ہی اور اس باب مین علی اور عائشہ سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے ابوہریرہ کی حدیث حسن ہی اور ابوہریرہ سے موقوف بھی مروی ہی اور اہل علم کو مردے کے غسل دینے والے مین اختلاف ہے کہ نہاوے یا نہین سو بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جب کوئی میت کو غسل دیوے تو اُسپر غسل ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اُسپر وضو ہی اور مالک بن انس کہتے ہین کہ مردے کے غسل دینے سے نہانا مستحب ہی اور مین اسکو واجب نہین جانتا۔ اور اسی طرح کہا شافعی اور احمد نے کہ جو کوئی میت کو غسل دے اُمید کرتا ہون مین یہ کہ نہ واجب ہو اُسپر غسل اور لیکن وضو پس اقل اُس چیز کا جو کہا گیا ہی بیچ اس کے اور اسحاق نے کہا کہ وضو کرنا ضرور ہی اور عبد اللہ بن مبارک سے مروی ہی کہ نہ نہاوے اور نہ وضو کرے نہلانے میت کے سے **باب** وہ چیز کہ مستحب ہے کفن سے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبردی بشر بن مفضل نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے اُسنے روایت کی سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس رضے سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہنو تم سفید کپڑے اسواسطے کہ وہ بہتر مین کپڑون تمھارے مین اور کفناؤ سفید کپڑون مین اپنے مردون کو اور اس باب مین ابن عمر اور سمرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور اسی کو مستحب کہتے ہین اہل علم اور کہا ابن مبارک نے کہ بہت پیارا طرف میرے یہ ہی کہ کفن دیا جاوے بیچ اُن کپڑون کے کہ تھا نماز پڑھتا بیچ اُنکے اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ بہت پسند کپڑون سے نزدیک ہمارے کفن دینے کے لیے سفید کپڑے ہین اور مستحب ہی بہتر کفن **باب حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عمر بن یونس نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عکرمہ بن عمار نے ہشام بن حسان سے اُسنے روایت کی محمد بن سیرین سے اُسنے ابی قتادہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب متولی ہو ایک تمھارا بھائی اپنے کا تو چاہیئے کہ اچھا دے کفن اُسکو اور اس باب مین جابر سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہی اور ابن مبارک نے کہا کہ سلام ابن ابی مطیع نے کہا بیچ تفسیر قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چاہیئے کہ اچھا دے ایک تمھارا کفن بھائی اپنے کو کہا کہ مراد اُس سے صفا اور پاکیزہ کپڑا ہی اور نہین مراد وہ کپڑا جو زیادہ ہو قیمت مین **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کتنے کپڑون مین دفن کیے گئے۔

ف ١ ابن ہمام نے کہا کہ افضل سفید کپڑا ہی اور مضایقہ نہین چادر مین اور کتان کی واسطے کفن کی اور عورت کو ریشمی اور زعفرانی اور سرخ کپڑے مین کفن دینا جائز ہی کہ وہ اسکو زندگی مین جائز تھے ١٢

ف ٢ ابن عدی کی روایت مین ہی کہ اچھا دو کفن اپنے مردون کو کہ وہ ملاقات کرتے ہین آپس مین قبرون اپنی مین اور کفن اچھا یہ ہی کہ پورا ہو اور لطیف سفید ہو نہ بخیال اسراف کے ١٢

حدثنا قتیبة نا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کفن النبی صلی الله علیه وسلم فی ثلثة اثواب بیض یمانیة لیس فیها قمیص ولا عمامة قال فذکروا لعائشة قولهم فی ثوبین وبرد حبرة فقالت قد اتی بالبرد ولکنهم ردوه ولم یکفنوه فیه **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر نا بشر بن السری عن زائدة عن عبد الله بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کفن حمزة بن عبد المطلب فی نمرة فی ثوب واحد وفی الباب عن علی وابن عباس وعبد الله بن مغفل وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث عائشة حدیث حسن صحیح وقد روی فی کفن النبی صلی الله علیه وسلم روایات مختلفة وحدیث عائشة اصح الاحادیث التی رویت فی کفن النبی صلی الله علیه وسلم والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وقال سفیان الثوری یکفن الرجل فی ثلثة اثواب ان شئت فی قمیص ولفافتین وان شئت فی ثلث لفائف ویجزی ثوب واحد ان لم یجدوا ثوبین والثوبان یجزیان والثلثة لمن وجدوا احب الیهم وهو قول الشافعی واحمد واسحاق قالوا تکفن المرأة فی خمسة اثواب **باب** ما جاء فی الطعام یصنع لاهل المیت **حدثنا** احمد بن منیع وعلی بن حجر قالا نا سفیان بن عیینة عن جعفر بن خالد عن ابیه عن عبد الله بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی الله علیه وسلم اصنعوا لاهل جعفر طعاما فانه قد جاءهم ما یشغلهم **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن وقد کان بعض اهل العلم یستحب ان یوجه الی اهل المیت بشیء لشغلهم بالمصیبة

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق کفن دیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ تین کپڑون سفید یمانیہ کے نہ تھا اُن مین کرتا اور نہ پگڑی[۱] کہا پس ذکر کیا لوگون نے واسطے عائشہ رض کے قول اُنکا کہ کفنائے گئے آپ بیچ دو کپڑون کے اور ایک چادر حاشیہ دار کے پس عائشہ نے کہا کہ لائے گئے ساتھ چادر کے ولیکن اصحاب نے پھیر دیا اُسکو اور نہ کفنایا آپ کو اُس مین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن سری نے زائدہ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے روایت کی جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلعم نے حمزہ بن عبد المطلب کو کفن دیا ایک کملی مین اور اس باب مین علی اور ابن عباس رض اور عبد اللہ بن مغفل اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے عائشہ رض کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مین روایتین مختلفہ اور عائشہ رض کی حدیث زیادہ تر صحیح ہے سب روایتون مین سے جو حضرت کے کفن مین روایت کی گئی ہین اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور سفیان ثوری نے کہا کہ کفن دیا جاوے مرد بیچ تین کپڑون کے اگر چاہے تو کفن دے بیچ کرتے اور دو لفافون کے اور اگر چاہے تو کفن دے بیچ تین لفافون کے اور کفایت کرتا ہے ایک کپڑا بھی اگر نہ پاوین دو کپڑے اور دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہین اور تین کپڑے پاوین تو زیادہ پیارے ہین طرف اُنکے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہین کہ کفن دی جاوے عورت پانچ کپڑون مین **باب** میت والون کے واسطے کھانا تیار کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے جعفر بن خالد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن جعفر سے کہا کہ جبکہ آئی خبر جعفر کے مرنے کی تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنے اہل بیت کو کہ تیار کرو[۲] واسطے لوگون جعفر کے کھانا پس تحقیق آئی اُنکے پاس وہ چیز کہ باز رکھتی ہے اُن کو کھانا پکانے سے یعنی خبر جعفر کے مرنے کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور تحقیق تھے بعض اہل علم مستحب رکھتے یہ کہ بھیجی جاوے طرف اہل میت کے کوئی چیز واسطے مشغول ہونے اُنکے کے ساتھ مصیبت کے

[۱] معنی اسکے یہ ہین کہ حضرت کے کفن مین کرتا اور عمامہ بالکل نہ تھے اور بعضے کہتے ہین کہ کرتا اور عمامہ تین کپڑون مین نہ تھے بلکہ سوائے تین کپڑون کے تھے مگر صحیح معنی اول ہی ہین اور اس مسئلہ مین علما کو اختلاف ہے امام شافعی اور مالک اور احمد کہتے ہین کہ مستحب ہے کہ فقط تین لفافے ہون کرتا اور پگڑی اسمین نہو اور حنفیہ کہتے ہین کہ تین کپڑے ہون ازار یعنی لنگی اور قمیص یعنی کفنی اور لفافہ یعنی لوطا کی چادر پس وہ اس حدیث مین یہ تاویل کرتے ہین کہ سیا ہوا قمیص نہ تھا بغیر سیا تھا جسکو سان کفنی کہتے ہین ۱۲ ع [۲] اس حدیث مین دلیل ہے کہ مستحب ہے ہمسایون اور قرابتیون کو کہ کھانا پکا کر اہل میت کے لیے بھیجین ایک رات اور دن اور بعضے کہتے ہین کہ تین دن تک بھی کھانا دینا درست ہے کہ تین دن تعزیت کے ہین اور اہل مصیبت کے غیر بھی اس کھانے کو کھا دین یا نہین علما کہتے ہین کہ جو تجہیز و تکفین مین مشغول ہو اسکو کھانا درست ہے اور اہل میت کو کھانے کی تاکید کرے تاکہ وہ حیا کے سبب سے بھوکے نہ رہین اور نوحہ کرنے والی عورتون کے لیے کھانا بھیجنا حرام ہے اور اہل میت کو کھانا تیار کرنا واسطے لوگون جمع شدہ کے بدعت ہے اور اگر یتیم یا غائب کا مال ہو تو وہ کھانا بالاتفاق حرام ہے ۱۲ ع ::::

وهو قول الشافعي وجعفر بن خالد هو ابن سارة وهو ثقة روى عنه ابن جريج **باب** ماجاء في النهي عن ضرب الخدود وشق الجيوب عند المصيبة **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سفيان قال حدثني زبيد الايامي عن ابراهيم عن مسروق عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من شق الجيوب وضرب الخدود ودعا بدعوة الجاهلية **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في كراهية النوح **حدثنا** احمد بن منيع نا قران بن تمام ومروان بن معاوية ويزيد بن هارون عن سعيد بن عبيد الطائي عن علي بن ربيعة الاسدي قال مات رجل من الانصار يقال له قرظة بن كعب فنيح عليه فجاء المغيرة بن شعبة فصعد المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ما بال النوح في الاسلام اما اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من نيح عليه عذب بما نيح عليه وفي الباب عن عمر وعلي وابي موسى وقيس بن عاصم وابي هريرة وجنادة بن مالك وانس وام عطية وسمرة وابي مالك الاشعري **قال** ابو عيسى حديث المغيرة بن شعبة حديث غريب حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة والمسعودي عن علقمة بن مرثد عن ابي الربيع عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع في امتي من امر الجاهلية لن يدعهن الناس النياحة والطعن في الانساب والعدوى اجرب بعير فاجرب مائة بعير من اجرب البعير الاول والانواء مطرنا بنوء كذا وكذا **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن **باب** ماجاء في كراهية البكاء على الميت **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابي عن صالح بن كيسان عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال قال عمر بن الخطاب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الميت يعذب ببكاء اهله عليه وفي الباب عن ابن عمر وعمران بن حصين **قال** ابو عيسى حديث عمر حديث حسن صحيح وقد كره قوم من اهل العلم البكاء على الميت وقالوا الميت يعذب ببكاء اهله عليه

اور یہی ہے قول شافعی کا اور جعفر بن خالد وہ ابن سارہ ہے اور وہ ثقہ ہے روایت کی اُس سے ابن جریج نے **باب** مصیبت کے وقت رخسارہ پیٹنا اور گریبان پارہ کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے سفیان سے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے زبید ایامی نے ابراہیم سے اُسنے روایت کی مسروق سے اُسنے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہمسے یعنی ہمارے طریقہ پر وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے رخسارے اور پکارے پکارنا جاہلیت کا یعنی مرنے کے وقت نعرہ اور واویلا کرے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** میت پر نوحہ[1] کرنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو قران بن تمام اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ہارون نے سعید بن عبید طائی سے اُسنے روایت کی علی بن ربیعہ اسدی سے کہا کہ مرگیا ایک مرد انصار سے کہ کہا جاتا تھا اُسکو قرظہ بن کعب پس نوحہ کیا گیا اوپر اُسکے سو مغیرہ بن شعبہ آئے اور منبر پر چڑھے پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کہی اُسپر اور کہا کیا حال ہے نوحہ کرنے کا بیچ اسلام کے خبردار ہو تحقیق مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جسپر نوحہ کیا جاوے وہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب اس چیز کے کہ نوحہ کیا جاتا ہے اُسپر اور اس باب مین علی اور عمر اور ابی موسیٰ اور قیس بن عاصم اور ابی ہریرہ اور جنادہ بن مالک اور انس اور ام عطیہ اور سمرہ اور ابی مالک اشعری سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے مغیرہ بن شعبہ کی حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ اور مسعودی نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے روایت کی ابی ربیع سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزین ہین میری اُمت مین احکام جاہلیت کے کہ نہین چھوڑینگے اُنکو یعنی اکثر لوگ نوحہ کرنا اور طعن کرنا اور بیماری کا ایک سے دوسرے کو لگنا خارش ہوئی ایک اونٹ کو پس خارش ہوئی سَو اونٹ کو پس کسنے خارش لگائی پہلے اونٹ کو اور پانی طلب کرنا ستارون سے کہنا کہ مینھ برسایا گیا ہمپر ساتھ مدد ستارون ایسے اور ایسے کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** مردے پر رونا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے صالح بن کیسان سے اُسنے روایت کی زہری سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والون اُسکے کے اُسپر اور اس باب مین ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ مردہ پر رونا مکروہ ہے اور کہتے ہین کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہے بسبب رونے گھر والون کے اوپر اُسکے

---

[1] نوحہ کہتے ہین رونے کو میت پر ساتھ آواز کے میت کی بھلائیان بیان کرکر کہ ایسا تھا اور ایسا تھا اور اسی طرح حرام ہے رونا اور پیٹنا رخسارون کا اور پھاڑنا کپڑون کا اور بکھیرنا بالونکا اور مونڈانا اور نوچنا بالون کا اور منھ کالا کرنا و مٹی سر پر ڈالنی وغیرہ سب حرام ہے بالاتفاق اسمین کسی کو اختلاف نہین ۱۲

وذهبوا الى هذا الحديث وقال ابن المبارك ارجوان كان ينهاهم فی حيوته ان لايكون عليه من ذلك شیٔ **حدثنا** علی بن حجر نا محمد بن عمار قال حدثنی اسيد بن ابی اسيد عن موسى بن ابی موسى الاشعری اخبره عن ابيه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ما من ميت يموت فيقوم باكيهم فيقول واجبلاه واسيداه او نحو ذلك الاوكل به ملكان يلهزانه اهكذا كنت **قال** ابو عيسیٰ هذا حديث حسن غريب **باب** ماجاء فی الرخصة فی البكاء على الميت **حدثنا** قتيبة نا مالك وثنا اسحاق بن موسى الانصاری نا معن نا مالك عن عبد الله بن ابی بكر وهو ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن عمرة انها اخبرته انها سمعت عائشة وذكر لها ان ابن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكاء الحی فقالت عائشة غفر الله لابی عبد الرحمن اما انه لم يكذب ولكنه نسی او اخطاء انما مر رسول الله صلی الله عليه وسلم على يهودية يبكی عليها فقال انهم ليبكون عليها وانها لتعذب فی قبرها **قال** ابو عيسى هذا حديث صحيح **حدثنا** قتيبة نا عباد بن عباد المهلبی عن محمد بن عمرو عن يحيى بن عبد الرحمن عن ابن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم قال الميت يعذب ببكاء اهله عليه قال فقالت عائشة يرحمه الله لم يكذب ولكنه وهم انما قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لرجل مات يهوديا ان الميت ليعذب وان اهله ليبكون عليه وفی الباب عن ابن عباس وقرظة بن كعب وابی هريرة وابن مسعود واسامة بن زيد **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روی من غير وجه عن عائشة وقد ذهب بعض اهل العلم الى هذا وتاولوا هذه الاية ولا تزر وازرة وزر اخرى وهو قول الشافعی **حدثنا** علی بن خشرم نا عيسى بن يونس عن ابن ابی ليلى عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال اخذ النبی صلی الله عليه وسلم بيد عبد الرحمن بن عوف فانطلق به الى ابنه ابراهيم فوجده يجود بنفسه فاخذه النبی صلی الله عليه وسلم فوضعه فی حجره فبكى فقال له عبد الرحمن اتبكی اولم تكن نهيت

اور گئے ہین طرف اس حدیث کے اور ابن مبارک نے کہا کہ اگر منع کیا کرتا تھا اُنکو زندگی اپنی مین تو اُمید کرتا ہون مین کہ نہوگا اُسپر اس سے کچھ گناہ **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عمار نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اُسید بن ابی اُسید نے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے اُسنے خبر دی اپنے باپ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہووے رونیوالا اُن مین سے اور کہے کہ اے پہاڑ اور اے سردار اور مانند اسکے مگر کہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسا تھ میت کے دو فرشتے کہ گھُسے مارتے ہین اُسکے سینے مین اور کہتے ہین کہ کیا ایسا ہی تھا تو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** مردے پر رونے کی اجازت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے اور حدیث بیان کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور وہ ہی محمد بن عمرو بن حزم ہی اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عمرہ سے اُسنے عائشہ سے ذکر کیا گیا واسطے اُسکے کہ ابن عمر کہتے ہین کہ مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندہ کے سو عائشہ نے کہا کہ اللہ بخشے ابو عبد الرحمن کو کہ اُسنے جھوٹ نہین کہا و لیکن وہ بھُول گیا یا چوک گیا سوا اسکے نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک یہودی عورت پر کہ رویا جاتا تھا اوپر اُسکے سو فرمایا کہ اہل اُسکے روتے ہین اُسپر اور تحقیق وہ عذاب کی جاتی ہی اپنی قبر مین **کہا** ابو عیسیٰ نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن عباد مہلبی نے محمد بن عمرو سے اور یحیی بن عبد الرحمان سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے گھر والون اُسکے کے عایشہ رضی نے کہا کہ رحم کرے اللہ اُسپر کہ اُسنے نہین جھوٹ کہا و لیکن وہم کیا سوا اُسکے نہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک مرد کے کہ مرا تھا یہودی کہ تحقیق مردہ البتہ عذاب کیا جاتا ہی اور اُسکے گھر والے روتے ہین اُسپر اور اس باب مین ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور عایشہ رضی کی حدیث حسن صحیح ہی اور عایشہ سے کئی طور پر مروی ہی اور بعض اہل علم کا مذہب یہی ہی اور دلیل پکڑی ہی اُنھون نے ساتھ آیت وَلَاتَزِرُ وَازِرَۃٌ وِزْرَ اُخْرٰی کے یعنی نہین اُٹھاتا کوئی اُٹھانے والا بوجھ دوسرے کا اور یہی ہی قول شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن خشرم نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے ابن ابی لیلیٰ سے اُسنے روایت کی عطاء سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ پکڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ عبد الرحمن بن عوف کا سو لیگئے اُسکو طرف بیٹے اپنے ابراہیم کے پس پایا اُسکو حالت نزع مین سو لیا اُسکو نبی صلعم نے اور رکھا اُسکو اپنی گود مین اور روئے سو عبد الرحمن نے کہا کہ کیا آپ روتے ہین یا کہا کیا نہین منع

ف علما کو اس مسئلے مین اختلاف ہی دس قول پر مگر حاصل سکا یہ ہی کہ اگر میت سبب ہو اس گناہ کا یعنی وصیت کر جاوے نوحہ کرنیکی یا راضی ہو ساتھ اسکے تو اسکو اس رونیکے سبب سے عذاب ہوتا ہی اور جو اس سے انکار کرتا ہو یا بدون وصیت کے اسپر روویں تو اسپر کچھ عذاب نہین ہوتا اور یہی ہی مذہب جمہور کا اور یہ کہ وصیت سے عذاب ہوتا ہی اور بدون وصیت کے اسکو رنج ہوتا ہی ۱۲ منہ

عن البكاء قال لا ولكن نهيت عن صوتين احمقين فاجرين صوت عند مصيبة خمش وجوه وشق جيوب ورنة شيطان وفي الحديث كلام اكثر من هذا قال ابو عيسى هذا حديث حسن **باب** ما جاء في المشي امام الجنازة **حدثنا** قتيبة بن سعيد واحمد بن منيع واسحاق ابن منصور ومحمود بن غيلان قالوا نا سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر يمشون امام الجنازة **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عمرو بن عاصم نا همام عن منصور وبكر الكوفي وزياد وسفيان كلهم يذكر انه سمع عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر يمشون امام الجنازة **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يمشون امام الجنازة قال الزهري واخبرني سالم ان اباه كان يمشي امام الجنازة وفي الباب عن انس **قال** ابو عيسى حديث ابن عمر هكذا رواه ابن جريج وزياد بن سعد وغير واحد عن الزهري عن سالم عن ابيه نحو حديث ابن عيينة وروى معمر ويونس بن يزيد ومالك وغيرهم من الحفاظ عن الزهري ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يمشي امام الجنازة واهل الحديث كلهم يرون ان الحديث المرسل في ذلك اصح **قال** ابو عيسى وسمعت يحيى بن موسى يقول سمعت عبد الرزاق يقول قال ابن المبارك حديث الزهري في هذا مرسل اصح من حديث ابن عيينة قال ابن المبارك وارى ابن جريج اخذه عن ابن عيينة **قال** ابو عيسى وروى همام بن يحيى هذا الحديث عن زياد وهو ابن سعد ومنصور وبكر وسفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه وانما هو سفيان بن عيينة روى عنه همام واختلف اهل العلم في المشي امام الجنازة فرأى بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان المشي امام الجنازة افضل وهو قول الشافعي واحمد

کیا تھا رونے سے فرمایا نہیں ولیکن منع کیا تھا مین نے دو آوازون احمقون فاجرون سے ایک آواز وقت مصیبت کے ہے اور چھیلنا منھ کا اور پھاڑنا گریبان کا اور ایک آواز شیطان کی ہے یعنی رونا ساتھ دراز کرنے آواز کے اور اس حدیث مین کلام ہی اکثر اس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی **باب** جنازے کے آگے چلنے کا بیان[1] **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید اور احمد بن منیع اور اسحاق بن منصور اور محمود بن غیلان نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو کہ چلتے تھے آگے جنازہ کے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن عاصم نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے منصور اور ابوبکر کوفی اور زیاد اور سفیان سے سب کہتے تھے کہ ہمنے زہری سے سُنا اُسنے سالم بن عبداللہ سے سُنا اُس نے اپنے باپ سے سُنا کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کو کہ چلتے تھے آگے جنازے کے **حدیث** بیان کی ہم سے عبد بن حمید نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو عبدالرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ چلتے آگے جنازے کے کہا زہری نے اور خبر دی ہمکو سالم نے کہ اُس کا باپ تھا چلتا آگے جنازے کے اور اس باب مین انس سے بھی روایت ہے۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ ابن عمر کی حدیث اسی طرح روایت کی ابن جریج اور زیاد بن سعد وغیرہ کئی لوگون نے زہری سے اُس نے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے مثل حدیث ابن عیینہ کے اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ نے حفاظ سے اُنھون نے روایت کی زہری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہین کہ حدیث مرسل اس باب مین زیادہ تر صحیح ہی کہا ابو عیسیٰ نے اور سُنا مین نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتا تھا کہ سُنا مین نے عبدالرزاق سے کہتا تھا کہ کہا ابن مبارک نے کہ زہری کی حدیث مرسل اس مین زیادہ تر صحیح ہی حدیث ابن عیینہ سے ابن مبارک نے کہا کہ گمان کرتا ہون مین کہ ابن جریج نے لیا ہی اُسکو ابن عیینہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد بن سعد سے اور منصور اور بکر اور سفیان سے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے اور سوا اس کے نہین کہ وہ سفیان بن عیینہ ہی روایت کی اُس سے ہمام نے اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ چلنے کے آگے جنازے کے سو بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہی اور یہ قول شافعی اور احمد کا ہے۔

[1] علما کو اسمین اختلاف ہی کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہی یا پیچھے چلنا افضل ہی سو امام ابوحنیفہ اور اوزاعی کہتے ہین کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہی اور ثوری اور ایک جماعت کہتے ہین کہ آگے پیچھے چلنا برابر ہی اور امام شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ جنازے کے آگے چلنا افضل ہی اور ابوحنیفہ سے یہ بھی روایت ہی کہ جنازے کے آگے چلنا بھی جائز ہی اور داہنے بائین چلنا بھی درست ہی اور حدیثین اس باب مین دونون قسم کی آئی ہین مگر جنازے کے پیچھے چلنے کو ترجیح ہی ۱۲

حدثنا محمد بن المثنی نا محمد بن بکر نا یونس بن یزید عن الزهری عن انس بن مالک قال کان رسول الله صلی الله علیه و سلم یمشی امام الجنازة وابوبکر وعمر وعثمان وسالت محمدا عن هذا الحدیث فقال هذا حدیث اخطأ فیه محمد بن بکر وانما یروی هذا الحدیث عن یونس عن الزهری ان النبی صلی الله علیه وسلم وابابکر وعمر کانوا یمشون امام الجنازة قال الزهری واخبرنی سالم ان اباه کان یمشی امام الجنازة قال محمد وهذا اصح **باب** ما جاء فی المشی خلف الجنازة **حدثنا** محمود بن غیلان نا وهب بن جریر عن شعبة عن یحیی امام بنی تیم الله عن ابی ماجد عن عبدالله بن مسعود قال سألنا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المشی خلف الجنازة فقال ما دون الخبب فان کان خیرا عجلتموه وان کان شرا فلا یبعد الا اهل النار الجنازة متبوعة ولا تتبع لیس منها من تقدمها **قال** ابو عیسی هذا حدیث لا نعرفه من حدیث ابن مسعود الا من هذا الوجه وسمعت محمد بن اسمعیل یضعف حدیث ابی ماجد هذا وقال محمد قال الحمیدی قال ابن عیینة قیل لیحیی من ابو ماجد هذا فقال طائر طار فحدثنا وقد ذهب بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم الی هذا ورأوا ان المشی خلفها افضل وبه یقول الثوری واسحاق و ابو ماجد رجل مجهول وله حدیثان عن ابن مسعود ویحیی امام بنی تیم الله ثقة یکنی بالحارث ویقال له یحیی الجابر ویقال له یحیی المجبر ایضا وهو کوفی روی له شعبة وسفیان الثوری وابو الاحوص وسفیان بن عیینة **باب** ما جاء فی کراهیة الرکوب خلف الجنازة **حدثنا** علی بن حجر نا عیسی بن یونس عن بکر بن ابی مریم عن راشد بن سعد عن ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی جنازة فرأی ناسا رکبانا فقال الا تستحیون ان ملائکة الله علی اقدامهم وانتم علی ظهور الدواب وفی الباب عن المغیرة بن شعبة وجابر بن سمرة **قال** ابو عیسی حدیث ثوبان قد روی عنه موقوفا **باب** ما جاء فی الرخصة فی ذلک **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة عن سماک بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة یقول کنا مع النبی صلی الله

حدیث بیان کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن بکر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یونس بن یزید نے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے آگے جنازہ کے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ بھی آگے چلتے تھے اور پوچھا مین نے بخاری کو اس حدیث سے سو اُسنے کہا کہ یہ حدیث ہی کہ خطا کی اُس مین محمد بن بکر نے اور سوا اسکے نہین کہ روایت کی جاتی ہی یہ حدیث یونس سے اُسنے زہری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے چلتے آگے جنازے کے زہری نے کہا اور خبر دی مجھکو سالم نے کہ تحقیق باپ اُسکا تھا جاتا آگے جنازہ کے بخاری نے کہا اور یہ زیادہ تر صحیح ہی **باب** جنازے کے پیچھے چلنے کا بیان

حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو وہب بن جریر نے شعبہ سے اُسنے روایت کی یحیی امام بنی تیم اللہ سے اُسنے ابی ماجد سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ سوال کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلنے سے پیچھے جنازہ کے کہا کہ جلدی کرو پس اگر وہ بھلا ہی تو جلدی پہونچاؤ اُسکو طرف اُسکے اور اگر بُرا ہے تو نہین دُور کیا جاتا مگر اہل آگ کا اور جنازہ تابع کیا گیا ہی کہ لوگ اُسکے پیچھے چلین اور نہین تابع کہ وہ لوگون کے پیچھے رہے نہین ہوتا ساتھ اُسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا اُس سے **کہا** ابو عیسی نے نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو حدیث ابن مسعود سے مگر اسی وجہ سے اور سُنا ہی مین نے بخاری سے کہ ضعیف کہتا تھا اس حدیث ابی ماجد کو اور بخاری نے کہا کہ حمیدی نے کہا کہ ابن عیینہ نے کہا کہ کہا گیا ہی واسطے یحیی کے کہ یہ ابو ماجد کون ہی اُس نے کہا کہ ایک پرندہ ہی کہ اُڑا اور حدیث بیان کی ہمکو اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے یہی مذہب ہی کہ کہتے ہین کہ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہے ثوری اور اسحاق اور ابو ماجد مجہول مرد ہی یعنی اُسکا حال معلوم نہین اور واسطے اُسکے دو حدیثین ہین ابن مسعود سے اور یحیی امام بنی تیم اللہ کا ثقہ ہی کنیت اُسکی ابو حارث ہی اور کہا جاتا ہی اُسکو یحیی جابر اور یحیی مجبر اور وہ کوفی ہی روایت کی واسطے اُسکے شعبہ اور سفیان ثوری اور ابو الاحوص اور سفیان بن عیینہ نے **باب** جنازہ کے پیچھے سوار ہو کر چلنا منع ہی **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسی بن یونس نے بکر بن ابی مریم سے اُسنے روایت کی راشد بن سعد سے اُسنے ثوبان سے کہا کہ نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک جنازہ کے سو دیکھا آپنے کئی لوگون کو سوار سو فرمایا کہ کیا نہین حیا کرتے ہو تم کہ فرشتے خدا کے اپنے قدمون پر چلتے ہین اور تم اوپر پیٹھ جانورون کے ہو۔ اور اس باب مین مغیرہ بن سعید اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے یہ حدیث ثوبان سے موقوف مروی ہی **باب** جنازہ مین سوار ہو کر جانا درست ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داود نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے کہا سُنا مین نے جابر بن سمرہ سے کہتا تھا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سلہ پہلی حدیث محمول ہی اسپر کہ حضرت جاتے وقت سوار نہوئے اور فرمایا کہ فرشتے پیادہ چلتے ہین سوار ہونا مناسب نہین اور پھرتے وقت سوار ہوئے پس اتفاق ہی علماء کا کہ پھرتے وقت سوار ہونا مکروہ نہین ہی

علیہ وسلم فی جنازۃ ابن الدحداح وھو علی فرس لہ یسعی ونحن حولہ وھو یتوقص بہ **حدثنا** عبداللہ بن الصباح الھاشمی نا ابو قتیبۃ عن الجراح عن سماک عن جابر بن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتبع جنازۃ ابن الدحداح ماشیا ورجع علی فرس **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الاسراع بالجنازۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا ابن عیینۃ عن الزھری سمع سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرعوا بالجنازۃ فان تک خیرا تقدموھا الیہ وان تک شرا تضعوہ عن رقابکم وفی الباب عن ابی بکرۃ **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی قتلی احد وذکر حمزۃ **حدثنا** قتیبۃ نا ابو صفوان عن اسامۃ بن زید عن ابن شھاب عن انس بن مالک قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی حمزۃ یوم احد فوقف علیہ فرآہ قد مثل بہ فقال لولا ان تجد صفیۃ فی نفسھا لترکتہ حتی تاکلہ العافیۃ حتی یحشر یوم القیمۃ من بطونھا قال ثم دعا بنمرۃ فکفنہ فیھا فکانت اذا مدت علی راسہ بدت رجلاہ واذا مدت علی رجلیہ بدا راسہ قال فکثر القتلی وقلت الثیاب قال فکفن الرجل والرجلان والثلثۃ فی الثوب الواحد ثم یدفنون فی قبر واحد قال فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسال عنھم ایھم اکثر قرانا فیقدمہ الی القبلۃ قال فدفنھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یصل علیھم **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن غریب لا نعرفہ من حدیث انس الا من ھذا الوجہ **باب اخر حدثنا** علی بن حجر نا علی بن مسھر عن مسلم الاعور عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود المریض ویشھد الجنازۃ ویرکب الحمار ویجیب دعوۃ العبد وکان یوم بنی قریظۃ علی حمار مخطوم بحبل من لیف علیہ اکاف لیف **قال** ابو عیسی ھذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث مسلم عن انس ومسلم الاعور یضعف وھو مسلم بن کیسان الملائی

علیہ وسلم کے بیچ جنازہ ابن الدحداح کے اور حضرتؐ اپنے گھوڑے پر سوار تھے کہ جلدی چلتا تھا اور ہم آپکے گرد تھے اور وہ پاس پاس قدم رکھتا تھا ساتھ آپ کے **حدیث** بیان کی ہمسے عبداللہ بن صباح ہاشمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو قتیبہ نے جراح سے اُسنے روایت کی سماک سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گئے ساتھ جنازہ ابن دحداح کے پیادہ اور پھرے اوپر گھوڑے کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جنازے کو جلدی لیجانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن عیینہ نے زہری سے اُسنے سُنا سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ پہونچاتا تھا اُسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپنے فرمایا جلدی[1] چلو ساتھ جنازے کے پس اگر ہے وہ جنازہ نیک پس بھلائی ہے یعنی بھلائی ہے اُسکے لیے پہونچاؤ اُسکو طرف بھلائی کے اور اگر ہے وہ جنازہ بُرا تو رکھو تم اُسکو اپنی گردنوں سے اور اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** اُحد کے شہیدوں اور حمزہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو صفوان نے اسامہ بن زید سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے انس بن مالک سے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ پر دن جنگ احد کے سو کھڑے ہوے اُسپر سو دیکھا اُسکو کہ اُسکا ناک کان کاٹا گیا ہے سو فرمایا کہ اگر نہ غمناک ہوتی صفیہ اپنے جی میں تو میں اسکو چھوڑ دیتا یعنی دفن نہ کرتا یہانتک کہ کھا جاتے اُسکو جانور تا کہ اُٹھایا جاتا دن قیامت کے پیٹوں اُنکے سے کہا پھر منگائی آپنے ایک کملی سو کفنایا اُسکو بیچ اُسکے پس تھی وہ جبکہ کھینچی جاتی تھی اوپر سر اُنکے کے تو کھلجاتے تھے پاؤں اُنکے اور جب کھینچی جاتی تھی اوپر پاؤں اُنکے کے کھل جاتا تھا سر اُنکا کہا کہ پس بہت ہوے شہید اور کم ہوے کپڑے کہا پس کفنایا گیا ایک مرد اور دو مرد اور تین مرد ایک[2] کپڑے میں پھر دفن کیے جاتے تھے ایک قبر میں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھنے لگے اُنسے کہ اُن میں سے زیادہ قرآن کس کو یاد ہے پس آگے کرتے تھے اُسکو طرف قبلہ کے کہا پس دفن کیا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ نماز پڑھی اُنپر کہا ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے **باب** یہ باب بھی اُسی باب سے متعلق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن مُسہر نے مسلم اعور سے اُسنے روایت کی انس ابن مالک سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرتے بیمار کی اور حاضر ہوتے جنازہ میں اور سوار ہوتے گدھے پر اور سنتے بلانا غلام کا اور تھے دن جنگ بنی قریضہ کے سوار اوپر گدھے کے کہ لگام دیا گیا تھا ساتھ رسّی کے چھیل کھجور سے اور اُسپر پالان تھا چھیل کھجور سے کہا ابو عیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث مسلم سے اُسنے روایت کی انس سے اور مسلم اعور ضعیف کیا جاتا ہے اور وہ مسلم بن کیسان ملائی ہے

[1] حاصل یہ ہے کہ معمولی چال سے زیادہ چلیں اور دوڑنے سے کم چلیں اور فائدہ اسکا یہ فرمایا کہ اگر حال اچھا ہو تو اسکو آخرت کے ثواب کی طرف جلدی پہونچاؤ اور اگر حال بُرا ہو تو اسکو اپنی گردن سے جلدی اتارو ۱۲ [2] اسلئے کپڑے کی وہاں قلت تھی ضرورت کیواسطے ایک ایک کپڑے میں دو دو دفن کیے گئے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہیدوں کیواسطے نہ غسل ہے نہ نماز پھر نہ غسل دینے پر سبکا

باب حدثنا ابو کریب نا ابو معاویۃ عن عبد الرحمٰن بن ابی بکر عن ابن ابی ملیکۃ عن عائشۃ قالت لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلفوا فی دفنہ فقال ابو بکر سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ما نسیتہ قال ما قبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ فدفنوہ فی موضع فراشہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب وعبد الرحمن بن ابی بکر الملیکی یضعف من قبل حفظہ وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ رواہ ابن عباس عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب اخر حدثنا** ابو کریب نا معاویۃ بن ھشام عن عمران بن انس المکی عن عطاء عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویھم **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب قال سمعت محمدا یقول عمران بن انس المکی منکر الحدیث وروی بعضھم عن عطاء عن عائشۃ وعمران بن ابی انس مصری اثبت واقدم من عمران بن انس المکی **باب** ما جاء فی الجلوس قبل ان توضع **حدثنا** محمد بن بشار نا صفوان بن عیسی عن بشر بن رافع عن عبد اللہ بن سلیمان بن جنادۃ بن ابی امیۃ عن ابیہ عن جدہ عن عبادۃ بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتبع الجنازۃ لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض لہ حبر فقال ھکذا نصنع یا محمد فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال خالفوھم **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب وبشر بن رافع لیس بالقوی فی الحدیث **باب** فضل المصیبۃ اذا احتسب **حدثنا** سوید بن نصر نا عبد اللہ بن المبارک عن حماد بن سلمۃ عن ابی سنان قال دفنت ابنی سنانا وابو طلحۃ الخولانی جالس علی شفیر القبر فلما اردت الخروج اخذ بیدی فقال الا ابشرک یا ابا سنان قلت بلی قال حدثنی الضحاک بن عبد الرحمن بن عرزب عن ابی موسی الاشعری

باب - حدیث بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ رض سے کہا کہ جب وفات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اختلاف کیا اصحابنے بیچ دفن اُنکے کے سو ابو بکر رض نے کہا کہ سُنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز کہ نہین بھولا مین اُسکو فرمایا کہ نہین وفات کیا گیا کوئی نبی مگر اُس جگہہ مین کہ دوست رکھتا تھا یہ کہ دفن کیا جاوے بیچ اُسکے سو دفن کیا آپ کو اصحابنے آپکے سونے کی جگہہ مین کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور عبد الرحمان بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہے حافظہ کی وجہ سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی وجہ سے اور روایت کیا ہے اسکو ابن عباس نے ابی بکر صدیق رض سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** یہ اور باب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معاویہ بن ہشام نے عمران بن انس مکی سے اُسنے روایت کی عطا سے اُسنے ابن عمر رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاد کرو نیکیاں مُردون اپنے کی اور بند رہو ذکر کرنے برائیون اُنکے سے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے کہا سُنا مین نے بخاری سے کہتا تھا کہ عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہے اور روایت کی بعض نے عطا سے اسنے عائشہ رض سے اور عمران بن ابی انس مصری اثبت اور اقدم ہے عمران بن انس مکی سے **باب** زمین پر جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو صفوان بن عیسٰی نے بشر بن رافع سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن سلیمان بن جنادہ بن ابی امیہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کہ جاتے ساتھ جنازہ کے نہ بیٹھتے یہانتک کہ رکھا جاتا قبر مین پس سامنے آیا حضرت صلعم کے ایک یہودی عالم سو اُسنے کہا کہ ہم بھی اِسیطرح کرتے ہین اے محمد صلعم یعنے کھڑے رہتے ہین یہانتک کہ رکھا جاتا ہے مردہ قبر مین پس بیٹھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے بعد اُسکے دفن تک کھڑے رہنا چھوڑ دیا اور فرمایا مخالفت کرو یہودیونکی کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع حدیث مین قوی نہین **باب** مصیبت کی فضیلت جبکہ ثواب چاہنے کے واسطے صبر کرے **حدیث** بیان کی ہمسے سوید بن نصر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے حماد بن سلمہ سے اُسنے روایت کی ابی سنان سے کہا کہ دفن کیا مین نے بیٹے اپنے سنان کو اور ابو طلحہ خولانی بیٹھنے والے تھے اوپر کنارے قبر کے سو جب ارادہ کیا مینے باہر نکلنے کا تو پکڑا ہاتھ میرا پس کہا کہ کیا نہ خوشخبری دون مین تجکو اے ابا سنان مین نے کہا کیون نہین کہا حدیث بیان کی مجھ سے ضحاک بن عبد الرحمن بن عرزب نے ابی موسی اشعری سے

سلہ ۱۵ اسلیے کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت اُترتی ہے اور بند رہو انکی برائیون سے یہ امر وجوب کے لیے ہے یعنی بند رہنا واجب ہے اور حجۃ الاسلام نے کہا کہ مردے کی غیبت بہت بری ہے غیبت زندہ سے کہ زندہ سے بخشوا لینا ممکن ہے دنیا مین بخلاف میت کے کہ اس سے بخشوانا ممکن نہین اور کتاب ازہار مین لکھا ہے کہ اگر نہلانے والا میت کی کوئی چیز اچھی دیکھے مانند روشنی چہرہ وغیرہ کے تو مستحب ہے بیان کرنا اسکا اور اگر اسمین سے بو آوے یا اسکا منھہ کالا ہو جائے یا صورت بدل جائے تو حرام ہے ذکر کرنا اسکا ۱۲ ع ح

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مات ولد العبد قال الله لملائكته قبضتم ولد عبدی فيقولون نعم فيقول قبضتم ثمرة فواده فيقولون نعم فيقول ماذا قال عبدی فيقولون حمدك واسترجع فيقول الله ابنوا لعبدی بيتا فی الجنة وسموه بيت الحمد **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء فی التكبير علی الجنازة **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم نا معمر عن الزهری عن سعيد بن المسيب عن ابی هريرة ان النبی صلی الله عليه وسلم صلی علی النجاشی فكبر اربعا و فی الباب عن ابن عباس وابن ابی اوفی وجابر وانس ويزيد بن ثابت **قال** ابو عيسى ويزيد بن ثابت هو اخو زيد بن ثابت هو اكبر منه شهد بدرا وزيد لم يشهد بدرا **قال** ابو عيسى حديث ابی هريرة هذا حديث حسن صحيح والعمل علی هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم يرون التكبير علی الجنازة اربع تكبيرات وهو قول سفيان الثوری ومالك بن انس وابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الرحمن بن ابی ليلی قال كان زيد بن ارقم يكبر علی جنائزنا اربعا وانه كبر علی جنازة خمسا فسألناه عن ذلك فقال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يكبرها **قال** ابو عيسى حديث زيد بن ارقم حديث حسن صحيح وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم راوا التكبير علی الجنازة خمسا و قال احمد واسحاق اذا كبر الامام علی الجنازة خمسا فانه يتبع الامام **باب** ما يقول فی الصلوة علی الميت **حدثنا** علی بن حجر ثنا هقل بن زياد نا الاوزاعی عن يحيی بن ابی كثير قال حدثنی ابو ابراهيم الاشهلی عن ابيه قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا صلی علی الجنازة قال اللهم اغفر لحينا وميتنا وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا قال يحيی وحدثنی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ مرتا ہی فرزند کسی بندے کا یعنی مومن کا تو فرماتا ہی اللہ تعالیٰ فرشتوں اپنے کو یعنی ملک الموت اور تابعداروں اُسکے کو کہ قبض کی تمنے روح فرزند بندے میرے کی پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہی اللہ تعالیٰ قبض کیا تمنے میوہ دل اُسکے کا پس کہتے ہین کہ ہان پھر فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کیا کہا بندے میرے نے کہتے ہین تعریف کی تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر بڑا بہشت مین اور نام رکھو اُسکا بیت الحمد[1] کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہی **باب** جنازے کی نماز مین تکبیر کہنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے اسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اوپر نجاشی (بادشاہ حبشی) کے سو تکبیر کہی آپ نے چار بار اور اس باب مین ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جابر اور انس اور یزید بن ثابت سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ نے کہ یزید بن ثابت زید بن ثابت کا بھائی ہی اور بڑا ہی اُس سے حاضر ہوا بدر مین اور زید نہین حاضر ہوا کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ نماز جنازے کی چار تکبیرین ہین اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن جعفر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُسنے روایت کی عبد الرحمان بن ابی لیلیٰ سے کہا کہ تھے زید بن ارقم تکبیر کہتے اوپر جنازون ہمارے کے چار بار اور اسنے تکبیر کہی ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھا ہمنے اُسکو اس سے سو اُسنے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے اسیطرح کہا ابو عیسیٰ نے کہ زید بن ارقم کی حدیث حسن صحیح ہی اور بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے یہی مذہب ہی کہتے ہین کہ جنازے پر پانچ تکبیرین کہی جاوین[2] اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ اگر امام جنازے پر پانچ تکبیرین کہے تو امام کی تابعداری کی جاوے **باب** جنازے کی نماز مین کیا پڑھا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ہقل بن زیاد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجکو ابو ابراہیم اشہلی نے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نماز پڑھتے تھے اوپر جنازے کے تو یہ دعا پڑھتے کہ الٰہی بخش واسطے زندون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور حاضر ہمارے کے اور غائب ہمارے کے اور چھوٹون ہمارے کے اور بڑون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور عورتون ہماری کے یحییٰ نے کہا اور حدیث کی مجکو

---

[1] اس گھر کا نام بیت الحمد اسواسطے رکھا کہ وہ ملتا ہی بدلے مین حمد اور تسلیم کے کہ مصیبت مین کی تھی ۱۲ [2] اکثر علما کا یہ مذہب ہی کہ جنازے کی نماز مین چار تکبیرین کہے اور ایک جماعت صحابہ وغیرہ سے زیادہ بھی منقول ہین جیسا کہ ترمذی نے ذکر کیا لیکن حنفیہ کہتے ہین کہ آخر امر چار پر قرار پایا تھا اور کہتے ہین کہ چار سے زیادہ تکبیرین کہنی منسوخ ہین لیکن اگر دونون

ابوسلمة بن عبدالرحمن عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم مثل ذلك وزاد فيه اللهم من احييته منا فاحيه علی الاسلام ومن توفيته منا فتوفه علی الايمان قال وفی الباب عن عبدالرحمن بن عوف وعائشة وابی قتادة وجابر وعوف بن مالك قال ابوعيسی حديث والد ابی ابراهيم حديث حسن صحيح وروی هشام الدستوائی وعلی بن المبارك هذا الحديث عن يحيی بن ابی كثير عن ابی سلمة بن عبدالرحمن عن النبی صلی الله عليه وسلم مرسلا وروی عكرمة بن عمار عن يحيی بن ابی كثير عن ابی سلمة عن عائشة عن النبی صلی الله عليه وسلم وحديث عكرمة بن عمار غير محفوظ وعكرمة ربما يهم فی حديث يحيی وروی عن يحيی بن ابی كثير عن عبدالله بن ابی قتادة عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال ابوعيسی وسمعت محمدا يقول اصح الروايات فی هذا حديث يحيی بن ابی كثير عن ابراهيم الاشهلی عن ابيه قال وسالته عن اسم ابی ابراهيم الاشهلی فلم يعرفه حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمن بن مهدی نا معاوية بن صالح عن عبدالرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن عوف بن مالك قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يصلی علی ميت ففهمت من صلوته عليه اللهم اغفر له وارحمه واغسله بالبرد كما يغسل الثوب قال ابوعيسی هذا حديث حسن صحيح وقال محمد بن اسمعيل اصح شیء فی هذا الباب هذا الحديث **باب** ماجاء فی القراءة علی الجنازة بفاتحة الكتاب حدثنا احمد بن منيع نا زيد بن حباب نا ابراهيم بن عثمان عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم قرأ علی الجنازة بفاتحة الكتاب وفی الباب عن ام شريك قال ابوعيسی حديث ابن عباس حديث ليس اسناده بذلك القوی ابراهيم بن عثمان هو ابوشيبة الواسطی منكر الحديث والصحيح عن ابن عباس قوله من السنة القراءة علی الجنازة بفاتحة الكتاب حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمن بن مهدی نا سفيان عن سعد بن ابراهيم عن طلحة بن عبدالله بن عوف ان ابن عباس صلی علی جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب فقلت له فقال انه من السنة او من تمام السنة قال ابوعيسی هذا حديث حسن صحيح

ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور زیادہ کیا اُسمین یا الٰہی جسکو کہ زندہ رکھے تو ہم مین سے تو زندہ رکھ اسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے تو مار اُسکو ایمان پر اور اس باب مین عبدالرحمان بن عوف اور عائشہ اور ابوقتادہ اور جابر اور عوف بن مالک سے بھی روایت ہی کہا ابوعیسٰی نے حدیث والد ابی ابراہیم کی حسن صحیح ہی اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث یحیٰی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ بن عبدالرحمان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے یحیٰی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی محفوظ نہین اور عکرمہ اکثر اوقات وہم کرتا ہی یحیٰی کی حدیث مین اور روایت کی گئی یحیٰی ابن ابی کثیر سے اُسنے عبداللہ بن ابی قتادہ سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوعیسٰی نے اور سُنا مین نے بخاری سے کہتا تھا کہ سب روایتوں مین زیادہ تر صحیح یحیٰی بن ابی کثیر کی حدیث ہی جو ابی ابراہیم اشہلی سے روایت کی ہی اُسنے اپنے باپ سے کہا اور مین نے پوچھا اُسکو نام ابی ابراہیم اشہلی سے سو وہ نہین جانتا تھا اُسکو **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالرحمان بن مہدی نے اُسے کہا خبر دی ہمکو معاویہ بن صالح نے عبدالرحمان بن جبیر بن نفیر سے اُسنے اپنے باپ سے روایت کی اُسنے عوف بن مالک سے کہا کہ سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نماز پڑھتے تھے ایک میت پر پس سمجھا مین نے نماز آپ کی سے اُسپر الٰہی بخشدے اُسکو اور رحم کر اُسپر[1] اور دھو ڈال اُسکو ساتھ اولے کے جیسا کہ دھویا جاتا ہی کپڑا کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے کہ زیادہ تر صحیح چیز اس باب مین یہ حدیث ہی **باب** جنازے کی نماز مین سورۂ الحمد پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن عثمان نے حکم سے اسنے روایت کی مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی جنازے پر سورۂ فاتحہ اور اس باب مین ام شریک سے بھی روایت ہی کہا ابوعیسٰی نے ابن عباس کی حدیث کی اسناد قوی نہین اور ابراہیم بن عثمان وہ ابوشیبہ واسطی منکر الحدیث ہی اور صحیح ابن عباس سے قول اُسکا یہ ہی اور وہ یہی کہ جنازے کی نماز مین سورۂ فاتحہ پڑھنی سنت ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالرحمان بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے سعد بن ابراہیم سے اُسنے روایت کی طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے کہ ابن عباس نے نماز پڑھی ایک جنازہ پر سو اُسنے اُسمین سورۂ فاتحہ پڑھی پس مین نے اُسکو کہا کہ اسکا کیا حکم ہی پس کہا اُسنے کہ یہ سنت سے ہی یا کہ تمام سنت سے ہی کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی

[1] یعنی قبول کر طاعتین اسکی اور بچا اسکو مکروہات سے اور پاک کر اسکو گناہوں سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتوں کے ۱۲

والعمل

والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم يختارون ان يقرأ بفاتحة الكتاب بعد التكبيرة الاولى وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا يقرأ في الصلوة على الجنازة انما هو الثناء على الله والصلوة على نبيه صلى الله عليه وسلم والدعاء للميت وهو قول الثوري وغيره من اهل الكوفة **باب** كيف الصلوة على الميت والشفاعة له **حدثنا** ابوكريب نا عبد الله بن المبارك ويونس بن بكير عن محمد بن اسحاق عن يزيد بن ابي حبيب عن مرثد بن عبد الله اليزني قال كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقال الناس عليها جزاهم ثلاثة اجزاء ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى عليه ثلثة صفوف فقد اوجب وفي الباب عن عائشة وام حبيبة وابي هريرة وميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى حديث مالك بن هبيرة حديث حسن هكذا رواه غير واحد عن محمد بن اسحاق وروى ابراهيم بن سعد عن محمد بن اسحاق هذا الحديث وادخل بين مرثد ومالك بن هبيرة رجلا ورواية هؤلاء اصح عندنا **حدثنا** ابن ابي عمر نا عبد الوهاب الثقفي عن ايوب ح وثنا احمد بن منيع وعلي بن حجر قالا نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن ابي قلابة عن عبد الله بن يزيد رضيع كان لعائشة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يموت احد من المسلمين فيصلي عليه امة من المسلمين يبلغوا ان يكونوا مائة فيشفعوا له الا شُفِّعُوا فيه وقال علي في حديثه مائة فما فوقها **قال** ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد وقفه بعضهم ولم يرفعه **باب** ما جاء في كراهية الصلوة على الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها **حدثنا** هناد نا وكيع عن موسى بن علي بن رباح عن ابيه عن عقبة بن عامر الجهني قال ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف للغروب حتى تغرب **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا

اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اختیار کرتے ہین یہ کہ پڑھی جاوے سورۂ فاتحہ بعد تکبیر اولی کے اور یہی ہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ جنازے کی نماز مین سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جاوے سوا اسکے نہین کہ وہ فقط ثنا ہی اللہ پر اور درود ہی اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور دعا ہی واسطے میت کے اور یہ قول ثوری وغیرہ اہل کوفہ کا ہی **باب** جنازے کی نماز پڑھنی اور میت کے واسطے شفاعت کرنی کسطرح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک اور یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے اُس نے مرثد بن عبد اللہ سے کہا کہ تھے مالک بن ہبیرہ جب کہ نماز پڑھتے کسی جنازے پر پس کم ہوتے آدمی اُسپر تو بانٹتے اُن کو تین صفون پر یعنی اُن کی تین صفین بناتے پھر کہتے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس پر نماز پڑھین تین صفین پس تحقیق واجب کرتا ہی اللہ تعالی واسطے اُسکے بہشت اور مغفرت اور اس باب مین عائشہ رض اور ام حبیبہ اور ابی ہریرہ رض اور میمونہ زوجۂ نبی صلعم سے روایت ہی **کہا** ابو عیسی نے کہ مالک بن ہبیرہ کی حدیث حسن ہی اسی طرح روایت کی ہی اُسکو بہت لوگون نے محمد بن اسحاق سے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے یہ حدیث اور داخل کیا درمیان مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے ایک مرد اور روایت انکی زیادہ تر صحیح ہے نزدیک ہمارے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے اور حدیث بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے جو رضیع تھا واسطے عائشہ رض کے اُس نے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین مرتا کوئی مسلمانون سے پس نماز پڑھے اُس پر ایک جماعت مسلمانون کی کہ پہونچے سو کو پس شفاعت کرین واسطے اُسکے مگر کہ قبول ہوتی ہی شفاعت اُن کی میت کے حق مین اور کہا علی نے اپنی حدیث مین کہ سو یا زیادہ اس سے **کہا** ابو عیسی نے عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور بعض نے اُسکو موقوف کیا ہی مرفوع نہین کیا **باب** سورج نکلنے اور ڈوبنے کے وقت جنازہ کی نماز پڑھنی منع ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے موسی بن علی بن رباح سے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا تین گھڑیان ہین کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو یہ کہ نماز پڑھین ہم بیچ اُن کے یا دفن کوین بیچ اُن کے مُردے اپنے کو ایک جب کہ نکلے آفتاب ظاہر ہو کر یہانتک کہ بلند ہووے ۔ دوسرے جب کہ عین دوپہر کے وقت کھڑا ہو تیسرے جب کہ میل کرے واسطے غروب کے یہانتک کہ ڈوب جاوے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اس پر ہے

عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم یکرہون الصلوۃ علی الجنازۃ فی ہذہ الساعات وقال ابن
المبارک معنی ہذا الحدیث او ان نقبر فیہن موتانا یعنی الصلوۃ علی الجنازۃ وکرہ الصلوۃ علی الجنازۃ عند طلوع الشمس و عند
غروبہا و اذا انتصف النہار حتی تزول الشمس وہو قول احمد واسحاق وقال الشافعی لا باس ان یصلی علی الجنازۃ فی الساعات
التی یکرہ فیہن الصلوۃ **باب** فی الصلوۃ علی الاطفال **حدثنا** بشر بن آدم ابن بنت ازہر السمان نا اسمعیل بن سعید
بن عبید اللہ نا ابی عن زیاد بن جبیر بن حیۃ عن ابیہ عن المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب خلف الجنازۃ والماشی
حیث شاء منہا والطفل یصلی علیہ **قال** ابو عیسی ہذا حدیث حسن **صحیح** وروی اسرائیل وغیرہ واحد عن سعید بن عبید اللہ
والعمل علیہ عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم قالوا یصلی علی الطفل و ان لم یستہل بعد ان
یعلم انہ خُلق وہو قول احمد واسحاق **باب** ما جاء فی ترک الصلوۃ علی الطفل حتی یستہل **حدثنا** ابو عمار الحسین بن
حریث نا محمد بن یزید عن اسمعیل بن مسلم عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطفل لا یصلی علیہ ولا
یرث ولا یورث حتی یستہل **قال** ابو عیسی ہذا حدیث قد اضطرب الناس فیہ فرواہ بعضہم عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم مرفوعا وروی اشعث بن سوار وغیر واحد عن ابی الزبیر عن جابر موقوفا وکان ہذا اصح من الحدیث المرفوع وقد ذہب
بعض اہل العلم الی ہذا وقالوا لا یصلی علی الطفل حتی یستہل وہو قول الثوری والشافعی **باب** ما جاء فی الصلوۃ علی المیت فی المسجد

نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ ان ساعتوں میں جنازے کی نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ اور ابن مبارک نے
کہا کہ معنی اس حدیث کا کہ دفن کریں ہم بیچ اُنکے مردوں اپنے کو مراد اُس سے جنازے کی نماز ہے اور مکروہ رکھا ہے اُسنے نماز جنازہ کو دو وقت نکلنے آفتاب
کے اور وقت غروب ہونے اُسکے کے اور جبکہ عین دوپہر ہو یہاں تک کہ ڈھل جاوے سورج اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا
کہ جن وقتوں میں فرض پڑھنی درست نہیں ہیں جنازے کی نماز پڑھنی درست ہے **باب** چھوٹے لڑکوں پر نماز جنازہ پڑھنے کا بیان **حدیث**
بیان کی ہمسے بشر بن آدم ابن بنت ازہر سمان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن سعید بن عبید اللہ نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے
زیاد بن جبیر بن حیہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار جنازے کے پیچھے
اور پیادہ چلے جس جگہ کہ چاہے اُس سے یعنی خواہ اُسکے آگے چلے خواہ پیچھے چلے خواہ داہنے خواہ بائیں اور لڑکے نابالغ پر نماز پڑھی جاوے کہا
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل وغیرہ نے سعید بن عبید اللہ سے اور عمل اس پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ چھوٹے بچے کا جنازہ پڑھا جاوے اگرچہ اُسنے آواز بھی نہ کی ہو بعد اُسکے کہ معلوم ہو کہ وہ
پیدا ہو چکا ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** چھوٹے بچہ پر نماز جنازہ نہ پڑھنا یہاں تک کہ آواز کرے یا حرکت کرے **حدیث** بیان کی
ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یزید نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر رضؓ سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچا بچہ نہ جنازہ پڑھا جاوے اُسکا اور نہ وہ کسی کا وارث ہوتا ہے۔ اور نہ کوئی اُسکا وارث ہوتا ہے یہاں تک کہ آواز کرے
یا حرکت کرے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث میں لوگوں نے اضطراب کیا ہے پس روایت کیا ہے اُسکو بعض نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع اور روایت کی اشعث بن سوار وغیرہ نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے موقوف اور گویا کہ یہ زیادہ تر صحیح ہے
مرفوع حدیث سے اور بعض اہل علم کا یہی مذہب ہے کہتے ہیں کہ چھوٹے بچے کا جنازہ نہ پڑھا جاوے یہاں تک کہ آواز کرے اور یہی ہے قول
ثوری اور شافعی کا **باب** مسجد میں جنازہ پڑھنے کا بیان

۱؎ یعنے جب کہ چار مہینے دس دن کے بعد پیدا ہو تو امام احمد کے نزدیک اسپر نماز پڑھی جاوے اگرچہ نکلنے کے وقت آواز وغیرہ بھی معلوم نہو اور کوئی علامت
زندگی کی نہ پائی جاوے ۱۲ ۲؎ کچا بچہ جو نکل پڑے تو امام شافعی اور ابو حنیفہ رحمہا اللہ کہتے ہیں کہ اسکا جنازہ پڑھنا درست نہیں یہاں تک کہ پیدا
ہونے کے وقت آواز کرے یا حرکت کرے جس سے اسکی زندگی معلوم ہو اور معتبر اس میں یہ ہے کہ ماں کے پیٹ سے اکثر زندہ نکلے یہاں تک اگر ماں کے
پیٹ سے اکثر باہر آوے اور حرکت کرتا ہو تو اسکا جنازہ پڑھا جاوے اور اگر تھوڑا حرکت کرتا باہر آوے اور بہت بے حرکت باہر آوے تو اُس کا جنازہ
درست نہیں ۱۲

حدثنا علی بن حجر نا عبد العزیز بن محمد عن عبد الواحد بن حمزۃ عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر عن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سھیل بن البیضاء فی المسجد **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن والعمل علی ھذا عند بعض اہل العلم قال الشافعی قال مالک لا یصلی علی المیت فی المسجد وقال الشافعی یصلی علی المیت فی المسجد واحتج بھذا الحدیث

باب ما جاء این یقوم الامام من الرجل والمرأۃ **حدثنا** عبد اللہ ابن منیر عن سعید بن عامر عن ھمام عن ابی غالب قال صلیت مع انس بن مالک علی جنازۃ رجل فقام حیال راسہ ثم جاؤا بجنازۃ امرأۃ من قریش فقالوا یا ابا حمزۃ صل علیھا فقام حیال وسط السریر فقال لہ العلاء بن زیاد ھکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الجنازۃ مقامک منھا ومن الرجل مقامک منہ قال نعم فلما فرغ قال احفظوا وفی الباب عن سمرۃ **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن وقد روی غیر واحد عن ھمام مثل ھذا وروی وکیع ھذا الحدیث عن ھمام فوھم فیہ فقال عن غالب عن انس والصحیح عن ابی غالب وقد روی ھذا الحدیث عبد الوارث بن سعید وغیر واحد عن ابی غالب مثل روایۃ ھمام واختلفوا فی اسم ابی غالب ھذا فقال بعضھم اسمہ نافع ویقال رافع وقد ذھب بعض اہل العلم الی ھذا وھو قول احمد واسحاق

حدثنا علی بن حجر نا ابن المبارک والفضل بن موسی عن الحسین المعلم عن عبد اللہ بن بریدۃ عن سمرۃ بن جندب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی امراۃ فقام وسطھا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی شعبۃ عن الحسین المعلم

باب ما جاء فی ترک الصلوۃ علی الشھید **حدثنا** قتیبۃ بن سعید نا اللیث عن ابن شھاب عن عبد الرحمن بن کعب بن مالک ان جابر بن عبد اللہ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی اُحد

حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عبد الواحد بن حمزہ سے اُسنے روایت کی عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر مسجد مین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے شافعی[1] نے کہا کہ مالک نے کہا کہ مسجد مین جنازہ نہ پڑھا جاوے اور دلیل پکڑی ہے اُسنے ساتھ اس حدیث کے **باب** جنازے کی نماز مین امام مرد اور عورت کے کس جگہ کھڑا ہووے **حدیث** بیان کی ہمسے عبد اللہ بن منیر نے سعید بن عامر سے اُسنے روایت کی ہمام سے اُسنے ابی غالب سے کہا کہ نماز پڑھی مین نے ساتھ انس بن مالک کے ایک مرد کے جنازے پر سو کھڑے ہوے مقابل سر اُسکے کے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت کا قریش مین سے پس کہا اُنھون نے اے ابا حمزہ (یہ کنیت ہے انس کی) نماز پڑھ اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان تخت کے پس کہا واسطے اُسکے علا بن زیاد نے کہ اسی طرح دیکھا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے جنازے پر یعنی عورت کے جنازے پر بیچ جگہ کھڑے ہونے تیرے کے اُس عورت سے اور کھڑے ہوے مرد سے جگہ کھڑے ہونے تیرے کے مرد سے یعنی کیا تو نے دیکھا ہے حضرت کو کہ مرد کے سر کے برابر کھڑے ہوئے اور عورت کے درمیان کے برابر کھڑے ہوا اُسنے کہا ہان سو جب فارغ ہوے تو کہا کہ یاد رکھو اور اس باب مین روایت ہے سمرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث حسن ہے اور روایت کی بہت لوگون نے ہمام سے مثل اسکے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے پس وہم کیا اسمین سو کہا غالب سے اُسنے انس سے اور صحیح ابی غالب سے ہے اور روایت کی عبد الوارث بن سعید وغیرہ نے یہ حدیث ابی غالب سے مثل روایت ہمام کے اور ابی غالب کے نام مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ نام اُسکا نافع ہے اور کہا جاتا ہے رافع اور گئے ہین بعض اہل علم طرف اسکے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے اور فضل بن موسیٰ نے حسین معلم سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن بُریدہ سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ایک عورت پر پس کھڑے ہوے حضرت بیچ مین اُسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی شعبہ نے حسین معلم سے **باب** شہید کا جنازہ نہ پڑھا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے کہ جابر بن عبد اللہ نے خبر دی اُسکو کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے دو شخصون کو شہیدان اُحد سے

---

[1] امام شافعی کے نزدیک مسجد مین جنازہ پڑھنا درست ہے امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک مسجد مین جنازہ پڑھنا درست نہین لیکن یہ حدیث صریح ہے جواز مین اور اسکی کوئی تاویل صحیح نہین ۱۲ [2] امام شافعی کہتے ہین کہ عورت کے کولون کے برابر کھڑا ہووے جنازہ پڑھنے کیواسطے اور مرد کے سر کے برابر کھڑا ہووے اور سند انکی یہ حدیث ہے اور حدیث سمرہ کی ہے اور ابو حنیفہ کہتے ہین کہ میت کے سینہ کے سامنے کھڑا ہووے خواہ جنازہ مرد کا ہو یا عورت کا اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف سے شمنی نے روایت کی ہے کہ امام عورت کے کولون کے برابر کھڑا ہووے ۱۲ ع ح

فی الثوب الواحد ثم یقول ایهما اکثر حفظا للقرآن فاذا اشیر له الی احدهما قدمه فی اللحد فقال انا شهید علی هؤلاء یوم القیمة وامر بدفنهم فی دمائهم ولم یُصَلِّ علیهم ولم یُغسلوا وفی الباب عن انس بن مالك قال ابو عیسی حدیث جابر حدیث حسن صحیح وقد روی هذا الحدیث عن الزهری عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم وروی عن الزهری عن عبد الله بن ثعلبة بن ابی صغیر عن النبی صلی الله علیه وسلم ومنهم من ذکره عن جابر وقد اختلف اهل العلم فی الصلوة علی الشهید فقال بعضهم لا یصلی علی الشهید وهو قول اهل المدینة وبه یقول الشافعی واحمد وقال بعضهم یصلی علی الشهید واحتجوا بحدیث النبی صلی الله علیه وسلم انه صلی علی حمزة وهو قول الثوری واهل الکوفة وبه یقول اسحاق **باب** ماجاء فی الصلوة علی القبر **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم اخبرنا الشیبانی نا الشعبی قال اخبرنی من رای النبی صلی الله علیه وسلم وَرَای قبرا منتبذا فصف اصحابه فصلی علیه فقیل له من اخبرك فقال ابن عباس وفی الباب عن انس وبریدة ویزید بن ثابت وابی هریرة وعامر بن ربیعة وابی قتادة وسهل بن حنیف قال ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لا یصلی علی القبر وهو قول مالك بن انس وقال ابن المبارك اذا دفن المیت ولم یصل علیه صلی علی القبر ورای ابن المبارك الصلوة علی القبر وقال احمد واسحاق یصلی علی القبر الی شهر وقالا اکثر ما سمعنا عن ابن المسیب ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی قبر ام سعد بن عبادة بعد شهر **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن سعید بن المسیب ان ام سعد ماتت والنبی صلی الله علیه وسلم غائب فلما قدم صلی علیها

بیچ ایک کپڑے کے پھر فرماتے کہ کس کو اُن میں سے زیادہ قرآن یاد ہے پس جب اشارہ کیا جاتا واسطے آپکے طرف ایک کے اُن دونوں میں سے تو آگے کرتے اسکو قبر مین یعنی جانب قبلے کے گویا وہ امام ہوتا بسبب قاری ہونے کے اور فرماتے کہ مین گواہی دونگا اُنپر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا مین مارے گئے اور حکم فرمایا سلتہ دفن کرنے اُنکے کے خون سمیت اور نہ نماز پڑھی اُنپر اور نہ نہلائے گئے اور اس باب مین انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث زہری سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہے زہری سے اُسنے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صغیر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض نے اُسکو جابر سے ذکر کیا ہے اور اہل علم کو شہید کے جنازہ پڑھنے مین اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہین کہ شہید کا جنازہ نہ پڑھا جاوے[1] یہ قول اہل مدینہ کا ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہے شافعی اور احمد اور بعضے کہتے ہین کہ شہید کا جنازہ پڑھا جاوے اور دلیل پکڑی ہے انھون نے ساتھ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ نے حمزہ کا جنازہ پڑھا یہ قول ثوری اور کوفہ والون کا اور اسحاق کا ہے **باب** دفن کے بعد قبر پر جنازہ پڑھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے شیبانی سے اُس نے کہا خبر دی ہمکو شعبی نے اُسنے کہا خبر دی مجکو جسنے نبی صلعم کو دیکھا اور ایک اکیلی قبر کو دیکھا پس صف بنائی آپ نے اپنے اصحاب کی پس نماز پڑھی اُسپر سو کہا گیا واسطے اُسکے کہ کس نے خبر دی تجکو اُسنے کہا ابن عباس رضؓ نے اور اس باب مین انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا عمل اسی پر ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ قبر پر[2] نماز پڑھنا درست نہین اور یہی ہے قول مالک بن انس کا اور ابن مبارک نے کہا کہ اگر بدون جنازہ کے مردہ دفن کیا گیا ہو تو قبر پر نماز پڑھی جاوے ابن مبارک نے کہا کہ قبر پر نماز پڑھنا درست ہے اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ ایک مہینہ تک قبر پر نماز پڑھنا درست ہے بعد اُسکے درست نہین اور کہا ان دونون نے کہ ہمنے ابن مسیب سے بہت سُنا ہے کہ نبی صلعم نے نماز پڑھی اوپر قبر اُم سعد ابن عبادہ کے بعد ایک مہینہ کے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے سعید بن مسیب سے کہ اُم سعد مر گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم غائب تھے (یعنی کہین سفر کو گئے تھے) سو جب آپ تشریف لائے تو نماز پڑھی اُسپر یعنی اُسکی قبر پر

[1] امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق ایک روایت مین کہتے ہین کہ شہید کا جنازہ پڑھنا درست نہین اُنکی دلیل حدیث باب کی ہے اور امام ابو حنیفہ اور اوزاعی اور ثوری اور صاحبین اور احمد اور اسحاق ایک روایت مین کہتے ہین کہ شہید کا جنازہ پڑھنا درست ہے اور یہی ہے قول اہل حجاز کا اور اُنکی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت نے احد والون پر نماز پڑھی ۱۲ ابن ہمام [2] قبر پر جنازہ پڑھنے مین علما کو اختلاف ہے جمہور علما کہتے ہین کہ قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہے خواہ پہلے پڑھ چکے ہون یا نہ پڑھ چکے ہون اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور نخعی کہتے ہین کہ اگر پڑھ چکے ہون تو درست ہے ورنہ درست نہین

وقد مضی لذلک شہر **باب** ما جاء فی صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی النجاشی **حدثنا** ابو سلمۃ بن یحیی بن خلف و حمید بن مسعدۃ قالا نا بشر بن المفضل نا یونس بن عبید عن محمد بن سیرین عن ابی المہلب عن عمران بن حصین قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخاکم النجاشی قد مات فقوموا فصلوا علیہ قال فقمنا فصففنا کما یصف علی المیت و صلینا علیہ کما یصلی علی المیت وفی الباب عن ابی ھریرۃ وجابر بن عبد اللہ وابی سعید وحذیفۃ بن اسید وجریر بن عبد اللہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ وقد رواہ ابو قلابۃ عن عمہ ابی المہلب عن عمران بن حصین وابو المہلب اسمہ عبد الرحمن بن عمرو ویقال لہ معاویۃ بن عمرو **باب** ما جاء فی فضل الصلوۃ علی الجنازۃ **حدثنا** ابو کریب نا عبدۃ بن سلیمان عن محمد بن عمرو نا ابو سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی جنازۃ فلہ قیراط ومن تبعہا حتی یقضی دفنہا فلہ قیراطان احدھما او اصغرھما مثل احد فذکرت ذلک لابن عمر فارسل الی عائشۃ فسألہا عن ذلک فقالت صدق ابو ھریرۃ فقال ابن عمر لقد فرطنا فی قراریط کثیرۃ قال وفی الباب عن البراء وعبد اللہ بن مغفل وعبد اللہ بن مسعود وابی سعید وابی بن کعب وابن عمر وثوبان **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح وروی عنہ من غیر وجہ **باب آخر حدثنا** محمد بن بشار نا روح بن عبادۃ نا عباد بن منصور قال سمعت ابا المہزم یقول صحبت ابا ھریرۃ عشر سنین فسمعتہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تبع جنازۃ وحملہا ثلث مرات فقد قضی ما علیہ من حقہا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث غریب ورواہ بعضہم بہذا الاسناد ولم یرفعہ وابو المہزم اسمہ یزید بن سفیان وضعفہ شعبۃ **باب** ما جاء فی القیام للجنازۃ

اور اسکو ایک مہینہ گذر اتھا **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی پر نماز پڑھنے میں **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ بن یحیی بن خلف اور حمید بن مسعدہ نے ان دونوں نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اسنے کہا خبر دی ہمکو یونس بن عبید نے محمد بن سیرین سے اسنے روایت کی ابی مہلب سے اسنے عمران بن حصین سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو فرمایا کہ تمہارا بھائی نجاشی مرگیا پس کھڑے ہو اور نماز پڑھو اسپر کہا سو ہم کھڑے ہوے سو ہمنے صف باندھی جیسے صف باندھی جاتی ہی میت پر اور نماز پڑھی ہمنے اسپر جیسے کہ نماز پڑھی جاتی ہی میت پر[1] اور اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابی سعید اور حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اس طریق سے اور تحقیق روایت کیا ہی اسکو ابو قلابہ نے اپنے چچا ابی مہلب سے اسنے عمران بن حصین سے اور ابو مہلب کا نام عبد الرحمن بن عمرو ہی اور اسکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہین **باب** نماز جنازہ کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے کہا خبر دی ہمکو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے جنازہ پر تو اسکو ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہی اور جو شخص کہ جنازہ کے ساتھ جاوے یہانتک کہ تمام ہو دفن اسکا تو اسکو دو قیراط کے برابر ثواب ملتا ہی ایک ان میں سے یا فرمایا چھوٹی قیراط ان میں سے مانند پہاڑ احد کے ہی سو ذکر کیا میں نے واسطے ابن عمر کے تو اسنے کسی کو عائشہ رض کے پاس بھیجا اور اس سے یہ حدیث پوچھی سو اسنے کہا کہ ابو ہریرہ نے سچ کہا سو ابن عمر رض نے کہا کہ البتہ قصور کیا ہمنے بہت قیراطون[2] کے کہا اور اس باب میں براء اور عبد اللہ بن مغفل اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور ثوبان سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسے نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور اس سے کئی وجہ پر مروی ہی **باب** یہ دوسرا باب ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اسنے کہا خبر دی ہمکو روح بن عبادہ نے اسنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن منصور نے اسنے کہا سنا میں نے ابا مہزم سے کہتا تھا کہ صحبت رکھی میں نے ابو ہریرہ سے دس سال پس سنا میں نے اسکو کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص کہ جاوے ساتھ جنازہ کے اور اٹھاوے اسکو تین بار تو تحقیق ادا کیا اسنے جو اس پر حق اسکا تھا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہی اور بعض نے اسکو اسی اسناد سے روایت کیا ہی اور نہین مرفوع کیا اسکو اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہی اور ضعیف کہا ہی اسکو شعبہ نے **باب** جنازہ کے واسطے کھڑے ہونیکا بیان

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غائب کا جنازہ پڑھنا درست ہی اور یہی ہی قول امام شافعی رحمہ اللہ کا اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہین کہ غائب کا جنازہ درست نہین ان کے نزدیک یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہی ۱۲ [2] قیراط کہتے ہین دینار کے بارہوین حصہ کو اور یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگون مین مروج ہی کہ جنازہ پڑھنے کے بعد ولی میت سے اذن رخصت کیواسطے لینا ضروری ہی تو ضروری نہین ہان اگر قبر پر جا کر دفن کر کے رخصت ہوگا تو دو قیراط کے برابر ثواب پائیگا اور اگر صرف نماز جنازہ پڑھنے کے بعد ہی چلا جائیگا تو ایک قیراط ۱۲

حدثنا قتیبۃ نا اللیث عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ عن عامر بن ربیعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم و نا قتیبۃ نا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن عامر بن ربیعۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا لہا حتی تخلفکم او توضع وفی الباب عن ابی سعید وجابر وسہل بن حنیف وقیس بن سعد وابی ہریرۃ **قال** ابو عیسی حدیث عامر بن ربیعۃ حدیث حسن صحیح **حدثنا** نصر بن علی الجہضمی والحسن بن علی الحلوانی قالا نا وہب بن جریر نا ہشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا لہا فمن تبعہا فلا یقعدن حتی توضع **قال** ابو عیسی حدیث ابی سعید فی ہذا الباب حدیث حسن صحیح وہو قول احمد واسحاق قالا من تبع جنازۃ فلا یقعد حتی توضع عن اعناق الرجال وقد روی عن بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم انہم کانوا یتقدمون الجنازۃ ویقعدون قبل ان تنتہی الیہم الجنازۃ وہو قول الشافعی **باب** فی الرخصۃ فی ترک القیام **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث بن سعد عن یحیی بن سعید عن واقد وہو ابن عمرو بن سعد بن معاذ عن نافع بن جبیر عن مسعود بن الحکم عن علی بن ابی طالب انہ ذکر القیام فی الجنائز حتی توضع فقال علی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قعد وفی الباب عن الحسن بن علی وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث علی حسن صحیح وفیہ روایۃ اربعۃ من التابعین بعضہم عن بعض والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم قال الشافعی وہذا اصح شیء فی ہذا الباب وہذا الحدیث ناسخ للحدیث الاول اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا وقال احمد ان شاء قام وان شاء لم یقم واحتج بان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد روی عنہ انہ قام ثم قعد وہکذا قال اسحاق بن ابراہیم ومعنی قول علی قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنازۃ ثم قعد یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقوم اذا رأی الجنازۃ ثم ترک ذلک بعد فکان لا یقوم اذا رأی الجنازۃ

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عامر بن ربیعہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی ہمکو قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے اُسنے عامر بن ربیعہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دیکھو تم جنازہ کو تو کھڑے ہو جاؤ[1] واسطے اُسکے یہانتک کہ پیچھے چھوڑے تمکو اور یا زمین پر رکھا جاوے اور اس باب مین ابی سعید اور جابر اور سہل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی و حسن بن علی حلوانی نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو وہب بن جریر نے اُسنے کہا کہ خبر دی ہمکو ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دیکھو تم جنازہ کو تو کھڑے ہو جاؤ سو جو شخص کہ جاوے ساتھ اُسکے تو نہ بیٹھے یہان تک کہ رکھا جاوے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو سعید کی حدیث اس باب مین حسن صحیح ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا کہتے ہین کہ جو شخص کہ جاوے ساتھ اُسکے تو نہ بیٹھے یہانتک کہ رکھا جاوے آدمیون کی گردنون سے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے روایت ہے کہ وہ جنازہ سے آگے بڑھ جاتے تھے اور بیٹھتے تھے پہلے اس سے کہ پہونچے اُن کے پاس جنازہ اور یہ قول شافعی کا ہے **باب** جنازہ کے واسطے نہ اُٹھنے کی اجازت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے روایت کی واقد سے وہی ابن عمرو سعد بن معاذ ہے اُسنے نافع بن جبیر سے اُسنے مسعود بن حکم سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہ تحقیق ذکر کیا گیا کھڑا ہونا واسطے جنازہ کے یہانتک کہ رکھا جاوے سو علیؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوے پھر بعد اُسکے کھڑا ہونا ترک کیا[2] اور اس باب مین حسن بن علی اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے علیؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اس مین چار تابعین سے روایت ہے بعض بعض سے روایت کرتے ہین اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے امام شافعی نے کہا کہ یہ زیادہ تر صحیح چیز ہے اس باب مین اور یہ حدیث ناسخ ہے واسطے پہلی حدیث کے کہ جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور احمد نے کہا کہ اختیار ہے خواہ[3] کھڑا ہووے اور خواہ کھڑا نہ ہووے اور دلیل پکڑی ہے اُسنے ساتھ اسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوے پھر بیٹھے اور اسی طرح کہا اسحاق بن ابراہیم نے اور معنی قول حضرت علیؓ کا کہ کھڑے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ مین پھر بیٹھ گئے یہ ہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے جنازہ کو تو کھڑے ہوتے پھر چھوڑ دیا آپنے کھڑا ہونا پیچھے اُسکے پس تھے نہ اُٹھتے جبکہ دیکھتے جنازہ کو

[1] کھڑے ہو جاؤ یعنے واسطے تکریم میت اور تعظیم ایمان اُسکے کے یا بسبب ہونے موت کے یہ اشارہ ہے اسپر کہ اُسوقت بے پرواہ ہونا نہ چاہیے بلکہ ڈر سے بیقرار ہو کر اُٹھ کھڑا ہووے اور جبتک رکھا نہ جاوے تبتک نہ بیٹھے اور بعضے کہتے ہین کہ اختیار ہے خواہ بیٹھے خواہ کھڑا رہے اور بعضے دونون کو مستحب کہتے ہین اور جمہور علما کے نزدیک یہ حدیث اور جو اس قسم کی ہے منسوخ ہین یعنی پہلے یہ حکم تھا پھر منسوخ ہو اب جنازہ کے واسطے کھڑا ہونا ضرور نہین بلکہ مستحب ہے ۱۲ طیبی [2] حدیث مین لفظ قعد ہے طیبی نے کہا کہ اسکے دو معنے ہو سکتے ہین ایک یہ کہ آپ جنازہ کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور پھر بیٹھ

باب ماجاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا **حدثنا** ابو کریب و نصر بن عبد الرحمن الکوفی ویوسف بن موسی القطان البغدادی قالوا نا حکام بن سلم عن علی بن عبد الاعلی عن ابیہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا وفی الباب عن جریر بن عبد اللہ وعائشۃ وابن عمر وجابر **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث غریب من ھذا الوجہ **باب** ماجاء ما یقول اذا ادخل المیت قبرہ **حدثنا** ابو سعید الاشج نا ابو خالد الاحمر نا الحجاج عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ادخل المیت القبر قال وقال ابو خالد اذا وضع المیت فی لحدہ قال مرۃ بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ وقال مرۃ بسم اللہ وباللہ وعلی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ ایضا عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ ابو الصدیق الناجی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عن ابی الصدیق عن ابن عمر موقوفا ایضا **باب** ماجاء فی الثوب الواحد یلقی تحت المیت فی القبر **حدثنا** زید بن اخزم الطائی نا عثمان بن فرقد قال سمعت جعفر بن محمد عن ابیہ قال الذی لحد قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحۃ والذی القی القطیفۃ تحتہ شقران مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعفر واخبرنی ابن ابی رافع قال سمعت شقران یقول انا واللہ طرحت القطیفۃ تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث شقران حدیث حسن غریب وروی علی بن المدینی عن عثمان بن فرقد ھذا الحدیث **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید عن شعبۃ عن ابی جمرۃ عن ابن عباس قال جعل فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفۃ حمراء **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی شعبۃ عن ابی حمزۃ القصاب واسمہ عمران بن ابی عطاء وروی عن ابی جمرۃ الضبعی واسمہ

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ لحد ہمارے واسطے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب اور نصر بن عبد الرحمان کوفی نے اور یوسف بن موسی قطان بغدادی نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو حکام بن سلم نے علی بن عبد الاعلی سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لحد[1] ہمارے واسطے ہے اور شق واسطے غیر ہمارے کے اور اس باب میں جریر بن عبد اللہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے ابن عباس کی حدیث غریب ہے اس وجہ سے **باب** جب میت قبر میں داخل کیجاوے تو اس وقت کیا کہا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو خالد احمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حجاج نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ جبکہ داخل کیجاتی تھی میت قبر میں اور ابو خالد نے کہا جبکہ رکھی جاتی تھی میت اپنی قبر میں تو فرماتے حضرت کہ رکھتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول خدا کے اور ایکبار ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ نام اللہ کے اوپر طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور تحقیق روایت کیگئی ہے یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی ابن عمر رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اسکو ابو صدیق ناجی نے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابی صدیق سے اُسنے ابن عمر سے موقوف بھی **باب** قبر میں میت کے تلے ایک کپڑا ڈالنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن فرقد نے اُسنے کہا سُنا میں نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ جسنے لحد میں کھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ابو طلحہ ہیں اور جسنے کملی ڈالی تلے حضرت کے وہ شقران[2] ہیں جو غلام آزاد کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہا جعفر نے اور خبر دی مجکو ابن ابی رافع نے کہا سُنا میں نے شقران سے کہتے تھے قسم ہے خدا کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلے لوئی ڈالی تھی قبر میں اور اس باب میں ابن عباس رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے شقران کی حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے شعبہ سے اُسنے روایت کی ابی حمزہ سے اُسنے ابن عباس رض سے کہا کہ ڈالی گئی بیچ قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لوئی سُرخ **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی شعبہ نے ابی حمزہ قصاب سے اور نام اُسکا عمران بن ابی عطاء ہے اُسنے ابی جمرہ ضبعی سے اور نام اُسکا

[1] لحد کہتے ہیں اُسکو کہ قبر میں قبلے کی طرف کاوش کرتے ہیں جسکو یہاں بغلی قبر کہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مستحب ہے لحد کرنا اور اگر زمین نرم ہو اور خوف ڈھے جانیکا ہو تو شق کرے اور اگر خوف نہو تو جب بھی شق درست ہے گو سنت لحد ہے ۱۲ [2] شقران حضرت کے غلام نے اس کو بدون کہے صحابہ کے قبر میں رکھدیا تھا اور کہا شقران نے مکروہ جانا میں نے یہ کہ استعمال کرے اُسکو کوئی بعد آپکے اور بعضے عالم کہتے ہیں کہ یہ حضرت کا خاصہ تھا دوسرے کو یہ امر جائز نہیں اور بعض نے کہا کہ علی اور ابن عباس شقران سے اس باب میں جھگڑے اور ابن عبد البر نے کتاب استیعاب میں لکھا ہے کہ وہ لوئی نکالی گئی قبر میں سے پہلے ڈالنے مٹی کے اور علما کہتے ہیں کہ میت کے تلے کپڑا بچھانا مکروہ ہے کہ وہ اسراف میں داخل ہے ۱۲

نصر بن عمران وكلاهما من اصحاب ابن عباس وقد روى عن ابن عباس انه كره ان يلقى تحت الميت في القبر شيء والى هذا ذهب بعض اهل العلم وقال محمد بن بشار في موضع آخر حدثنا محمد بن جعفر ويحيى عن شعبة عن ابي جمرة عن ابن عباس وهذا اصح **باب ما جاء في تسوية القبر** **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن حبيب بن ابي ثابت عن ابي وائل ان عليا قال لابي الهياج الاسدي ابعثك على ما بعثني النبي صلى الله عليه وسلم ان لا تدع قبرا مشرفا الا سويته ولا تمثالا الا طمسته وفي الباب عن جابر **قال** ابو عيسى حديث علي حديث حسن والعمل على هذا عند بعض اهل العلم يكرهون ان يرفع القبر فوق الارض قال الشافعي اكره ان يرفع القبر الا بقدر ما يعرف انه قبر لكيلا يوطأ ولا يجلس عليه **باب ما جاء في كراهية الوطي على القبور والجلوس عليها** **حدثنا** هناد نا ابن المبارك عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن بسر بن عبيد الله عن ابي ادريس الخولاني عن واثلة بن الاسقع عن ابي مرثد الغنوي قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تجلسوا على القبور ولا تصلوا اليها وفي الباب عن ابي هريرة وعمرو بن حزم و بشير بن الخصاصية حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي عن عبد الله بن المبارك بهذا الاسناد نحوه **حدثنا** علي بن حجر وابو عمار قالا نا الوليد بن مسلم عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن بسر بن عبيد الله عن واثلة بن الاسقع عن ابي مرثد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وليس فيه عن ابي ادريس وهذا الصحيح **قال** ابو عيسى قال محمد حديث ابن المبارك خطأ اخطأ فيه ابن المبارك وزاد فيه عن ابي ادريس الخولاني وانما هو بسر بن عبيد الله عن واثلة بن الاسقع هكذا روى غير واحد عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر وليس فيه عن ابي ادريس الخولاني

نصر بن عمران ہے اور وہ دونوں ابن عباس کے یاروں میں سے ہیں اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن عباس سے کہ مکروہ جانا اُنہے یہ کہ ڈالے تلے میت کے بیچ قبر کے کوئی چیز اور طرف اسی کے گئے ہیں بعضی اہل علم اور کہا محمد بن بشار نے دوسری جگہ بیچ حدیث بیان کی ہمسے محمد بن جعفر اور یحیی نے شعبہ سے اُسنے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے **باب قبر کے برابر کرنے کا بیان** **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالرحمان بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے روایت کی ابی وائل سے کہ تحقیق علی نے ابی الہیاج اسدی سے کہا کہ کیا نہ بھیجوں میں تجھکو اوپر اُس کام کے کہ بھیجا مجھکو اوپر اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہ ہے کہ نہ چھوڑ تو کسی قبر کو مگر کہ برابر کردے اسکو اور نہ کسی تصویر کو کہ مٹا دے اُسکو اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسی نے علی کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل نزدیک بعض اہل علم کے ہے کہتے ہیں کہ قبر زمین سے اونچی کرنی مکروہ ہے اور شافعی نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ بلند کی جاوے مگر اس قدر کہ پہچانی جاوے کہ وہ قبر ہے تاکہ نہ روندی جاوے اور نہ بیٹھا جاوے اوپر اُس کے **باب قبروں کو روندنا اور اُن پر بیٹھنا منع ہے** **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے عبدالرحمان بن یزید بن جابر سے اُسنے روایت کی بسر بن عبید اللہ سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُس نے واثلہ بن اسقع سے اُسنے ابی مرثد غنوی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیٹھو اوپر قبروں کے اور نہ نماز پڑھو طرف قبروں کے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالرحمن بن مہدی نے عبداللہ بن مبارک سے ساتھ اس اسناد کے مثل اس کے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر اور ابو عمار نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے عبدالرحمان بن یزید بن جابر سے اُسنے روایت کی بسر بن عبید اللہ سے اُسنے واثلہ بن الاسقع سے اُس نے ابی مرثد سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور نہیں ہے اس میں واسطہ ابی ادریس کا اور یہ زیادہ صحیح ہے کہا ابو عیسی نے کہ بخاری نے کہا کہ ابن مبارک کی حدیث خطا ہے خطا کی اُس میں ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اسمیں واسطہ ابی ادریس کا اور سوائے اسکے نہیں کہ وہ بسر بن عبید اللہ ہے واثلہ بن اسقع سے اسی طرح روایت کی بہت لوگوں نے عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے اور نہیں ہے اس میں واسطہ ابی ادریس خولانی کا

ف[1] علما نے لکھا ہے کہ تصویر رکھنی حرام ہے اور مٹانا اُسکا واجب ہے اور نہیں جائز ہے چھپانا رو بروا اُسکے اور برابر کردے یعنی پست کردے ایسی کہ قریب زمین کے ہو جاوے اسقدر کہ صورت اسکی باقی رہے کہ مقدار اُس کی بقدر بالشت کے ہے جو کہ سنت ہے اور علما کہتے ہیں مستحب ہے یہ کہ بلند ہو قبر بقدر بالشت کے اور مکروہ ہے زیادہ کرنا اس سے اور مستحب ہے بڑھا دینا اُسکا ۱۲ ع ح ف[2] کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے بیٹھنا قبر پر اور روندنا اسکو مگر قبر کھودنے کی ضرورت ہو تو روندنا درست ہے مگر مستحب ہے کہ ننگے پاؤں قبروں میں جاوے اور اسی طرح مکروہ ہے سونا نزدیک قبر کے اور تکیہ لگانا اور استنجا کرنا نزدیک اُسکے نہایت مکروہ ہے اور نماز پڑھے طرف اسکے اگر واسطے تعظیم قبر یا قبر والے کے پڑھتا ہے تو صریح کفر ہے والا مکروہ تحریمی ہے اور یہی حکم ہے جنازہ کا اگر سامنے رکھا ہے بلکہ کراہت اسمیں زیادہ ہے اور انمیں اہل مکہ بھی گرفتار ہیں ۱۲ ع

وبسر بن عبيد الله قد سمع من واثلة بن الاسقع **باب** ماجاء في كراهية تجصيص القبور والكتابة عليها **حدثنا**
عبدالرحمن بن الاسود ابو عمرو البصري نا محمد بن ربيعة عن ابن جريج عن ابي الزبير عن جابر قال نهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تجصص القبور وان يكتب عليها وان يبنى عليها وان توطأ **قال**
ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن جابر وقد رخص بعض اهل العلم منهم
الحسن البصري في تطيين القبور وقال الشافعي لا باس ان يطين القبر **باب** ما يقول الرجل اذا دخل
المقابر **حدثنا** ابو كريب نا محمد بن الصلت عن ابي كدينة عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن ابن
عباس قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقبور المدينة فاقبل عليهم بوجهه فقال السلام عليكم يا اهل
القبور يغفر الله لنا ولكم انتم سلفنا ونحن بالاثر وفي الباب عن بريدة وعائشة حديث ابن عباس حديث حسن
غريب وابو كدينة اسمه يحيى بن المهلب وابو ظبيان اسمه حصين بن جندب **باب** ما جاء في الرخصة
في زيارة القبور **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غيلان والحسن بن علي الخلال قالوا نا ابو عاصم النبيل
نا سفين عن علقمة بن مرثد عن سليمن بن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد كنت
نهيتكم عن زيارة القبور فقد اذن لمحمد في زيارة قبر امه فزوروها فانها تذكر الآخرة وفي الباب عن ابي سعيد وابن مسعود

اور بسر بن عبید اللہ نے سنا ہی واثلہ بن اسقع سے **باب** قبر کا گچ کرنا اور اُسپر لکھنا[1] مکروہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے عبدالرحمن بن اسود ابو عمرو البصری
نے اُسنے کہا خبردی ہمکو محمد بن ربیعہ نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
گچ کرنے قبر کے سے اور لکھنے سے قبر پر اور عمارت بنانے سے قبر پر اور روندنے سے قبر کے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق
روایت کی گئی ہی کئی وجہ پر جابر سے اور تحقیق اجازت دی ہی بعض اہل علم نے بیچ لیپ دینے قبر کے مٹی سے یہ قول حسن بصری کا ہے
اور شافعی نے کہا کہ نہیں ڈر یہ کہ مٹی سے لیپی جاوے قبر **باب** جب آدمی قبروں پر جاوے تو کیا کہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب نے
اُسنے کہا خبردی ہمکو محمد بن صلت نے ابی کدینہ سے اُسنے روایت کی قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے روایت کی ابن عباس رض سے کہا کہ گذرے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ قبروں مدینہ کے سو متوجہ ہوئے اُنپر ساتھ منھ[2] اپنے کے پس کہا کہ سلام ہو تمپر اے قبروں والو بخشے اللہ ہمکو اور تمکو
تم پہلے پہونچے ہو ہمسے اور ہم پیچھے سے آتے ہیں اور اس باب میں بریدہ اور عائشہ رض سے بھی روایت ہی ابن عباس رض کی حدیث
حسن غریب ہی اور ابو کدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہی اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہی **باب** قبروں کی زیارت کرنی جائز[3] ہے
حدیث بیان کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن غیلان اور حسن بن علی خلال نے اُنھوں نے کہا خبردی ہمکو ابو عاصم نبیل نے اُس نے
کہا خبردی ہمکو سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تحقیق میں منع کیا کرتا تھا تم کو زیارت کرنے سے قبروں کے پس تحقیق اجازت دی گئی محمد کو بیچ زیارت کرنے قبر ماں اپنی کے
پس زیارت کرو تم قبروں کی کہ البتہ وہ زیارت کرنا یاد دلاتا ہی آخرت کو اور اس باب میں ابی سعید اور ابن مسعود

ف۱ ازہار میں لکھا ہی کہ قبر کو گچ کرنا مکروہ ہی اور عمارت بنانی درست نہیں اور واجب ہی ڈھا دینا اسکا اگرچہ ہی مسجد اور خواہ قبر کی چنائی میں رکھ کرے خواہ اُسکے اوپر کرے اور نووی شافعی نے کہا کہ بنا دونوں کو شامل ہی یعنی خواہ قبر پر پتھر وغیرہ سے عمارت کرے خواہ خیمہ وغیرہ کھڑا کرے دونوں منع ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہی کہ غم کے مارے قبر پر بیٹھے جیسے یہاں بعضے آدمی قبروں پر فقیر ہو بیٹھتے ہیں ۱۲

ف۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی جب کوئی میت پر سلام کرے تو اپنا منھ میت کے سامنے کرے اور دعا کرنے میں اسیطرح رہے اور اسی پر عمل ہے اکثر مسلمین کا ۱۲ ع

ف۳ سب اہل علم کا اجماع ہی اسپر کہ مردوں کو قبروں کی زیارت کرنی درست ہی اور عورتوں کو منع ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا سو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی پہلے منع تھی اب درست ہی کہ رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے عام اجازت دی اور اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ عورتوں کو اب بھی قبروں کی زیارت کرنی منع ہی اور عموم اجازت کا انکو شامل نہیں ۱۲

وانس وابی هریرة وام سلمة قال ابو عیسی حدیث بریدة حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم لا یرون بزیارة القبور باسا وهو قول ابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی کراهیة زیارة القبور للنساء **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن عمر بن ابی سلمة عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لعن زوارات القبور وفی الباب عن ابن عباس وحسان بن ثابت **قال** ابو عیسی وهذا حدیث حسن صحیح وقد رای بعض اهل العلم ان هذا کان قبل ان یرخص النبی صلی الله علیه وسلم فی زیارة القبور فلما رخص دخل فی رخصته الرجال والنساء وقال بعضهم انما کره زیارة القبور فی النساء لقلة صبرهن وکثرة جزعهن **باب** ما جاء فی زیارة القبور للنساء **حدثنا** الحسین بن حریث نا عیسی بن یونس عن ابن جریج عن عبد الله بن ابی ملیکة قال توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی قال فحمل الی مکة فدفن فیها فلما قدمت عائشة اتت قبر عبد الرحمن بن ابی بکر فقالت ؎ وکنا کندمانی جذیمة حقبة من الدهر حتی قیل لن یتصدعا ‌ فلما تفرقنا کانی ومالکا لطول اجتماع لم نبت لیلة معا ‌ ثم قالت والله لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شهدتک ما زرتک **باب** ما جاء فی الدفن باللیل **حدثنا** ابو کریب ومحمد بن عمرو السواق قالا نا یحیی بن الیمان عن المنهال بن خلیفة عن الحجاج بن ارطاة عن عطاء عن ابن عباس

اور انس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ قبروں کی زیارت میں کچھ ڈر نہیں اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے عمرو بن ابی سلمہ سے اُس نے روایت کی اپنے باپ سے اُس نے ابی ہریرہ رضہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتوں بہت زیارت کرنے والیوں قبروں کو اور اس باب میں ابن عباس اور حسان بن ثابت سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ حکم لعنت کا تھا پہلے اس سے کہ اجازت دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ زیارت کرنے قبروں کے پس جبکہ اجازت دی آپ نے تو داخل ہوے بیچ اجازت کے مرد اور عورت اور بعض نے کہا کہ عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی اس واسطے منع ہے کہ اُن کو صبر کم ہے اور جزع فزع بہت کرتی ہیں **باب** عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنی جائز ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسین بن حریث نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی عبد اللہ ابن ابی ملیکہ سے کہا کہ وفات کیا گیا عبد الرحمٰن بن ابی بکر حبشی میں (ایک جگہ کا نام ہے پاس مکہ کے) پس اُٹھایا گیا طرف مکہ کے پس دفن کیا گیا بیچ اُسکے پس جب عائشہ رضہ مکہ میں آئیں تو عبد الرحمٰن ابن ابی بکر رضہ کی قبر پاس گئیں اور کہا اور تھے ہم مانند دو وزیروں کے جذیمہ کے بہت زمانہ اکٹھے یہانتک کہ کہا گیا کہ وہ دونوں کبھی جدا نہیں ہونگے سو جب جدا ہو گئے ہم تو گویا کہ میں اور مالک باوجود اس درازی صحبت قدیمہ کے[1] نہ اکٹھے رہے ایک رات پھر عائشہ نے کہا قسم ہے خدا کی اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس وقت مرنے تیرے کے تو نہ دفن کیا جاتا تو مگر جس جگہ کہ مرا تھا اور اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس وقت مرنے تیرے کے نہ زیارت کرتی میں تیری یعنے دوبارہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت کرنے والیوں پر لعنت کی ہے **باب** رات میں دفن کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب اور محمد بن عمرو سواق نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن یمان نے منہال بن خلیفہ سے اُسنے روایت کی حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے عطاء سے اُسنے ابن عباس رضہ سے

[1] یہ دو بیت تمیم نے اپنے بھائی مالک کے فراق میں کہے تھے جبکہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اُسکو امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مار ڈالا تھا معنے بیتوں کے یہ ہیں تمیم کہتا ہے کہ ہم تھے مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے مدت دراز زمانہ سے اور جذیمہ ایک بادشاہ کا نام ہے کہ ملک عراق میں اسکا حکم تھا اور اُسکے دو وزیر تھے مالک اور عقیل کہ چالیس برس تک دونوں اکٹھے اور ندیم اسکے رہے اور انکو نعمان نے مارا انکے قتل کا قصہ بھی عجیب ہے پس تمیم اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہتا ہے کہ میں اور تو دونوں آپس میں محبت رکھنے والے تھے اور جدا نہ تھے ایک مدت دراز تک مانند دو ہمنشینوں جذیمہ کے کہ وہ بھی ایک مدت دراز تک اسی طرح ہمنشینی رکھتے تھے کہ لوگ بسبب جمع ہونے انکے کے مدت دراز تک سمجھتے تھے کہ کبھی جدا نہ ہونگے پھر تمیم کہتا ہے کہ جب ہم جدا ہوے یعنے میں اور مالک میرا بھائی بسبب مرنے مالک کے تو گویا کہ میں اور مالک باوجود جمع ہونے کے ایک مدت دراز تک ایک رات بھی اکٹھے نہ رہے تھے اور وہ مدت دراز آئی بود یا خوابے گویا کہ وہ مدت دراز ہمنشینی کی ایک آن کی طرح گذر گئی پس عائشہ رضہ نے بر دو بیت حسب حال اپنے بھائی کے فراق میں پڑھے اور نہ زیارت کرتی میں یعنے دوبارہ اسلیے کہ حضرت صلعم نے زیارت کرنے والیوں کو لعنت کی ہے ولیکن ازبسکہ تجھ مرتے ہوئے نہ دیکھا تھا اس لیے تیری قبر کی زیارت کی گئی قائم

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبرا لیلا فاسرج لہ سراج فاخذہ من قبل القبلۃ وقال رحمک اللہ ان کنت لاواھا تلاءً للقرآن وکبر علیہ اربعا وفی الباب عن جابر ویزید بن ثابت وھو اخو زید بن ثابت اکبر منہ **قال** ابو عیسی حدیث ابن عباس حدیث حسن وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا وقال یدخل المیت القبر من قبل القبلۃ وقال بعضھم یسل سلا ورخص اکثر اھل العلم فی الدفن باللیل **باب** ما جاء فی الثناء الحسن علی المیت **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن ھارون نا حمید عن انس بن مالک قال مر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجنازۃ فاثنوا علیھا خیرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت ثم قال انتم شھداء اللہ فی الارض قال وفی الباب عن عمر وکعب بن عجرۃ وابی ھریرۃ **قال** ابو عیسی حدیث انس حدیث حسن صحیح **حدثنا** یحیی بن موسی وھارون بن عبد اللہ البزار قالا نا ابو داؤد الطیالسی نا داؤد بن ابی الفرات نا عبد اللہ بن بریدۃ عن ابی الاسود الدیلی قال قدمت المدینۃ فجلست الی عمر بن الخطاب فمروا بجنازۃ فاثنوا علیھا خیرا فقال عمر وجبت فقلت لعمر وما وجبت قال اقول کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یشھد لہ ثلاثۃ الا وجبت لہ الجنۃ قال قلنا واثنان قال واثنان قال ولم نسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الواحد **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وابو الاسود الدیلی اسمہ ظالم بن عمرو بن سفیان **باب** ما جاء فی ثواب من قدم ولدا **حدثنا** قتیبۃ عن مالک بن انس ح ونا الانصاری نا معن نا مالک بن انس عن ابن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں رات کو داخل ہوئے سو آپ کے لیے چراغ جلایا گیا سو پکڑا آپ نے میت کو قبلہ کی طرف سے اور فرمایا کہ رحمت کرے تجھکو اللہ تحقیق تھا تو بہت رونے والا بہت پڑھنے والا قرآن کو اور تکبیر کہی آپ نے اُس پر چار بار اور اس باب میں جابر اور یزید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اس کے اور کہتے ہیں کہ داخل کی جاوے میت قبر میں قبلہ کی طرف سے اور بعضے کہتے ہیں کہ نکالی جاوے نکالنا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ رات کو دفن کرنا جائز ہے **باب** میت پر نیکی کی تعریف کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے احمد بن منیع نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حمید نے انسؓ سے کہ ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گذرا سو تعریف کی لوگوں نے اُس پر بھلائی کی سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واجب ہوئی پھر فرمایا کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں اور اس باب میں عمر اور کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ انس کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ اور ہارون بن عبد اللہ بزار نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو ابو داود طیالسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن ابی فرات نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن بریدہ نے ابی اسود دیلی سے کہا کہ میں مدینہ میں آیا اور عمر فاروقؓ پاس بیٹھا سو اصحاب ایک جنازہ پر گذرے سو تعریف کی اُسپر بھلائی کی سو عمرؓ نے کہا کہ واجب ہوئی یعنے بہشت سو میں نے عمرؓ سے کہا کہ کیا چیز واجب ہوئی اُسنے کہا میں نے کہا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ نہیں کوئی میت کہ گواہی دیں واسطے اُسکے تین آدمی مگر کہ واجب ہو جاتی ہے واسطے اُسکے بہشت کہا کہ ہمنے کہا کہ اگر دو آدمی گواہی دیں فرمایا اور دو بھی کہا اور نہیں پوچھا ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو الاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے **باب** جسکا کوئی فرزند مر جاوے اُسکا کیا ثواب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح اور حدیث بیان کی ہم سے انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا درست ہے اور مانع کا قول مردود ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میت کو قبر میں قبلہ کی طرف سے داخل کیا جاوے یہ قول حنفیہ کا ہے اور شافعیہ کہتے ہیں کہ جنازہ قبر کے پائنتی رکھا جاوے اور میت کو سر کی طرف سے نکالکر قبر میں داخل کیا جاوے کہ حضرتؐ کو اسی طرح داخل کیا گیا تھا اور حنفیہ کہتے ہیں کہ وہاں جگہ تنگ تھی اسواسطے پائنتی رکھا گیا تھا ۱۲ ع ح [2] یعنی ثابت ہوئی واسطے اُسکے بہشت بر تقدیر صحیح ہونے اُس چیز کے کہ تعریف کی اسپر یا اگر مراد حالت تعریف ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حکم عام نہیں ہر ایک کیلیے بلکہ یہ نشانی جنت کی اور بعض نے کہا کہ یہ تعریف کسی کے لیے بہشت کو واجب نہیں کرتی بلکہ یہ علامت ہے جنت کی اور مراد تعریف کرنا اور برا کہنا نیک بختوں کا ہے کہ بدون دخل نفسانی کے کہتے ہیں اور اگر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل فسق کی تعریف کرے یا کسی نیک بخت کی برائیاں بیان کرے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور تم گواہ ہو اللہ کے یعنی اکثر اوقات ایسا ہی ہوا ہے کہ جیسا ہوا ہے اسی طرح اللہ تعالے لوگوں سے کہلواتا ہے یہ معنی نہیں کہ جو مستحق دوزخ ہو انکے کہنے سے بہشتی ہو جاتا ہے یا بالعکس کیا تجکو معلوم نہیں کہ کسی کو قطعی جنتی اور دوزخی کہنا جائز نہیں اگر یہ ۱۲

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یموت لاحد من المسلمین ثلاثة من الولد فتمسه النار الا تحلة القسم وفی الباب عن عمر و معاذ وکعب بن مالك وعتبة بن عبد وام سلیم وجابر وانس وابی ذر وابن مسعود وابی ثعلبة الاشجعی وابن عباس وعقبة بن عامر وابی سعید و قرة بن ایاس المزنی وابو ثعلبة له عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث واحد هذا الحدیث ولیس هو بالخشنی **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی نا اسحاق بن یوسف نا العوام بن حوشب عن ابی محمد مولی عمر بن الخطاب عن ابی عبیدة بن عبد الله بن مسعود عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قدم ثلثة لم یبلغوا الحنث کانوا له حصنا حصینا قال ابو ذر قدمت اثنین قال واثنین فقال ابی بن کعب سید القراء قدمت واحدا قال وواحد ولکن انما ذلك عند الصدمة الاولی **قال** ابو عیسی هذا حدیث غریب وابو عبیدة لم یسمع من ابیه **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی وابو الخطاب زیاد بن یحیی البصری قالا نا عبد ربه بن بارق الحنفی قال سمعت جدی ابا امی سماك بن الولید الحنفی یحدث انه سمع ابن عباس یحدث انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کان له فرطان من امتی ادخله الله بهما الجنة فقالت له عائشة فمن کان له فرط من امتك قال ومن کان له فرط یا موفقة قالت فمن لم یکن له فرط من امتك قال فانا فرط امتی لن یصابوا بمثلی **قال** ابو عیسی هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عبد ربه بن بارق وقد روی عنه غیر واحد من الائمة **حدثنا** احمد بن سعید المرابطی نا حبان بن هلال نا عبد ربه بن بارق فذکر نحوه وسماك بن الولید الحنفی هو ابو زمیل الحنفی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں مرتے ہیں فرزند کسی کے مسلمانوں سے پھر لگے اُسکو آگ مگر واسطے کھولنے قسم کے[1] اور اس باب میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابی ذر اور ابن مسعود اور ابی ثعلبہ اشجعی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور قرہ بن ایاس مزنی سے بھی روایت ہی اور ابو ثعلبہ اُسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی حدیث ہی اور یہ ثعلبہ خشنی نہیں ہی **کہا** ابو عیسی نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن یوسف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عوام بن حوشب نے ابی محمد سے جو مولی ہی عمر کا اُسنے روایت کی ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ آگے بھیج چکا ہو تین فرزند جو پہونچے ہوں جوانی کو تو ہونگے وہ اُسکے واسطے قلعہ مضبوط ابو ذر نے کہا کہ مین دو فرزند آگے بھیج چکا ہوں فرمایا اور دو بھی تیرے لیے قلعہ ہونگے سو ابی ابن کعب نے کہا کہ مین ایک فرزند آگے بھیج چکا ہوں فرمایا اور ایک کا بھی یہی حکم ہی مگر یہ ثواب فقط نزدیک پہلے صدمہ کے ہی[2] **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہی اور ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے نہیں سُنا **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی اور ابو خطاب زیاد بن یحیی نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو عبد ربہ بن بارق حنفی نے اُسنے کہا سُنا مین نے اپنے دادے سماک بن ولید سے حدیث بیان کرتا تھا کہ اُسنے ابن عباس سے سُنا اور اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے کہ وہ شخص کہ مر گئے ہوں واسطے اُسکے دو فرزند[3] پہلے بالغ ہونے کے اُمت میری سے داخل کریگا اُسکو اللہ بسبب اُن دونوں کے بہشت میں پھر عائشہ رضی نے کہا جو شخص کہ مر گیا اور ہو واسطے اُسکے ایک فرزند آپ کی اُمت سے پس فرمایا اور جو شخص کہ مر گیا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند تو اُسکا بھی یہی حکم ہی اے توفیق دی گئی[4] پھر عائشہ رضی نے کہا اور جو شخص کہ نہ مرا ہو واسطے اُسکے ایک فرزند بھی آپ کی اُمت سے تو اُسکا کیا حال ہی سو فرمایا کہ مین ہوں میر منزل اپنی امت کا نہیں مصیبت پہونچائے گئے مانند مصیبت میرے کے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عبد ربہ بن بارق سے اور تحقیق روایت کی اُس سے بہت اماموں نے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن سعید مرابطی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حبان بن ہلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد ربہ بن بارق نے پس ذکر کیا مثل اُس کے اور سماک بن ولید حنفی وہ ابو زمیل حنفی ہے

[1] یعنی قرآن مین اللہ تعالی نے فرمایا کہ نہیں کوئی مگر داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن ہی کو ہو مانند بجلی اور ہوا کے یعنی جس کے تین فرزند مرجاوین وہ دوزخ مین داخل نہین ہوگا مگر اسی قدر کہ یہ قسم سچ ہوجاوے یعنی فقط پل صراط پر گذر رہی ہو دیگا اس قسم کے سچ ہونے کے لیے عذاب سے نہین ہوگا ۱۲

[2] یعنے یہ ثواب صرف اسی وقت ملتا ہی کہ ابتدائے مصیبت مین صبر کرے اور نہ روے والا اخیر کو تو آپ ہی صبر آجاتا ہی ۱۲ [3] فرط اسکو کہتے ہین کہ قافلہ سے آگے جاکر منزل پر قافلہ کے لیے سامان پانی وغیرہ کا تیار کرنا اور مراد یہان لفظ فرط سے فرزند ہی کہ نابالغ مرجاوے وہ پہلے جاکے ماں باپ کے لیے بہشت کی نعمتون کی تیاری کرتا ہے یعنے شفاعت کرکے ان کو بہشت مین لیجاویگا اور مین میر منزل ہوں اپنی امت کا یعنے پہلے ان سے جاتا ہوں اور شفاعت کرکے اُن کو جنت مین لیجاؤن گا اسلیے کہ ثواب بقدر مصیبت کے ہوتا ہی اور میرا اٹھ جانا بڑی مصیبت ہی ان کے حق مین اس کے برابر کوئی مصیبت نہین ہوسکتی ۱۲ [4] یعنی توفیق دی گئی اچھی باتون کی اور اچھی باتین پوچھنے کی ۱۲

باب ماجاء فی الشهداء منهم حدثنا الانصاری نا معن نا مالك ح و نا قتيبة عن مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی هريرة
ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الشهداء خمس المطعون والمبطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد فی سبيل الله وفی الباب
عن انس وصفوان بن امية وجابر بن عتيك وخالد بن عرفطة وسليمان بن صرد وابی موسی وعائشة قال ابو عيسی حديث ابی هريرة
حديث حسن صحيح حدثنا عبيد بن اسباط بن محمد القرشی الكوفی نا ابی نا ابو سنان الشيبانی عن ابی اسحاق السبيعی قال قال سليمان
بن صرد لخالد بن عرفطة او خالد لسليمان اما سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول من قتله بطنه لم يعذب فی قبره
فقال احدهما لصاحبه نعم قال ابو عيسی هذا حديث حسن غريب فی هذا الباب وقد روی من غير هذا الوجه باب
ماجاء فی كراهية الفرار من الطاعون حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن عامر بن سعد عن اسامة
بن زيد ان النبی صلی الله عليه وسلم ذكر الطاعون فقال بقية رجز او عذاب ارسل علی طائفة من بنی اسرائيل فاذا وقع بارض
وانتم بها فلا تخرجوا منها واذا وقع بارض ولستم بها فلا تهبطوا عليها وفی الباب عن سعد وخزيمة بن ثابت وعبد الرحمن
بن عوف وجابر وعائشة قال ابو عيسی حديث اسامة بن زيد حديث حسن صحيح باب ماجاء فی من احب
لقاء الله احب الله لقائه حدثنا احمد بن المقدام ابو الاشعث العجلی نا المعتمر بن سليمان قال سمعت ابی يحدث عن قتادة
عن انس عن عبادة بن الصامت عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره
الله لقاءه وفی الباب عن ابی موسی وابی هريرة وعائشة قال ابو عيسی حديث عبادة بن الصامت حديث حسن صحيح

باب شہید کون لوگ ہین۔ **حدیث** بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے ح اور خبر دی ہمکو
قتیبہ نے مالک سے اُسنے روایت کی سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید[1] پانچ قسم کے ہین
ایک وہ جو وبا مین مرے دوسرا وہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دستون اور استسقا وغیرہ سے تیسرا وہ جو ڈوب کر مرے یعنی بدون اختیار
کے چوتھا وہ جو دیوار یا چھت سے گر کر مرے پانچوان وہ جو راہ خدا مین شہید ہوا اور اس باب مین انس اور صفوان بن اُمیہ اور جابر بن عتیک
اور خالد بن عرفطہ اور سلیمان بن صرد اور ابی موسیٰ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے
حدیث بیان کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی کوفی نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو باپ میرے نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو ابو سنان شیبانی نے
ابی اسحٰق سے کہا کہ کہا سلیمان بن صرد نے واسطے خالد بن عرفطہ کے یا خالد نے سلیمان سے کہا کہ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا کہ
آپ نے فرمایا کہ جو شخص کہ قتل کرے اُسکو پیٹ اُسکا نہ عذاب کیا جاوے گا وہ اپنی قبر مین سو ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہان یعنی
مین نے حضرتؐ سے یہ حدیث سنی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے اس باب مین اور تحقیق روایت کی گئی سوا اس وجہ کے بھی
باب وبا سے بھاگنا منع ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عامر بن
سعد سے اُسنے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا وبا کو پس فرمایا کہ وہ بقیہ رجز یا عذاب کا ہے جو بھیجا گیا تھا ایک جماعت
پر بنی اسرائیل سے سو جب کسی زمین مین وبا پڑے اور ہو تم بیچ اُسکے تو نہ نکلو بھاگ کر اُس سے اور جب کسی زمین مین وبا پڑے اور تم اُس مین
نہ ہو تو نہ جاؤ اُس مین اور اس باب مین سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبد الرحمان بن عوف اور جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ
نے اُسامہ بن زید کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو **حدیث** بیان کی ہمسے احمد
بن مقدام ابو اشعث عجلی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معتمر بن سلیمان نے اُسنے کہا سنا مین نے اپنے باپ سے کہ حدیث بیان کرتا تھا قتادہ سے یعنی روایت کی انس سے اُسنے عبادہ بن
صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست[2] رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو اور جو شخص کہ ناخوش رکھتا ہے اللہ
کی ملاقات کو تو ناخوش رکھتا ہے اللہ اُسکی ملاقات کو اور اس باب مین ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبادہ بن صامت کی حدیث حسن صحیح ہے

[1] شہید ستر قسم کے ہین جنکا ذکر اور حدیثون مین آیا ہے مگر اصلی اور حقیقی شہید وہی ہے جو راہ خدا مین لڑ کر شہید ہو باقی حکمی شہید ہین یعنی ان کو بھی شہید کا سا ثواب ملتا ہے ۱۲

[2] یعنے جس نے دوست رکھا پھرنے کو طرف آخرت کے اور طلب کرنے کو اُس چیز کے کہ جو اسکے پاس ہے اور مائل ہو طرف دنیا کے اور نہ الفت ہوا ساتھ زندگی دنیا کے اور ترک کیا اسکو تو دوست
رکھا اللہ نے اُسکی ملاقات کو اور جسنے دنیا کو دوست رکھا تو اسنے خدا کی ملاقات کو ناخوش رکھا پس ناخوش رکھتا ہے اللہ تعالے اسکی ملاقات کو ۱۲

حدثنا حمید بن مسعدة نا خالد بن الحارث نا سعید بن ابی عروبة ح ونا محمد بن بشار نا محمد بن بکر عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن زرارة بن ابی اوفی عن سعید بن ہشام عن عائشة انہا ذکرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ قالت فقلت یا رسول اللہ کلنا یکرہ الموت قال لیس کذلک ولکن المؤمن اذا بشر برحمة اللہ ورضوانہ وجنتہ احب لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا بشر بعذاب اللہ وسخطہ کرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ قال ابو عیسی ہذا حدیث حسن صحیح

باب ما جاء فی من یقتل نفسہ لم یصل علیہ

حدثنا یوسف بن عیسی نا وکیع نا اسرائیل وشریک عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرة ان رجلا قتل نفسہ فلم یصل علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو عیسی ہذا حدیث حسن وقد اختلف اہل العلم فی ہذا فقال بعضہم یصلی علی کل من صلی للقبلة وعلی قاتل النفس وہو قول سفیان الثوری واسحاق وقال احمد لا یصلی الامام علی قاتل النفس ویصلی علیہ غیر الامام

باب ما جاء فی المدیون

حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد نا شعبة عن عثمان بن عبد اللہ بن موہب قال سمعت عبد اللہ بن ابی قتادة یحدث عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل لیصلی علیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوا علی صاحبکم فان علیہ دینا قال ابو قتادة ہو علی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالوفاء فقال بالوفاء فصلی علیہ وفی الباب عن جابر وسلمة بن الاکوع واسماء بنت یزید قال ابو عیسی حدیث ابی قتادة حدیث حسن صحیح حدثنا ابو الفضل مکتوم بن العباس قال ثنی عبد اللہ بن صالح ثنی اللیث ثنی عقیل عن ابن شہاب اخبرنی ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان

حدیث بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو خالد بن حارث نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے ح اور خبر دی ہمکو محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن بکر نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے زرارہ بن ابی اوفی سے اُسنے سعید بن ہشام سے اُسنے عائشہ رضی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی اللہ اُسکی ملاقات کو اور جو کوئی ناخوش رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو تو ناخوش رکھتا ہی اللہ اُسکی ملاقات کو سو ہمنے کہا کہ یا رسول اللہ ہم سب ناخوش رکھتے ہین موت کو فرمایا یہ معنے نہین لیکن مطلب یہ ہی کہ مومن جبکہ خوشخبری دیا جاتا ہی ساتھ رحمت اللہ کے اور رضا مندی اُسکی کے اور بہشت اُسکی کے تو دوست رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو اور دوست رکھتا ہی اللہ اُس کی ملاقات کو اور کافر جبکہ خوشخبری دیا جاتا ہی ساتھ عذاب اللہ کے اور غصے اُسکے کے تو ناخوش رکھتا ہی اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہی اللہ اُسکی ملاقات کو کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی

باب جو شخص اپنی جان کو مار ڈالے اُس کا جنازہ نہ پڑھا یا جاوے

حدیث بیان کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل اور شریک نے سماک بن حرب سے اُسنے روایت کی جابر بن سمرہ سے کہ ایک مرد نے قتل کیا اپنی جان کو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا جنازہ نہ پڑھا[1] کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی اور اہل علم کو اس مسئلہ مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ جو کوئی قبلہ کی طرف نماز پڑھے اُسکا جنازہ پڑھا جاوے اور جو اپنے تئین آپ مار ڈالے اُسکا بھی جنازہ پڑھا جاوے اور یہی قول سفیان ثوری اور اسحاق کا ہی اور احمد نے کہا کہ نہ نماز پڑھے امام اوپر قاتل نفس کے اور نماز پڑھے اُسپر غیر امام

باب قرضدار کا بیان

حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے اُسنے کہا کہ سنا مین نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے کہ حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہ لوگ ایک آدمی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تاکہ آپ اُسپر نماز پڑھین سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھو تم اپنے ساتھی پر اسلیے کہ اُسپر قرض ہی ابو قتادہ نے کہا کہ اُسکا قرض مجھپر ہی فرمایا کہ اسطرح کہ تو اُسکو ادا کرے اُسنے کہا ہان سو نماز پڑھی حضرت نے اُسپر اور اس باب مین جابر اور سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے ابی قتادہ کی حدیث حسن صحیح ہی

حدیث بیان کی ہمسے ابو الفضل مکتوم بن عباس نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن صالح نے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھکو لیث نے اُس نے کہا حدیث کی مجھکو عقیل نے ابن شہاب سے اُسنے کہا خبر دی مجھکو ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے ابی ہریرہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] اگر اپنی جان مارنے کو وہ شخص حلال جانتا ہی تو ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور اگر حلال نہین جانتا تو ہمیشہ دوزخ مین نہ رہیگا یعنی لیکن کوئی سزا ہونے مین ۱۲ منہ حضرت نے اُسپر نماز نہ پڑھی یا تو اسلیے کہ لوگ پرہیز کرین دین سے اور باز رہین تاخیر اور تقصیر کرنے سے ادا مین یا حضرت نے مناسب نہ جانا کہ مین دعا کرون اُسکے لیے اور وہ موقوف رہے یعنی قبول نہ ہو بسبب اُسکے کہ اُسپر لوگون کے حق ہین ادا

یؤتی بالرجل المتوفی علیہ الدین فیقول ھل ترک لدینہ من قضاء فان حدث انہ ترک وفاء صلی علیہ والا قال للمسلمین صلوا علی صاحبکم فلما فتح اللہ علیہ الفتوح قام فقال انا اولی بالمؤمنین من انفسھم فمن توفی من المؤمنین وترک دینا فعلی قضاءہ ومن ترک مالا فھو لورثتہ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ یحیی بن بکیر وغیر واحد عن اللیث بن سعد **باب** ماجاء فی عذاب القبر **حدثنا** ابو سلمۃ یحیی بن خلف البصری نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمن بن اسحاق عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبر المیت او قال احدکم اتاہ ملکان اسودان ازرقان یقال لاحدھما المنکر وللاخر النکیر فیقولان ما کنت تقول فی ھذا الرجل فیقول ما کان یقول ھو عبد اللہ ورسولہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ھذا ثم یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور لہ فیہ ثم یقال لہ نم فیقول ارجع الی اھلی فاخبرھم فیقولان نم کنومۃ العروس الذی لا یوقظہ الا احب اھلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک وان کان منافقا قال سمعت الناس یقولون فقلت مثلہ لا ادری فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ذلک فیقال للارض التئمی علیہ فتلتئم علیہ فتختلف اضلاعہ فلا یزال فیھا معذبا حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذلک وفی الباب عن علی وزید بن ثابت وابن عباس والبراء بن عازب وابی ایوب وانس وجابر وعائشۃ وابی سعید کلھم رووا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی عذاب القبر **قال** ابو عیسی حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن غریب **حدثنا** ھناد نا عبدۃ عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات المیت عرض علیہ مقعدہ فان کان من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ وان کان من اھل النار فمن اھل النار ثم یقال ھذا مقعدک حتی یبعثک اللہ یوم القیمۃ **قال** ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی اجر من عزی مصابا

لائے جاتے ساتھ مرے آدمی کے کہ ہوتا اُسپر قرض پس فرماتے کیا چھوڑا اُسنے واسطے ادائے قرض اپنے کے کوئی چیز کہ اس سے قرض ادا ہو پس اگر بیان کیے جاتے کہ وہ چھوڑ گیا ہی مال اسقدر کہ قرض ادا ہو جاویگا تو نماز پڑھتے اُسپر اور اگر نہیں تو مسلمانوں کو فرماتے کہ نماز پڑھو اپنے ساتھی پر پس جبکہ کھولیں اللہ نے اوپر آپکے فتوحات تو کھڑے ہوئے منبر پر پس فرمایا میں زیادہ لائق ہوں ساتھ مسلمانوں کے جانوں انکی سے سو جو شخص کہ مرے مومنین سے اور چھوڑے قرض تو مجھپر ہی ادا کرنا اُسکا اور جو کوئی چھوڑے مال پس وہ واسطے وارثوں اُسکے کے ہی کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کی یحیی ابن بکیر اور بہتوں نے لیث ابن سعد سے **باب** قبر کے عذاب کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ نے یحیی ابن خلف بصری سے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے عبد الرحمن بن اسحق سے اُسنے روایت کی ابی سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دفن کیجاتی ہی میت یا فرمایا ایک تمہارا تو آتے ہیں اُسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ کیری آنکھوں والے کہا جاتا ہی واسطے ایک کے منکر اور دوسرے کے نکیر پس کہتے ہیں وہ دونوں کیا کہتا تھا تو بیچ حق اس مرد کے پس کہتا ہی وہ کہ جو کہتا تھا کہ وہ بندہ اللہ کا ہی اور اُسکا رسول ہی گواہی دیتا ہوں اسکی کہ نہیں کوئی معبود برحق سوائے خدا کے اور تحقیق محمد بندہ اُسکا ہی اور اُسکا رسول ہی پس کہتے ہیں وہ فرشتے کہ ہم جانتے تھے کہ تو یہ بات کہتا تھا پھر فراخی کی جاتی ہی اُسکی قبر میں ستر گز ستر گز میں پھر روشنی کیجاتی ہی واسطے اُسکے بیچ قبر کے پھر کہا جاتا ہی اُسکو کہ سو رہ پس کہتا ہی کہ میں پھر جاونگا طرف گھر والوں اپنے کے پس خبر دوں انکو پس کہتے ہیں وہ دونوں کہ سو رہ مانند سونے دلہن کے کہ نہیں جگاتا اُسکو مگر جو زیادہ تر پیارا ہو طرف اُسکے اہل اُسکے سے یہانتک کہ اُٹھاوے اُسکو اللہ اس لیٹنے کی جگہ سے ۔ اور اگر ہو منافق تو کہتا ہی کہ سنا میں نے لوگوں سے کہتے تھے مثل اسکے پس کہا میں نے مثل اُسکے میں کچھ نہیں جانتا پس کہتے ہیں وہ دونوں فرشتے کہ تحقیق ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہتا تھا پس کہا جاتا ہی واسطے زمین کے کہ مل جا اُسپر پس مل جاتی ہی اُسپر پس مختلف ہوتی ہیں پسلیاں اُسکی سو عذاب کیا جاتا ہی اُس میں یہانتک کہ اُٹھاوے اُسکو اللہ اُسکے لیٹنے کی جگہ سے اور اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور براء بن عازب اور ابی ایوب اور انس اور جابر اور عائشہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہی وہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ عذاب قبر کے کہا ابو عیسی نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے عبید اللہ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی مرجاتا ہی تو سامنے کیا جاتا ہی اُسپر ٹھکانا اُسکا پس اگر ہو وہ بہشت والوں سے تو بہشتیوں کے ٹھکانے سے اور اگر ہو وہ دوزخیوں سے تو دوزخیوں کے ٹھکانے سے پھر کہا جاتا ہی کہ یہ ہی ٹھکانا تیرا یہانتک کہ اُٹھاوے تجھکو اللہ دن قیامت کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو تو اُسکا کیا ثواب ہے

۱ یعنی ملک فتح ہوئے اور بہت سا لوٹ ہاتھ لگی ۱۲ ۲ یعنی ہر چیز میں امور دین اور دنیا سے شفقت میری اُنپر بہت ہی شفقت اُنکی سے اپنی جانوں پر ۱۲ ۳ یعنی چھوڑ گیا ہو اتنا مال کہ قرض اُس سے ادا ہو سکے ۱۲ ۴ یا قریب ہو جاتی ہی ایک طرف قبر کی دوسری طرف سے پس دبا لیتی ہی اُسکو دونوں طرف سے ۱۲ ۵ بعض کہتے ہیں کہ اسوقت حضرت کی صورت اُسکے سامنے

حدثنا يوسف بن عيسى نا علي بن عاصم نا والله محمد بن سوقة عن ابراهيم عن الاسود عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال من عزى مصابا فله مثل اجره **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث علي بن عاصم وروى بعضهم
عن محمد بن سوقة بهذا الاسناد مثله موقوفا ولم يرفعه ويقال اكثر ما ابتلي به علي بن عاصم بهذا الحديث نقموا عليه **باب** ما جاء في
من يموت يوم الجمعة **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي وابو عامر العقدي قالا نا هشام بن سعد عن سعيد
بن ابي هلال عن ربيعة بن سيف عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يموت يوم الجمعة او ليلة الجمعة
الا وقاه الله فتنة القبر **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب وليس اسناده بمتصل ربيعة بن سيف انما يروي عن ابي عبد الرحمن
الحبلي عن عبد الله بن عمر ولا نعرف لربيعة بن سيف سماعا من عبد الله بن عمر **باب** ما جاء في تعجيل الجنازة **حدثنا** قتيبة نا عبد الله
بن وهب عن سعيد بن عبد الله الجهني عن محمد بن عمر بن علي بن ابي طالب عن ابيه عن علي بن ابي طالب ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال له يا علي ثلاث لا تؤخرها الصلوة اذا اتت والجنازة اذا حضرت والايم اذا وجدت لها كفوا **قال** ابو عيسى هذا حديث
غريب وما ارى اسناده متصلا **باب** آخر في فضل التعزية **حدثنا** محمد بن حاتم المؤدب نا يونس بن محمد حدثتنا ام الاسود عن منية ابنة
عبيد بن ابي برزة عن جدها ابي برزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عزى ثكلى كسي بردا في الجنة **قال** ابو عيسى هذا
حديث غريب وليس اسناده بالقوي **باب** ما جاء في رفع اليدين على الجنازة **حدثنا** القاسم بن دينار الكوفي نا اسمعيل بن ابان الوراق
عن يحيى بن يعلى الاسلمي عن ابي فروة يزيد بن سنان عن زيد بن ابي انيسة عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر على جنازة فرفع يديه في اول تكبيرة ووضع اليمنى على اليسرى[1] **قال** ابو عيسى هذا حديث غريب لا نعرفه
الا من هذا الوجه واختلف اهل العلم في هذا فراى اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان يرفع الرجل يديه في كل

حدیث بیان کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا خبردی ہمکو علی بن عاصم نے اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی خبردی ہمکو محمد بن سوقہ نے ابراہیم سے اُسنے روایت
کی اسود سے اُسنے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو تو واسطے اُسکے ہے مانند ثواب اُسکے کہا ابو عیسی نے یہ
حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم سے اور روایت کی بعض نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکی موقوف
اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور کہا جاتا ہے کہ اکثر مبتلا ساتھ اس حدیث کے علی بن عاصم کا ہے عیب کیا ہے لوگوں نے اُس میں **باب** جو شخص کہ جمعہ کے
دن مرے اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عبد الرحمن بن مہدی نے اور ابو عامر عقدی نے اُن دونوں نے کہا حدیث
کی ہمکو ہشام بن سعد نے سعید بن ابی ہلال سے اُسنے روایت کی ربیعہ بن سیف سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں
کوئی مسلمان کہ مرے دن جمعہ کے یا جمعرات کو مگر کہ نگاہ رکھتا ہے اُسکو اللہ فتنہ سے قبر کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد متصل نہیں کہ ربیعہ بن سیف
عبد الرحمن حبلی سے اور عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتا ہے اور ربیعہ بن سیف کا سماع عبد اللہ بن عمر سے ثابت نہیں **باب** جنازہ میں جلدی کرنے کا بیان **حدیث**
بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبردی ہمکو عبد اللہ بن وہب نے سعید بن عبد اللہ جہنی سے اُسنے روایت کی محمد بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تین چیزیں ہیں کہ نہ تاخیر کر اُنکی ایک نماز جبکہ آوے وقت اُسکا دوسرا جنازہ جبکہ حاضر ہو تیسرے بے شوہر عورت جبکہ پاوے تو واسطے
اُسکے کفو کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہیں **باب** تعزیت کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن حاتم نے اُسنے کہا خبردی
ہمکو یونس بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ام الاسود نے منیہ بنت عبید بن ابی برزہ سے اُسنے روایت کی اپنے دادا ابی برزہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص کہ تسلی دے اُس عورت کو کہ مر گیا ہو بیٹا اُسکا تو پہنایا جاویگا لباس خوب بہشت میں کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اسکی اسناد قوی
نہیں **باب** جنازہ پر ہاتھ اٹھانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے اُسنے کہا خبردی ہمکو اسمعیل بن ابان وراق نے یحیی بن یعلی اسلمی سے
اُسنے روایت کی ابی فروہ یزید بن سنان سے اُسنے زید بن ابی انیسہ سے اُسنے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تکبیر کہی ایک جنازہ پر سو اُٹھائے ہاتھ اپنے پہلی تکبیر میں اور رکھا داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ
سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اسکے پس اکثر اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جنازہ کی نماز میں آدمی ہر ایک تکبیر میں ہاتھ اُٹھاوے

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنازہ کی نماز میں سوائے پہلی تکبیر کے ہاتھ نہ اٹھاوے ۱۲

تکبیرۃ علی الجنازۃ وھو قول ابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اھل العلم لایرفع یدیہ الا فی اول مرۃ وھو قول الثوری واھل الکوفۃ وذکر عن ابن المبارک انہ قال فی الصلوۃ علی الجنازۃ لایقبض بیمینہ علی شمالہ ورای بعض اھل العلم ان یقبض بیمینہ علی شمالہ کما یفعل فی الصلوۃ **قال** ابوعیسیٰ یقبض احب الی **باب ماجاء** ان نفس المؤمن معلقۃ بدینہ حتی یقضی عنہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابواسامۃ عن زکریا بن ابی زائدۃ عن سعد بن ابراھیم عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفس المؤمن معلقۃ بدینہ حتی یقضی عنہ **حدثنا** محمد بن بشار نا عبدالرحمن ابن مھدی نا ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن عمر بن ابی سلمۃ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال نفس المؤمن معلقۃ بدینہ حتی یقضی عنہ **قال** ابوعیسیٰ ھذا حدیث حسن وھو اصح من الاول **ابواب النکاح** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** سفیان بن وکیع نا حفص بن غیاث عن الحجاج عن مکحول عن ابی الشمال عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء والتعطر والسواک والنکاح وفی الباب عن عثمان وثوبان وابن مسعود وعائشۃ وعبداللہ بن عمرو جابر وعکاف حدیث ابی ایوب حدیث حسن غریب **حدثنا** محمود بن خداش نا عباد بن العوام عن الحجاج عن مکحول عن ابی الشمال عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث حفص وروی ھذا الحدیث ھشیم ومحمد بن یزید الواسطی وابو معاویۃ وغیر واحد عن الحجاج عن مکحول عن ابی ایوب لم یذکروا فیہ عن ابی الشمال

تکبیر کے اوپر جنازہ کے اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ سوا ے پہلی بار کے پھر ہاتھ نہ اٹھاوے اور یہ قول ثوری اور اہل کوفہ کا ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جنازہ کی نماز میں داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی بلکہ دونوں ہاتھ کھلے چھوڑ دیوے جسکو ارسال کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ اپنے داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ پکڑے جیسے کہ کیا جاتا ہے نماز میں یعنے ہاتھ باندھ کر رکھے **کہا** ابوعیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک بہت پسند ہیں **باب** نفس مومن کا معلق رہتا ہے بدلے قرض اپنے کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے اُس سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابواسامہ نے زکریا سے اُسنے روایت کی سعد بن ابراہیم سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح مومن کی لٹکائی جاتی ہے بدلے قرض اُسکے کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے قرض اُسکا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالرحمن بن مہدی نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی عمرو بن ابی سلمہ سے انے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روح مومن کی لٹکائی جاتی ہے بدلے اپنے قرض کے یہانتک کہ ادا کیا جاوے اُسکی طرف سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ تر صحیح ہے پہلی حدیث سے **ابواب النکاح** یہ باب ہیں نکاح کے بیان ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حفص بن غیاث نے حجاج سے اُسنے روایت کی مکحول سے اُسنے ابی شمال سے اُسنے ابی ایوب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں کہ وہ پیغمبروں کی سنتوں سے ہیں۔ ایک حیا کرنا دوسرا خوشبو لگانا تیسرا مسواک کرنا چوتھا نکاح کرنا اور اس باب میں عثمان اور ثوبان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور جابر اور عکاف سے بھی روایت ہے ابوایوب کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن خداش نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عباد بن عوام نے حجاج سے اُسنے روایت کی مکحول سے اُسنے ابی شمال سے اُسنے ابی ایوب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث حفص کے اور روایت کی ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابومعاویہ وغیرہ نے یہ حدیث حجاج سے اُسنے مکحول سے اُسنے ابی ایوب سے اور نہیں ذکر کیا انھوں نے اسمیں واسطہ ابی شمال کا۔

ف یعنی اپنے مقصود کو نہیں پہونچتا کہ وہ بہشت میں داخل ہونا ہے یا نیکوکاروں کے زمرہ میں داخل ہونا ہے ۱۲ ف نکاح کے معنی ہیں مان اور جمع کرنا اور طلاق کا اطلاق جماع کرنے اور عقد کرنے پر بھی آیا ہے کہ اُنمیں بھی جمع ہونا پایا جاتا ہے اور خلیفہ کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہے وقت توقان کے یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین زنا کا ہو تو نکاح کرنا فرض ہے مگر فرض اور واجب اسی وقت ہے کہ مالک ہو نفقہ اور مہر کا ورنہ نکاح کے ترک کرنے میں گناہ نہیں اور سنت موکدہ ہے حالت اعتدال میں اور اگر نیت زنا سے بچنے کی ہو تو ثواب ہے اور نکاح منعقد ہوتا ہے ساتھ لفظ نکاح کے اور تزویج کے اور ان الفاظ کے ساتھ جو موضوع ہیں واسطے تملیک عین کے فی الحال مانند بیع اور شرا اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتھ اجارہ اور اعارہ اور اباحت اور وصیت کے اور فائدہ نکاح کے پانچ ہیں کم ہونا شہوت کا اور بند بست ہونا گھر کا اور کثرت کنبہ کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبرگیری اہل وعیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا ۱۲ م وغیرہ اور پسندیدہ خصلتیں عورت کی آٹھ ہیں دین اور خلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور ہونا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور قریب کے ناتے سے نہونا ۱۲ مولانا عبدالعزیز رح

وحدیث حفص بن غیاث وعباد بن العوام اصح حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن الاعمش عن عمارة بن عمیر عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد الله بن مسعود قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن شباب لا نقدر علی شیء وقال یا معشر الشباب علیکم بالباءة فانه اغض للبصر واحصن للفرج فمن لم یستطع منکم الباءة فعلیه بالصوم فان الصوم له وجاء هذا حدیث حسن صحیح حدثنا الحسن بن علی الخلال نا عبد الله بن نمیر نا الاعمش عن عمارة نحوه وقد روی غیر واحد عن الاعمش بهذا الاسناد مثل هذا وروی ابو معاویة والمحاربی عن الاعمش عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه باب ماجاء فی النهی عن التبتل حدثنا الحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا انا عبد الرزاق نا معمر عن الزهری عن سعید بن المسیب عن سعد بن ابی وقاص قال رد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لاختصینا هذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابو هشام الرفاعی وزید بن اخزم واسحاق بن ابراهیم البصری قالوا انا معاذ بن هشام عن ابیه عن قتادة عن الحسن عن سمرة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن التبتل وزاد زید بن اخزم فی حدیثه وقرأ قتادة ولقد ارسلنا رسلا من قبلک وجعلنا لهم ازواجا وذریة وفی الباب عن سعد وانس بن مالک وعائشة وابن عباس حدیث سمرة حدیث حسن غریب وروی الاشعث بن عبد الملک هذا الحدیث عن الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ویقال کلا الحدیثین صحیح باب ماجاء فی من ترضون دینه فزوجوه حدثنا

اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی اصح ہے حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اعمش سے اُسنے روایت کی عمارہ بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمان بن یزید سے اُس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم تھے جوان نہ طاقت رکھتے تھے کسی چیز کی مال سے سو فرمایا کہ اے گروہ جوانون کے جو کوئی طاقت رکھے تم مین سے اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر کی تو چاہیئے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈھانکتا ہی نظر کو کہ بیگانی عورت پر نہین پڑتی اور بہت محفوظ رکھتا ہی ستر کو یعنی حرامکاری سے اور جو شخص کہ طاقت نہ رکھے تم مین سے اسباب جماع کی تو اُسکو چاہیے روزے رکھنے پس تحقیق روزہ اُسکے لیے خصی کرنا ہی یعنے جیسے فوطے کوٹنے سے شہوت جاتی رہتی ہی اُسی طرح روزہ رکھنے سے بھی جاتی رہتی ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اعمش نے عمارہ سے مثل اُسکے اور تحقیق روایت کی بہت لوگون نے اعمش سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکی اور روایت کی ابو معاویہ اور محاربی نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی باب نکاح کا ترک کرنا اور عورتون سے انقطاع کرنا منع ہی حدیث بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال وغیرہ نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ رد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کے ترک کرنے کو اور اگر اذن دیتے اُنکو تو البتہ خصی ہوتے ہم یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث بیان کی ہمسے ابو ہشام رفاعی اور زید بن اخزم اور اسحاق بن ابراہیم بصری نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی نکاح کے ترک کرنے سے اور زید بن اخزم نے اپنی حدیث مین یہ لفظ زیادہ کیا ہی اور پڑھی قتادہ نے یہ آیت اور البتہ بھیجے ہمنے رسول پہلے تیرے اور کین ہمنے واسطے اُن کے بیبیان اور اولاد اس باب مین سعد اور انس بن مالک اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہی اور سمرہ کی حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبد الملک نے یہ حدیث حسن سے اُسنے سعد بن ہشام سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکی اور کہا جاتا ہے کہ ہر دونون حدیثین صحیح ہین باب جو شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے پس نکاح کرو اُس سے حدیث بیان کی ہم سے

ف۱ بالغ ہونے کے بعد آدمی جوان کہلاتا ہی اور حد جوانی کی نزدیک امام شافعی رح کے تیس برس کی عمر تک ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک چالیس برس تک ہی ۱۲ ف۲ یعنی اگر حضرت ترک نکاح کی اجازت دیتے تو ہم اُسمین یہانتک مبالغہ کرتے کہ ہم سب خصی ہو جاتے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ خصی ہونے کو جائز سمجھتے تھے مگر واقع مین یہ گمان اُن کا صحیح نہ تھا اسلیے کہ مرد کو خصی ہونا حرام ہی اور اسی طرح ہر جانور غیر ماکول اللحم کو خصی کرنا بھی درست نہین اور ماکول اللحم جانور کو چھوٹی عمر مین خصی کرنا درست ہی نہ بڑی عمر مین امام شافعی کے نزدیک بغیر نکاح کے رہنا افضل ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نکاح کرنا افضل ہی ۱۲ م نووی وغیرہ ف۳ یعنے نکاح کرنا پہلے پیغمبرون کی سنت ہی پس اس کو ترک کرنا لائق نہین ۱۲

قتيبة نا عبد الحميد بن سليمان عن ابن عجلان عن ابن وثيمة النصري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا خطب اليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه الا تفعلوه تكن فتنة في الارض وفساد عريض وفي الباب عن ابي حاتم المزني
وعائشة حديث ابي هريرة قد خولف عبد الحميد بن سليمان في هذا الحديث فرواه الليث بن سعد عن ابن عجلان عن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا قال محمد وحديث الليث اشبه ولم يعد حديث عبد الحميد محفوظا **حدثنا** محمد بن عمرو
نا حاتم بن اسماعيل عن عبد الله بن مسلم بن هرمز عن محمد وسعيد ابني عبيد عن ابي حاتم المزني قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذا جاءكم من ترضون دينه وخلقه فانكحوه الا تفعلوا تكن فتنة في الارض وفساد الا تفعلوا تكن فتنة في
الارض وفساد قالوا يا رسول الله وان كان فيه قال اذا جاءكم من ترضون دينه وخلقه فانكحوه ثلث مرات هذا حديث
حسن غريب وابو حاتم المزني له صحبة ولا نعرف له عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث **باب ما جاء**
في من ينكح على ثلث خصال **حدثنا** احمد بن محمد بن موسى نا اسحاق بن يوسف الازرق نا عبد الملك عن عطاء
عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المرأة تنكح على دينها ومالها وجمالها فعليك بذات الدين تربت يداك وفي الباب
عن عوف بن مالك وعائشة وعبد الله بن عمرو وابي سعيد حديث جابر حديث حسن صحيح **باب ما جاء في النظر**
الى المخطوبة **حدثنا** احمد بن منيع نا ابن ابي زائدة ثني عاصم بن سليمان عن بكر بن عبد الله المزني عن

قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الحمید بن سلیمان نے ابن عجلان سے اُسنے روایت کی ابن وثیمہ نصری سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جسوقت کہ پیغام بھیجے نکاح کا طرف تمہاری وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خلق اُسکے سے پس نکاح کرو اُس سے اور اگر نہ کرو گے تم نکاح
تو ہو گا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا اور اس باب میں ابی حاتم مزنی اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث میں عبد الحمید بن سلیمان مخالفت کیا
گیا ہے پس روایت کیا اسکو لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل امام بخاری نے کہا کہ لیث کی حدیث عمدہ ہے اور
عبد الحمید کی حدیث محفوظ نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عمرو نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمعیل نے عبد اللہ بن مسلم سے اُسنے روایت کی محمد اور
سعید عبید کے دونوں بیٹوں سے اُسنے ابی حاتم مزنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آوے تمہارے پاس وہ شخص کہ راضی ہو تم
دین اُس کے سے اور خلق اُسکے سے یعنے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کرو اُس سے اگر نہ کرو گے تم نکاح تو ہو گا فتنہ زمین میں اور فساد اگر نہ کرو گے
تم نکاح تو ہو گا فتنہ زمین میں اور فساد لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گرچہ ہووے بیچ اس کے کوئی چیز قلت
مال سے یا عدم کفو سے فرمایا جبکہ آوے تمہارے پاس وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خلق اُسکے سے تو نکاح کرو تم اُس سے تین بار
فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو حاتم مزنی کے واسطے تھوڑی صحبت ہے اور نہیں پہچانتے ہم واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس
حدیث کے **باب** تین خصلتوں پر نکاح کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن
یوسف ازرقی نے اُسنے کہا خبر دی عبد الملک نے عطاء سے اُسنے روایت کی جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق نکاح
کی جاتی ہے عورت دین اپنے پر اور مال اپنے پر اور جمال اپنے پر پس نکاح کر تو دین والی سے خاک آلودہ ہوں دونوں ہاتھ تیرے
اور اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی سعید سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب**
مخطوبہ کی طرف نظر کرنے کا بیان یعنے جس عورت کے واسطے نکاح کا پیغام دیا ہو اُسکو دیکھنا **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی زائدہ نے اُسنے کہا **حدیث** کی مجھکو عاصم بن سلیمان نے بکر بن عبد اللہ مزنی سے

سلہ یہ خطاب ہے اولیاء عورتوں کو کہ جب کوئی نکاح کا پیغام بھیجے اور نکاح طلب کرے تمہاری بیٹی یا بہن سے یا مانند اُسکے سے اور وہ شخص دیندار اور خلیق ہو تو اُس سے نکاح کر دو اور اگر
ایسے شخص سے نکاح نکرو گے بلکہ مال و جاہ پر نظر کرو گے جیسے دنیا دار کرتے ہیں تو اکثر عورتیں رہینگی بغیر خاوندکے اور اکثر مرد بغیر بیویوں کے پس زنا ہو گا بہت اور لاحق ہو گی عار اور غیرت اولیاء
کو پس ہلاک کرینگے اُسکو کہ عار دلاوے گا پس واقع ہو گا فتنہ اور جنگ جدال اور طیبی نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے واسطے امام مالک کے وہ کہتے ہیں کہ نہ رعایت کریں کفو کی مگر دین کی
فقط اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ رعایت کریں چار چیزوں کی دین اور حریت اور نسب اور حرفہ یعنے کسب اور اگر راضی ہو عورت اور ولی ان کا غیر کفو سے تو نکاح صحیح ہو جاویگا ۱۲ ع سلہ
یعنی لوگوں کی عادت ہے کہ عورتوں کے نکاح کرنے میں رغبت کرتے ہیں مال اور جمال اور نسب کی پس دیندار کو لائق ہے کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور یہ جو آیا ہے کہ جمال کے سبب سے عورت سے نکاح

المغیرة بن شعبة انه خطب امرأة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انظر الیہا فانہ احری ان یؤدم بینکما وفی الباب عن محمد بن مسلمة وجابر وانس وابی حمید وابی ہریرة هذا حدیث حسن وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا الحدیث وقالوا لا باس ان ینظر الیہا مالم یر منها محرما وهو قول احمد واسحاق ومعنی قوله احری ان یؤدم بینکما قال احری ان تدوم المودة بینکما **باب ما جاء فی اعلان النکاح** **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا ابو بلج عن محمد بن حاطب الجمحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل ما بین الحلال والحرام الدف والصوت وفی الباب عن عائشة وجابر والربیع بنت معوذ وحدیث محمد بن حاطب حدیث حسن وابو بلج اسمه یحیی بن ابی سلیم ویقال ابن سلیم ایضا ومحمد بن حاطب قد رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو غلام صغیر **حدثنا** احمد بن منیع نا یزید بن هارون نا عیسی بن میمون عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا هذا النکاح واجعلوه فی المساجد واضربوا علیه بالدفوف هذا حدیث حسن غریب فی هذا الباب وعیسی بن میمون الانصاری یضعف فی الحدیث وعیسی بن میمون الذی یروی عن ابن ابی نجیح التفسیر هو ثقة **حدثنا** حمید بن مسعدة البصری نا بشر بن المفضل نا خالد بن ذکوان عن الربیع بنت معوذ قالت جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علی غداة بنی بی فجلس علی فراشی کمجلسک منی وجویریات لنا یضربن بدفوفهن ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر الی ان قالت احداهن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال لها اسکتی عن هذه وقولی التی کنت تقولین قبلها وهذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء للمتزوج** **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ وبارک علیک

اُسنے روایت کی مغیرہ بن شعبہ سے کہ اُسنے نکاح کا پیغام بھیجا ایک عورت کو یعنی منگنی کے لیے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھ تو طرف اُس عورت کے پس دیکھنا زیادہ تر لائق ہی ساتھ اُسکے کہ الفت ڈالی جاوے درمیان تمھارے اور اس باب میں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابی حمید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن ہی اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہیں کہ نکاح سے پہلے عورت کے دیکھنے میں کچھ ڈر نہیں جبتک کہ نہ دیکھے اس سے حرام جگہ کو اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور معنی اسکے یہ ہیں کہ دیکھنا زیادہ تر لائق ہی ساتھ اسکے کہ ہمیشہ رہے الفت درمیان تمھارے **باب** نکاح کے ظاہر کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو بلج نے محمد بن حاطب جمحی سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرق درمیان حلال اور حرام کے دف بجانا اور آواز کرنا ہی اور اس باب میں عائشہ اور جابر اور ربیع بنت معوذ سے روایت ہی اور محمد بن حاطب کی حدیث حسن ہی اور ابو بلج کا نام یحیی بن ابی سلیم ہی اور کہا جاتا ہی ابن سلیم بھی اور محمد بن حاطب نے حضرت کو چھوٹی عمر میں دیکھا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عیسی بن میمون نے قاسم بن محمد سے اُسنے روایت کی عائشہ رضی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اسکو مسجدوں میں اور بجایا کرو وقت نکاح کے دف یہ حدیث حسن غریب ہے اس باب میں اور عیسی بن میمون انصاری ضعیف کیا جاتا ہی حدیث میں اور عیسی بن میمون جو ابی نجیح سے روایت کرتا ہی وہ ثقہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو خالد بن ذکوان نے ربیع بنت معوذ سے کہا کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے یعنی ہمارے گھر میں اُسوقت کہ لائی گئی میں خاوند کے گھر میں پھر بیٹھے میرے بچھونے پر مانند بیٹھنے تیرے کے بہ نسبت میرے یعنی جیسے تو میرے بچھونے پر بیٹھا ہی اُسی طرح حضرت بیٹھے تھے یہ بات اُسنے خالد سے کہی اور ہماری قوم کی چھوکریاں دف بجاتی تھیں اور بیان کرتی تھیں خوبیاں اور شجاعت انکی جو مارے گئے تھے ہمارے باپوں سے دن جنگ بدر کے یہانتک کہ ان میں سے ایک نے کہا اور بیچ ہمارے نبی ہیں کہ جانتے ہیں اُس چیز کو جو ہونے والی ہی کل کو پس فرمایا حضرت نے کہ چپ ہو اس بات سے اور کہو وہ چیز کہ تھی تو کہتی پہلے اس سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** نکاح کرنیوالے مرد کو کیا کہا جاوے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ دعا دیتے کسی کو جبکہ نکاح کرتا تو فرماتے کہ برکت کرے اللہ واسطے تیرے اور برکت کرے اوپر تیرے

ف مراد آواز کرنے سے گانا ہی یا ذکر کرنا اور مشہور کرنا نکاح لوگوں میں اور یہ مراد نہیں کہ بغیر آواز دف کے نکاح ہوتا ہی نہیں اسلیے کہ نکاح دو گواہوں کے سامنے بھی ہو جاتا ہی بلکہ مراد اس سے رغبت دلانی ہی ساتھ ظاہر کرنے کے اور مشہور کرنے کی یہ ہی کہ جس مکان میں نکاح ہو دوسرے مکان میں معلوم ہو جاوے کہ وہ دف بجانے سے معلوم ہو جاتا ہی اور یہ ضرور نہیں کہ محلوں اور شہروں میں معلوم ہو

وجمع بینکما فی خیر وفی الباب عن عقیل بن ابی طالب حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فیما یقول اذا دخل علی اهله **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو ان احدکم اذا اتی اهله قال بسم الله اللهم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فان قضی الله بینهما ولد لم یضره الشیطان هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الاوقات التی یستحب فیها النکاح **حدثنا** بندار نا یحیی بن سعید نا سفیان عن اسماعیل بن امیة عن عبدالله بن عروة عن عروة عن عائشة قالت تزوجنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شوال وبنی بی فی شوال وکانت عائشة تستحب ان یبنی بنسائها فی شوال هذا حدیث حسن صحیح لانعرفه الا من حدیث الثوری عن اسمعیل **باب** ماجاء فی الولیمة **حدثنا** قتیبة نا حماد بن زید عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رای علی عبدالرحمن بن عوف اثر صفرة فقال ما هذا فقال انی تزوجت امرأة علی وزن نواة من ذهب فقال بارك الله لك اولم ولو بشاة وفی الباب عن ابن مسعود وعائشة وجابر وزهیر بن عثمان حدیث انس حدیث حسن صحیح وقال احمد بن حنبل وزن نواة من ذهب وزن ثلثة دراهم وثلث وقال اسحاق هو وزن خمسة دراهم **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن وائل بن داؤد عن ابیه نوف عن الزهری عن انس بن مالك

اور جمع کرے درمیان تمھارے بیچ بہتری کے اور اس باب میں عقیل بن ابی طالب سے بھی حدیث آئی ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جب کوئی مرد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو کیا کہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے منصور سے اُس نے روایت کی سالم بن ابی جعد سے اُس نے کریب سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان جب ارادہ کرے صحبت کا اپنی بیوی سے تو یہ دعا پڑھے شروع اللہ کے نام سے الٰہی بچا رکھ ہمکو شیطان سے اور بچا شیطان سے ہماری اولاد کو سو اگر البتہ جورو اور خاوند کے درمیان کوئی لڑکا قسمت میں ہوگا تو اُسکو شیطان ہرگز ضرر نہ پہونچا سکے گا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اُن وقتوں کا بیان جن میں مستحب ہے نکاح کرنا **حدیث** بیان کی ہمسے بندار نے اس نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے اسماعیل بن اُمیہ سے اُس نے روایت کی عبداللہ بن عروہ سے اُس نے عروہ سے اُس نے عائشہ رضہ سے کہا کہ نکاح کیا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے شوال[2] کے اور گھر میں لائے مجھکو بیچ مہینے شوال کے اور تھی عائشہ رضہ کہ مستحب رکھتی تھیں یہ کہ گھر میں لائی جاویں عورتیں اُن کی بیچ مہینے شوال کے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ثوری سے اُس نے اسماعیل سے **باب** ولیمہ[3] کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے ثابت نے اُس سے روایت کی انس بن مالک رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبدالرحمان بن عوف پر نشان زردی کا یعنے اُسکے بدن و یا کپڑے کو زعفران لگی تھی پس فرمایا کیا[4] ہے یہ سو عبدالرحمان نے کہا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اوپر ہم وزن نواۃ کے سونے سے سو حضرت نے فرمایا کہ برکت کرے اللہ واسطے تیرے ولیمہ کر یعنے کھانا پکا کر کھلا لوگوں کو اگرچہ ایک بکری ہو - اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زہیر بن عثمان سے بھی روایت ہے - اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے - اور احمد بن حنبل نے کہا کہ وزن نواۃ کا سونے سے وزن تین درہم اور ثلث کا ہے اور اسحاق نے کہا کہ وہ وزن پانچ درم کا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُس نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے وائل ابن داؤد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ نوف سے اُسنے زہری سے اُسنے انس بن مالک رض سے

[1] یعنے رحمت ہو تمپر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور جمع کرے کہ تم طاعت کرتے رہو اور آپس میں سلوک کرتے رہو اور صحت اور عافیت سے رہو ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو جہلا شوال کے مہینے میں نکاح کرنے کو نحس جانتے ہیں تو یہ عقیدہ باطل ہے بلکہ مستحب ہے اسمیں نکاح کرنا اور زفاف کرنا ۱۲ [3] ولیمہ اس کھانے کو کہتے ہیں کہ نکاح میں کھلایا جاتا ہے اور ولیمہ کے معنے اجتماع کے ہیں اور چونکہ یہ کھانا بھی وقت جمع ہونے زوجین کے کھلایا جاتا ہے اس لیے اسکو ولیمہ کہتے ہیں اور اکثر علما اس پر ہیں کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضے مستحب کہتے ہیں اور بعضے واجب کہتے ہیں اور وقت ولیمہ کا بعض کے نزدیک بعد دخول کے ہے اور بعضے کہتے ہیں وقت عقد کے بھی اور بعد دخول کے بھی اور اسمیں اختلاف ہے کہ تکرار درست ہے یا نہیں بعضے کہتے ہیں کہ دو روز سے زیادہ مکروہ ہے اور مالکیہ کہتے ہیں کہ سات دن تک درست ہے اور مختار یہ ہے کہ موافق حال خاوند کے ہو ۱۲ ح ذربن العرب [4] احتمال ہے کہ یہ محض استفہام ہو اور احتمال ہے کہ مراد اس سے انکار ہو سو اس نے جواب دیا کہ میں نے قصداً نہیں کیا بلکہ دُلھن کی مخالطت سے لگ گئی یا بدون اطلاع کے اور وزن نواۃ کے یعنے برابر گٹھلی کھجور کے سونا مقرر کیا ہے یعنے مہر اور وزن

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی صفیۃ بنت حیی بسویق وتمر ھذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن یحیی نا الحمیدی عن سفیان نحو ھذا وقد روی غیر واحد ھذا الحدیث عن ابن عیینۃ عن الزھری عن انس ولم یذکروا فیہ عن وائل عن ابیہ نوف وکان سفیان بن عیینۃ یدلس فی ھذا الحدیث فربما لم یذکر فیہ عن وائل عن ابیہ وربما ذکرہ **حدثنا** محمد بن موسی البصری نا زیاد بن عبد اللہ نا عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمن عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ ومن سمع سمع اللہ بہ حدیث ابن مسعود لانعرفہ مرفوعا الا من حدیث زیاد بن عبد اللہ وزیاد بن عبد اللہ کثیر الغرائب والمناکیر سمعت محمد بن اسماعیل یذکر عن محمد بن عقبۃ قال قال وکیع زیاد بن عبد اللہ مع شرفہ یکذب فی الحدیث **باب** ما جاء فی اجابۃ الداعی **حدثنا** ابو سلمۃ یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن اسماعیل بن امیۃ عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوا الدعوۃ اذا دعیتم وفی الباب عن علی وابی ھریرۃ والبراء وانس وابی ایوب حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی من یجیء الی الولیمۃ بغیر دعوۃ **حدثنا** ھناد نا ابو معویۃ عن الاعمش عن شقیق عن ابی مسعود قال جاء رجل یقال لہ ابو شعیب الی غلام لہ لحام فقال اصنع لی طعاما یکفی خمسۃ فانی رایت فی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجوع فصنع طعاما ثم ارسل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ وجلساءہ الذین معہ فلما قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتبعھم رجل لم یکن معھم حین دعوا فلما انتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الباب قال لصاحب المنزل انہ اتبعنا رجل لم یکن معنا حین دعوتنا فان اذنت لہ دخل قال فقد اذنا لہ فلیدخل ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عمر **باب** ما جاء فی تزویج الابکار

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا صفیہ بنت حیی پر ساتھ ستو اور کھجور کے یہ حدیث حسن غریب ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حمیدی نے سفیان سے مثل اسکے اور تحقیق روایت کی بہت لوگون نے یہ حدیث ابن عیینہ سے اُسنے زہری سے اُسنے انس سے اور نہین ذکر کیا اُنھون نے اسمین واسطہ وائل اور اُسکے باپ نوف کا اور تھا سفیان بن عیینہ تدلیس کرتا بیچ اس حدیث کے سو کبھی نہین ذکر کیا اُسمین واسطہ عن ابیہ کا اور کبھی ذکر کیا اُسکو **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن موسیٰ بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زیاد بن عبد اللہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عطاء بن سائب نے ابی عبد الرحمان سے اُسنے روایت کی ابن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا پہلے دن[1] کا حق ہی اور کھانا دوسرے دن کا سنت ہی اور کھانا تیسرے دن کا سُنانا ہی اور جو کوئی سُناوے سناویگا اللہ اُسکو۔ حدیث ابن مسعود کو ہم مرفوع نہین جانتے مگر حدیث زیاد بن عبد اللہ سے اور زیاد بن عبد اللہ بہت غریب اور منکر حدیثون والا ہی اور سنا مین نے بخاری سے کہ ذکر کرتا تھا محمد بن عقبہ سے کہ وکیع نے کہا کہ زیاد بن عبد اللہ باوجود شریف ہونے کے جھوٹھ بولتا ہی حدیث مین **باب** دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے اسمٰعیل بن اُمیہ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤ تم دعوت مین جبکہ دعوت کئے جاؤ تم اور اس باب مین علیؓ اور ابی ہریرہ اور براء اور انس اور ابی ایوب سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** جو شخص کہ بدون دعوت کے ولیمہ مین جاوے تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی شقیق سے اُسنے ابی مسعود سے کہ آیا ایک مرد جو کہا جاتا تھا اُسکو ابو شعیب طرف غلام اپنے کے کہ گوشت بیچتا تھا سو کہا اُس شخص نے غلام کو کہ طیار کر مجوب کہنے میرے کے کھانا جو کفایت کرے پانچ آدمیون کو کہ تحقیق مین نے دیکھا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مین نشان بھوک کا سو اُس غلام نے اُسکے کہنے سے کھانا طیار کیا پھر کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپکی دعوت کی اور اُنکی جو آپ کے ساتھ بیٹھے تھے سو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلنے کو کھڑے ہوئے تو ایک شخص اُنکے پیچھے لگا جو دعوت کرنے کے وقت اُنکے ساتھ نہ تھا سو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب دعوت کے دروازے پر پہونچے تو حضرت نے گھر والے کو کہا کہ پیچھے لگا ہمارے ایک شخص کہ نہ تھا ساتھ ہمارے جبکہ دعوت کی تو نے ہمکو سو اگر اجازت دے تو واسطے اُسکے تو داخل ہووے ورنہ نہین سو گھر والے نے کہا کہ تحقیق ہمنے اجازت دی اُسکو پس چاہیے کہ داخل ہووے گھر مین یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہی **باب** کنواری عورت سے نکاح کرنے کا بیان

[1] حق ہی یعنی پہلے روز کھانا کھلانا اور قبول کرنا واجب ہی یا سنت ہی بحسب اختلاف علماء کے اور دوسرے دن کا کھانا مستحب ہی اور تیسرے دن کا کھانا اسلیے ہوتا ہی کہ لوگ سنین اور تعریف کرین اور

حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله قال تزوجت امرأة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال اتزوجت يا جابر فقلت نعم قال بكرا ام ثيبا فقلت لا بل ثيبا فقال هلا جارية تلاعبها وتلاعبك فقلت يا رسول الله ان عبد الله مات وترك سبع بنات او تسعا فجئت بمن يقوم عليهن فدعا لي وفي الباب عن ابي بن كعب وكعب بن عجرة حديث جابر حديث حسن صحيح باب ما جاء لا نكاح الا بولي حدثنا علي بن حجر نا شريك بن عبد الله عن ابي اسحاق ح وثنا قتيبة نا ابو عوانة عن ابي اسحاق ح وثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي عن اسرائيل عن ابي اسحاق ح وثنا عبد الله بن ابي زياد نا زيد بن حباب عن يونس بن ابي اسحاق عن ابي اسحاق عن ابي بردة عن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نكاح الا بولي وفي الباب عن عائشة وابن عباس وابي هريرة وعمران بن حصين وانس حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ابن جريج عن سليمان عن الزهري عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة نكحت بغير اذن وليها فنكاحها باطل فنكاحها باطل فنكاحها باطل فان دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها فان اشتجروا فالسلطان ولي من لا ولي له هذا حديث حسن وقد روى يحيى بن سعيد الانصاري ويحيى بن ايوب وسفيان الثوري وغير واحد من الحفاظ عن ابن جريج نحو هذا وحديث ابي موسى حديث فيه اختلاف رواه اسرائيل وشريك بن عبد الله وابو عوانة وزهير بن معاوية وقيس بن الربيع عن ابي اسحاق عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم ورواه اسباط بن محمد وزيد بن حباب عن يونس بن ابي اسحاق عن ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى

حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی جابر بن عبداللہ سے کہا کہ نکاح کیا مین نے ایک عورت سے سو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا سو فرمایا کہ کیا نکاح کیا تو نے اے جابر مین نے کہا ہان فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے کہ پہلے خاوند کر چکی ہو سو مین نے کہا کہ کنواری نہین بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہے فرمایا کیون نہین نکاح کیا تو نے کنواری سے کہ کھیلتا تو اُس سے اور وہ کھیلتی تجھسے سو مین نے کہا یا رسول اللہ تحقیق عبداللہ مر گیا اور چھوڑین اُسنے سات لڑکیان یا نو لڑکیان سو لایا ہین اُسکو جو انکی خبر گیری کرے سو آپ نے میرے لیے دعا کی اور اس باب مین ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے۔ اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** نہین نکاح ہوتا بدون ولی کے **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شریک بن عبداللہ نے ابی اسحاق سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے ابو اسحق سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے بندار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدالرحمن بن مہدی نے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے ح اور حدیث بیان کی ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے یونس بن ابی اسحاق سے اُس نے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین نکاح ہوتا بغیر ولی کے اور اس باب مین عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی سلیمان سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کرے اپنا بدون اذن ولی اپنے کے تو نکاح اسکا باطل ہے نکاح اسکا باطل ہے نکاح[1] اُسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کرے اُس عورت سے تو واسطے اسکے ہے مہر بسبب اسکے کہ فائدہ اُٹھایا اُسنے شرمگاہ اُسکی سے پھر اگر اختلاف کرین ولی اُسکے نکاح مین تو بادشاہ ولی ہے اُسکا کہ نہین اُسکا کوئی ولی اور یہ حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی ہے یحییٰ بن سعید اور یحییٰ بن ایوب اور سفیان ثوری وغیرہ حافظون نے ابن جریج سے مثل اسکے اور ابی موسیٰ کی حدیث مین اختلاف ہے کہ روایت کیا ہے اُسکو اسرائیل اور شریک بن عبداللہ اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن ربیع نے ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اُسکو اسباط بن محمد اور زید بن حباب نے یونس بن ابی اسحاق سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی

ف۱ حنفیہ کہتے ہین کہ یہ حدیث غیر بالغہ اور غیر عاقلہ کے حق مین ہے یعنی نابالغ لڑکی اور دیوانی کا نکاح بغیر اذن ولی کے نہین ہوتا اور امام شافعی اور احمد کہتے ہین کہ یہ حکم سب عورتون کو شامل ہے پس نہین نکاح ہوتا مگر ساتھ عقد کرنے ولی کے اور نہین نکاح ہوتا ساتھ عبارت عورتون کے خواہ اصیلہ ہون یا وکیلہ امام سیوطی نے کہا کہ جمہور علما نے اس کو حمل کیا ہے نفی صحت پر اور ابو حنیفہ نے نفی کمال پر ۱۲ ع ف۲ آپ نے تین بار نکاح باطل فرمایا واسطے تاکید اور مبالغہ کے معلوم ہوا کہ بدون ولی کے نکاح بالکل درست نہین ہوتا اور حاصل اخیر ترجمہ حدیث کا یہ ہے کہ اولیا

ابو عبیدۃ الحداد عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ عن ابی اسحاق وقد روی عن یونس بن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی شعبۃ والثوری عن ابی اسحاق عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانکاح الا بولی وقد ذکر بعض اصحاب سفیان عن سفیان عن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابی موسی ولا یصح ورِوایۃ ھؤلاء الذین رووا عن ابی اسحاق عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانکاح الا بولی عندی اصح لان سماعھم من ابی اسحاق فی اوقات مختلفۃ وان کان شعبۃ والثوری احفظ واثبت من جمیع ھؤلاء الذین رووا عن ابی اسحاق ھذا الحدیث فان روایۃ ھؤلاء عندی اشبہ واصح لان شعبۃ والثوری سمعا ھذا الحدیث من ابی اسحاق فی مجلس واحد ومما یدل علی ذلک حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبا نا شعبۃ قال سمعت سفیان الثوری یسال ابا اسحاق اسمعت ابا بردۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانکاح الا بولی فقال نعم فدل ھذا الحدیث علی ان سماع شعبۃ والثوری ھذا الحدیث فی وقت واحد واسرائیل ھو ثبت فی ابی اسحاق سمعت محمد بن المثنی یقول سمعت عبد الرحمٰن بن مھدی یقول مافاتنی الذی فاتنی من حدیث الثوری عن ابی اسحاق الا لما اتکلت بہ علی اسرائیل لانہ کان یاتی بہ اتم وحدیث عائشۃ فی ھذا الباب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانکاح الا بولی حدیث حسن وروی ابن جریج عن سلیمان بن موسی عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی الحجاج بن ارطاۃ وجعفر بن ربیعۃ عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وقد تکلم بعض اھل الحدیث فی حدیث الزھری عن عروۃ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن جریج ثم لقیت الزھری فسألتہ فانکرہ فضعفوا ھذا الحدیث من اجل ھذا وذکر عن یحیی بن معین انہ قال لم یذکر ھذا الحرف عن ابن جریج الا اسمعیل بن ابراھیم قال یحیی بن معین وسماع اسماعیل بن ابراھیم عن ابن جریج لیس بذاک انما صحح کتبہ

ابو عبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور نہیں ذکر کیا انھین واسطہ ابی اسحاق کا اور تحقیق روایت کی گئی ہے یونس بن ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے اُس نے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں نکاح بدون ولی کے اور ذکر کیا ہے بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اور نہیں صحیح ہے یہ روایت اور روایت اُن لوگونکی جنھون نے ابی اسحاق سے روایت کی اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں نکاح بغیر اذن ولی کے نزدیک میرے زیادہ تر صحیح ہے سواسطے کہ انھوں نے ابی اسحاق سے مختلف وقتون مین سنا ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری زیادہ تر حافظ اور ثابت ہین اُن لوگونسے جنھون نے یہ حدیث ابی اسحاق سے روایت کی پس تحقیق روایت انکی نزدیک میرے زیادہ مشابہ اور زیادہ صحیح ہے اسلیے کہ شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے ایک مجلس مین سنی ہے اور اس خبر سے کہ دلالت کرتی ہے اوپر اس دعویٰ کے یہی ہے جو کہ حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اُسنے کہا سنا مین نے سفیان ثوری سے کہ سوال کرتا تھا ابی اسحاق سے کہ کیا سنا ہے تونے ابی بردہ سے کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں نکاح بغیر اذن ولی کے سو اُسنے کہا کہ ہان سنا ہے پس دلالت کی اس حدیث نے کہ شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو ایک وقت مین سنا ہے اور اسرائیل مثبت ہے ابی اسحاق مین سنا مین نے محمد بن مثنیٰ سے کہتا تھا سنا مین نے عبدالرحمن بن مہدی سے کہتا تھا کہ نہین فوت ہوئی مجھسے وہ چیز کہ فوت ہوئی حدیث ثوری سے جو ابی اسحاق سے روایت کی ہے مگر کہ بھروسا کیا مین نے اوپر اسرائیل کے سواسطے کہ وہ اسکو پورا بیان کرتا تھا اور حدیث عائشہ رضی کی اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہین نکاح مگر ساتھ اذن ولی کے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی حجاج بن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور تحقیق کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے بیچ حدیث زہری کے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابن جریج نے کہ پھر ملا مین زہری سے اور پوچھا مین نے اُس سے سو انکار کیا اُسنے اُس سے سو ضعیف کیا ہے محدثین نے اس حدیث کو اسوجہ سے اور ذکر کیا گیا ہے یحییٰ بن معین سے کہ کہا نہین ذکر کیا اُس حرف کو ابن جریج سے مگر اسمٰعیل بن ابراہیم نے اور یحییٰ بن معین نے کہا کہ سماع اسمٰعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے صحیح نہین سوائے اسکے نہین کہ صحیح کیا اُسنے کتابوں اپنی کو

ف۱ یعنے یہ کہ پھر مین زہری سے ملا اور اس سے پوچھا تو اس نے انکار کیا ۱۲

عہ یعنی بعض نسخوں میں بجائے ابی موسیٰ کے ابی بردہ ہے ۱۲

علی کُتُب عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد ماسمع من ابن جریج وضعف یحیی روایة اسمعیل بن ابراہیم عن ابن جریج والعمل فی ھذا الباب علی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب و عبد اللہ بن عباس و ابو ھریرة وغیرھم وھکذا روی عن بعض فقھاء التابعین انھم قالوا لا نکاح الا بولی منھم سعید بن المسیب والحسن البصری و شریح وابراھیم النخعی و عمر بن عبد العزیز وغیرھم وبھذا یقول سفیان الثوری والاوزاعی و مالک و عبد اللہ بن المبارک والشافعی و احمد و اسحاق **باب** ماجاء لا نکاح الا ببینة **حدثنا** یوسف بن حماد المعنی البصری نا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن جابر بن زید عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البغایا اللاتی ینکحن انفسھن بغیر بینة قال یوسف بن حماد رفع عبد الاعلی ھذا الحدیث فی التفسیر و اوقفه فی کتاب الطلاق ولم یرفعه **حدثنا** قتیبة نا غندر عن سعید نحوہ ولم یرفعه وھذا اصح ھذا حدیث غیر محفوظ ولا نعلم احدا رفعه الا ما روی عن عبد الاعلی عن سعید عن قتادة مرفوعا وروی عن عبد الاعلی عن سعید ھذا الحدیث موقوفا والصحیح ما روی عن ابن عباس قوله لا نکاح الا ببینة وھکذا روی غیر واحد عن سعید بن ابی عروبة نحو ھذا موقوفا وفی الباب عن عمران بن حصین و انس و ابی ھریرة والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم من التابعین وغیرھم قالوا لا نکاح الا بشھود لم یختلفوا فی ذلک عندنا من مضی منھم الا قوما من المتاخرین من اھل العلم وانما اختلف اھل العلم فی ھذا اذا اشھد واحد بعد واحد فقال اکثر اھل العلم من اھل الکوفة وغیرھم لا یجوز النکاح حتی یشھد الشاھدان معا عند عقدة النکاح وقد رای بعض اھل المدینة اذا اشھد واحد بعد واحد انه جائز اذا اعلنوا ذلک وھو قول مالک

اوپر کتابوں عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد کے نہیں سُنا اُسنے ابن جریج سے اور ضعیف کیا یحیی نے روایت اسمٰعیل بن ابراہیم ابن جریج سے اور عمل اس باب میں اوپر حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے کہ نہیں نکاح مگر ساتھ ولی کے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اُنھیں میں سے ہیں عمر فاروق اور حضرت علی اور ابن عباس اور ابو ہریرہ وغیرہ اور اسی طرح روایت کی گئی ہے بعض فقہار تابعین سے کہ انھوں نے کہا کہ نہیں ہوتا نکاح مگر ساتھ اذن ولی کے انھیں میں سے ہیں سعید بن مسیب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبد العزیز وغیرہ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** نہیں نکاح بغیر گواہوں[1] کے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن حماد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلی نے سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے جابر بن زید سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کرنے والی ہیں وہ عورتیں کہ نکاح کرتی ہیں اپنا بغیر شاہدوں کے یوسف بن حماد نے کہا کہ عبد الاعلی نے یہ حدیث تفسیر میں مرفوع کی ہے اور کتاب الطلاق میں موقوف بیان کی ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو غندر نے سعید سے مثل اُسکے اور نہیں مرفوع کیا اسکو اور یہ زیادہ تر صحیح ہے اور مرفوع محفوظ نہیں نہیں جانتے ہم کہ کسی نے اسکو مرفوع کیا ہو۔ مگر عبد الاعلی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث عبد الاعلی سے اُسنے سعید سے موقوف اور صحیح ابن عباس سے قول اُسکا ہی یعنی حضرت کا یہ فرمان کہ نہیں نکاح بغیر گواہوں کے اور اسی طرح روایت کی ہو بہت لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے مثل اُسکے موقوف اور اس باب میں عمران بن حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہو اور عمل اسی پر ہو نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے اور جو انکے پیچھے ہیں تابعین وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں[2] نکاح ہوتا مگر ساتھ گواہوں کے نہیں اختلاف کیا اسمین کسی نے نزدیک ہمارے جو انمین سے پہلے گذرے ہیں مگر ایک قوم اہل علم کی متاخرین سے اور سوا اسکے نہیں کہ یہ اختلاف اُن کا صرف اُسی وقت ہی جبکہ گواہ رکھا جاوے ایک بعد دوسرے کے سو اکثر اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہی نکاح یہانتک کہ حاضر ہوں دو گواہ اکٹھے وقت منعقد ہونے نکاح[3] کے اور بعض لوگ اہل مدینہ سے کہتے ہیں کہ اگر ایک کے بعد دوسرا گواہ ہو یعنی اول ایک گواہ کے سامنے ایجاب وقبول ہوا اور وہ چلا گیا پھر دوسرا آیا اور اُسکے سامنے ایجاب وقبول ہوا تو یہ نکاح جائز ہی جبکہ لوگوں میں ظاہر کریں اسکو اور یہ قول امام مالک

[1] اور بہ ابہ مین ہو کہ گواہی شرط ہو نکاح مین کہ بغیر اُسکے نکاح درست نہین واسطے اس حدیث کے کہ نہین نکاح بغیر گواہون کے امام مالک کہتے ہین کہ نکاح مین اعلان شرط ہے گواہی شرط نہین اور ضرور ہے کہ گواہ بالغ ہو اور مسلمان ہو اور عاقل ہو اور عدالت گواہ کی شرط نہین اور امام شافعی کہتے ہین کہ عدالت شرط ہے اور اسی طرح عورت کی گواہی شافعی کے نزدیک درست نہین اور حنیفہ کے نزدیک درست ہو ۱۲ [2] امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک نکاح مین گواہ رکھنا شرط ہو بدون گواہ کے

بن انسؓ هكذا قال اسحاق بن ابراهيم فيما حكى عن اهل المدينة وقال بعض اهل العلم شهادة رجل و امرأتين تجوز في النكاح وهو
قول احمد واسحاق **باب** ماجاء في خطبة النكاح **حدثنا** قتيبة نا عبثر بن القاسم عن الاعمش عن ابي اسحاق عن ابي الاحوص عن
عبد الله قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد في الصلوة والتشهد في الحاجة قال التشهد في الصلوة التحيات لله والصلوات
والطيبات السلام عليك ايها النبي و رحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله
والتشهد في الحاجة ان الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا وسيئات اعمالنا من يهدي الله فلا مضل له ومن يضلله
فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله قال ويقرأ ثلاث آيات قال عبثر ففسرها سفيان الثوري
اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون اتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله كان عليكم رقيبا اتقوا الله
وقولوا قولا سديدا الآية وفي الباب عن عدي بن حاتم حديث عبد الله حديث حسن رواه الاعمش عن ابي
اسحاق عن ابي الاحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم رواه شعبة عن ابي اسحاق عن ابي عبيدة عن عبد الله
عن النبي صلى الله عليه وسلم وكلا الحديثين صحيح لان اسرائيل جمعهما فقال عن ابي اسحاق عن ابي الاحوص وابي عبيدة عن عبد الله بن مسعود
عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد قال بعض اهل العلم ان النكاح جائز بغير خطبة وهو قول سفيان الثوري وغيره من اهل العلم **حدثنا**

بن انس کا ہے اور اسیطرح کہا اسحاق ابن ابراہیم نے بیچ اسکے کہ حکایت کی گئی ہے اہل مدینہ سے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ ایک مرد اور دو عورتون کی
گواہی نکاح مین جائز ہے اور یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے **باب** نکاح کے خطبہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی
ہمکو عبثر بن قاسم نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے ابی احوص سے اُسنے عبد اللہ سے کہا کہ سکھلائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تشہد پڑھنی نماز مین اور تشہد پڑھنی حاجت مین کہا عبد اللہ نے تشہد پڑھنی نماز مین یہ ہے کہ سب عبادتین قولیہ اور سب عبادتین بدنیہ
اور سب عبادتین مالیہ واسطے اللہ کے ہین سلام ہو تم پر اے نبی اور رحمت اُسکی اور برکتین اُسکی سلام ہو ہمپر اور سب نیک بندون پر
گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ محمد بندہ اللہ کا ہے اور اُس کا
رسول ہے اور تشہد پڑھنی حاجت مین ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے مدد چاہتے ہین ہم اُس سے اور بخشش مانگتے ہین ہم اُس سے
اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے برائیون سے اپنے نفسون کی جسکو ہدایت کرے اللہ (یعنی ہدایت کی توفیق دے) پس نہین کوئی
گمراہ کرنے والا اُسکو اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اُسکو اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ خدا کے سوا کوئی لائق
عبادت کے نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندہ اُسکا ہے اور اُسکا رسول ہے اور کہا کہ پڑھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین آیتین تفسیر سفیان بن
بقول عبثر ایک آیت یہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اُسکے کا اور نہ مرو مگر اس حال مین کہ تم مسلمان ہو۔ اور
دوسری آیت یہ ہے کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے ایسا کہ مانگتے ہو تم آپس مین بوسیلہ نام اُسکے کے یعنی کہتے ہو کہ اللہ کے واسطے یہ چیز دو اور
ڈرو توڑنے سے ناتے کے تحقیق اللہ تمپر نگہبان ہے اور تیسری آیت یہ ہے کہ اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط درست
کریگا اللہ واسطے تمہارے عمل تمہارے یعنی نیکیان قبول کریگا اور گناہ بخشے گا اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور اُسکے رسول کی پس تحقیق
مطلب پایا اُسنے ہوا وہ اور اس باب مین عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے عبد اللہ کی حدیث حسن ہے روایت کیا اُسکو اعمش نے ابی اسحاق
سے اُسنے ابی احوص سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اُسکو شعبہ نے ابی اسحٰق سے اُسنے ابی عبیدہ سے
اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دونون حدیثین صحیح ہین اسواسطے کہ اسرائیل نے دونون کو جمع کیا ہے
پس روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے ابی احوص اور ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
بعض اہل علم کہتے ہین کہ نکاح بغیر خطبہ کے جائز ہے۔ اور یہی ہے قول سفیان ثوری وغیرہ اہل علم کا **حدیث** بیان کی ہم سے

ف۱ یہ سب خطبہ نکاح کا ہے جب نکاح باندھنے بیٹھے تو اول یہ خطبہ پڑھے بعد ازان ایجاب و قبول کرادے۔ اور خواہ ایجاب و قبول دونون لفظ ماضی سے ہون جیسے کہ عورت کہے
کہ مین نے نفس اپنا تیری بیوی گری مین دیا۔ اور مرد کہے قبول کیا یا مرد کہے کہ مین تجھسے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا یا دونون لفظ سے ایک ماضی کا لفظ ہو۔ جیسے عورت کہے کہ نکاح
کر مجھسے اور مرد کہے نکاح کیا مین نے یا بالعکس اسکے تو ہر طرح سے درست ہے ۱۲

ابو هشام الرفاعی نا ابن فضیل عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل خطبة لیس فیها تشهد فهی کالید الجذماء هذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی استیمار البکر والثیب **حدثنا** اسحاق بن منصور نا محمد بن یوسف نا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تنکح الثیب حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن واذنها الصموت وفی الباب عن عمر وابن عباس وعائشة والعرس بن عمیرة حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم ان الثیب لا تزوج حتی تستامر وان زوجها الاب من غیر ان یستامرها فکرهت ذلک فالنکاح مفسوخ عند عامة اهل العلم واختلف اهل العلم فی تزویج الابکار اذا زوجهن الاباء فرای اکثر اهل العلم من اهل الکوفة وغیرهم ان الاب اذا زوج البکر وهی بالغة بغیر امرها فلم ترض بتزویج الاب فالنکاح مفسوخ وقال بعض اهل المدینة تزویج الاب علی البکر جائز وان کرهت ذلک وهو قول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** قتیبة نا مالک بن انس عن عبد الله بن الفضل عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الایم احق بنفسها من ولیها والبکر تستاذن فی نفسها واذنها صماتها هذا حدیث حسن صحیح وقد روی شعبة وسفیان الثوری هذا الحدیث عن مالک بن انس واحتج بعض الناس فی اجازة النکاح بغیر ولی بهذا الحدیث ولیس فی هذا الحدیث ما احتجوا به لانه قد روی من غیر وجه عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا نکاح الا بولی هکذا

ابو ہشام رفاعی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن فضیل نے عاصم بن کلیب سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خطبہ یعنی نکاح کہ نہو اُسمین تشہد یعنے حمد اور ثنا اللہ کی تو وہ مانند ہاتھ کٹے ہوئے[1] کے ہی **باب** کنواری اور بیوہ عورت کے اجازت چاہنے کا بیان یعنے نکاح کے وقت اجازت چاہنی ضرور ہی **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو محمد بن یوسف نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اوزاعی نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ نکاح کی جاوے عورت شوہر دیدہ یہانتک کہ طلب کی جاوے اجازت اُسکی اور نہ نکاح کی جاوے عورت کنواری بالغہ یہانتک کہ طلب کیا جاوے اذن اسکا اور اذن اسکا چپ رہنا ہی اور اس باب مین عمر اور ابن عباس اور عائشہ اور عرس بن عمیرہ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور عمل اسیر ہی نزدیک اہل علم کے کہ نہ نکاح کیا جاوے عورت شوہر دیدہ سے یہانتک کہ طلب کیا جاوے اذن اُسکا اور اگر نکاح کردے اُسکا باپ بغیر اسکے کہ طلب کرے اجازت اُسکی پس مکروہ جانے وہ عورت اس نکاح کو تو نکاح اُسکا باطل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور اہل علم کو کنواری عورتونکے نکاح کر دینے مین اختلاف ہی جبکہ نکاح کر دیوین اُنکو باپ اُنکے پس اکثر اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے کہتے ہین جبکہ نکاح کر دیوے باپ کنواری عورت کا اور وہ بالغہ ہو بغیر حکم اُسکے کے اور وہ راضی نہو ساتھ نکاح کر دینے باپ کے تو نکاح اُسکا باطل ہی اور بعض اہل مدینہ کہتے ہین کہ باپ کو کنواری عورت کا نکاح کر دینا جائز ہی اگرچہ وہ راضی نہو اور یہی ہی قول مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے عبد اللہ بن فضل سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت[2] شوہر دیدہ زیادہ تر لائق ہی ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اور کنواری عورت بالغہ اذن طلب کی جاوے بیچ ذات اپنی کے اور اذن اُسکا چپ رہنا اُسکا ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور تحقیق روایت کی ہی سفیان ثوری اور شعبہ نے یہ حدیث مالک بن انس سے اور بعض لوگون نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی اسپر کہ بغیر ولی کے نکاح درست ہی اور نہین ہی اس حدیث مین وہ چیز جو دلیل پکڑی ہی اُنھون نے ساتھ اُسکے اسواسطے کہ ابن عباس سے کئی طرح سے روایت آئی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کے اور اسی طرح

[1] یعنے جیسے ہاتھ کٹا ہوا بے فائدہ ہی کہ ہاتھ والے کو اس سے کوئی فائدہ نہین اسی طرح نکاح بدون خطبہ کے بیفائدہ ہی کہ خالی ہو خیر اور برکت سے اور تشہد کے معنی ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور مراد یہان تشہد سے ایک عبارت ہی کہ اسمین اللہ کی تعریف اور دونون کلمے شہادت کے ہون امام شافعی کے نزدیک خطبہ سنت ہی تمام عقود مین

[2] ایم کہتے ہین اس عورت کو کہ خاوند نہ رکھتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنے خاوند کیا تھا وہ مرگیا یا طلاق دی اور یہان مراد ثیب ہی یعنے جسنے کوئی خاوند دیکھا ہو اور مدار ولایت کی حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہی اور شافعیہ کے نزدیک بکارت پر ہی یعنے حنفیہ کہتے ہین کہ نابالغہ کا نکاح کر دینا بغیر اذن اسکے کے جائز ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ اور شافعیہ کہتے ہین

افتی به ابن عباس بعد النبی صلی الله علیه وسلم فقال لا نکاح الا بولی وانما معنی قول النبی صلی الله علیه وسلم الایم احق بنفسها من ولیها عند اکثر اهل العلم ان الولی لا یزوجها الا برضاها وامرها فان زوجها فالنکاح مفسوخ علی حدیث خنساء بنت خذام حیث زوجها ابوها وهی ثیب فکرهت ذلک فرد النبی صلی الله علیه وسلم نکاحها **باب** ماجاء فی اکراه الیتیمة علی التزویج **حدثنا** قتیبة نا عبد العزیز بن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الیتیمة تستامر فی نفسها فان صمتت فهو اذنها وان ابت فلا جواز علیها وفی الباب عن ابی موسی وابن عمر **قال** ابو عیسی حدیث ابی هریرة حدیث حسن واختلف اهل العلم فی تزویج الیتیمة فرای بعض اهل العلم ان الیتیمة اذا زوجت فالنکاح موقوف حتی تبلغ فاذا بلغت فلها الخیار فی اجازة النکاح او فسخه وهو قول بعض التابعین وغیرهم وقال بعضهم لا یجوز نکاح الیتیمة حتی تبلغ ولا یجوز الخیار فی النکاح وهو قول سفیان الثوری والشافعی وغیرهما من اهل العلم وقال احمد واسحاق اذا بلغت الیتیمة تسع سنین فزوجت فرضیت فالنکاح جائز ولا خیار لها اذا ادرکت واحتجا بحدیث عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم بنی بها وهی بنت تسع سنین وقد قالت عائشة اذا بلغت الجاریة تسع سنین فهی امرأة **باب** ماجاء فی الولیین یزوجان **حدثنا** قتیبة نا غندر نا سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما امرأة زوجها ولیان فهی للاول منهما ومن باع بیعا من رجلین فهو للاول منهما هذا حدیث حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم لا نعلم بینهم فی ذلک اختلافا اذا زوج احد الولیین قبل الاخر فنکاح الاول جائز ونکاح الاخر مفسوخ واذا زوجا جمیعا فنکاحهما جمیعا مفسوخ وهو قول الثوری واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی نکاح العبد بغیر اذن سیده

فتوی دیا ساتھ اُسکے ابن عباس نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا کہ نہیں نکاح بغیر ولی کے اور سوا اسکے نہیں کہ معنی اس قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ثیبہ زیادہ تر لائق ہے ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اکثر اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ نہ نکاح کردے اسکا ولی مگر ساتھ رضامندی اُسکی کے اور حکم اُسکے کے اور اگر نکاح کردے اُسکا بدون اذن اُسکے کے تو نکاح اُسکا باطل ہے اور منسوخ ہے بنا بر حدیث خنسا بنت جذام کے جبکہ نکاح کردیا اُسکا باپ اُسکے نے اور وہ عورت شوہر دیدہ تھی پس مکروہ رکھا اُسنے اس نکاح کو پس رد کردیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح اُسکا **باب** یتیم لڑکی کا جبرًا نکاح کردینا **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز بن محمد نے محمد بن عمرو سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنواری لڑکی یتیمہ نابالغہ اذن طلب کی جاوے بیچ ذات اپنی کے یعنی بذاتہا پس اگر چپ رہے تو وہی اذن اُسکا ہے اور اگر انکار کرے تو نہیں ہے کوئی جبر اُسپر اور اس باب میں ابی موسیٰ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ نکاح کردینے یتیم عورت کے بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یتیم عورت جب نکاح کی جاوے تو نکاح اُسکا موقوف ہے یہانتک کہ بالغ ہو سو جب بالغ ہو جاوے تو اُسکو اختیار ہے بیچ جائز رکھنے نکاح اور توڑنے اسکے کے اور یہی ہے قول بعض تابعین وغیرہ کا اور بعضے کہتے ہیں کہ یتیم لڑکی کا نکاح درست نہیں یہانتک کہ بالغ ہو اور نہیں جائز ہے خیار نکاح میں اور یہ قول سُفیان ثوری اور شافعی وغیرہ اہل علم کا ہے اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جب پہونچے یتیم لڑکی نو سال کو پس نکاح کی جاوے اور وہ راضی ہو تو نکاح اُسکا جائز ہے اور نہیں ہے اختیار واسطے اُسکے جب کہ بالغہ ہو اور دلیل پکڑی اُنھوں نے ساتھ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں لائی گئیں اس حال میں کہ وہ نو برس کی تھیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب پہونچے لڑکی نو برس کو تو وہ عورت ہے یعنی اگر وہ نکاح پر راضی ہو تو اسکا نکاح صحیح ہے **باب** جس عورت کا دو ولی[۱] نکاح کریں تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو غندر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کردیں اُسکا دو ولی تو وہ عورت واسطے پہلے کے ہے اور جو بیچے کوئی بیع دو آدمیوں کے ہاتھ پس وہ چیز اُن دونوں میں سے واسطے پہلے کے ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور عمل اُسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان اُنکے بیچ اسکے اختلاف کچھ کہ جب نکاح کردے ایک دو ولیوں کا پہلے دوسرے سے تو نکاح پہلے کا جائز ہے اور دوسرے کا باطل ہے۔ اور اگر نکاح کردیں وہ دونوں اکٹھے ایک وقت میں تو دونوں کا نکاح باطل ہے اور یہی ہے قول ثوری اور احمد اور اسحق کا **باب** اگر کوئی غلام نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے تو اُسکا کیا حکم ہے

[۱] نکاح کردیں دو ولی دو مردوں سے اسطرح کہ پہلے ایک ولی نے ایک مرد سے کیا اور بعد اسکے دوسرے نے کسی اور سے تو وہ عورت واسطے اول کے ہے یعنی جس سے کہ پہلے ولی نے نکاح کردیا تھا اُسی کی بیوی ہوگئی اور یہ حکم اس صورت میں ہے کہ دو ولی ایک درجہ کے ہوں ورنہ قرابت قریبہ والا مقدم ہے دور کے ناتے والے پر اگر دو ولی برابر درجہ کے

حدثنا علی بن حجر نا الولید بن مسلم عن زہیر بن محمد عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایما عبد تزوج بغیر اذن سیدہ فہو عاہر وفی الباب عن ابن عمر حدیث جابر حدیث حسن وروی بعضہم ہذا الحدیث عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یصح والصحیح عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد اللہ والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان نکاح العبد بغیر اذن سیدہ لا یجوز وہو قول احمد واسحاق وغیرہما **حدثنا** سعید بن یحیی بن سعید الاموی نا ابی نا ابن جریج عن عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما عبد تزوج بغیر اذن سیدہ فہو عاہر ہذا حدیث حسن صحیح

باب ماجاء فی مہور النساء **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید وعبد الرحمٰن بن مہدی ومحمد بن جعفر قالوا نا شعبۃ عن عاصم بن عبید اللہ قال سمعت عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ عن ابیہ ان امرأۃ من بنی فزارۃ تزوجت علی نعلین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارضیت من نفسک ومالک بنعلین قالت نعم قال فاجازہ وفی الباب عن عمر وابی ہریرۃ وسہل بن سعد وابی سعید وانس وعائشۃ وجابر وابی حدرد الاسلمی حدیث عامر بن ربیعۃ حدیث حسن صحیح واختلف اہل العلم فی المہر فقال بعضہم المہر علی ماتراضوا علیہ وہو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال مالک بن انس لا یکون المہر اقل من ربع دینار وقال بعض اہل الکوفۃ لا یکون المہر اقل من عشرۃ دراہم **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا اسحاق بن عیسیٰ وعبد اللہ بن نافع قالا انا مالک بن انس عن ابی حازم بن دینار عن سہل

حدیث بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُنکو کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے زہیر بن محمد سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے تو وہ زانی ہے یعنی اُسکا نکاح درست نہیں ہے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں صحیح ہے یہ روایت اور صحیح وہ ہے جو عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ نکاح غلام کا بغیر اذن مالک اپنے کے درست نہیں اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق وغیرہ کا **حدیث** بیان کی ہمسے سعید بن یحییٰ بن سعید اموی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو میرے باپ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے تو وہ زانی ہے اُسکا نکاح درست نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب عورتوں کے مہروں[1] کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمٰن بن مہدی اور محمد بن جعفر نے اُنھوں کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عاصم بن عبد اللہ سے اُسنے کہا سُنا مین نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے بنی فزارہ سے نکاح کیا اوپر دو جوتیوں کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو فرمایا کیا راضی ہوئی تو بدلے اپنے نفس کے باوجود ہونے مال اپنے کے ساتھ دو جوتیوں کے یعنی اپنے نفس کو بدلے ان دو جوتیوں کے دیا تو نے اور راضی ہوئی تو ساتھ اُنکے باوجود مالدار ہونے کے اُسنے کہا ہاں پس برقرار رکھا حضرت نے اُسکو اور اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد اور ابی سعد اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابی حدرد اسلمی سے بھی روایت ہے اور عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور اہل علم کو مہر کی تعیین میں اختلاف ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ مہر وہ ہے جسپر دونوں راضی ہو جاویں اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ چوتھائی دینار سے کم مہر جائز نہیں اور بعض اہل کوفہ کہتے ہیں کہ مہر دس درہم سے کم جائز نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسحاق بن عیسیٰ اور عبد اللہ بن نافع نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو مالک ابن انس نے ابی حازم بن دینار سے اُسنے سہل

---

[1] ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے دس درہم ہے اور مالک رح کے نزدیک چوتھائی دینار کی ہے اور امام شافعی اور احمد کے نزدیک جو چیز کہ صلاحیت مول ہونے کی رکھے اسکے ساتھ مہر باندھنا درست ہے اور دس درہم وزن میں اکیس ماشہ بھر چاندی ہوتی ہے پس چہرہ شاہی روپیہ کے حساب سے دو روپیہ اور دس آنہ ہوتے ہیں اور دینار ہوتا ہے دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بی بیوں کا سوائے ام حبیبہ رضی کے اور مہر حضرت کی سب بیٹیوں کا سوائے فاطمہ رض کے پانسو درہم کا تھا تو کل دار روپیہ کے حساب سے ایک سو اکیس روپیہ چار آنہ ہوتے ہیں اور مہر ام حبیبہ کا ایک ہزار پچاس روپیہ تھا اور مہر فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ڈیڑھ سو روپیہ کا تھا ۱۲ مولانا رفیع الدین وغیرہ

بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءته امرأة فقالت انی وهبت نفسی لك فقامت طویلا فقال رجل یا رسول اللہ زوجنیها ان لم یکن لك بها حاجة فقال هل عندك من شیء تصدقها فقال ما عندی الا ازاری هذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ازارك ان اعطیتها جلست ولا ازار لك فالتمس شیئا فقال ما اجد قال التمس ولو خاتما من حدید قال فالتمس فلم یجد شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم هل معك من القرآن شیء قال نعم سورة كذا و سورة كذا لسور سماها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم زوجتکها بما معك من القرآن هذا حدیث حسن صحیح وقد ذهب الشافعی الی هذا الحدیث فقال ان لم یکن له شیء یصدقها وتزوجها علی سورة من القرآن فالنکاح جائز ویعلمها سورة من القرآن وقال بعض اهل العلم النکاح جائز ویجعل لها صداق مثلها وهو قول اهل الکوفة واحمد واسحاق **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینة عن ایوب عن ابن سیرین عن ابی العجفاء قال قال عمر بن الخطاب الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو کانت مکرمة فی الدنیا او تقوی عند اللہ لکان اولاکم بها نبی اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نکح شیئا من نسائه ولا انکح شیئا من بناته علی اکثر من ثنتی عشرة اوقیة هذا حدیث حسن صحیح وابو العجفاء السلمی اسمه هرم والاوقیة عند اهل العلم اربعون درهما وثنتا عشرة اوقیة هو اربعمائة وثمانون درهما **باب** ما جاء فی الرجل یعتق الامة ثم یتزوجها **حدثنا** قتیبة نا ابو عوانة عن قتادة وعبد العزیز بن صهیب عن انس بن مالك ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اعتق صفیة وجعل عتقها صداقها وفی الباب عن صفیة حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم وغیرهم

ابن سعد ساعدی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی سو اسنے کہا کہ تحقیق مین نے بخشی جان اپنی[1] واسطے آپ کے اور کھڑی رہی دیر تک اور حضرت چپ تھے سو کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ ص نکاح کردو میرا اس سے یعنی حکم کرو اُسکو نکاح کرنے کا مجھسے اگر نہین آپکو اُسکی حاجت ہو پس حضرت ص نے فرمایا کیا ہی تیرے پاس کوئی چیز کہ مہر مین دے تو اُسکو سو کہا اُس شخص نے کہ نہین ہی میرے پاس کوئی چیز مگر تہبند میرا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دے تو اُسکو تہبند اپنا تو بیٹھے گا تو ننگا سو ڈھونڈھ لا کوئی چیز سو اُسنے کہا کہ نہین پاتا مین کوئی چیز فرمایا ڈھونڈھ لا اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی کہا پس ڈھونڈھا اُسنے پس نہ پائی اُسنے کوئی چیز سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ہی ساتھ تیرے قرآن سے کچھ اُسنے کہا ہان سورہ فلانی اور سورہ فلانی واسطے کئی سورتون کے کہ نام لیا اُنکا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کردیا مین نے تیرا اُس سے بدلے اُس چیز کے کہ ساتھ تیرے ہی قرآن سے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق گئے ہین شافعی طرف اس حدیث کے پس کہا کہ اگر نہو واسطے اُسکے کوئی چیز کہ مہر مین دے اُسکو اور نکاح کرے اُسکو اوپر سورہ کے قرآن سے تو نکاح جائز ہی[2] اور پڑھائے اُسکو سورہ قرآن سے اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ نکاح جائز ہی اور کردانے واسطے اُسکے مہر مثل اور یہ قول اہل کوفہ کا ہی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے ایوب سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ابی عجفا سے کہا اُسنے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ نہ باندھو بھاری مہر عورتون کا پس تحقیق بھاری مہر باندھنا اگر ہوتا سبب بزرگی کا دنیا مین اور موجب تقویٰ کا نزدیک اللہ کے تو البتہ لائق تر ہوتے ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین جانتا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسیکا عورتون اپنی سے اور نکاح کردیا ہو کسیکا بیٹیون اپنی سے زیادہ بارہ اوقیہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اوقیہ اہل علم کے نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہی تو بارہ اوقیہ چار سو اسی درہم ہوے (جو انگریزی روپیہ کے حساب سے ایکسو اکیس روپیہ[3] چار آنہ ہوتے ہین) **باب** اگر کوئی شخص اپنی باندی کو آزاد کرے اور پھر اُس سے نکاح کرے تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے قتادہ اور عبد العزیز بن صہیب سے وہ روایت کرتے ہین انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ ع کو اور نکاح کیا اُن سے اور ٹھہرایا آزاد کرنا اُنکا مہر اُسکا اور اس باب مین صفیہ سے بھی روایت ہی اور انس کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے

---

[1] اگر کوئی عورت اپنی جان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے تو حلال ہی آپ کو اور مہر واجب نہین اور یہ حضرت کا خاصہ تھا اور کو درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک ہبہ سے نکاح کرنا حضرت کا خاصہ تھا اور کو درست نہین اور حنفیہ کہتے ہین کہ لفظ ہبہ سے سب کا نکاح ہوجاتا ہی ۱۲ ع م

[2] اس حدیث معلوم ہوا کہ جائز ہی کم باندھنا مہر کا ساتھ اُس چیز کے کہ قسم مال سے ہو جبکہ دونون راضی ہون اور یہی ہی مذہب امام شافعی اور جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک اقل مہر کا دس درہم ہین پس اُنکے نزدیک اس صورت مین مہر مثل دینا آئیگا یعنے جو بیبیون اور پھوپھیون کا مہر ہی ۱۲ خالہ

[3] اگر یہ اسوقت ہو جبکہ روپیہ بارہ ماشہ کا ہو اور اگر گیارہ ماشہ کا ہو تو ایکسو چھتیس روپیہ پندرہ آنہ ہوتے ہین اور ایک حدیث مین ہی کہ مہر ام حبیبہ کا چار ہزار درہم تھا تو وہ اس سے مخصوص ہی اسلیے کہ مہر اُسکا نجاشی نے اپنی طرف سے باندھا تھا واسطے تعظیم حضرت کے اور یہ سب کلام اولی اور افضل میں ہی

وھو قول الشافعی واحمد واسحاق وکرہ بعض اھل العلم ان یجعل عتقھا صداقھا حتی یجعل لھا مھر سوی العتق والقول الاول اصح
باب ماجاء فی الفضل فی ذلک **حدثنا** ھناد نا علی بن مسھر عن الفضل بن یزید عن الشعبی عن ابی بردۃ بن ابی موسی عن
ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ یؤتون اجرھم مرتین عبد ادی حق اللہ وحق موالیہ فذلک یؤتی اجرہ مرتین ورجل
کانت عندہ جاریۃ وضیئۃ فادبھا فاحسن ادبھا ثم اعتقھا ثم تزوجھا یبتغی بذلک وجہ اللہ فذلک یؤتی اجرہ مرتین ورجل امن
بالکتاب الاول ثم جاءہ الکتاب الاخر فامن بہ فذلک یؤتی اجرہ مرتین **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن صالح بن صالح وھو
ابن حی عن الشعبی عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ حدیث ابی موسی حدیث حسن صحیح وابو بردۃ بن
ابی موسی اسمہ عامر بن عبد اللہ بن قیس وقد روی شعبۃ والثوری عن صالح بن حی ھذا الحدیث **باب** ماجاء فی
من یتزوج المرأۃ ثم یطلقھا قبل ان یدخل بھا ھل یتزوج ابنتھا ام لا **حدثنا** قتیبۃ نا ابن لھیعۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل نکح امرأۃ فدخل بھا فلا یحل لہ نکاح ابنتھا فان لم یکن دخل بھا فلینکح ابنتھا وایما رجل نکح
امرأۃ فدخل بھا اولم یدخل بھا فلا یحل لہ نکاح امھا **قال** ابو عیسی ھذا حدیث لا یصح من قبل اسنادہ وانما رواہ ابن لھیعۃ
والمثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب والمثنی بن الصباح وابن لھیعۃ یضعفان فی الحدیث والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم قالوا اذا تزوج
الرجل امرأۃ ثم طلقھا قبل ان یدخل بھا حل لہ ان ینکح ابنتھا واذا تزوج الرجل الابنۃ فطلقھا قبل ان یدخل بھا لم یحل لہ نکاح امھا لقول اللہ
تعالی وامھات نسائکم وھو قول الشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی من یطلق امرأتہ ثلاثا فیتزوجھا اخر فیطلقھا قبل ان یدخل بھا

اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ آزادی کو مہر ٹھہرانا مکروہ ہے یہانتک کہ ٹھہرائے واسطے اُسکے مہر سوائے
عتق کے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے **باب** آزاد کرکے نکاح کرنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو
علی بن مسہر نے فضل بن یزید سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں جنکو دوہرا ثواب ملیگا اوّل وہ غلام ہے جسنے خدا کا حق اور اپنے مالکوں کا حق ادا کیا ہو پس اُس شخص کو دوہرا ثواب
ملیگا دوسرا وہ مرد ہے جسکے پاس ایک لونڈی خوبصورت ہے سو اُسنے اُسکو ادب سکھایا سو بہت اچھی طرح اُسکو ادب سکھایا پھر اُسکو آزاد کیا پھر
بعد اُسکے اسطرح سے نکاح کیا کہ چاہتا ہو رضامندی اللہ کی ساتھ اُسکے تو اُسکو بھی دوہرا ثواب ملیگا تیسرا وہ مرد ہے کہ ایمان لایا پہلی کتاب پر
پھر اُتری دوسری کتاب سو اُسپر بھی ایمان لایا پس اُسکو بھی دوہرا ثواب ملیگا **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو
سفیان نے صالح بن صالح سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل معنی اُسکے کے
اور ابو موسیٰ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو بردہ کا نام عامر ہے اور تحقیق روایت کی شعبہ اور ثوری نے صالح بن صالح بن حی سے یہ حدیث
باب اگر کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور پھر طلاق دے اسکو پہلے صحبت کرنے سے تو پھر اُسکی بیٹی سے نکاح کرے یا نہیں **حدیث**
بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس صحبت کرے اُس سے پس نہیں حلال ہے واسطے اُسکے نکاح بیٹی اُسکی سے اور اگر اُس سے
صحبت نہ کی ہو تو چاہیے کہ نکاح کرے اُسکی بیٹی[۱] سے اور جو مرد کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس اگر صحبت کرے اُس سے یا نہ صحبت کرے
اُس سے پس نہیں حلال ہے اُسکو نکاح ماں اُسکی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اسناد کی رو سے صحیح نہیں اور سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا ہے
اسکو ابن لہیعہ اور مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور وہ دونوں ضعیف ہیں حدیث میں اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں
کہ جب نکاح کرے مرد کسی عورت سے پھر طلاق دے اُسکو پہلے دخول کرنے سے تو حلال ہے اُسکو یہ کہ نکاح کرے بیٹی اسکی سے اور جبکہ نکاح کرے
مرد بیٹی اُسکی سے پھر طلاق دے اسکو پہلے صحبت کرنے سے تو نہیں حلال ہے اُسکو نکاح ماں اُسکی سے واسطے دلیل اس آیت کے کہ حرام ہیں
تمپر مائیں عورتوں تمہاری کی اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** اگر کوئی شخص طلاق دے عورت اپنی کو تین طلاق
پھر نکاح کرے اس سے کوئی اور آدمی پس طلاق دے اُسکو صحبت کرنے سے پہلے تو اُسکا کیا حکم ہے

---

[۱] یعنے بعد طلاق اس عورت کے یا بعد مرنے اُسکے اسواسطے کہ جمع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہیں ۱۲

حدثنا ابن ابی عمر و اسحاق ابن منصور قالا نا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ قالت جاءت امراۃ رفاعۃ القرظی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی کنت عند رفاعۃ فطلقنی فبت طلاقی فتزوجت عبد الرحمن بن الزبیر وما معہ الا مثل ھدبۃ الثوب فقال اتریدین ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک وفی الباب عن ابن عمر وانس والرمیصاء او الغمیصاء وابی ھریرۃ حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند عامۃ اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الرجل اذا طلق امراتہ ثلاثا فتزوجت زوجا غیرہ فطلقھا قبل ان یدخل بھا انھا لا تحل للزوج الاول اذا لم یکن جامع الزوج الاخر **باب** ماجاء فی المحلل والمحلل لہ **حدثنا** ابو سعید الاشج نا اشعث بن عبد الرحمن بن زبید الایامی نا مجالد عن الشعبی عن جابر بن عبد اللہ وعن الحارث عن علی قالا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن المحل والمحلل لہ وفی الباب عن ابن مسعود وابی ھریرۃ وعقبۃ بن عامر وابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث علی وجابر حدیث معلول وھکذا روی اشعث بن عبد الرحمن عن مجالد عن عامر عن الحارث عن علی وعامر عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا حدیث لیس اسنادہ بالقائم لان مجالد بن سعید قد ضعفہ بعض اھل العلم منھم احمد بن حنبل وروی عبد اللہ بن نمیر ھذا الحدیث عن مجالد عن عامر عن جابر بن عبد اللہ عن علی وھذا قد وھم فیہ ابن نمیر والحدیث الاول اصح وقد رواہ مغیرۃ وابن ابی خالد وغیر واحد عن الشعبی عن الحارث عن علی **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن ابی قیس عن ھزیل بن شرحبیل عن عبد اللہ بن مسعود قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحلل لہ ھذا حدیث حسن صحیح وابو قیس الاودی اسمہ عبد الرحمن بن ثروان وقد روی ھذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر وجہ

حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عمر اور اسحاق بن منصور نے انھوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ آئی عورت رفاعہ کی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین تھی نزدیک رفاعہ کے یعنی اُسکے نکاح مین پس طلاق دی اُسنے مجھکو یعنی تین طلاقین دین اور نکاح کیا مین نے بعد اُسکے عبد الرحمن بن زبیر سے اور نہین ساتھ اُسکے یعنی ستر اُسکا مگر مانند پھندنے کپڑے کے یعنی عبد الرحمان نامرد ہی پس فرمایا حضرت نے کیا ارادہ رکھتی ہی تو پھر جانے کا طرف رفاعہ کے اُسنے کہا ہان فرمایا حضرت ؐ نے نہین جائز ہی تجھکو رجوع کرنا طرف اُسکے یہانتک کہ چکھے تو مزہ اُسکا اور چکھے وہ مزا تیرا اور اس باب مین ابن عمر اور انس اور رمیصا اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور عائشہ رض کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ جب کوئی مرد طلاق دے عورت اپنی کو تین طلاقین پس نکاح کرے وہ اور خاوند سے پس طلاق دے اُسکو وہ دوسرا پہلے صحبت کرنے سے تو نہین حلال ہی وہ عورت واسطے خاوند پہلے کے جبکہ دوسرے خاوند نے اُس سے صحبت نکی ہو **باب** حلالہ کرنیوالیکا اور جسکے واسطے حلالہ کیا گیا ہو کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا اُسنے خبر دی ہمکو اشعث بن عبد الرحمن بن زید ایامی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مجالد نے شعبی سے اُسنے روایت کی جابر بن عبد اللہ اور حارث نے اُسنے علی رض سے کہا اُن دونون نے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ نکالنے والے کو اور جسکے واسطے حلالہ نکالا گیا۔ اور اس باب مین ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور عقبہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسی نے علی اور جابر کی حدیث معلوم ہی۔ اور اسیطرح روایت کی ہی اشعث نے مجالد سے اُسنے عامر سے اُسنے حارث سے اُسنے علی رض سے اور عامر نے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کی اسناد قائم نہین اسلیے کہ بعض اہل علم نے مجالد کو ضعیف کیا ہی اُنھین مین سے ہین احمد بن حنبل اور روایت کی عبد اللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے اُسنے عامر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے علی سے اور وہم کیا ہی اسمین ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ تر صحیح ہی اور تحقیق روایت کی ہی مغیرہ اور ابن ابی خالد وغیرہ نے شعبی سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو احمد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے ابی قیس سے اُسنے روایت کی ہزیل سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلل کو اور محلل لہ کو یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو قیس کا نام عبد الرحمان ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث نبی صلعم سے کئی وجہ پر

[۱] یعنی جبتک کہ دوسرا خاوند صحبت نہ کرے تب تک پہلے خاوند سے نکاح کرنا حلال نہین اور یہ حدیث مشہور ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہونے کے واسطے فقط نکاح کا ہونا کافی نہین بلکہ ضرور ہی اسکے صحبت کرنا اور صحبت مین فقط دخول شرط ہی انزال شرط نہین اور اسپر اجماع ہی مگر جو ابن مسیب سے منقول ہی کہ فقط نکاح کافی ہی ۱۲

[۲] محلل وہ کہ جسنے نکاح کیا کسی عورت سے کہ اس کو تین طلاق دیگئی تھین بقصد اسکے یا بشرط اسکے کہ طلاق دے اُسکو بعد صحبت کرنے کے تا حلال ہو جاوے تین طلاق دینے والے کو نکاح کرنا اس سے اور محلل لہ پہلا خاوند ہی جسنے تین طلاقین دی تھین اور اسیطرح اگر کہے محلل کہ مین نکاح کرتا ہون تجھسے اس شرط پر کہ حلال کرون تجھکو واسطے پہلے

ہم خاوند کے یا عورت کہے کہ نکاح کرتی ہون تجھ سے اس شرط پر کہ حلال کرے تو مجھکو واسطے پہلے خاوند کے تو یہ حرام ہوا ور نکاح اس صورت مین باطل ہوا ور اگر نکاح صحیح ہوتا تو صحبت کرنیکے کوئی معنے نہ تھے ۱۲

والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعبد الله بن عمرو وغيرهم وهو
قول الفقهاء من التابعين وبه يقول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وسمعت الجارود يذكر عن وكيع انه قال
بهذا وقال ينبغي ان يرمى بهذا الباب من قول اصحاب الرأي قال وكيع قال سفيان اذا تزوج المرأة ليحللها ثم بدا له ان يمسكها فلا يحل له
ان يمسكها حتى يتزوجها بنكاح جديد **باب** ماجاء في نكاح المتعة **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن الزهري عن عبد الله
والحسن ابني محمد بن علي عن ابيهما عن علي بن ابي طالب ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن متعة النساء وعن لحوم الحمر الاهلية زمن خيبر وفي الباب
عن سبرة الجهني وابي هريرة حديث علي حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم وانما
روي عن ابن عباس شيء من الرخصة في المتعة ثم رجع عن قوله حيث اخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم وامر اكثر اهل العلم على تحريم
المتعة وهو قول الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق **حدثنا** محمود بن غيلان نا سفيان بن عقبة اخو قبيصة بن عقبة
نا سفيان الثوري عن موسى بن عبيدة عن محمد بن كعب عن ابن عباس قال انما كانت المتعة في اول الاسلام كان الرجل يقدم البلدة
ليس له بها معرفة فيتزوج المرأة بقدر ما يرى انه يقيم فتحفظ له متاعه وتصلح له شيئه حتى اذا نزلت الآية الا على ازواجهم او ما ملكت
ايمانهم قال ابن عباس فكل فرج سواهما فهو حرام **باب** ماجاء من النهي عن نكاح الشغار **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن
ابي الشوارب نا بشر بن المفضل نا حميد وهو الطويل قال حدث الحسن عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا جلب

اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور انھین مین سے ہین عمر بن خطابؓ اور عثمان بن عفان رضؓ اور عبد اللہ بن عمرو
وغیرہ اور یہی ہی قول فقہار کا تابعین سے اور ساتھ اسی کے قائل ہی سفیان ثوری اور ابن مبارکؒ اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور سنا مین نے
جارود سے ذکر کرتا تھا وکیع سے کہ اُسکا بھی یہی قول ہی اور کہا نہین جائز ہے یہ کہ دیکھا جاوے اس باب مین طرف قول اہل رائےؒ کے وکیع نے
کہا اور سفیان نے کہا کہ جب کوئی نکاح کرے کسی عورت سے اس شرط سے کہ حلال کرے اُسکو یعنی پہلے خاوند کے لیے پھر ظاہر ہوا واسطے اُسکے کہ روک رکھے
اُسکو یعنی یہ نیت کی کہ اُسکو اپنے نکاح مین رکھے طلاق نہ دے تو نہین حلال ہی اُسکو روکنا اُسکا یہانتک کہ عقد کرے اُسکو ساتھ نکاح جدید کےؒ **باب** نکاح متعہؒ کا بیان
حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے زہری سے اُسنے روایت کی عبد اللہ اور حسن دونون بیٹون محمد سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُسنے
علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ کرنے عورتون کے سے اور کھانے گوشت گدھون اہلیہؒ کے سے دن خیبر کے اور اس باب مین سبرہ جہنی اور
ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور سوا اسکے نہین کہ ابن
عباسؓ سے متعہ کی اجازت مروی ہی لیکن پھر رجوع کیا ابن عباسؓ نے اس قول اپنے سے جبکہ خبر دی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ متعہ حرام ہی اور اکثر اہل علم
کا یہی قول ہی کہ نکاح متعہ کا حرام ہی اور یہی ہی قول ثوری اور شافعی اور ابن مبارکؒ اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے
کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عقبہ بھائی قبیصہ بن عقبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان ثوری نے موسیٰ بن عبیدہ سے اُسنے روایت کی محمد بن کعب سے اُسنے
ابن عباس سے کہا کہ نہ تھا نکاح متعہ مگر اول اسلام مین تھا مرد کہ آتا ایک شہر مین کہ نہوتی واسطے اُسکے اُس شہر مین آشنائی یعنی لوگون سے کہ ٹھکانا دے اُسکو کوئی پس
نکاح کرتا ایک عورت سے مقدار اُس مدت کے کہ جانتا کہ ٹھہرونگا اس شہر مین پس نگہبانی کرتی وہ عورت واسطے اسباب اُسکے کے اور پکاتی کھانا اُسکا یہانتک
کہ اُتری یہ آیت مگر اوپر بی بیون اپنی کے یا اوپر لونڈیون اپنی کے ابن عباسؓ نے کہا کہ جو شرمگاہ ہی سوا ان دونون کے یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ
کے سوا پس وہ حرام ہی **باب** نکاح شغار کے منع ہونیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک ابن ابی الشوارب نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو حمید نے اور وہ طویل ہی اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے حسن نے عمران بن حصین سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے نہین جائز ہی جلبؒ

ف۱ یہ حنفیہ وغیرہ کا قول ہی اس باب مین صحیح نہین ۱۲ ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ محلل کا پہلا نکاح درست نہین پس اس نکاح کے بعد طلاق دینے سے پہلے خاوند کے واسطے
حلال نہین ہوگی ۱۲ ف۳ نکاح متعہ کا باطل ہی قیامت تک نہین ہی مفید حلت کو اور نہین واقع ہوگی اسپر طلاق اور نہ ایلا اور نہ ظہار اور نہ وارث ہونگے آپس مین اور
نکاح متعہ یہ ہی کہ جو مرد اس عورت کو کہ خالی ہو موانع سے کہے کہ استمتع یعنی فائدہ اٹھاؤنگا ساتھ تیرے مدت دس روز تک مثلاً یا کہے چند روز تک یا کہے بہرہ مند کر مجھکو نفس اپنے سے
چند روز یا دس روز یا مند کرے دونون کا اسنے مال پر اور نہین فرق ہی درمیان مدت طویلہ اور قصیرہ اور معلومہ اور مجہولہ کے اور نکاح موقت بھی باطل ہی اور تحقیق یہ ہی کہ حلال
ہونا اور حرام ہونا نکاح متعہ کا دو بارہ واقع ہوا کہ پہلے حلال تھا پیش از خیبر پھر حرام ہوا دن خیبر کے پھر مباح ہوا دن فتح مکہ کے بعد ازان حرام ابدالآباد کو اور نسخ ہونا اسکا بسنت
متواترہ کے ثابت ہی اور اسکے حرام ہونے پر سب علما کا اجماع ہی اصحاب وغیرہ سے کسی کو اسمین اختلاف نہین مگر رافضی کو اور ابن عباسؓ پہلے قائل تھے پھر رجوع کیا اس سے جیسا کہ ترمذی نے

ولا جنب ولا شغار في الاسلام ومن انتهب نهبة فليس منا هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن انس وابي ريحانة وابن عمر وجابر ومعاوية وابي هريرة ووائل بن حجر **حدثنا** اسحاق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الشغار هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند عامة اهل العلم لا يرون نكاح الشغار والشغار ان يزوج الرجل ابنته على ان يزوجه الآخر ابنته او اخته ولا صداق بينهما وقال بعض اهل العلم نكاح الشغار مفسوخ ولا يحل وان جعل لهما صداقا وهو قول الشافعي واحمد واسحاق وروي عن عطاء بن ابي رباح قال يقران على نكاحهما ويجعل لهما صداق المثل وهو قول اهل الكوفة **باب** ما جاء لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي نا عبد الاعلى نا سعيد بن ابي عروبة عن ابي حريز عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان تزوج المرأة على عمتها او على خالتها **حدثنا** نصر بن علي نا عبد الاعلى عن هشام بن حسان عن ابن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله وفي الباب عن علي وابن عمرو عبد الله بن عمرو وابي سعيد وابي امامة وجابر وعائشة وابي موسى وسمرة بن جندب **حدثنا** الحسن بن علي نا يزيد بن هارون نا داود بن ابي هند نا عامر عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان تنكح المرأة على عمتها او العمة على بنت اخيها او المرأة على خالتها او الخالة على بنت اختها ولا تنكح الصغرى على الكبرى ولا الكبرى على الصغرى حديث ابن عباس وابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند عامة اهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا انه لا يحل للرجل ان يجمع بين المرأة وعمتها او خالتها فان نكح امرأة على عمتها او خالتها او العمة

اور جنب اور شغار اسلام میں اور جو شخص کہ کوئی چیز اوچک کرکے بھاگے یعنے ظلم سے تو وہ ہمسے نہیں یعنے ہمارے طریقہ پر نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں انس اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسیر ہے نزدیک عام اہل علم کے کہتے ہیں کہ نکاح شغار درست نہیں اور شغار[1] یہ ہے کہ نکاح کر دیوے آدمی اپنی بیٹی کا یعنے کسی شخص سے اس شرط پر کہ نکاح کر دیوے اُس سے وہ دوسرا بیٹی اپنی کا یا بہن اپنی کا اور نہ ہو آپس میں کچھ مہر اور بعضے کہتے ہیں کہ نکاح شغار باطل ہے درست نہیں اگرچہ اُن دونوں کے واسطے مہر مثل مقرر کیا جاوے[2] اور عطاء سے مروی ہے کہ برقرار رکھے جائیں وہ دونوں نکاح اپنے پر اور کیا جاوے واسطے اُنکے مہر مثل اور یہی ہے قول کوفہ والونکا **باب** نہ نکاح کی جاوے کوئی عورت پھوپھی اپنی پر اور نہ خالہ اپنی پر **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سعید بن ابی عروبہ نے ابی جریر سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس رض سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی پر اور نہ اپنی خالہ پر **حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلی نے ہشام بن حسان سے اُسنے روایت کی ابن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ رض سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور اس باب میں علی اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمر اور ابی سعید اور ابی امامہ اور جابر اور عائشہ اور ابی موسی اور سمرہ سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن ابی ہند نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عامر نے ابی ہریرہ رض سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نکاح کی جاوے عورت اوپر پھوپھی اپنے کے یا پھوپھی اوپر بیٹی بھائی اپنے کے یا عورت اوپر خالہ اپنی کے یا خالہ اوپر بیٹی بہن اپنی کے اور نہ نکاح کیجاوے چھوٹی بڑی[3] پر اور نہ بڑی چھوٹی پر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک عام اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان اُنکے کچھ اختلاف یہ کہ نہیں حلال ہے مرد کو یہ کہ جمع کرے درمیان عورت کے اور پھوپھی اُسکی کے یا خالہ اُسکی کے پس اگر نکاح کرے کسی عورت سے اوپر پھوپھی اُسکی کے یا خالہ اُسکی کے یا نکاح کرے پھوپھی کو

---

[1] یہ نکاح ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے اسلام میں اس سے ممانعت ہو گئی اور یہ نکاح امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور مہر مثل دینا آتا ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک یہ نکاح نہیں ہوتا ۱۲

[2] مہر مثل اسکو کہتے ہیں کہ جو عورت کی بہنوں اور پھوپھیوں اور ماسیوں وغیرہ کا مہر ہوا

[3] چھوٹی سے مراد بھانجی اور بھتیجی ہے اور بڑی سے مراد پھوپھی اور خالہ ہے یعنے بھانجی اور بھتیجی کو پھوپھی اور خالہ پر نکاح کرنا منع ہے اور اسی طرح بھانجی اور بھتیجی کو پھوپھی اور خالہ پر ممانعت ہے ۱۲

على بنت اخيها فنكاح الاخرى منهما مفسوخ وبه يقول عامة اهل العلم **قال** ابوعيسى ادرك الشعبى اباهريرة وروى عنه وسالت
محمدا عن هذا فقال صحيح **قال** ابوعيسى وروى الشعبى عن رجل عن ابى هريرة **باب** ما جاء فى الشرط عند عقدة
النكاح **حدثنا** يوسف بن عيسى نا وكيع نا عبد الحميد بن جعفر عن يزيد بن ابى حبيب عن مرثد بن عبد الله اليزنى
ابى الخير عن عقبة بن عامر الجهنى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احق الشروط ان يوفى بها ما استحللتم به الفروج **حدثنا**
ابوموسى محمد بن المثنى نا يحيى بن سعيد عن عبد الحميد بن جعفر نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم
من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم منهم عمر بن الخطاب قال اذا تزوج الرجل مراة وشرط لها ان لا يخرجها من مصرها فليس له ان
يخرجها وهو قول بعض اهل العلم وبه يقول الشافعى واحمد واسحاق وروى عن على بن ابى طالب انه قال شرط الله قبل شرطها كانه راى
للزوج ان يخرجها وان كانت اشترطت على زوجها ان لا يخرجها وذهب بعض اهل العلم الى هذا وهو قول سفيان الثورى وبعض
اهل الكوفة **باب** ما جاء فى الرجل يسلم وعنده عشر نسوة **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد بن ابى عروبة عن معمر عن
الزهرى عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر ان غيلان بن سلمة الثقفى اسلم وله عشر نسوة فى الجاهلية فاسلمن معه فامر
النبى صلى الله عليه وسلم ان يتخير منهن اربعا هكذا رواه معمر عن الزهرى عن سالم عن ابيه وسمعت محمد بن اسماعيل يقول
هذا حديث غير محفوظ والصحيح ما روى شعيب بن ابى حمزة وغيره عن الزهرى قال حدثت عن محمد بن سويد الثقفى ان
غيلان بن سلمة اسلم وعنده عشر نسوة قال محمد وانما حديث الزهرى عن سالم عن ابيه ان رجلا من ثقيف طلق نساءه فقال له عمر رض

اور بیٹی بھائی اُسکے کی تو نکاح پچھلی کا اُنمیں سے باطل ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں عام اہل علم کہا ابو عیسیٰ نے شعبی نے ابا ہریرہ رض کو پایا ہے اور
اُس سے روایت کی ہے اور میں نے بخاری کو اُس سے پوچھا تو کہا اُسکو صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ روایت کی شعبی نے ایک مرد سے اُس نے
ابی ہریرہ سے **باب** نکاح باندھنے کے وقت شرط کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبد الحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی مرثد بن عبد اللہ یزنی ابی الخیر سے اُسنے عقبہ بن عامر جہنی سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائق تر ہیں شرطوں کے کہ وفا کرو تم اُنکو وہ شرطیں ہیں [1] کہ حلال کین تمنے ساتھ اُسکے شرمگاہین **حدیث**
بیان کی ہمسے ابو موسیٰ محمد بن مثنی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن سعید نے عبد الحمید بن جعفر سے مثل اُسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک
بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اُنھیں میں سے ہین عمر فاروق رض کہا کہ جب نکاح کرے مرد کسی عورت سے اور شرط کرے واسطے
اُسکے یہ کہ نہ نکالے اُسکو شہر اپنے سے تو نہین جائز ہے اُسکو یہ کہ نکالے اُسکو اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا اور ساتھ اسی کے قائل ہے امام شافعی اور احمد
اور اسحاق اور حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہا کہ شرط اللہ کی مقدم ہے شرط عورت کی سے گویا کہ وہ جائز رکھتے ہین یہ کہ نکالے اُسکو
خاوند اُسکا اگرچہ شرط کی ہو اُسنے خاوند اپنے سے یہ کہ نہ نکالے اُسکو اور بعض اہل علم گئے ہین طرف اُسکے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور
اہل کوفہ کا **باب** اگر کوئی شخص مسلمان ہو اور اُسکے نکاح میں دس عورتین ہوں تو اُنکو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے
کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے روایت کی معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے ابن عمر سے کہ غیلان
بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حال میں کہ اُسکے نکاح میں دس عورتین [2] تھیں جاہلیت میں ہو وہ عورتین بھی مسلمان ہو گئیں ساتھ اُسکے پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرے اُنمیں سے چار عورتوں کو یعنے اپنے نکاح میں رکھ اور جدا کرے باقیوں کو) اسی طرح روایت کیا اسکو معمر نے
زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اور سنا میں نے امام بخاری سے کہتا تھا کہ یہ حدیث محفوظ نہیں اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعیب ابن
ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے اُسنے کہا حدیث بیان کیا گیا میں محمد بن سوید ثقفی سے کہ تحقیق غیلان بن سلمہ مسلمان ہوا اور پاس اُسکے دس عورتین تھین
بخاری نے کہا اور سوا اسکے نہین کہ حدیث زہری کی سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے ثقیف سے طلاق دی عورتوں اپنی کو پس عمر فاروق رض نے کہا

[1] مراد شرطوں سے مہر ہین یا تمام حقوق عورتوں کے یعنے کھانے پینے کے لیے خرچ دے اور رہنے کے لیے مکان دے اور اچھی طرح گذران کرے اور اگر اپنے شہر میں رہنے کی شرط کی ہو تو اسکا وفا کرنا لازم نہیں جیسا کہ متن میں مذکور ہے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کافروں کا صحیح ہے جب مسلمان ہوں تو تجدید نکاح کی کچھ حاجت نہین مگر جبکہ اُنکے نکاح میں ایسی عورتین ہوں کہ ان کا جمع کرنا درست نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہو نکاح کرنا زیادہ چار عورتوں سے ۱۲ ح ع

لتراجعن نسائك او لارجمن قبرك كما رجم قبر ابی رغال والعمل علی حدیث غیلان بن سلمة عند اصحابنا منهم الشافعی واحمد و اسحاق **باب** ماجاء فی الرجل یسلم وعنده اختان **حدثنا** قتیبة نا ابن لهیعة عن ابی وهب الجیشانی انه سمع ابن فیروز الدیلمی یحدث عن ابیه قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یارسول الله انی اسلمت وتحتی اختان فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اختر ایتهما شئت هذا حدیث حسن غریب وابو وهب الجیشانی اسمه الدیلم ابن هوشع **باب** الرجل یشتری الجاریة وهی حامل **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی البصری نا عبدالله بن وهب نا یحیی بن ایوب عن ربیعة بن سلیم عن بسر بن عبید الله عن رویفع بن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کان یومن بالله والیوم الاخر فلا یسقی ماءه ولد غیره هذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجه عن رویفع بن ثابت والعمل علی هذا عند اهل العلم لایرون للرجل اذا اشتری جاریة وهی حامل ان یطأها حتی تضع وفی الباب عن ابن عباس وابی الدرداء والعرباض بن ساریة وابی سعید **باب** ماجاء فی الرجل یسبی الامة ولها زوج هل یحل له وطیها **حدثنا** احمد بن منیع نا هشیم نا عثمان البتی عن ابی الخلیل عن ابی سعید الخدری قال اصبنا سبایا یوم اوطاس ولهن ازواج فی قومهن فذکروا ذلك لرسول الله صلی الله علیه وسلم فنزلت والمحصنٰت من النساء الا ما ملکت ایمانکم هذا حدیث حسن وهکذا رواه الثوری عن عثمان البتی عن ابی الخلیل عن ابی سعید وابو الخلیل اسمه صالح بن ابی مریم وروی همام هذا الحدیث عن قتادة عن صالح

که البتہ رجوع کر تو عورتون اپنی سے اور یا سنگسار کرونگا مین قبر تیری کو جیسے کہ سنگسار کی گئی قبر ابی رغال کی اور عمل غیلان بن سلمہ کی حدیث پر ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے انھین مین سے ہین شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** اگر کوئی شخص مسلمان ہوا اور اس کے نکاح مین دو بہنین سگی ہون تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن لہیعہ نے ابی وہب جیشانی سے کہ اُسنے سنا فیروز دیلمی سے کہ حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہا کہ آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو مین نے عرض کی کہ یارسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا ہون اور میرے نکاح مین دو بہنین ہین سگی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرلے اُن دونون مین سے جسکو چاہے تو۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اور ابو وہب جیشانی کا نام دیلم ابن ہوشع ہی **باب** اگر کوئی شخص لونڈی خرید کرے اور وہ حاملہ ہو تو اُس سے صحبت کرے یا نہین **حدیث** بیان کی ہمسے عمرو بن حفص نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن وہب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن ایوب نے ربیعہ ابن سلیم سے اُسنے روایت کی بسر بن عبیداللہ سے اُسنے رویفع ابن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے تو نہ پلائے پانی اپنا اولاد غیر اپنے کو یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی رویفع ابن ثابت سے اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ جب کوئی مرد لونڈی خرید کرے اُس حال مین کہ وہ حاملہ ہو تو نہ صحبت کرے اُس سے یہانتک کہ رکھے حمل اپنا۔ اور اس باب مین ابن عباس اور ابی درداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہی **باب** اگر کوئی شخص لونڈی کو بندی مین پکڑکے لاوے اور واسطے اُسکے خاوند ہوئینے دار الحرب مین تو اُس سے صحبت کرنی درست ہی یا نہین **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہشیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عثمان بتی نے ابی خلیل سے اُسنے روایت کی ابی سعید خدری سے کہ پائی ہمنے بندی دن اوطاس کے (کہ نام ہی ایک جگہ کا نزدیک طائف کے) اور واسطے اُنکے خاوند تھے اپنی قوم مین سو ذکر کی لوگون نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اُتری یہ آیت اور حرام کی گئی ہین تمپر عورتین خاوند والیان مگر وہ عورتین کہ مالک ہوئی ہین ہاتھ تمھارے کی یعنے جو لونڈیان کہ دار الحرب سے پکڑ لائے ہو لڑائی میں اور اُنکے خاوند دار الحرب مین موجود ہین تو یہ لونڈیان واسطے تمھارے حلال ہین جبکہ گذر جائے عدت اُنکی یعنے ایک حیض۔ یہ حدیث حسن ہے اور اسیطرح روایت کیا ہی اسکو ثوری نے عثمان تبی سے اُسنے ابی خلیل سے اُسنے ابی سعید سے اور ابو خلیل نام اُسکا صالح بن ابی مریم ہی اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے اُسنے صالح سے

ف۱ امام شافعی اور مالک اور احمد کا مذہب یہ ہے کہ اگر اسلام لاوے کوئی شخص اور اسکے نکاح مین دو بہنین ہون کہ وہ بھی اسلام لائی ہون تو جایز ہی اسکو یہ کہ اختیار کرے ایک دونون مین سے جسکو چاہے خواہ پہلے نکاح خواہ پچھلے کو اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اگر دونون سے نکاح اکٹھا کیا تھا تو نہین جائز ہی اختیار کرنا ایک کو اور اگر آگے پیچھے کیا تھا تو پہلی نکاحی کو اختیار کرے نہ دوسری کو کہ وہ درست نہین ۱۲ ع ف۲ یعنی کافرون کی عورتین جو بندی مین پکڑی آئین لڑائی مین ۱۲ ف۳ جو عورت کہ کسی کے نکاح مین ہو اُس سے اور کسی کو نکاح کرنا درست نہین مگر کافرون کی عورتین کہ بندیون مین پکڑ آدین اور خاوند انکے دار الحرب مین موجود ہون تو انکو اپنے تصرف مین لانا درست ہی جبکہ انکی عدت گذر جاوے یعنی ایک حیض یا بچہ جننا یا ایک مہینا۔

ابو الخلیل

ابی الخلیل عن ابی علقمۃ الهاشمی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** بذالک عبد بن حمید نا حیان بن ہلال
نا ہمام **باب** ماجاء فی کراھیۃ مہر البغی **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن شہاب عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی مسعود
الانصاری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب و مہر البغی و حلوان الکاھن وفی الباب عن رافع بن خدیج و ابی
جحیفۃ و ابی ہریرۃ و ابن عباس وحدیث ابی مسعود حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی ان لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ **حدثنا**
احمد بن منیع وقتیبۃ قالا نا سفیان بن عیینۃ عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ قال قتیبۃ یبلغ بہ وقال احمد قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ وفی الباب عن سمرۃ وابن عمر **قال**
ابو عیسی حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح قال مالک بن انس انما معنی کراھیۃ ان یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ
اذا خطب الرجل المرأۃ فرضیت بہ فلیس لاحد ان یخطب علی خطبتہ وقال الشافعی معنی ھذا الحدیث لا یخطب الرجل
علی خطبۃ اخیہ ھذا عندنا اذا خطب الرجل المرأۃ فرضیت بہ و رکنت الیہ فلیس لاحد ان یخطب علی خطبتہ فاما قبل ان یعلم
رضاھا او رکونہا الیہ فلا باس ان یخطبہا والحجۃ فی ذلک حدیث فاطمۃ بنت قیس حیث جاءت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فذکرت لہ ان ابا جہم بن حذیفۃ ومعاویۃ بن ابی سفیان خطباہا فقال اما ابو جہم فرجل لا یرفع عصاہ
عن النساء واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ ولکن انکحی اسامۃ فمعنی ھذا الحدیث عندنا واللہ اعلم ان فاطمۃ لم تخبرہ برضاھا
بواحد منہما فلو اخبرتہ لم یشر علیہا بغیر الذی ذکرتہ **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد انبانا شعبۃ قال اخبرنی ابو بکر بن ابی الجہم

ابی خلیل سے اُسنے ابی علقمہ ہاشمی سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہمسے ساتھ اسکے عبد بن حمید نے اُسنے کہا خبر
دی ہمکو حبان بن ہلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے **باب** زنا کرنیوالی عورت کی خرچی حرام ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے
کہا خبر دی ہمکو لیث نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی ابی بکر بن عبد الرحمن سے اُسنے ابو مسعود انصاری سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مول کتے کے سے اور خرچی زنا کرنیوالی عورت کے سے اور شیرینی کاہن[۱] کی سے اور اس باب مین رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور ابی ہریرہ
اور ابن عباس سے بھی روایت ہی اور ابی مسعود کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** نہ پیغام بھیجے مرد نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے **حدیث**
بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور قتیبہ نے اُن دونوں نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے
اُسنے ابی ہریرہ سے قتیبہ نے کہا یہ حدیث مرفوع ہی اور احمد نے مرفوع نہین کہا بلکہ قال رسول اللہ کہا یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیع کرے کوئی
مرد اوپر بیع بھائی اپنے کے اور نہ پیغام بھیجے مرد نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے اور اس باب مین سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہی کہا ابو عیسے
نے کہ ابو ہریرہ رضہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور کہا مالک بن انس رحمۃ اللہ نے سوا اُسکے نہین یعنے مکروہ ہونے پیغام نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے
کے یہ ہی کہ جب پیغام بھیجے مرد نکاح کا کسی عورت کو اور وہ راضی ہو جاوے ساتھ اُسکے تو نہین جائز ہی واسطے کسی کے یہ کہ پیغام بھیجے نکاح کا اوپر پیغام اپنے بھائی کے
اور شافعی رحمہ نے کہا کہ معنی اس حدیث کا نزدیک ہمارے یہ ہی کہ جب پیغام بھیجے نکاح کا کوئی مرد کسی عورت کو اور راضی ہو جاوے وہ ساتھ اُسکے اور میل کرے
طرف اُسکے تو نہین جائز ہی کسی کو یہ کہ پیغام بھیجے نکاح کا اوپر پیغام بھائی اپنے کے اور لیکن پہلے اس سے کہ معلوم ہو رضامندی اُسکی اور میل کرنا
اُسکا طرف اُسکے پس نہین ہی کوئی ڈر یہ کہ پیغام بھیجے اُسکو نکاح کا اور دلیل اسمین حدیث فاطمہ بنت قیس کی ہی جبکہ آئی وہ پاس نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے سو ذکر کیا اُسنے کہ تحقیق ابا جہم اور معاویہ بن ابی سفیان نے پیغام نکاح کا بھیجا ہی مجھکو سو آپ نے فرمایا کہ ابو جہم تو ایسا مرد ہی کہ
نہین اُٹھاتا لاٹھی اپنی عورتون سے اور لیکن معاویہ پس وہ محتاج ہی اُسکے پاس کچھ مال نہین ولیکن نکاح کر تو اسامہ سے پس معنی حدیث
کا نزدیک ہمارے اور خدا خوب جانتا ہی یہ ہین کہ فاطمہ نے نہ خبر دی آپ کو ساتھ راضی ہونے اپنے کے ساتھ ایک سے اُن دونون مین سے
پس اگر خبر دیتی وہ آپ کو تو نہ اشارہ کرتے آپ ساتھ غیر اُسکے کے کہ ذکر کیا اُسکو فاطمہ نے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے
اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے اُسنے کہا خبر دی مجھکو ابو بکر بن ابی جہم نے

[۱] کاہن اور نجومی کے پاس جانا بالاجماع حرام ہی اور کاہن اُسکو کہتے ہین جو آئندہ کی خبرین دے اور جو کوئی خبر دینے پر مٹھائی یا کپڑا یا کھانا یا نقدی دیوے یہ سب حرام ہے
اسکو حلوان کہتے ہین اور حلوان کے معنے شیرینی کے ہین ۱۲

قال دخلت انا وابو سلمة بن عبد الرحمن على فاطمه بنت قيس فحدثتنا ان زوجها طلقها ثلاثا ولم يجعل لها سكنى ولا نفقة قالت ووضع لى عشرة اقفزة عند ابن عم له خمسة شعير وخمسة بر قالت فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له قالت فقال صدق فامرنى ان اعتد فى بيت ام شريك ثم قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بيت ام شريك بيت يغشاه المهاجرون ولكن اعتدى فى بيت ابن ام مكتوم فعسى ان تلقى ثيابك فلا يراك فاذا انقضت عدتك فجاء احد يخطبك فاتينى فلما انقضت عدتى خطبنى ابو جهم ومعاوية قالت فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال اما معاوية فرجل لا مال له واما ابو جهم فرجل شديد على النساء قالت فخطبنى اسامة بن زيد فتزوجنى فبارك الله لى فى اسامة هذا حديث حسن صحيح وقد رواه سفيان الثورى عن ابى بكر بن ابى جهم نحو هذا الحديث وزاد فيه فقال لى النبى صلى الله عليه وسلم انكحى اسامة حدثنا بذلك محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن ابى بكر بن ابى الجهم بهذا **باب** ما جاء فى العزل **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابى الشوارب نا يزيد بن زريع نا معمر عن يحيى بن ابى كثير عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن جابر قال قلنا يا رسول الله انا كنا نعزل فزعمت اليهود انه الموؤدة الصغرى فقال كذبت اليهود ان الله اذا اراد ان يخلقه لم يمنعه وفى الباب عن عمر والبراء وابى هريرة وابى سعيد **حدثنا** قتيبة وابن ابى عمر قالا نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن جابر بن عبد الله قال كنا نعزل والقرآن ينزل حديث جابر حديث حسن صحيح وقد روى عنه من غير وجه وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم فى العزل وقال مالك بن انس تستامر الحرة فى العزل ولا تستامر الامة **باب** ما جاء فى كراهية العزل **حدثنا** ابن ابى عمر وقتيبة قالا نا سفيان بن عيينة

کہا داخل ہوا مین اور ابو اسامہ فاطمہ بنت قیس پر سو حدیث بیان کی اُسنے یہ کہ میرے خاوند نے مجھکو تین طلاقین دین اور نہ کیا واسطے اُسکے گھر اور نہ کچھ خرچ اور رکھین اُسنے واسطے میرے دس قفیز بن غلہ کی نزدیک چچیرے بھائی اپنے کے پانچ جو کی اور پانچ گیہون کی کہا سو آئی مین پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا مین نے اُسکو واسطے آپکے آپنے فرمایا سچ کہا اُسنے اور فرمایا مجھکو کہ عدت گذارون مین بیچ گھر ام شریک کے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گھر ام شریک کا ایک گھر ہے کہ آمد و رفت رکھتے ہین اُسکے گھر مین مہاجر لیکن عدت گذار تو بیچ گھر ابن ام مکتوم کے پس قریب ہے کہ رکھے تو کپڑے اپنے یعنی بدن سے اُتار کر تو نہ دیکھے گا وہ تجھکو کہ وہ اندھا آدمی ہے سو جب تیری عدت گذر جاوے اور کوئی تجھکو نکاح کا پیغام بھیجا وے تو میرے پاس آ سو جب میری عدت گذر گئی تو نکاح کا پیغام بھیجا مجھے ابو جہم اور معاویہ نے کہا سو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ذکر کیا مین نے اُسکو واسطے آپکے سو فرمایا حضرت نے کہ ابو جہم تو مرد سخت ہے اوپر عورتونکے اور معاویہ پس مفلس ہے نہین ہے مال واسطے اُسکے کہا اور نکاح کا پیغام بھیجا مجھکو اسامہ نے پس نکاح کیا اُسنے مجھسے سو برکت دی اللہ نے واسطے میرے بیچ اسامہ کے تئین مجھ مین اور اسامہ مین ایسی محبت ہوئی کہ لوگ مجھپر رشک کیا کرتے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی سفیان ثوری نے ابی بکر بن ابی جہم سے مثل اس حدیث کے اور زیادہ کیا ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو فرمایا کہ نکاح کر تو اسامہ سے حدیث کی ہمکو ساتھ اُسکے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی بکر بن ابی جہم سے ساتھ اسکے **باب** عزل کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن زریع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معمر نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے اُسنے جابر سے کہا کہ کہا ہمنے یا رسول اللہ ہم تھے عزل کیا کرتے سو یہود کہتے ہین کہ یہ عزل کرنا زندہ بچے کے گاڑنے کی چھوٹی قسم ہے سو حضرت نے فرمایا کہ جھوٹ کہا یہود نے تحقیق اللہ جب ارادہ کرتا ہے پیدا کرنے کسی چیز کا تو نہین باز رکھتی اُسکو کوئی چیز اور اس باب مین عمر اور براء اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور ابن ابی عمر نے ان دونون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی عطار سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا تھے ہم عزل کرتے اس حال مین کہ قرآن اُترتا تھا یعنی حضرت کے زمانہ مین کہ وحی اُترتی تھی تو ہم عزل کرتے تھے سو نہی نہ آئی جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے اُس سے کئی وجہ پر اور ایک جماعت اہل علم کے صحابہ وغیرہ سے کہتے ہین کہ عزل کرنا جائز ہے اور مالک بن انس کہتے ہین کہ اگر آزاد عورت ہو تو اُس سے اذن طلب کرے اور اگر لونڈی ہو تو اذن لینے کی کچھ حاجت نہین بلا اذن بھی اس سے عزل کرنا جائز ہے **باب** عزل کے مکروہ ہونیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر اور قتیبہ نے انھون نے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن عیینہ نے

لہ یعنے حاجت پردہ کی نہوگی کہ وہ نابینا ہے اور اسکے گھر مین کوئی آتا جاتا نہین یا یہ معنی ہین کہ عدت مین زینت کو کپڑے رکھدے اور یہ معنی کہ عدت کے ایام مین باہر نکلنا درست نہین کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی بعض نے ساتھ اس حدیث کے کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا طرف مرد اجنبی کے اگر مرد نہ دیکھے اُسکو اور یہ دلیل انکی ضعیف ہے اور صحیح وہ ہی ہے نزدیک اکثر علما کے اور مکروہ رکھا ہے اسکو ایک جماعت نے اصحاب وغیرہ سے اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے شافعی نے کہا کہ اگر آزاد عورت ہو تو اذن لیوے اور نووی نے کہا کہ عزل ہمارے نزدیک مکروہ ہے ۱۲ ع

عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن قزاعة عن ابی سعید قال ذكر العزل عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لم یفعل ذلك احدكم زاد ابن ابی عمر فی حدیثه ولم یقل لا یفعل ذاك احدكم قالا فی حدیثهما فانها لیست نفس مخلوقة الا الله خالقها وفی الباب عن جابر حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی سعید وقد كره العزل قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم **باب** ماجاء فی القسمة للبكر والثیب **حدثنا** ابو سلمة یحیی بن خلف نا بشر بن المفضل عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن انس بن مالك قال لو شئت ان اقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ولكنه قال السنة اذا تزوج الرجل البكر علی امرأته اقام عندها سبعا واذا تزوج الثیب علی امرأته اقام عندها ثلاثا وفی الباب عن ام سلمة حدیث انس حدیث حسن صحیح وقد رفعه محمد بن اسحق عن ایوب عن ابی قلابة عن انس ولم یرفعه بعضهم والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قالوا اذا تزوج الرجل امرأة بكرا علی امرأته اقام عندها سبعا ثم قسم بینهما بعد بالعدل واذا تزوج الثیب علی امرأته اقام عندها ثلاثا **باب** ماجاء فی التسویة بین الضرائر **حدثنا** ابن ابی عمر نا بشر بن السری نا حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابة عن عبد الله بن یزید عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم كان یقسم بین نسائه فیعدل ویقول اللهم هذه قسمتی فیما املك فلا تلمنی فیما تملك ولا املك حدیث عائشة هكذا رواه غیر واحد عن حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابة عن عبد الله بن یزید عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم كان یقسم ورواه حماد بن زید وغیر واحد عن ایوب عن ابی قلابة مرسلا ان النبی صلی الله علیه وسلم كان یقسم وهذا اصح من حدیث حماد بن سلمة ومعنی قوله لا تلمنی فیما تملك ولا املك

ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی مجاہد سے اُسنے قزاعہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا کہ ذکر کیا گیا عزل نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا آپ نے کسواسطے کرتا ہی اسکو ایک تمہارا اور ابن ابی عمر کی حدیث میں اتنا زیادہ ہی کہ آپ نے یہ فرمایا کہ نہ کرے اسکو کوئی تمہارا کہا دونوں نے اپنی حدیث میں کہا کہ پس تحقیق قصہ یہ ہی کہ نہیں کوئی جان پیدا کی گئی مگر کہ اللہ پیدا کرنیوالا ہی اُسکو اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہی اور ابو سعید کی حدیث حسن صحیح ہی اور ابو سعید سے کئی طرح پر مروی ہی اور ایک جماعت اہل علم کی اصحاب وغیرہم سے کہتی ہی کہ عزل کرنا مکروہ ہی **باب** کنواری اور بیوہ عورت کے لئے باری مقرر کرنیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سلمہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن مفضل نے خالد حذاء سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہ کہا اگر چاہوں میں تو کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی یعنے یہ حدیث مرفوع ہی ولیکن اُسنے کہا کہ سنت یہ ہی کہ جب نکاح کرے کوئی مرد کنواری عورت سے شوہر دیدہ پر تو رہے پاس کنواری کے سات رات اور جبکہ نکاح کرے بیوہ عورت سے اوپر عورت اپنی کے تو رہے پاس اُسکے تین رات اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہی اور انس کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق مرفوع کیا ہی اسکو محمد بن اسحاق نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے انس رض سے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو بعض نے اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ جب نکاح کرے کوئی مرد کسی عورت کنواری سے اوپر عورت اپنی کے تو ٹھہرے پاس اُسکے سات رات پھر باری مقرر کرے درمیان اُن دونوں کے پیچھے اُسکے ساتھ عدل کے اور جب نکاح کرے بیوہ عورت سے تو ٹھہرے پاس اُسکے تین رات **باب** سوتوں کے درمیان برابری کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو بشر بن سری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے عائشہ رض سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے درمیان بیویوں اپنی کے یعنی باری مقرر کرتے از راہ تفضل کے اور عدل کرتے یعنے برابری کرتے درمیان اُنکے رات کے رہنے میں اور کہتے الٰہی یہ ہی تقسیم کرنا میرا اُس چیز میں کہ مالک ہوں میں پس نہ ملامت کر مجھکو اُس چیز میں کہ مالک ہی تو اسکا اور نہیں مالک میں عائشہ رض کی حدیث کو اسیطرح بہت لوگوں نے روایت کیا ہی حماد بن سلمہ سے اُسنے ایوب سے اُس نے ابی قلابہ سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے عائشہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تقسیم کرتے اور روایت کیا اُسکو حماد وغیرہ نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے مرسل کہ تھے نبی صلعم تقسیم کرتے اور یہ زیادہ صحیح ہی حماد کی حدیث سے اور معنی اس قول کا کہ نہ ملامت کر مجھکو اُس چیز سے کہ تو مالک ہی اور میں مالک نہیں

۱۔ اپنی بی بیوں کے لیے نوبت مقرر کرنی یعنی اُنکے پاس باری باری جانا واجب ہی اور ایک کی باری میں دوسرے کے گھر میں رات کو رہنا درست نہیں اور دو کو ایک رات میں جمع کرنا بھی جائز ہی مگر اُسکے اذن سے اور اسی طرح واجب ہی برابری کرنی کھانے اور پہنانے میں اور صحبت میں نہ جماع میں اور صحبت میں اور سفر میں جس کو چاہے ساتھ لیجاوے مگر اولی یہ ہی کہ قرعہ ڈالے اور حنفیہ کے نزدیک ایک بار جمع کرنے سے عورت کا حق ساقط ہوجاتا ہی اور عورت کی طاقت سے زیادہ جماع کرنا جائز نہیں ۱۲ ہدایہ وغیرہ ۲۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کے پہلے کوئی عورت ہو اور پھر نکاح کرے کسی اور عورت سے تو اگر وہ عورت باکرہ ہی تو اسکے پاس سات رات رہے پھر باری مقرر کرے اور اگر وہ عورت

انما یعنی به الحب والمودة کذا فسرہ بعض اهل العلم **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا همام عن قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نهیک عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا کانت عند الرجل امرأتان فلم یعدل بینهما جاء یوم القیمة وشقه ساقط وانما اسند هذا الحدیث همام بن یحیی عن قتادة ورواه هشام الدستوائی عن قتادة قال کان یقال ولا نعرف هذا الحدیث مرفوعا الا من حدیث همام **باب** ماجاء فی الزوجین المشرکین یسلم احدهما **حدثنا** احمد بن منیع وهناد قالا نا ابو معاویة عن الحجاج عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رد ابنته زینب علی ابی العاص ابن الربیع بمهر جدید ونکاح جدید هذا حدیث فی اسناده مقال والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم ان المرأة اذا اسلمت قبل زوجها ثم اسلم زوجها وهی فی العدة ان زوجها احق بها ما کانت فی العدة وهو قول مالک بن انس الاوزاعی والشافعی واحمد واسحاق **حدثنا** هناد نا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق قال ثنی داؤد بن حصین عن عکرمة عن ابن عباس قال رد النبی صلی الله علیه وسلم ابنته زینب علی ابی العاص بن الربیع بعد ست سنین بالنکاح الاول ولم یحدث نکاحا هذا حدیث لیس باسناده باس ولکن لا نعرف وجه الحدیث ولعله قد جاء هذا من قبل داؤد بن الحصین من قبل حفظه **حدثنا** یوسف بن عیسی نا وکیع نا اسرائیل عن سماک بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس ان رجلا جاء مسلما علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم جاءت امرأته مسلمة فقال یا رسول الله انها کانت اسلمت معی فردها علیه هذا حدیث صحیح سمعت عبد بن حمید یقول سمعت یزید بن هارون یذکر عن محمد بن اسحاق هذا الحدیث وحدیث الحجاج عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم رد ابنته علی ابی العاص بن الربیع بمهر جدید ونکاح جدید فقال یزید بن هارون حدیث ابن عباس اجود اسنادا والعمل علی حدیث

سوا اسکے نہین کہ مراد اس سے محبت اور مروت ہی کہ وہ اختیاری امر نہین اسیطرح تفسیر کیا اسکو بعض اہل علم نے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ ہون پاس کسی شخص کے دو بیویان یعنی مثلاً پھر نہ انصاف کرے درمیان اُنکے تو آویگا دن قیامت کے اس حال مین کہ آدھا دھڑ اُسکا گرا ہوا ہوگا[۱] اور سوا اسکے نہین کہ مسند کیا ہی اس حدیث کو ہمام بن یحیٰی نے قتادہ سے اور روایت کیا ہی اسکو ہشام دستوائی نے قتادہ سے کہا کہ تھا کہا جاتا اور نہین پہچانی جاتی یہ حدیث مرفوع مگر حدیث ہمام سے **باب** اگر مرد عورت دونون کافر ہون اور دونون مین سے ایک مسلمان ہوجاوے تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع اور ہناد نے اُن دونون نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے حجاج سے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا بیٹی اپنی زینب کو اوپر ابی العاص کے ساتھ مہر جدید اور نکاح جدید کے یہ حدیث ہی اسکی اسناد مین کلام ہی اور عمل اوپر اس حدیث کے ہی نزدیک اہل علم کے کہ جب مسلمان ہووے[۲] عورت پہلے خاوند اپنے سے پھر مسلمان ہووے خاوند اُسکا اور وہ عورت عدت مین اُسکی ہو تو خاوند اُسکا لائق ہی ساتھ اُسکے جبتک کہ ہو اُسکی عدت مین اور یہی ہی قول مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو داؤد بن حصین نے عکرمہ سے اُس نے روایت کی ابن عباس رض سے کہ پھیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی اپنی زینب کو ابی العاص بن ربیع پر بعد چھ برس کے ساتھ نکاح پہلے کے اور نہ باندھا نکاح نیا اس حدیث کی اسناد کے ساتھ کچھ ڈر نہین و لیکن نہین پہچانتے ہم وجہ اس حدیث کی اور شاید کہ یہ داؤد ابن حصین کی طرف سے آئی ہی اُسکے حافظہ کی وجہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق ایک مرد آیا مسلمان ہوکر بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آئی عورت اُسکی مسلمان ہوکر سو اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ تحقیق میری عورت میرے ساتھ مسلمان ہوئی تھی سو پھیر دیا حضرت نے اُسکو اپنے خاوند پر یہ حدیث صحیح ہی سنا مین نے عبد بن حمید سے کہتا تھا سنا مین نے یزید بن ہارون سے کہ ذکر کرتا تھا محمد بن اسحاق سے یہ حدیث اور حدیث حجاج کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا بیٹی اپنی کو اوپر ابی العاص کے ساتھ مہر جدید اور نکاح جدید کے پس یزید بن ہارون نے کہا کہ ابن عباس کی حدیث کی اسناد بہت کھری ہی اور عمل اوپر حدیث

[۱] یعنی باری مقرر کرے اور نفقہ مقرر کرنے کا مین مالک ہون اسمین برابری کرتا ہون اور دل کی محبت کا مین مالک نہین اسمین برابری نہین کر سکتا اس سے معلوم ہوا کہ برابری نفقہ اور رات کے رہنے مین ہی محبت مین نہین ۱۲ [۲] یہ سزا دو عورتون کی بے انصافی پر موقوف نہین بلکہ اگر تین یا چار ہونگی تو ان کا بھی یہی حکم ہی ۱۲ [۳] جب اسلام

عمرو بن شعیب **باب ما جاء فی الرجل یتزوج المرأۃ فیموت عنہا قبل ان یفرض لہا حدثنا** محمود بن غیلان نا زید بن الحباب
نا سفیان عن منصور عن ابراہیم عن علقمۃ عن ابن مسعود انہ سئل عن رجل تزوج امرأۃ ولم یفرض لہا صداقا ولم یدخل بہا
حتی مات فقال ابن مسعود لہا مثل صداق نسائہا لا وکس ولا شطط وعلیہا العدۃ ولہا المیراث فقام معقل بن سنان الاشجعی فقال
قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بروع بنت واشق امرأۃ منا مثل ما قضیت ففرح بہا ابن مسعود وفی الباب عن الجراح **حدثنا**
الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ہارون وعبد الرزاق کلاہما عن سفیان عن منصور نحوہ حدیث ابن مسعود حدیث حسن
صحیح وقد روی عنہ من غیر وجہ والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم وبہ یقول الثوری واحمد
واسحاق وقال بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم علی بن ابی طالب وزید بن ثابت وابن عباس وابن عمر اذا تزوج
الرجل المرأۃ ولم یدخل بہا ولم یفرض لہا صداقا حتی مات قالوا لہا المیراث ولا صداق لہا وعلیہا العدۃ وہو قول الشافعی
قال ولو ثبت حدیث بروع بنت واشق لکانت الحجۃ فیما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی عن الشافعی انہ رجع بمصر عن ہذا
القول وقال بحدیث بروع بنت واشق **ابواب الرضاع باب ما جاء یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب حدثنا**
احمد بن منیع نا اسمعیل بن ابراہیم نا علی بن زید عن سعید بن المسیب عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ حرم من الرضاع ما حرم من النسب وفی الباب عن عائشۃ وابن عباس وام حبیبۃ ہذا حدیث صحیح **حدثنا** محمد بن بشار
نا یحیی بن سعید نا مالک بن انس ح ونا اسحاق بن موسی الانصاری نا معن نا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن سلیمان بن یسار

عمرو بن شعیب سے ہے **باب** اگر کوئی مرد نکاح کرے کسی عورت سے پھر مرجاوے پہلے مہر مقرر کرنیکے تو اسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان
نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو زید بن حباب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے علقمہ سے اُسنے ابن مسعودؓ سے کہ وہ پوچھے گئے حکم
ایک مرد سے کہ نکاح کیا اُسنے ایک عورت سے اور نہ مقرر کیا واسطے اُسکے مہر اور نہ صحبت کی اُس سے یہانتک کہ مرگیا وہ سو ابن مسعود نے کہا کہ واسطے
اُس عورت کے مہر ہے مانند مہر عورتوں قوم اپنی کے یعنی مہر مثل دینا آئیگا نہ کم نہ زیادہ اور اُسپر عدت ہے اور واسطے اُسکے میراث ہے سو معقل بن سنان
اشجعی کھڑے ہوئے اور کہا کہ فیصلہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بیٹی واشق کے جو ایک عورت ہے ہم میں سے مثل اُسکے جو فیصلہ کیا تو نے سو ابن مسعودؓ
اُس سے بہت خوش ہوئے اور اس باب میں جراح سے بھی روایت ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون اور عبد الرزاق نے
اُن دونوں نے روایت کی سفیان سے اُسنے منصور سے مثل اُسکے اور حدیث ابن مسعود کی حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ پر اُس سے مروی ہے اور عمل اوپر اُسکے ہے نزدیک بعض
اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں ثوری اور احمد اور اسحق اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے
کہتے ہیں انھیں میں سے ہیں علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر یہ کہ جب نکاح کرے مرد کسی عورت سے اور نہ صحبت کرے اُس سے
اور نہ مقرر کیا ہو واسطے اُسکے مہر یہانتک کہ مرگیا کہتے ہیں کہ واسطے اُسکے میراث ہے یعنی اُسکو میراث خاوند کی پہونچیگی اور نہیں ہے واسطے اُسکے مہر اور
اُسپر عدت ہے یعنی وفات کی کہ چار مہینے اور دس دن ہیں اور یہی ہے قول امام شافعی کا اور کہا کہ اگر ثابت ہو جاوے حدیث بروع بیٹی واشق کی تو ہوگی دلیل
بیچ اُسکے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور امام شافعی سے مروی ہے کہ اُسنے مصر میں اس قول سے رجوع کیا اور قائل ہوا ساتھ حدیث بروع بیٹی واشق کے

ابواب الرضاع رضاعت کے بابوں کا بیان یعنی دودھ چوسنے کا بیان **باب** حرام ہوتی ہے بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے نسب سے
حدیث بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو اسماعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو علی بن زید نے سعید بن مسیب سے اُسنے روایت کی علی
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نے حرام کی ہے دودھ پینے سے وہ چیز کہ حرام کی ہے نسب سے۔ اور اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ام حبیبہ
سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن سعید نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن
انس نے ح اور خبر دی ہمکو اسحق بن موسی انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے روایت کی سلیمان بن یسار سے

ف۱ یعنی اگر کوئی لڑکی یا لڑکا کسی عورت اجنبیہ کا دودھ پیئے دو برس کی عمر سے کم میں تو جو عورتیں کہ نسب کے علاقہ سے حرام ہوتی ہیں دودھ پینے سے بھی حرام ہوتی ہیں اور نسب کے سبب سے
سات عورتیں حرام ہیں ماں اور بیٹی اور بہن اور پھوپھی اور خالہ اور بھتیجی اور بھانجی پس یہ عورتیں دودھ سے بھی حرام ہوتی ہیں پس حرام ہے دودھ پینے والے پر ماں باپ رضاعی اُسکے یعنی دودھ پلانے والی
اور اُس کا خاوند کہ دودھ اترا بسبب صحبت کرنے اُسکے کے اور حرام ہیں اُسپر بھائی اور بہن رضاعی اُسکی یعنی جو دودھ پلانے والی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو یا اُسکے خاوند کے نطفہ سے پیدا ہوا ہو پس

وہ سب بھائی اور بہن ہیں آپسمیں بیٹے وارث اور اولاد اُنکی بھتیجے اور بھانجے اُسکے ہونگے اور بھائی رضاعی باپ کا چچا اُسکا ہوگا اور بہن اُسکی پھپھی اُسکی ہوگی اور بھائی ماں رضاعی کا ماموں اُسکا ہوگا اور بہن

عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله حرم من الرضاعة ما حرم من الولادة هذا حدیث حسن صحیح وحدیث علی حدیث صحیح والعمل علی هذا عند عامة اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم لا نعلم بینهم فی ذلك اختلافا **باب** ماجاء فی لبن الفحل **حدثنا** الحسن بن علی نا ابن نمیر عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت جاء عمی من الرضاعة یستاذن علی فابیت ان اذن له حتی استامر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلیلج علیك فانه عمك قالت انما ارضعتنی المراة ولم یرضعنی الرجل قال فانه عمك فلیلج علیك هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم کرهوا لبن الفحل والاصل فی هذا حدیث عائشة وقد رخص بعض اهل العلم فی لبن الفحل والقول الاول اصح **حدثنا** قتیبة نا مالك بن انس ح وثنا الانصاری نا معن نا مالك بن انس عن ابن شهاب عن عمرو بن الشرید عن ابن عباس انه سئل عن رجل له جاریتان ارضعت احدهما جاریة والاخری غلاما ایحل للغلام ان یتزوج الجاریة فقال لا اللقاح واحد وهذا تفسیر لبن الفحل وهذا الاصل فی هذا الباب وهو قول احمد واسحاق **باب** ماجاء لا تحرم المصة ولا المصتان **حدثنا** محمد بن علی الصنعانی نا المعتمر بن سلیمان قال سمعت ایوب یحدث عن عبد الله بن ابی ملیکة عن عبد الله بن الزبیر عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تحرم المصة ولا المصتان وفی الباب عن ام الفضل وابی هریرة والزبیر وابن الزبیر عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تحرم المصة ولا المصتان وروی محمد بن دینار عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله بن الزبیر عن الزبیر عن النبی صلی الله علیه وسلم وزاد فیه محمد بن دینار عن الزبیر عن النبی صلی الله علیه وسلم وهو غیر محفوظ

اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے حرام کی ہو دودھ پینے سے وہ چیز کہ حرام کی ہو نسب سے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور علی کی حدیث بھی صحیح ہو اور عمل اُسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے نہیں جانتے ہم درمیان اُن کے اختلاف کچھ **باب** مرد کے دودھ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابن نمیر نے ہشام بن عروہ سے اُسنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ آیا چچا میرا دودھ کے ناتے کا اس حال میں کہ اجازت چاہی اُسنے میرے پاس آنیکی پس انکار کیا میں نے اذن دینے سے یہانتک کہ پوچھوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنا اسکا میرے پاس درست ہی یا نہیں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہیے کہ داخل ہو تجھپر یعنی آوے تیرے پاس کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہی کہا اُسنے سوا اسکے نہیں کہ دودھ پلایا مجھکو عورت نے اور نہیں دودھ پلایا مجھکو مرد نے فرمایا کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہی چاہیے کہ آوے تیرے پاس - یہ حدیث حسن صحیح ہو اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ دودھ مرد کا مکروہ ہی یعنی دودھ پلانے والی عورت کے خاوند سے ملنا مکروہ ہے اور اصل اس باب میں عائشہ کی حدیث ہی اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ دودھ کے ناتے والی کو مرد سے ملنا درست ہی اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہو **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ح اور خبر دی ہمکو انصاری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے روایت کی عمرو بن شرید سے اُسنے ابن عباس رض سے کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک مرد کے سے کہ واسطے اُسکے دو عورتیں ہیں کہ دودھ پلایا ان دونوں میں سے ایک نے ایک لڑکی کو اور دوسری نے ایک لڑکے کو کیا حلال ہی واسطے اُس لڑکے کے کہ نکاح کرے اُس لڑکی سے سو اُسنے کہا کہ نہیں جائز ہی کہ منی ایک ہی اور یہ ہی تفسیر لبن الفحل کی اور یہ حدیث اصل ہی اس باب میں اور یہی ہی قول احمد و اسحاق کا **باب** نہیں حرام کرتا نکاح کو ایک بار دودھ پینا اور دو بار دودھ پینا یعنی ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن علی صنعانی نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو معتمر بن سلیمان نے اُسنے کہا سنا میں نے ایوب سے حدیث بیان کرتا تھا عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حرام کرتا یعنی نکاح کو ایک بار دودھ چوسنا اور دو بار دودھ چوسنا اور اس باب میں ام الفضل اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور زبیر اور ابن زبیر نے عائشہ سے روایت کی ہی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حرام کرتا ایک بار کا دودھ چوسنا اور دو بار کا دودھ چوسنا اور روایت کی محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے زبیر سے اُسنے نبی صلعم سے اور زیادہ کیا اسمیں محمد بن دینار نے واسطہ زبیر کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ محفوظ نہیں

سلہ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تین بار دودھ چوسنا حرام کرتا ہے اور یہی ہے مذہب بعض علما کا اور بعضے کہتے ہیں کہ پانچ بار چوسنا حرام کرتا ہے یہ قول حضرت عائشہ کا ہے اور یہی ہے قول امام شافعی اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ مطلق دودھ چوسنا حرام کرتا ہے خواہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ قول مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابو حنیفہ وغیرہم کا ہے ١٢ م

والصحیح عند اهل الحدیث حدیث ابن ابی ملیکة عن عبد الله بن الزبیر عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیث عائشة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم قالت عائشة انزل فی القران عشر رضعات معلومات فنسخ من ذلك خمس وصار الی خمس رضعات معلومات فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم والامر علی ذلك **حدثنا** بذلك اسحق بن موسی الانصاری نا معن نا مالك عن عبد الله بن ابی بكر عن عمرة عن عائشة بهذا وبهذا كانت عائشة تفتی وبعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم وهو قول الشافعی واسحاق وقال احمد بحدیث النبی صلی الله علیه وسلم لا تحرم المصة ولا المصتان وقال ان ذهب ذاهب الی قول عائشة فی خمس رضعات فهو مذهب قوی وجبن عنه ان یقول فیه شیئا وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم یحرم قلیل الرضاع وكثیره اذا وصل الی الجوف وهو قول سفیان الثوری ومالك بن انس والاوزاعی وعبد الله بن المبارك ووكیع واهل الكوفة **باب** ما جاء فی شهادة المرأة الواحدة فی الرضاع **حدثنا** علی بن حجر نا اسمعیل بن ابراهیم عن ایوب عن عبد الله بن ابی ملیكة قال ثنی عبید بن ابی مریم عن عقبة بن الحارث قال سمعته من عقبة ولكنی لحدیث عبید احفظ قال تزوجت امرأة فجاءتنا امرأة سوداء فقالت انی قد ارضعتكما فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت تزوجت فلانة بنت فلان فجاءتنا امرأة سوداء فقالت انی قد ارضعتكما وهی كاذبة قال فاعرض عنی قال فاتیته من قبل وجهه فقلت انها كاذبة قال وكیف بها وقد زعمت انها قد ارضعتكما دعها عنك حدیث عقبة بن الحارث حدیث حسن صحیح وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن ابن ابی ملیكة

اور صحیح اہل حدیث کے نزدیک حدیث ابن ابی ملیکہ کی ہے جو عبداللہ بن زبیر سے روایت کی ہے اُنہوں نے عائشہ رضؓ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عائشہ رضؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہا عائشہ نے کہ اُتارا گیا قرآن[1] میں دس بار دودھ پینا کہ یقینًا معلوم ہے۔ وجود اُسکا سو منسوخ کیا گیا اُس سے پانچ بار دودھ پینا اور پھرا امر طرف پانچ بار دودھ پینے کے کہ یقینًا معلوم ہے۔ وجود اُسکا سو وفات کیئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسی پر تھا **حدیث** بیان کی ہم سے ساتھ اسکے اسحق بن موسیٰ انصاری نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو معن نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو مالک نے عبداللہ بن ابی بکر سے اُنہوں نے روایت کی عمرہ سے اُنہوں نے عائشہ سے ساتھ اسکے اور ساتھ اسی کے تھیں عائشہ رضؓ فتویٰ دیتیں اور بعض بیویاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی ہے قول شافعی اور اسحاق کا اور قائل ہے احمد ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں حرام کرتا ایک بار دودھ چوسنا اور نہ دو بار دودھ چوسنا اور کہا احمد نے جاوے اگر کوئی جانیوالا طرف قول عائشہ کے بیچ پانچ بار دودھ پینے کے تو وہ مذہب قوی ہے اور نامردی ہے یہ کہ کہے بیچ اُسکے کوئی چیز یعنے اُسمیں حجت کرنی درست نہیں اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ مطلق دودھ چوسنا حرام کرتا ہے یعنی نکاح کو خواہ تھوڑا ہو خواہ بہت ہو جبکہ پہونچے طرف پیٹ کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا

باب دودھ چوسنے میں ایک عورت کے گواہی دینے کا بیان یعنی ایک عورت کی شہادت مقبول ہے یا نہیں **حدیث**[2] بیان کی ہم سے علی بن حجر نے اُنہوں نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنہوں نے روایت کی عبداللہ بن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے کہا حدیث کی مجھکو عبید بن ابی مریم نے عقبہ بن حارث سے اور کہا سنا میں نے اُسکو عقبہ سے ولیکن میں عبید کی حدیث خوب یاد رکھتا ہوں کہ نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی ہمارے پاس ایک عورت کالی اور کہا اُسنے کہ تحقیق دودھ پلایا ہے میں نے تم دونوں کو سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا سو میں نے عرض کی کہ نکاح کیا تھا میں نے فلانی عورت فلانی کی بیٹی سے سو آئی ہمارے پاس ایک عورت کالی اور کہا اُسنے کہ تحقیق دودھ پلایا ہے میں نے تم دونوں کو اور وہ جھوٹ کہتی ہے کہا کہ پس منہ پھیر لیا حضرت نے مجھ سے سو آیا میں طرف منہ آپ کے سے سو میں نے کہا کہ وہ جھوٹ کہتی ہے سو فرمایا حضرتؐ نے کہ کسطرح نکاح میں رکھیگا تو اُسکو اس حال میں کہ تحقیق کہتی ہے وہ کہ دودھ پلایا اُس نے تم دونوں کو پس چھوڑ دے اُسکو آپ سے حدیث عقبہ بن حارث کی حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی بہت لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے

[1] پہلے حکم یہی تھا کہ دس بار دودھ چوسنا حرام کرتا ہے اُس سے کم نہیں پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بھی منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہے پھر رہا قرآن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قرات میں اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک حکم اُسکا باقی ہے اور تلاوت منسوخ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک اُسکا حکم بھی منسوخ ہے ۱۲ انوار نا اسحاق [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک عورت کی گواہی دودھ کے مقدمہ میں قبول ہے اور امام ابوحنیفہ اور اکثر علما رحمہم اللہ کے نزدیک ثبوت دودھ پلانے کا دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں عادل سے ہوتا ہے ۱۲ ع

عن عقبة بن الحارث ولم يذكروا فيه عن عبيد بن ابی مريم ولم يذكروا فيه دعها عنك والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم اجازوا شهادة المراة الواحدة فی الرضاع وقال ابن عباس تجوز شهادة امراة واحدة فی الرضاع وتؤخذ يمينها وبه يقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم لاتجوز شهادة امراة واحدة فی الرضاع حتی يكون اكثر وهو قول الشافعی وعبد الله ابن ابی مليكة هو عبد الله بن عبيد الله بن ابی مليكة ويكنی ابا محمد وكان عبد الله بن الزبير قد استقضاه علی الطائف وقال ابن جريج عن ابن ابی مليكة ادركت ثلاثين من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم سمعت الجارود بن معاذ يقول سمعت وكيعا يقول لاتجوز شهادة امراة واحدة فی الرضاع فی الحكم ويفارقها فی الورع **باب** ماجاء ان الرضاعة لاتحرم الا فی الصغر دون الحولين **حدثنا** قتيبة نا ابوعوانة عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لايحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء فی الثدی وكان قبل الفطام هذا حديث حسن صحيح والعمل علی هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم وغيرهم ان الرضاعة لاتحرم الا ما كان دون الحولين وما كان بعد الحولين الكاملين فانه لايحرم شيئا وفاطمة بنت المنذر ابن الزبير بن العوام وهی امراة هشام بن عروة **باب** مايذهب مذمة الرضاع **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن اسمعيل عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج ابن حجاج الاسلمی عن ابيه انه سال النبی صلی الله عليه وسلم فقال يارسول الله مايذهب عنی مذمة الرضاع فقال غرة عبد او امة هذا حديث حسن صحيح هكذا رواه يحيی بن سعيد القطان وحاتم بن اسمعيل وغير واحد عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج ابن حجاج عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم وروی سفيان بن عيينة عن هشام بن عروة عن ابيه عن حجاج بن ابی حجاج عن ابيه عن النبی صلی الله عليه وسلم وحديث ابن عيينة غير محفوظ والصحيح ماروی هؤلاء عن هشام بن عروة عن ابيه وهشام بن عروة يكنی ابا المنذر وقد ادرك جابر بن عبد الله وقال معنی قوله مايذهب عنی مذمة الرضاع يقول انما يعنی

اُسنے عقبہ بن حارث سے اور نہین ذکر کیا اُسمین واسطہ عبید ابن ابی مریم کا۔ اور نہین ذکر کیا اِسمین کہ چھوڑ دے اُسکو اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہلِ علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ ایک عورت کی گواہی دودھ پلانے کے ثبوت مین کافی ہی۔ اور ابن عباس نے کہا کہ دودھ کے مقدمہ مین ایک عورت کی گواہی جائز ہی اور لیجاوے قسم اُسکی اور ساتھ اِسی کے قائل ہین احمد اور اسحٰق اور بعض اہلِ علم کہتے ہین کہ دودھ کے مقدمہ مین ایک عورت کی گواہی جائز نہین اور اِس سے دودھ پلانے کا ثبوت نہین ہو سکتا یہانتک کہ بہت ہو اور یہی ہی قول شافعی کا اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وہ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہی۔ اور کنیت اُسکی ابو محمد ہی اور عبداللہ بن زبیر نے اُسکو طائف پر قاضی کیا تھا اور ابن جریج نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہی کہ پایا مین نے تیس آدمیونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے سُنا مین نے جارود بن معاذ سے کہتا تھا سُنا مین نے وکیع سے کہتا تھا کہ دودھ کے مقدمہ مین ایک عورت کی گواہی قبول نہین حکم مین اور جدا کرے اُسکو از روے احتیاط کے

باب دودھ پینا نہین حرام کرتا مگر چھوٹی عمر مین کم دو برس سے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو ابو عوانہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی فاطمہ بنت منذر سے اُسنے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حرام کرتی دودھ پینے سے کوئی قسم مگر وہ قسم کہ کھولے انتڑیونکو بیچ پینے چھاتی کے اور ہووے پہلے وقت دودھ چھڑانے کے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ دودھ پینا نہین حرام کرتا مگر وہ کہ ہووے اندر دو برس کے اور وہ دودھ پینا کہ ہووے بعد دو برس کامل کے تو نہین حرام کرتا کسی چیز کو اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر بن عوام وہ عورت ہشام بن عروہ کی ہی **باب** کیا چیز ہی کہ دودھ پینے کا حق دور کرے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حاتم بن اسمٰعیل نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اسنے حجاج بن حجاج اسلمی سے اسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق سوال کیا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو کہا کہ یا حضرت کیا چیز دور کرتی ہی مجھسے حق دودھ کو فرمایا بردہ دینا غلام ہو یا لونڈی ہو یہ حدیث حسن صحیح ہی اسی طرح روایت کیا اُسکو یحیی بن سعید القطان اور حاتم بن اسمٰعیل وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حجاج بن حجاج سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام بن عروہ سے اُسنے لپنے باپ سے اُسنے حجاج بن ابی حجاج سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے اور سفیان بن عیینہ کی حدیث محفوظ نہین اور صحیح وہ ہی جو روایت کی اُن لوگون نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابو المنذر ہی تحقیق پایا اُسنے جابر بن عبداللہ کو اور کہا کہ معنے اس حدیث کے سوا اسکے نہین یہ کہ مراد اس سے حق دودھ پلانیکا ہی یعنے

ذمام الرضاعة وحقها يقول اذا اعطيت المرضعة عبدا او امة فقد قضيت ذمامها ويروى عن ابى الطفيل قال كنت جالسا مع النبى صلى الله عليه وسلم اذ اقبلت امراة فبسط النبى صلى الله عليه وسلم رداءه فقعدت عليه فلما ذهبت قيل هذه كانت ارضعت النبى صلى الله عليه وسلم **باب** ماجاء فى الامة تعتق ولها زوج **حدثنا** على بن حجر نا جرير بن عبد الحميد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان زوج بريرة عبدا فخيرها النبى صلى الله عليه وسلم فاختارت نفسها ولو كان حرا لم يخيرها **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان زوج بريرة حرا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث عائشة حديث حسن صحيح هكذا روى هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان زوج بريرة عبدا وروى عكرمة عن ابن عباس قال رايت زوج بريرة وكان عبدا يقال له مغيث وهكذا روى عن ابن عمر والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وقالوا اذا كانت الامة تحت الحر فاعتقت فلا خيار لها وانما يكون لها الخيار اذا اعتقت وكانت تحت عبد وهو قول الشافعى واحمد واسحاق وروى غير واحد عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة قالت كان زوج بريرة حرا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى ابو عوانة هذا الحديث عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة فى قصة بريرة قال الاسود وكان زوجها حرا والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من التابعين ومن بعدهم وهو قول سفيان الثورى واهل الكوفة **حدثنا** هناد نا عبدة عن سعيد عن ايوب وقتادة عن عكرمة عن ابن عباس ان زوج بريرة كان عبدا اسود لبنى المغيرة يوم اعتقت بريرة والله لكانى به فى طرق المدينة ونواحيها وان دموعه لتسيل على لحيته يترضاها لتختاره فلم تفعل هذا حديث حسن صحيح وسعيد بن ابى عروبة هو سعيد بن مهران ويكنى ابا النضر

یعنے آپ نے فرمایا کہ جب دیا تونے دودھ پلانیوالی کو غلام یا لونڈی تو ادا کیا تونے حق اُسکا۔ اور ابی طفیل سے مروی ہو کہا کہ تھا مین بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی ایک عورت یعنی حضرت حلیمہ جینے آپ کو دودھ پلایا تھا سو بچھا دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنی اُنکی تعظیم اور خوش کرنے کو سو بیٹھ گئی وہ چادر پر سو جب چلی گئی وہ کسی جگہ یعنی اور لوگون نے تعجب کیا اس معاملہ سے کہا گیا کہ یہ عورت نے دودھ پلایا تھا نبی صلعم کو **باب** اگر کوئی لونڈی آزاد کی جاوے اور واسطے اُسکے خاوند ہو تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جریر بن عبد الحمید نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے کہ تھا خاوند بریرہ کا غلام سو اختیار دیا اُسکو نبی صلعم نے اُس سے نکاح رکھنے کا سو اختیار کیا اُسنے نفس اپنے کو اور اگر ہوتا خاوند اُسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے نبی صلعم اُسکو **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُس نے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رض سے کہا کہ تھا خاوند بریرہ کا آزاد سو اختیار دیا اُسکو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عائشہ رض کی حدیث حسن صحیح ہی اسیطرح کہا ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے کہ تھا خاوند بریرہ کا غلام۔ اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس سے کہا کہ دیکھا مین نے خاوند بریرہ کو اور تھا وہ غلام کہا جاتا تھا اُسکو مغیث اور اسیطرح روایت کی گئی ہو ابن عمر سے اور عمل اسپر نزدیک بعض اہل علم کے اور کہتے ہین کہ اگر لونڈی آزاد کے نکاح مین ہو تو آزاد کیجاوے وہ تو نہین ہی کوئی اختیار اُسکو بیچ رکھنے یا نہ رکھنے نکاح کے اور سوا اسکے نہین کہ ہوتا ہی واسطے اسکے اختیار جب کہ آزاد کیجاوے اور ہووے نکاح مین غلام کے اور یہی ہی قول امام شافعی اور احمد و اسحاق رحمہم اللہ کا اور روایت کی ہی بہت لوگون نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ تھا خاوند بریرہ کا آزاد سو اختیار دیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روایت کی ابو عوانہ نے یہ حدیث اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُسنے عائشہ رض سے بیچ قصہ بریرہ کے کہا اسود نے اور تھا خاوند اُسکا آزاد اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے تابعین مین سے اور جو اُنکے بعد ہین اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عبدہ نے سعید سے اُسنے روایت کی ایوب سے اور قتادہ سے اُنھون نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ تحقیق خاوند بریرہ کا تھا غلام کالا واسطے بنی مغیرہ کے اُسدن کہ آزاد کی گئی بریرہ قسم ہی خدا کی البتہ دیکھا تھا مین نے اُسکو بیچ راہون مدینہ کے اور طرفون اُسکے کے اور اُسکے آنسو بہتے تھے اوپر داڑھی اُسکی کے راضی کرتا تھا اُسکو تاکہ اختیار کرے وہ اُسکو سو نہ اختیار کیا بریرہ نے اُسکو یہ حدیث حسن صحیح ہی اور سعید بن ابی عروبہ وہ سعید بن مہران ہی اور کنیت اُسکی ابو النضر ہے

ف یہ مذہب ائمۂ ثلثہ کا ہی اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک ہر حال مین اختیار ہی خواہ خاوند اسکا آزاد ہو یا غلام ہو ۱۲

باب ماجاء ان الولد للفراش **حدثنا** احمد بن منیع نا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الولد للفراش وللعاهر الحجر وفی الباب عن عمر وعثمان وعائشة وابی امامة وعمرو بن خارجة وعبد اللہ بن عمرو والبراء بن عازب وزید بن ارقم حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد رواه الزهری عن سعید بن المسیب وابی سلمة عن ابی هریرة والعمل علیه عند اهل العلم **باب** ماجاء فی الرجل یری المراة فتعجبه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الاعلی بن عبد الاعلی نا هشام ابن ابی عبد اللہ وهو الدستوائی عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای امراة فدخل علی زینب فقضی حاجته وخرج وقال ان المراة اذا اقبلت اقبلت فی صورة شیطان فاذا رای احدکم امراة فاعجبته فلیات اهله فان معها مثل الذی معها وفی الباب عن ابن مسعود حدیث جابر حدیث حسن صحیح غریب وهشام بن ابی عبد اللہ هو صاحب الدستوائی هو هشام بن سنبر **باب** ماجاء فی حق الزوج علی المراة **حدثنا** محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل نا محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المراة ان تسجد لزوجها وفی الباب عن معاذ بن جبل وسراقة بن مالک بن جعشم وعائشة وابن عباس وعبد اللہ بن ابی اوفی وطلق بن علی وام سلمة وانس وابن عمر حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب من هذا الوجه من حدیث محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة **حدثنا** هناد نا ملازم بن عمرو ثنی عبد اللہ بن بدر عن قیس بن طلق عن ابیه طلق بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا الرجل دعا زوجته لحاجته فلتاته وان کانت علی التنور هذا حدیث حسن غریب

باب اس بیان میں کہ فرزند واسطے صاحب فراش کے ہے **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا واسطے صاحب فراش کے ہے یعنی مالک کے اور واسطے زناکرنیوالے کے پتھر ہے یعنی محرومی[1] ہے اور اس باب میں عمر اور عثمان اور عائشہ اور ابی امامہ سے اور عمرو بن خارجہ اور عبد اللہ بن عمرو اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو زہری نے سعید بن مسیب سے اور ابی سلمہ سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے اور اوپر اسکی عمل ہے نزدیک اہل علم کے **باب** اگر مرد دیکھے کسی عورت کو اور خوش لگے اُس کو تو کیا کرے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلے بن عبد الاعلے نے اُسنے ہشام بن ابی عبد اللہ سے جو دستوائی ہے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہ تحقیق نبی صلعم نے دیکھا ایک عورت کو سو داخل ہوئے آپ زینب پر پس ادا کی حاجت اپنی اور باہر آئے اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے بیچ صورت شیطان[3] کے سو جب دیکھے ایک تمہارا کسی عورت کو اور خوش لگے اسکو تو چاہیے کہ صحبت کرے بیوی اپنے سے پس تحقیق جو چیز کہ اُسکے ساتھ ہے اُسکے ساتھ بھی ہے یعنی شرمگاہ اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت آئی ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ہشام بن ابی عبد اللہ وہی ساتھی دستوائی کا ہے جو ہشام بن سنبر ہے **باب** خاوند کا حق بیوی پر کیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے اُسنے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں حکم کرتا کسیکو یہ کہ سجدہ[2] کرے کسیکو تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اس باب میں معاذ بن جبل اور سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور طلق بن علی اور ام سلمہ اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے جو حدیث محمد بن عمرو سے ہے اسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے ملازم بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث بیان کی مجھکو عبد اللہ بن بدر نے قیس بن طلق سے اُسنے روایت کی اپنے باپ طلق بن علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بلاوے کوئی شخص بیوی اپنی کو واسطے حاجت اپنی کے یعنی جماع کرنیکے لیے تو چاہیے کہ حاضر ہو اس پاس اگرچہ ہو تنور پر یہ حدیث حسن غریب ہے

[1] پتھر یعنی محرومی ہے کہ نسب لڑکے کا اُس سے ثابت نہیں ہے اور میراث اُسکی اُسکو نہیں پہونچیگی یا مراد پتھر سے سنگسار کرنا ہے کہ وہ زانی کی حد ہے معلوم ہوا کہ اُس کا نسب صاحب فراش سے ثابت ہے وہی اسکا وارث ہے ۱۲ [2] یعنی سجدہ کرنا کسی کو درست نہیں سوا اب المعبود کے اگر درست ہوتا کسی کو سجدہ سوا خدا کے تو بیویوں کو کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کریں اسلیے کہ حقوق خاوند کے بہت ہیں بیوی پر اور عاجز ہے وہ ادا کرنے حقوق اُسکے سے اس سے معلوم ہوا کہ عورت پر خاوند کی اطاعت واجب ہے ۱۲ [3] یعنی عورت کا دیکھنا بھی شیطان کیطرح باعث وسوسہ کا ہے پس معلوم ہوا کہ عورت بدون ضرورت زینت سے باہر نہ نکلے اور مرد کو لائق نہیں ہے کہ اُسکی طرف دیکھے ۱۲ ع

حدثنا واصل بن عبد الاعلی الکوفی نا محمد بن فضیل عن عبد الله بن عبد الرحمن ابی نصر عن مساور الحمیری عن امه عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما امرأة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة هذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی حق المرأة علی زوجها **حدثنا** ابو کریب محمد بن العلاء نا عبدة بن سلیمان عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائهم وفی الباب عن عائشة وابن عباس حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا الحسین بن علی الجعفی عن زائدة عن شبیب بن غرقدة عن سلیمان بن عمرو بن الاحوص قال ثنی ابی انه شهد حجة الوداع مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فحمد الله واثنی علیه وذکر ووعظ فذکر فی الحدیث قصة فقال الا واستوصوا بالنساء خیرا فانما هن عوان عندکم لیس تملکون منهن شیئا غیر ذلک الا ان یاتین بفاحشة مبینة فان فعلن فاهجروهن فی المضاجع واضربوهن ضربا غیر مبرح فان اطعنکم فلا تبغوا علیهن سبیلا الا ان لکم علی نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فاما حقکم علی نسائکم فلا یوطئن فرشکم من تکرهون ولا یاذن فی بیوتکم لمن تکرهون الا وحقهن علیکم ان تحسنوا الیهن فی کسوتهن وطعامهن هذا حدیث حسن صحیح ومعنی قوله عوان عندکم یعنی اسری فی ایدیکم **باب** ماجاء فی کراهیة اتیان النساء فی ادبارهن **حدثنا** احمد بن منیع وهناد قالا نا ابو معاویة عن عاصم الاحول عن عیسی بن حطان عن مسلم بن سلام عن علی بن طلق قال اتی اعرابی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله الرجل منا یکون فی الفلاة فتکون منه الرویحة ویکون فی الماء قلة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضا ولا تاتوا النساء فی اعجازهن فان الله لا یستحیی من الحق وفی الباب عن عمر وخزیمة بن ثابت وابن عباس وابی هریرة حدیث علی بن طلق حدیث حسن

حدیث کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی کوفی نے محمد بن فضیل سے انہنے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے مساور حمیری سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت مرے اس حال میں کہ خاوند اُسکا اُس سے راضی ہو تو داخل ہوگی بہشت میں یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو کریب محمد بن علاء نے عبدہ بن سلیمان نے اُسنے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ تر کامل مومنین میں سے وہ شخص ہے کہ بہت اچھا ہو خلق میں یعنی سب لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آوے اور بہتر تم میں وہ ہیں کہ بہتر ہوں واسطے عورتوں اپنی کے اور اس باب میں عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت آئی ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے حسین بن علی جعفی سے اُسنے زائدہ سے اُسنے شبیب بن غرقدہ سے اُسنے سلیمان بن عمرو بن احوص سے اُسنے اپنے باپ سے کہ وہ حاضر ہوا حجۃ الوداع میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ثنا کی اللہ پر اور نصیحت کی اور وعظ کیا پس ذکر کیا اُسنے حدیث میں قصہ پس فرمایا کہ وصیت قبول کرو ساتھ عورتوں کے بہتری کی پس سوا اسکے نہیں کہ وہ قیدی ہیں نزدیک تمھارے نہیں مالک ہو تو اُنمیں سے کسی چیز کے سوا اسکے مگر یہ کہ آویں ساتھ بیحیائی ظاہر کے پس اگر کریں وہ یہ تو جدا ہو اُن سے بچھونوں میں اور مارو اُنکو مارنا ہلکا۔ پس اگر اطاعت کریں وہ تمھاری تو نہ ڈھونڈھو اُنپر کوئی راہ خبردار ہو تحقیق واسطے تمھارے اوپر عورتوں تمھاری کے حق ہے۔ اور واسطے عورتوں تمھاری کے اوپر تمھارے حق ہے لیکن حق تمھارا اوپر عورتوں تمھاری کی یہ ہے کہ نہ پامال کراویں بچھونوں تمھارے کو اُس شخص سے کہ بُرا جانتے ہو اُسکو۔ اور نہ اجازت دیں آنیکی بیچ گھروں تمھارے کے اُس شخص کو کہ بُرا جانتے ہو تم اُسکو خبردار ہو تحقیق حق اُنکا اوپر تمھارے یہ ہے کہ احسان کرو تم ساتھ اُنکے بیچ کپڑے اُنکے کے اور کھانے اُنکے کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور معنی عوان کے یہ ہیں کہ وہ قیدی ہیں بیچ ہاتھوں تمھارے کے **باب** عورتوں سے پاخانہ کی جگہ میں جماع کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور ہناد نے کہا اُن دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عاصم احول سے اُسنے عیسے بن حطان سے اُسنے مسلم بن سلام سے اُسنے علی بن طلق سے کہ ایک جنگلی مرد نبی صلعم کے پاس آیا سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت، کوئی مرد ہم سے ہوتا ہے بیچ جنگل کے سو نکلتی ہے اُس سے تھوڑی ہوا یعنی دبر سے اور ہوتی ہے پانی میں کمی یعنی مناسب ہو کہ اسقدر ہوا نکلنے سے وضو نہ ٹوٹے سو حضرت نے فرمایا کہ جب بے وضو ہو ایک تمھارا تو چاہیے کہ وضو کرے اور نہ جماع کرو عورتوں سے بیچ دبروں اُنکی کے پس تحقیق اللہ نہیں شرم کرتا حق کہنے سے اور اس باب میں عمر اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت آئی ہے اور علی بن طلق کی حدیث حسن ہے

سمعت محمدا یقول لا اعرف لعلی بن طلق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ھذا الحدیث الواحد ولا اعرف ھذا الحدیث من حدیث طلق بن علی السحیمی وکانہ رای ان ھذا رجل اخر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی وکیع ھذا الحدیث **حدثنا** قتیبۃ وغیر واحد قالوا انا وکیع عن عبد الملک بن مسلم وھو ابن سلام عن ابیہ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تاتوا النساء فی اعجازھن وعلی ھذا ھو علی بن طلق **حدثنا** ابو سعید الاشج نا ابو خالد الاحمر عن الضحاک بن عثمان عن مخرمۃ ابن سلیمان عن کریب عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ الی رجل اتی رجلا او امرأۃ فی الدبر ھذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فی کراھیۃ خروج النساء فی الزینۃ **حدثنا** علی بن خشرم نا عیسی بن یونس عن موسی بن عبیدۃ عن ایوب بن خالد عن میمونۃ ابنۃ سعد وکانت خادمۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الرافلۃ فی الزینۃ فی غیر اھلھا کمثل ظلمۃ یوم القیمۃ لا نور لھا ھذا حدیث لا نعرفہ الا من حدیث موسی بن عبیدۃ وموسی بن عبیدۃ یضعف فی الحدیث من قبل حفظہ وھو صدوق وقد روی عنہ شعبۃ والثوری وقد رواہ بعضھم عن موسی بن عبیدۃ ولم یرفعہ **باب** ماجاء فی الغیرۃ **حدثنا** حمید بن مسعدۃ نا سفیٰن بن حبیب عن الحجاج الصواف عن یحیی ابن کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یغار والمؤمن یغار وغیرۃ اللہ ان یاتی المؤمن ما حرم علیہ وفی الباب عن عائشۃ وعبد اللہ بن عمر حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن غریب وقد روی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن عروۃ عن اسماء ابنۃ ابی بکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الحدیث وکلا الحدیثین صحیح وحجاج الصواف ھو حجاج بن ابی عثمان وابو عثمان اسمہ میسرۃ وحجاج یکنی ابا الصلت وثقہ یحیی بن سعید القطان **حدثنا** ابو عیسی نا ابو بکر العطار عن علی بن عبد اللہ المدنی قال سالت یحیی بن سعید القطان عن حجاج الصواف فقال ھو فطن کیس **باب** ماجاء فی کراھیۃ ان تسافر المرأۃ وحدھا **حدثنا** احمد بن منیع نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنا ابن نے محمد سے کہتا تھا کہ نہیں پہچانتے ہم واسطے علی بن طلق کے حضرت سے سوا اس ایک حدیث کے اور یہ حدیث طلق بن علی سحیمی کی نہیں بلکہ یہ کوئی اور شخص ہے حضرت کے اصحاب سے اور روایت کی ہے وکیع نے یہ حدیث **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ اور کئی ایک لوگوں نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے عبد الملک بن مسلم سے وہی ابن سلام ہے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بے وضو ہو ایک تمہارا تو چاہیے کہ وضو کرے اور نہ جماع کرو عورتوں سے اُن کی دبر میں اور یہ علی وہی علی بن طلق ہے **حدیث** بیان کی ہم سے ابو سعید اشج نے ابو خالد احمر سے اُسنے ضحاک بن عثمان سے اُسنے مخرمہ بن سلیمان سے اُسنے کریب سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ دیکھیگا اللہ طرف اس مرد کے کہ جماع کرے کسی مرد سے یا عورت سے بیچ دبر کے یعنی خدا اسپر رحمت نہ کریگا یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** عورتوں کو زینت سے باہر نکلنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے عیسی بن یونس سے اُسنے موسی بن عبیدہ سے اُسنے ایوب بن خالد سے اُسنے میمونہ بنت سعد سے اور وہ خادمہ تھی نبی صلعم کی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زینت سے نکلنے والی عورت بیچ غیر اہل اپنے کے مثل اندھیری کے ہے دن قیامت کے کہ نہیں روشنی واسطے اُسکے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث موسی بن عبیدہ سے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں حافظہ کی وجہ سے اور وہ بہت سچا ہے اور تحقیق روایت کی اُس سے شعبہ اور ثوری نے اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو بعض نے موسی بن عبیدہ سے اور نہیں مرفوع کیا اسکو **باب** غیرت کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے سفیان بن حبیب سے اُسنے حجاج صواف سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور غیرۃ اللہ کی یہ ہے کہ نہ کرے مومن اس چیز کو کہ حرام کی اللہ تعالی نے اُسپر اس باب میں عایشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی گئی ہے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عروہ سے اُسنے اسماء بنت ابی بکر سے اُسنے نبی صلعم سے یہ حدیث اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور حجاج صواف وہی حجاج بن ابی عثمان ہے اور ابو عثمان نام اُسکا میسرہ ہے اور حجاج کی کنیت ابو صلت ہے ثقہ کہا ہے اُسکو یحیی بن سعید قطان نے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عیسی نے اُسنے ابو بکر عطار سے اُسنے علی بن عبد اللہ مدنی سے کہا پوچھا میں نے یحیی بن سعید قطان سے حجاج صواف کا حال تو کہا اُنھوں نے وہ مرد عقلمند دانا ہے **باب** عورت کو اکیلے سفر کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے ابو معاویہ سے اُسنے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی سعید سے کہ نبی صلعم نے فرمایا

لایحل لامرأة تؤمن باللہ والیوم الاٰخران تسافر سفرا یکون ثلاثة ایام فصاعدا الاومعھا ابوھا اواخوھا اوزوجھا اوابنھا اوذومحرم منھا وفی الباب عن ابی ھریرة وابن عباس وابن عمر ھذا حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لاتسافر امرأة مسیرة یوم ولیلة الامع ذی محرم والعمل علی ھذا عند اھل العلم یکرھون للمرأة ان تسافر الامع ذی محرم واختلف اھل العلم فی المرأة اذاکانت موسرة ولم یکن لھا محرم ھل تحج فقال بعض اھل العلم لایجب علیھا الحج لان المحرم من السبیل لقول اللہ عزوجل من استطاع الیہ سبیلا فقالوا اذالم یکن لھا محرم فلم تستطع الیہ سبیلا وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفة وقال بعض اھل العلم اذاکانت الطریق امنا فانھا تخرج مع الناس فی الحج وھو قول مالک بن انس والشافعی **حدثنا** الحسن بن علی الخلال نا بشر بن عمرنا مالک بن انس عن سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتسافر المرأة مسیرة یوم ولیلة الاومعھا ذومحرم ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیة الدخول علی المغیبات **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبة بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار یارسول اللہ افرایت الحمو قال الحمو الموت وفی الباب عن عمر وجابر وعمرو بن العاص حدیث عقبة بن عامر حدیث حسن صحیح وانما معنی کراھیة الدخول علی النساء علی نحو ماروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لایخلون رجل بامرأة الاکان ثالثھما الشیطان ومعنی قولہ الحمو یقال الحمو اخوالزوج کانہ کرہ لہ ان یخلو بھا **باب حدثنا** نصر بن علی نا عیسی بن یونس عن مجالد عن الشعبی عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتلجوا علی المغیبات فان الشیطان یجری من احدکم مجری الدم قلنا ومنک قال ومنی ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وقد تکلم بعضھم فی مجالد بن سعید من قبل حفظہ وسمعت علی بن خشرم

کہ نہین حلال ہی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ سفر کرے تین دن یا زیادہ کا مگر کہ ہو ساتھ اُسکے باپ اُسکا یا بھائی اُسکا یا خاوند اُسکا یا بیٹا اُسکا یا محرم اُسکا اور اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپ نے فرمایا کہ نہ سفر کرے کوئی عورت ایک دن اور رات کا مگر ساتھ محرم کے۔ اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ مکروہ ہے عورت کو یہ کہ سفر کرے مگر ساتھ محرم کے (جس سے نکاح درست نہین) اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے اس مسئلہ مین جبکہ ہو عورت مالدار اور نہو واسطے اُسکے کوئی محرم کیا حج کرے یا نہین۔ سو بعض اہل علم کہتے ہین کہ اُسپر حج واجب نہین اسواسطے کہ محرم کا ہونا راہ مین داخل ہی واسطے فرمانے اللہ تعالی کے جو طاقت رکھے طرف اس کی راہ کے پس راستہ ہین کہ جب نہو واسطے اُسکے کوئی محرم تو نہ طاقت رکھیگی طرف اُسکی راہ کے اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اگر راہ امن والی ہو تو وہ لوگونکے ساتھ حج مین جاوے اور یہی ہی قول مالک بن انس اور شافعی کا **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے بشر بن عمر سے اُسنے مالک بن انس سے اُسنے سعید بن ابی سعید سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ سفر کرے عورت بقدر مسافت ایک دن اور رات کے مگر کہ ساتھ اُسکے محرم ہو یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** جن عورتونکے خاوند غائب ہین اُنکے پاس جانا منع ہی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی ابی الخیر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بچو تم داخل ہونیسے عورتونپر (یعنی اجنبی عورتونپر بطریق خلوت کے یا جب کہ ننگی کھلی بیٹھی ہون) سو ایک مرد انصاری نے کہا کہ یا حضرت خبر دو مجھکو داخل ہونے حمو کے سے عورتونپر فرمایا کہ دیور یا جیٹھ کا عورت پر داخل ہونا موت ہی یعنی موت کی طرح ہلاک کرنے والا ہی۔ اور اس باب مین عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے بھی روایت آئی ہی اور عقبہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور سوا اسکے نہین کہ کراہت دخول عورتونپر کی مانند اسکے ہی جو حضرت صلعم سے مروی ہی کہ فرمایا آپ نے کہ نہین خلوت مین جمع ہوتا کوئی ساتھ کسی عورت اجنبیہ کے مگر کہ ہوتا ہی تیسرا اُنکا شیطان اور حمو کہتے ہین خاوند کے بھائی کو گویا کہ مکروہ رکھا ہی آپنے یہ کہ خلوت کرے وہ ساتھ اُسکے **باب حدیث** بیان کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے حدیث کی عیسی بن یونس سے اُسنے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ داخل ہو اُن عورتونپر جنکے خاوند غائب ہون یعنی کہین تجارت وغیرہ کو گئے ہون اسلیے کہ تحقیق شیطان جاری ہوتا ہی بیچ ایک تمھارے کے جگہ جاری ہونے خون کے یعنی (اُسکا تصرف اور وسواس آدمی کی تمام رگ و پوست مین سرایت کرتا ہی) ہمنے کہا اور آپ مین بھی جاری ہوتا ہی فرمایا ہان مجھمین بھی جاری ہوتا ہی لیکن اللہ تعالی نے مدد کی میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہون مین اُسکی شر سے۔ یہ حدیث غریب ہی اسوجہ سے اور تحقیق کلام کیا ہی بعض نے بیچ حق مجالد بن سعید کے اسکے حافظہ کی وجہ سے اور سنا مین نے علی بن خشرم سے

يقول قال سفيان بن عيينة في تفسير قول النبي صلى الله عليه وسلم ولكن الله اعانني عليه فاسلم يعني فاسلم انا منه قال سفيان الشيطان لا يسلم لا تلجوا على المغيبات والمغيبة المرأة التي تكون زوجها غائبا والمغيبات جماعة المغيبة **باب حدثنا** محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا همام عن قتادة عن مورق عن ابي الاحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان هذا حديث حسن صحيح غريب **باب حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن كثير بن مرة الحضرمي عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تؤذي امرأة زوجها في الدنيا الا قالت زوجته من الحور العين لا تؤذيه قاتلك الله فانما هو عندك دخيل يوشك ان يفارقك الينا هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ورواية اسمعيل بن عياش عن الشاميين اصلح وله عن اهل الحجاز واهل العراق مناكير **ابواب الطلاق واللعان** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في طلاق السنة **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد بن سيرين عن يونس بن جبير قال سالت ابن عمر عن رجل طلق امرأته وهي حائض فقال هل تعرف عبد الله بن عمر فانه طلق امرأته وهي حائض فسال عمر النبي صلى الله عليه وسلم فامره ان يراجعها قال قلت فيعتد بتلك التطليقة قال فمه ارايت ان عجز واستحمق **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن محمد بن عبد الرحمن مولى آل طلحة عن سالم عن ابيه انه طلق امرأته في الحيض فسال عمر

کہتا تھا کہ سفیان بن عیینہ نے اس قول کی تفسیر میں کہا کہ اللہ نے مدد کی میری شیطان پر یعنی میں اس سے سلامت رہتا ہوں کہا سفیان نے اور شیطان مسلمان نہیں ہوتا اور نہ داخل ہو مغیبات پر مغیبہ اُس عورت کو کہتے ہیں[لہ] جسکا خاوند غائب ہو اور مغیبات جمع مغیبہ کی ہے یعنی اُسکا واحد مغیبہ ہے **باب حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے عمرو بن عاصم سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے روایت کی مُورِق سے اُسنے ابی احوص سے اُسنے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ستر ہے پس جبکہ باہر نکلتی ہے یعنی اپنے پردے سے تو اچھا کر کر دکھاتا ہے اُسکو شیطان یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے اسماعیل بن عیاش سے اُسنے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے کثیر بن مرہ حضرمی سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اُسکی جو بڑی آنکھوں والی ہیں نہ ایذا دے اُسکو مارے تجھکو اللہ یعنی دور کرے تجھکو اپنی رحمت اور جنت سے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ نزدیک تیرے مہمان ہے قریب ہے کہ وہ جدا ہوگا تجھسے اور آویگا طرف ہمارے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے اور روایت اسمعیل بن عیاش کی شامیوں سے اچھی ہے اور واسطے اُسکے اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر حدیثیں ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الطلاق واللعان** ابواب بیچ بیان طلاق اور لعان کے جو نبی صلعم سے منقول ہیں **باب** طلاق سنت کا بیان یعنی سنت کے موافق کون طلاق ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے روایت کی محمد بن سیرین سے اُسنے یونس بن جبیر سے کہا کہ پوچھا میں نے ابن عمر کو ایک مرد سے کہ طلاق دی اُسنے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو اُسنے کہا کہ کیا پہچانتا ہے تو عبد اللہ ابن عمر کو کہ تحقیق اُسنے طلاق دی تھی اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا عمر فاروق نے نبی صلعم سے سو حکم کیا اُسکو آپ نے یہ کہ رجوع کرے عبد اللہ ساتھ اُس عورت کے کہا کہ میں نے کہا پس کیا شمار کرے اس طلاق کو فرمایا آپنے بازرہ اس سوال سے کیا جانتا ہے تو کہ عاجز یا احمق ہو تو وہ طلاق محسوب نہو گی یعنی وہ طلاق بھی محسوب ہوگی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے روایت کی محمد بن عبد الرحمن سے جو غلام ہے آل طلحہ کا اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہ اُسنے طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو عمر فاروق نے

ف ۱ جن عورتوں کے خاوند غائب ہیں اُنکو اسواسطے خاص کیا کہ وہ جماع کی بہت مشتاق ہوتی ہیں خوف فتنہ کا وہاں زیادہ ہے ۱۲ **ف ۲** اس سے معلوم ہوا کہ آسمان کے رہنے والے مطلع ہوتے ہیں اوپر اعمال اہل دنیا کے ۱۲ **ف ۳** طلاق کے معنے لغت میں کھولنے اور چھوڑنے کے ہیں اور شرع میں چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے ۱۲ **ف ۴** لعان کے معنے ہیں ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع میں لعان اسکو کہتے ہیں کہ جب اپنی عورت کو تہمت زنا کی کرے اور عورت اس سے انکار کرے کہ تو مجھپر تہمت کرتا ہے تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اُسکے خاوند کو بلاوے پس خاوند اگر چار گواہوں سے ثابت کرے تو قاضی حد قائم کرے اُسکی بیوی پر اور اگر گواہوں سے ثابت نہ کرے تو قاضی حکم کرے اول چار بار گواہی دے اس طرح کہ گواہی دیتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ بیشک میں سچوں میں سے ہوں بیچ اس چیز کے کہ نسبت کی میں نے اُسکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورت کے ہر بار پھر کہے عورت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعہا ثم لیطلقہا طاہرا او حاملا حدیث یونس بن جبیر عن ابن عمر حدیث حسن صحیح وکذلک
حدیث سالم عن ابن عمر وقد روی ہذا الحدیث من غیر وجہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ہذا عند اہل العلم
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان طلاق السنۃ ان یطلقہا طاہرا من غیر جماع وقال بعضہم ان طلقہا ثلاثا وہی طاہر
فانہ یکون للسنۃ ایضا وہو قول الشافعی واحمد وقال بعضہم لا یکون ثلاثا للسنۃ الا ان یطلقہا واحدۃ وہو قول الثوری واسحاق
وقالوا فی طلاق الحامل یطلقہا متی شاء وہو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعضہم یطلقہا عند کل شہر تطلیقۃ **باب** ما جاء
فی الرجل طلق امرأتہ البتۃ **حدثنا** ہناد نا قبیصۃ عن جریر بن حازم عن الزبیر بن سعد عن عبد اللہ بن یزید بن رکانۃ عن ابیہ عن جدہ قال
اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی طلقت امرأتی البتۃ فقال ما اردت بہا قلت واحدۃ قال واللہ قلت واللہ قال فہو ما
اردت ہذا حدیث لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وقد اختلف اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم فی طلاق البتۃ فروی
عن عمر بن الخطاب انہ جعل البتۃ واحدۃ وروی عن علی انہ جعلہا ثلاثا وقال بعض اہل العلم فیہ نیۃ الرجل ان نوی واحدۃ فواحدۃ
وان نوی ثلاثا فثلاث وان نوی ثنتین لم تکن الا واحدۃ وہو قول الثوری واہل الکوفۃ وقال مالک بن انس
فی البتۃ ان کان قد دخل بہا فہی ثلاث تطلیقات

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سو فرمایا آپ نے کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کرے ساتھ اُسکے پھر طلاق دے اُسکو پاکی کی حالت مین یا حالت حمل مین
حدیث یونس بن جبیر کی ابن عمر سے حسن صحیح ہو اور اسیطرح حدیث سالم کی ابن عمر سے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث کئی وجہ پر ابن عمر
سے اُسنے روایت کی نبی صلعم سے اور عمل اسیپر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے یہ کہ طلاق سنت کی یہ ہی کہ طلاق دے اُسکو
پاکی کی حالت مین جسمین کہ جماع نہ کیا ہو اور کہا بعض نے اگر پاکی کی حالت مین تین طلاقین دے تو البتہ وہ طلاق سنت ہوگی یہ شافعی اور
احمد نے کہا بعض نے کہا طلاق سنت جبھی ہوگی کہ ایک طلاق دیوے یہ قول ثوری اور اسحاق کا ہی اور کہتے ہین بیچ طلاق حمل والی کے کہ طلاق
دے جب چاہے۔ یہ قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہی۔ اور بعض نے کہا کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دیوے **باب** جو شخص کہ بتہ طلاق دے
حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے جریر بن حازم سے اُسنے زبیر بن سعد سے اُسنے عبد اللہ بن یزید بن رکانہ سے
اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو مین نے کہا کہ یا حضرت تحقیق مین نے طلاق دی بیوی
اپنی کو طلاق بتہ پس فرمایا کیا ارادہ کیا تو نے ساتھ اُسکے کہا اُسنے نہین ارادہ کیا مین نے مگر ایک طلاق کا۔ فرمایا قسم ہی خدا کی مین نے کہا قسم ہے
خدا کی فرمایا پس وہ وہی ہی جو ارادہ کیا تو نے۔ یہ حدیث ہی کہ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اس وجہ سے اور تحقیق اختلاف کیا ہی اہل علم نے نبی صلعم کے اصحاب
وغیرہ سے بیچ طلاق بتہ کے یعنی جب کہے مرد اپنی عورت کو کہ مین نے تجھکو طلاق بتہ دی تو اُس سے کتنی طلاقین پڑتی ہین سو عمر فاروق سے
مروی ہی کہ کیا اُسنے بتہ طلاق کو ایک طلاق اور حضرت علی سے مروی ہی کہ کیا اُسنے اُسکو تین طلاقین اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اس مین مرد
کی نیت پر مدار ہی اگر ایک طلاق کی نیت کرے تو ایک طلاق پڑیگی اور اگر تین کی نیت کرے تو تین پڑینگی۔ اور اگر دو کی نیت کرے تو فقط
ایک ہی پڑیگی اور یہی ہی قول ثوری اور اہل کوفہ کا اور مالک بن انس کہتے ہین کہ اگر عورت سے صحبت کر چکا ہو تو اُس سے تین طلاقین پڑینگی

۵ یہ دلیل ہی اوپر حرام ہونے طلاق کے حالت حیض مین اور باوجود حرام ہونیکے اگر طلاق دے تو پڑ جاتی ہی اسلیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ رجوع کر ساتھ اسکے اور بعد طلاق کے رجعت کر لینی
چاہیے کہ طلاق تین قسم ہی احسن اور حسن اور بدعی اور حسن کو سنی بھی کہتے ہین احسن تو یہ ہی کہ ایک طلاق دے اس حال مین کہ جماع نہ کیا ہو اسمین اور چھوڑ دے اسکو یہانتک کہ
گذر جاوے عدت اُسکی۔ اور حسن یہ ہی کہ تین طلاقین دے تین طہر دن مین کہ نہ جماع کیا ہو اُنمین اگر وہ عورت مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کے لیے ایک طلاق حسن ہی اگرچہ حیض
مین ہو اور آیسہ اور صغیرہ اور حاملہ کے لیے بھی طلاق سنی یہ ہی کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دے۔ اور جماع کے بعد بھی طلاق دینی جائز ہو اور طلاق بدعی یہ ہی کہ تین طلاقین دے
یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ نہ رجعت کی ہو اسمین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دے اس طہر مین کہ جماع کیا ہو اسمین اور اسی طرح اسکو طلاق دینی حالت حیض مین بھی بدعی ہی
اور واجب ہی رجوع کرنا ساتھ اسکے اور ایک قسم طلاق کی یہ ہی کہ طلاق رجعی اور بائن ہی۔ رجعی یہ ہی کہ ایک یا دو بار کہے کہ تجھکو طلاق ہی پس اس طلاق سے عورت سے بغیر
نکاح کے رجوع کرنا درست ہی کہ زبان سے کہے کہ مین نے تجھسے رجوع کی یا ہاتھ لگائے یا جماع کرے اور طلاق بائن پڑتی ہی ساتھ الفاظ کنایات کے پس اسکے ساتھ عورت
نکاح سے نکل جاتی ہی اور نکاح جدید کی حاجت پڑتی ہی ۱۲ مولانا اسحاق ۵۲ بت کے معنے قطع کے ہین یعنی یہ طلاق نکاح کو قطع کر دیتی ہی اور شافعی کے نزدیک م

وقال الشافعی ان نوی واحدۃ فواحدۃ یملک الرجعۃ وان نوی ثنتین فثنتین وان نوی ثلاثا فثلاث **باب** ماجاء فی امرک بیدک
حدثنا علی بن نصر بن علی نا سلیمان بن حرب نا حماد بن زید قال قلت لایوب هل علمت احدا قال فی امرک بیدک انها ثلاث الا
الحسن قال لا الا الحسن ثم قال اللهم غفرا الا ما حدثنی قتادۃ عن کثیر مولی بنی سمرۃ عن ابی سلمۃ عن ابی هریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ثلاث قال ایوب فلقیت کثیرا مولی بنی سمرۃ فسألته فلم یعرفه فرجعت الی قتادۃ فاخبرته فقال نسی هذا حدیث لانعرفه الا من حدیث
سلیمان بن حرب عن حماد بن زید وسألت محمدا عن هذا الحدیث فقال نا سلیمان بن حرب عن حماد بن زید بهذا وانما هو عن ابی هریرۃ
موقوف ولم یعرف حدیث ابی هریرۃ مرفوعا وکان علی بن نصر حافظا صاحب حدیث وقد اختلف اهل العلم فی امرک بیدک
فقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منهم عمر بن الخطاب وعبد اللہ بن مسعود هی واحدۃ وهو قول غیر واحد
من اهل العلم من التابعین ومن بعدهم وقال عثمان بن عفان وزید بن ثابت القضاء ما قضت وقال ابن عمر اذا جعل امرها بیدها
وطلقت نفسها ثلاثا وانکر الزوج وقال لم اجعل امرها بیدها الا فی واحدۃ استحلف الزوج وکان القول قوله مع یمینه وذهب
سفیان واهل الکوفۃ الی قول عمر وعبد اللہ واما مالک بن انس فقال القضاء ما قضت وهو قول احمد واما اسحاق فذهب الی قول ابن عمر **باب**
ماجاء فی الخیار **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن اسمعیل بن ابی خالد عن الشعبی عن مسروق عن عائشۃ قالت خیرنا

اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اگر ایک کی نیت کرے تو ایک ہی پڑیگی اور رجوع کا مالک ہوگا اور اگر دو کی نیت کرے تو دو طلاقیں پڑینگی اور اگر تین کی

نیت کرے تو تین طلاقیں پڑینگی **باب** امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے یعنی اگر کہے مرد اپنی بیوی کو کہ کام تیرا تیرے ہاتھ میں ہے تو اس سے طلاق پڑتی ہے یا نہیں
حدیث بیان کی ہمسے علی بن نصر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے کہا کہ مینے ایوب سے کہا کہ کیا جانا ہے تونے کسی کو کہ
کہا ہو بیچ حکم اسکے کہ امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے کہ وہ تین طلاقیں ہیں سوا حسن بصری کے اُسنے کہا نہیں جانتا ہوں مگر حسن کو پھر کہا اے الٰہی
بخشدے بخشنے کو مگر وہ چیز جو حدیث کی مجھکو قتادہ نے کثیر غلام بنی سمرہ سے اُسنے روایت کی ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس لفظ کے کہنے سے تین طلاقیں پڑتی ہیں۔ کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر کو سو مینے اُس سے یہ حدیث پوچھی نہ پہچانا اُسنے اُسکو پھر پلٹ گیا
میں طرف قتادہ کے پس خبر دی مینے اُس سے پس کہا اُسنے کہ بھول گیا وہ یہ حدیث نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سلیمان بن حرب سے اُسنے حماد
بن زید سے اور مینے بخاری سے اس حدیث کو پوچھا سو اُسنے کہا کہ حدیث کی ہمسے سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے ساتھ اُسکے اور سوا اسکے
نہیں کہ وہ ابی ہریرہ سے موقوف مروی ہے۔ اور نہیں پہچانی جاتی یہ حدیث ابی ہریرہ سے مرفوع اور تھا علی بن نصر حافظ صاحب حدیث کا اور تحقیق
اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اس لفظ کے کہ کہے مرد اپنی بیوی سے کہ امر تیرا تیرے ہاتھ میں ہے سو بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں
اُنھیں میں سے ہیں عمر فاروق اور عبد اللہ ابن مسعود کہ وہ ایک طلاق ہے اور یہی ہے قول بہت اہل علم کا تابعین میں سے اور جو اُنکے پیچھے ہیں اور عثمان بن عفان
اور زید بن ثابت کہتے ہیں کہ حکم وہ ہے جو حکم کرے عورت اور ابن عمر کہتے ہیں کہ جب عورت کو اختیار دے اُسکے کام میں وہ تین طلاقیں لے اور خاوند انکار کرے
اور کہے کہ نہیں کیا مینے امر اسکا بیچ ہاتھ اسکے کے مگر ایک طلاق میں تو قسم لیجائے خاوند سے اور ہوگا قول قول اسکا یعنی جو خاوند کہے وہی ہوگا ساتھ قسم
اُسکی کے اور سفیان اور اہل کوفہ گئے ہیں طرف قول عمر اور ابن مسعود کے اور مالک بن انس کہتے ہیں کہ حکم وہی ہے جو حکم کرے وہ عورت اور یہی ہے قول احمد کا اور

اسحاق ابن عمر کی قول کی طرف گئے ہیں **باب** اختیار دینے کا بیان[1] یعنی اگر مرد کہے اپنی بیوی کو تجھکو مینے اختیار دیا خواہ میرے پاس رہ یا نہ رہ تو اس سے
طلاق پڑتی ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مهدی نے سفیان سے اُسنے اسماعیل بن ابی خالد
سے اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] یہ اشارہ ہے اُس قول کی طرف جو نبی صلعم نے اپنی بیبیوں کی طرف کیا۔ کہ اگر تم دنیا کی زینت چاہتی ہو تو آؤ تم کو فائدہ دیکر چھوڑ دوں اور اگر خدا اور رسول کو
چاہتی ہو تو اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو کہ اختیار کر اپنے نفس کو یا مجھکو اور اختیار کرے وہ خاوند اپنے کو
تو نہیں واقع ہوگی طلاق اور یہی ہے مذہب امام ابوحنیفہ اور شافعی کا اور اگر اختیار کرے نفس اپنے کو تو واقع ہوگی طلاق رجعی نزدیک امام شافعی اور احمد کے اور
طلاق بائن نزدیک امام ابی حنیفہ کے۔ اور تین طلاقیں نزدیک امام مالک کے اور علی سے مروی ہے کہ محض اختیار دینے سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگی۔ اگرچہ اختیار
کرے خاوند کو۔ اور زید بن ثابت کہتے ہیں کہ ایک طلاق بائن واقع ہوگی پس عائشہ نے رد کیا اس قول کو ساتھ اس حدیث کے ۱۲ ع

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ افکان طلاقا **حدثنا** بندار نا عبدالرحمٰن بن مہدی نا سفیان عن الاعمش عن ابی الضحی عن مسروق عن عائشۃ بمثلہ ھذا حدیث حسن صحیح واختلف اھل العلم فی الخیار فروی عن عمر و عبداللہ بن مسعود انہما قالا ان اختارت نفسہا فواحدۃ بائنۃ وروی عنہما انہما قالا ایضا واحدۃ یملک الرجعۃ وان اختارت زوجہا فلا شیء وروی عن علی انہ قال ان اختارت نفسہا فواحدۃ بائنۃ وان اختارت زوجہا فواحدۃ یملک الرجعۃ وقال زید بن ثابت ان اختارت زوجہا فواحدۃ وان اختارت نفسہا فثلاث وذھب اکثر اھل العلم والفقہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن بعدھم فی ھذا الباب الی قول عمر وعبداللہ وھو قول الثوری واھل الکوفۃ واما احمد بن حنبل فذھب الی قول علی **باب** ما جاء فی المطلقۃ ثلاثا لا سکنی لہا ولا نفقۃ **حدثنا** ھناد نا جریر عن مغیرۃ عن الشعبی قال قالت فاطمۃ بنت قیس طلقنی زوجی ثلاثا علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا سکنی لک ولا نفقۃ قال مغیرۃ فذکرتہ لابراھیم فقال قال عمر لا ندع کتاب اللہ وسنۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بقول امراۃ لا ندری احفظت ام نسیت فکان عمر یجعل لہا السکنی والنفقۃ **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا حصین واسمعیل ومجالد قال ھشیم ونا داود ایضا عن الشعبی قال دخلت علی فاطمۃ ابنۃ قیس فسألتہا عن قضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہا فقالت طلقہا زوجہا البتۃ فخاصمتہ فی السکنی والنفقۃ فلم یجعل لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم سکنی ولا نفقۃ وفی حدیث داود قالت وامرنی ان اعتد فی بیت ابن ام مکتوم ھذا حدیث حسن صحیح وھو قول بعض اھل العلم منہم الحسن البصری وعطاء بن ابی رباح والشعبی وبہ یقول احمد واسحاق وقالوا لیس للمطلقۃ سکنی ولا نفقۃ اذا لم یملک زوجہا الرجعۃ وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم عمر وعبداللہ ان المطلقۃ ثلاثا لہا السکنی والنفقۃ وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ وقال بعض اھل العلم لہا السکنی ولا نفقۃ لہا وھو قول مالک بن انس واللیث بن سعد والشافعی

سو اختیار کیا ہمنے نبی صلعم کو پس کیا وہ طلاق تھی یعنی طلاق نہیں تھی **حدیث** کی ہمسے بندار نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اُسنے سفیان سے اُسنے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی ضحیٰ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ خیار کے سو روایت کی گئی ہے عمر اور عبداللہ بن مسعود سے اور اُن دونوں نے کہا کہ اگر اختیار کرے وہ عورت جدائی کو تو ایک طلاق بائن پڑیگی جسمین کہ نکاح جدید کی حاجت ہے اور اُنھین دونوں سے یہ بھی مروی ہے کہ فقط ایک طلاق پڑتی ہے جسمین رجوع کا مالک ہے اور اگر اختیار کرے وہ خاوند اپنے کو تو کوئی طلاق نہین پڑتی اور حضرت علی سے مروی ہے کہ اگر اختیار کرے اپنے تئین تو ایک طلاق بائن پڑتی ہے اور اگر اختیار کرے اپنے خاوند کو تو ایک طلاق رجعی پڑتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ اگر اختیار کرے اپنے خاوند کو تو ایک طلاق پڑتی ہے۔ اور اگر اختیار کرے عورت اپنے نفس کے تئین تو تین طلاقین پڑتی ہین۔ اور اکثر اہل علم اور اہل فقہ نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے گئے ہین طرف قول عمر اور عبداللہ کے اور یہی ہے قول ثوری اور اہل کوفہ کا لیکن احمد بن حنبل پس گئے ہین طرف قول علی کے **باب** تین طلاق والی عورت کو عدت مین نہ گھر ہے اور نہ نفقہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو جریر نے مغیرہ سے اُسنے روایت کی شعبی سے کہ کہا فاطمہ بنت قیس نے کہ میرے خاوند نے مجھکو تین طلاقین دین بیچ زمانے نبی صلعم کے سو حضرت نے فرمایا کہ نہین ہے گھر واسطے تیرے اور نہ نفقہ (یعنی عدت مین) مغیرہ نے کہا سو مین نے اُسکو ابراہیم سے ذکر کیا سو اُسنے کہا کہ حضرت عمر نے کہا کہ نہین چھوڑینگے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی کی سُنت کو بسبب کہنے ایک عورت کے نہین جانتے ہم کہ اُسنے یاد رکھا اُسکو یا بھول گئی سو تھے عمر کرتے واسطے اُسکے سکنے اور نفقہ **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حصین اور اسمٰعیل اور مجالد نے ہشیم نے کہا اور حدیث کی ہمسے داؤد نے بھی شعبی سے اُسنے کہا داخل ہوا مین فاطمہ بنت قیس پر پس پوچھا مین نے اُسکو نبی صلعم کے حکم سے بیچ حق اُسکے کے سو اُسنے کہا کہ طلاق دی اُسکو خاوند اُسکے نے البتہ یعنی طلاق نہ دی پس جھگڑا کیا مین نے اُس سے بیچ لینے گھر اور نفقہ کے پس نہ کیا نبی صلعم نے واسطے میرے سکنے اور نہ نفقہ۔ اور ابو داؤد کی حدیث مین ہے کہ حکم کیا مجھکو نبی صلعم نے یہ کہ عدت بیٹھون مین بیچ گھر ابن ام مکتوم کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا اُنھین مین سے ہین حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح اور شعبی ساتھ اسی کے قائل ہے احمد اور اسحٰق اور کہتے ہین کہ نہین ہے واسطے تین طلاق والی کے گھر اور نفقہ جبکہ نہ مالک ہو خاوند اُسکا رجعت کو اور بعض اہل علم حضرت نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین انھین مین سے ہین عمر اور عبداللہ کہ تین طلاق والی کے لیے گھر بھی ہے اور نفقہ بھی ہے یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اسکے لیے سکنے ہے اور نفقہ نہین ہے اور یہی ہے قول مالک بن انس اور لیث بن سعد اور شافعی کا

وقال الشافعی انما جعلنا لها السکنی بکتاب اللہ قال اللہ تعالیٰ لا تخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ قالوا ھو البذاء ان تبذو علیٰ اھلھا واعتل بان فاطمۃ ابنۃ قیس لم یجعل لھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم السکنی لما کانت تبذو علیٰ اھلھا قال الشافعی ولا نفقۃ لھا لحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قصۃ حدیث فاطمۃ بنت قیس **باب** ماجاء لا طلاق قبل النکاح **حدثنا** احمد بن منیع نا ھشیم نا عامر الاحول عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر لابن ادم فیما لا یملک ولا عتق لہ فیما لا یملک ولا طلاق لہ فیما لا یملک وفی الباب عن علی ومعاذ وجابر وابن عباس وعائشۃ حدیث عبد اللہ بن عمرو حدیث حسن صحیح وھو احسن شیء روی فی ھذا الباب وھو قول اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم روی ذلک عن علی بن ابی طالب وابن عباس وجابر بن عبد اللہ وسعید بن المسیب والحسن وسعید بن جبیر وعلی بن حسین وشریح وجابر بن زید وغیر واحد من فقھاء التابعین وبہ یقول الشافعی وروی عن ابن مسعود انہ قال فی المنسوبۃ انھا تطلق وروی عن ابراھیم النخعی والشعبی وغیرھما من اھل العلم انھم قالوا اذا وقت نزل وھو قول سفیان الثوری ومالک بن انس انہ اذا سمی امراۃ بعینھا او وقت وقتا او قال ان تزوجت من کورۃ کذا فانہ ان تزوج فانھا تطلق واما ابن المبارک فشدد فی ھذا الباب وقال ان فعل لا اقول ھی حرام وذکر عن عبد اللہ بن المبارک انہ سئل عن رجل حلف بالطلاق ان لا یتزوج ثم بدا لہ ان یتزوج ھل لہ رخصۃ ان یاخذ بقول الفقھاء الذین رخصوا فی ھذا فقال ابن المبارک ان کان یری ھذا القول حقا من قبل ان یبتلی بھذہ المسئلۃ فلہ ان یاخذ بقولھم فاما من لم یرض بھذا فلما ابتلی احب ان یاخذ بقولھم

اور امام شافعی نے کہا کہ سوا اسکے نہیں کہ کیا ہمنے اُسکے لیے سکنے ساتھ کتاب اللہ کے کہ فرمایا اللہ نے کہ مت نکلوا اُنکو اُن کے گھروں سے اور نہ وہ بھی باہر نکلیں مگر یہ کہ کریں صریح بیحیائی یعنی یہ نکلنا بیحیائی ہی کہتے ہیں وہ فحش بکنے والی ہے کہ بیہودہ بکے اوپر اہل اپنے کے اور دلیل بیان کرتے ہیں ساتھ اس طور کے کہ فاطمہ بنت قیس کے لیے حضرت نے سکنے نہ کیا اسواسطے کہ وہ بیہودہ بکتی تھی اہل اپنے سے پھر کہا شافعی نے کہ اسکے لیے نفقہ نہیں واسطے اس حدیث صلعم کے جو بیچ قصہ فاطمہ بنت قیس کے ہی باب نہیں طلاق پہلے نکاح سے یعنی اگر پہلے نکاح کے طلاق دے تو وہ طلاق نہیں پڑتی حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے عامر احول سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہیں صحیح ہوتی نذر واسطے ابن آدم کے اُس چیز میں کہ نہیں ہی مالک اور نہیں آزاد کرنا اُس چیز میں کہ نہیں ہی مالک اور نہیں طلاق اُس چیز میں کہ نہیں ہی مالک اور اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ سے بھی روایت ہی اور عبد اللہ بن عمرو کی حدیث حسن صحیح ہی اور وہ بہت عمدہ اِس چیز کی ہی کہ روایت کی گئی اس باب میں اور یہی ہی قول اکثر اہل علم کا نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے روایت کی گئی ہی یہ حضرت علی اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح اور جابر بن زید وغیرہ بہت فقہائے تابعین سے اور ساتھ اسی کے قائل ہی شافعی اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ جو عورت نسبت کی گئی کسی شہر یا قبیلہ کی طرف اُسپر طلاق پڑ جاتی ہی اور ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہ اہل علم سے مروی ہی کہ انھوں نے کہا کہ جب وقت مقرر کرے تو طلاق پڑ جاتی ہی اور یہی ہی قول سفیان ثوری و مالک بن انس کا کہ جب نام لے کسی خاص عورت کا یا مقرر کرے کوئی وقت کہ اگر نکاح کروں میں طرف ایسے قبیلہ یا شہر کے پس اگر نکاح کرے تو طلاق پڑجاویگی لیکن ابن مبارک نے پس سختی کی ہی اس باب میں اور کہا کہ اگر کرے وہ تو نہیں کہتا ہوں کہ وہ حرام ہی - اور عبد اللہ بن مبارک سے مذکور ہی کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک مرد سے کہ قسم کی اُسنے ساتھ طلاق کے یہ کہ نہ نکاح کریگا پھر ضرورت پڑی اُسکو کہ نکاح کرے کیا اُسکو اجازت ہی کہ پکڑے ساتھ قول اُن فقہا کے جنھوں نے اجازت دی ہی اسمیں سو ابن مبارک نے کہا کہ اگر وہ اس قول کو سچا جانتا تھا پہلے اِس سے کہ مبتلا ہو ساتھ اس مسئلہ کے تو اُسکو جائز ہی کہ پکڑے ساتھ قول انکے کے اور اگر اس قول سے راضی نہیں تھا پھر جب مبتلا ہوا تو پسند رکھا اُسنے یہ کہ پکڑے قول اُنکا

ف ۱ اسلیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہے - پس بدون نکاح کے کیونکر واقع ہوگا اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد وغیرہ جمہور علما کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق کو نکاح پر معلق کرنا درست ہی یعنی اگر کہے مرد کسی اجنبی عورت کو کہ اگر نکاح کروں میں تجھ سے تو تجھے طلاق ہے یا کہے کہ جس عورت سے میں نکاح کروں اُس کو طلاق پس جب نکاح کریگا اُسوقت طلاق پڑجاویگی ف ۲ یعنی کہ جو عورت کی نسبت کی گئی یا معین کی گئی ساتھ کسی قوم خاص کے یا شہر خاص کے جیسے کہے کہ اگر فلانی قوم سے یا فلانے شہر سے نکاح کروں تو مجکو طلاق ہے تو اس صورت میں طلاق پڑجاویگی ۱۲ ف ۳ یعنی قسم کی کہ میں کبھی نکاح نہیں کروں گا ف ۴ یعنے زبان دراز تھی کرتی تھی اور برا کہتی تھی اپنے خاوند کے قرابتیوں کو ۱۲ ف ۵ علی بن حسین بن علی بن ابی طالب - زین العابدین - ثقہ ثبت - عابد - فقیہ - فاضل مشہور ہیں ابن عیینہ نے زہری سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی قریشی کو ان سے افضل نہیں دیکھا سنہ ۹۲ھ میں بقول صحیح آپ کی وفات ہوئی ۱۲

فلا اری له ذلك وقال احمد ان تزوج لا آمره ان یفارق امرأته وقال اسحاق انا اجیز فی المنسوبة لحدیث ابن مسعود وان تزوجها
لا اقول تحرم علیه امرأته ووسع اسحاق فی غیر المنسوبة **باب** ماجاء ان طلاق الامة تطلیقتان **حدثنا** محمد بن یحیی النیسابوری
نا ابوعاصم عن ابن جریج قال نا مظاهر بن اسلم قال حدثنی القاسم عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال طلاق الامة
تطلیقتان وعدتها حیضتان قال محمد بن یحیی ونا ابوعاصم نا مظاهر بهذا وفی الباب عن عبد الله بن عمر حدیث عائشة حدیث
غریب لانعرفه مرفوعا الا من حدیث مظاهر بن اسلم ومظاهر لا یعرف له فی العلم غیر هذا الحدیث والعمل علی هذا عند
اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی
من یحدث نفسه بطلاق امرأته **حدثنا** قتیبة نا ابوعوانة عن قتادة عن زرارة بن اوفی عن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم تجاوز الله لامتی ماحدثت به انفسها مالم تکلم به او تعمل به هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا
عند اهل العلم ان الرجل اذا حدث نفسه بالطلاق لم یکن شیئا حتی یتکلم به **باب** ماجاء فی الجد والهزل فی الطلاق **حدثنا** قتیبة
نا حاتم بن اسمعیل عن عبد الرحمن بن اردك مدینی عن عطاء عن ابن ماهك عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ثلاث جدهن جد وهزلهن جد النکاح والطلاق والرجعة هذا حدیث حسن غریب والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی
صلی الله علیه وسلم وغیرهم وعبد الرحمن هو ابن حبیب بن اردك وابن ماهك هو عندی یوسف بن ماهك **باب** ماجاء فی الخلع

تو نہیں جائز رکھتا ہوں واسطے اُس کے یہ امر کہا امام احمد نے کہ اگر نکاح کرے تو نہیں حکم کرتا ہوں اُس کو یہ کہ جدا کرے عورت اپنی کو اور کہا اسحاق نے
کہ میں جائز رکھتا ہوں نکاح کو بیچ حق اس عورت کے کہ نسبت کی گئی ہے طرف کسی قوم خاص یا شہر کے واسطے حدیث ابن مسعود کے کہ اگر
نکاح کرے اُس سے تو نہیں کہتا ہوں کہ حرام ہے اُس پر عورت اُس کی اور وسعت رکھی ہے اسحاق نے بیچ حق غیر نسبت کی گئی کے
باب لونڈی کی دو طلاقیں ہیں یعنے لونڈی دو طلاقوں سے حرام ہو جاتی ہے جیسے کہ آزاد عورت تین طلاقوں سے حرام ہوتی ہے **حدیث**
کی ہم سے محمد بن یحیی نیشاپوری نے اُس نے کہا حدیث کی ہم کو ابو عاصم نے ابن جریج سے اُس نے کہا حدیث کی ہم سے مظاہر بن
اسلم نے اُس نے کہا حدیث کی ہم سے قاسم نے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ طلاق دو طلاقیں ہیں اور مدت اُس کی دو حیض ہے
کہا محمد بن یحیی نے اور حدیث کی ہم سے ابو عاصم نے اُس نے کہا حدیث کی ہم سے مظاہر نے ساتھ اس کے اور اس باب میں
ابن عمر سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اُس کو مرفوع مگر حدیث مظاہر بن اسلم سے اور مظاہر
کے لیے نہیں پہچانی جاتی ہے علم میں کوئی حدیث سوا اس حدیث کے اور عمل اس پر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت
کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ہے **باب** اگر خیال کرے کوئی مرد بیچ دل اپنے کے
ساتھ طلاق عورت اپنی کے تو اُسکی طلاق ہوتی ہے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُس نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ
نے قتادہ سے اُس نے روایت کی زرارہ بن اوفی سے اس نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو خطرے اور خیال دل میں
آتے ہیں سو خدا نے اُس کے گناہ میری اُمت سے معاف کر دیے جب تک اس کو نہ بولے یا اُس پر عمل نہ کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر
ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہ جب کوئی مرد اپنے دل میں طلاق کا خیال کرے یعنے اپنے دل میں خیال
کرے کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دی تو یہ کچھ چیز نہیں ہوتی اور اس سے طلاق نہیں پڑتی جب تک کہ نہ کلام کرے ساتھ اس کے اور
زبان سے نہ کہے **باب** طلاق میں قصد کرنے اور ہنسی کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے حاتم بن اسمعیل سے
اُس نے عبد الرحمن بن اردک مدنی سے اس نے روایت کی عطا سے اُس نے ابن ماہک سے اس نے ابی ہریرہ سے کہ
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ قصد کرنا ان کا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کہنا بھی قصد ہے نکاح کرنا اور طلاق
دینا اور رجعت کرنا یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اس پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور عبد الرحمن وہی ابن
حبیب بن اردک ہے اور ابن ماہک وہی یوسف بن ماہک ہے۔

باب خلع کرنے کے بیان میں۔

حدثنا محمود بن غیلان نا الفضل بن موسی عن سفیان نا محمد بن عبد الرحمن وهو مولی آل طلحة عن سلیمان بن یسار عن الربیع بنت معوذ بن عفراء انها اختلعت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فامرها النبی صلی الله علیه وسلم وامرت ان تعتد بحیضة وفی الباب عن ابن عباس **قال** ابو عیسی حدیث الربیع بنت معوذ الصحیح انها امرت ان تعتد بحیضة **حدثنا** محمد بن عبد الرحیم البغدادی ثنا علی بن بحر ثنا هشام بن یوسف عن معمر عن عمرو بن مسلم عن عکرمة عن ابن عباس ان امرأة ثابت بن قیس اختلعت من زوجها علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فامرها النبی صلی الله علیه وسلم ان تعتد بحیضة هذا حدیث حسن غریب اختلف اهل العلم فی عدة المختلعة فقال اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان عدة المختلعة عدة المطلقة وهو قول الثوری واهل الکوفة وبه یقول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم عدة المختلعة حیضة قال اسحاق وان ذهب ذاهب الی هذا فهو مذهب قوی **باب** ماجاء فی المختلعات **حدثنا** ابو کریب ثنا مزاحم بن ذواد بن علیة عن ابیه عن لیث عن ابی الخطاب عن ابی زرعة عن ابی ادریس عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال المختلعات هن المنافقات هذا حدیث غریب من هذا الوجه ولیس اسناده بالقوی وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال ایما امرأة اختلعت من زوجها من غیر باس لم ترح رائحة الجنة **حدثنا** بذلک محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب الثقفی ثنا ایوب عن ابی قلابة عمن حدثه عن ثوبان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما امرأة سالت زوجها طلاقا من غیر باس فحرام علیها رائحة الجنة وهذا حدیث حسن ویروی هذا الحدیث عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی اسماء عن ثوبان ورواه بعضهم عن ایوب بهذا الاسناد ولم یرفعه **باب** ماجاء فی مداراة النساء **حدثنا** عبد الله بن ابی زیاد ثنا یعقوب بن ابراهیم بن سعد ثنی ابن اخی ابن شهاب عن عمه عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله

حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسی نے سفیان سے اسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الرحمن نے سلیمان بن یسار سے اُسنے روایت کی ربیع بنت معوذ سے کہ خلع کیا اُسنے بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو حکم کیا اُسکو نبی صلعم نے یا حکم کی گئی یہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض اور اس باب ہین ابن عباس سے بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نے کہ حدیث ربیع بنت معوذ کی کہ وہ حکم کی گئی کہ عدت بیٹھے ایک حیض صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الرحیم بغدادی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ہشام بن یوسف نے معمر سے اُسنے عمرو بن مسلم سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق ثابت بن قیس کی عورت نے خلع کیا اپنے خاوند سے حضرت صلعم کے زمانہ ہین سو حکم کیا اُسکو حضرت صلعم نے یہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض یہ حدیث حسن غریب ہی۔ اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ عدت خلع کرنے والی کے سو کہا اکثر اہل علم نے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہ خلع کرنے والی عورت کی عدت مانند عدت طلاق والی کے ہی اور یہی ہی قول ثوری اور اہل کوفہ کا اور ساتھ اسی کے قائل ہی احمد اور اسحاق اور بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ خلع والی عورت کی عدت ایک حیض ہی اور کہا اسحاق نے کہ اگر جاوے کوئی جانے والا طرف اُسکے تو یہ مذہب قوی ہی **باب** خلع کرنے والی عورتون کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مزاحم بن ذواد نے اپنے باپ سے اُسنے لیث سے اُسنے ابی خطاب سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابی ادریس سے اُسنے ثوبان سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ عورتین خلع طلب کرنے والی وہ ہین منافق اور یہ حدیث غریب ہی اسوجہ سے اور اسکی اسناد قوی نہین ہی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپ نے فرمایا کہ جو عورت کہ خلع طلب کرے خاوند اپنے سے بلا ضرورت تو نہ پاویگی بو بہشت کی **حدیث** کی ہمکو ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمکو عبد الوہاب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو ایوب نے ابی قلابہ سے اُسنے اپنی دادی سے اُسنے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ مانگے اپنے خاوند سے طلاق بغیر ضرورت کے تو حرام ہی اُسپر بو بہشت کی اور یہ حدیث حسن ہی اور یہ حدیث ایوب سے مروی ہی اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے اور روایت کیا اُسکو بعض نے ایوب سے ساتھ اسناد کے اور نہین مرفوع کیا اُسکو **باب** عورتون سے اچھی طرح معاملہ رکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب ابن ابراہیم بن سعد نے کہا اسنے حدیث کی مجھ سے میرے بھائی کے بیٹے ابن شہاب نے اپنے چچا سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم ان المرأۃ کالضلع ان ذھبت تقیمھا کسرتھا وان ترکتھا استمتعت بھا علی عوج وفی الباب عن ابی ذر وسمرۃ وعائشۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ **باب** ماجاء فی الرجل یسالہ ابوہ ان یطلق امرأتہ

حدثنا احمد بن محمد ثنا ابن المبارک ثنا ابن ابی ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن عن حمزۃ بن عبد اللہ بن عمر عن ابن عمر قال کانت تحتی امرأۃ احبھا وکان ابی یکرھھا فامرنی ان اطلقھا فابیت فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عبد اللہ بن عمر طلق امرأتک ھذا حدیث حسن صحیح انما نعرفہ من حدیث ابن ابی ذئب **باب** ماجاء لاتسال المرأۃ طلاق اختھا **حدثنا** قتیبۃ ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتسال المرأۃ طلاق اختھا لتکفی مافی انائھا وفی الباب عن ام سلمۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی طلاق المعتوہ

حدثنا محمد بن عبد الاعلی ثنا مروان بن معاویۃ الفزاری عن عطاء بن عجلان عن عکرمۃ بن خالد المخزومی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل طلاق جائز الا طلاق المعتوہ المغلوب علی عقلہ ھذا حدیث لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث عطاء بن عجلان وعطاء بن عجلان ضعیف ذاھب الحدیث والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان طلاق المعتوہ المغلوب علی عقلہ لایجوز الا ان یکون معتوھا یفیق الاحیان فیطلق فی حال افاقتہ **باب حدثنا** قتیبۃ ثنا یعلی بن شبیب عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان الناس والرجل یطلق امرأتہ ماشاء ان یطلقھا وھی امرأتہ اذا ارتجعھا

کہ عورت مانند پسلی[۱] کے ہے یعنی اصل پیدائش اُسکی پسلی سے ہے تو اگر ارادہ کرے تو سیدھا کرے اُس پسلی کو توڑ دیگا اُسکو اور اگر چھوڑ دے تو پسلی کو اپنے حال پر تو فائدہ اُٹھاوے تو ساتھ اُسکے باوجود کجی کے۔ اور اس باب میں ابی ذر اور سمرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اسوجہ سے **باب** اگر کوئی شخص اپنے بیٹے سے کہے کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے تو اُسکا حکم مانے یا نہیں **حدیث** بیان کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے حارث بن عبد الرحمن سے اُسنے روایت کی حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے ابن عمر سے کہ تھی میرے نکاح میں ایک عورت کہ محبت رکھتا تھا میں اُس سے اور باپ میرا اُسکو بُرا جانتا تھا سو حکم کیا اُسنے مجھکو کہ طلاق دوں اُسکو سو انکار کیا میں نے سو ذکر کیا میں نے اُسکو حضرت صلعم سے سو آپ نے فرمایا کہ ای عبد اللہ ابن عمر طلاق دے عورت اپنی کو یعنی اپنے باپ کا حکم مان . یہ حدیث میں صحیح ہے سوا اسکے نہیں کہ ہم پہچانتے ہیں اُسکو حدیث ابن ابی ذئب سے **باب** نہ مانگے عورت طلاق سوکن[۲] اپنی کی **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے مرفوعاً کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ مانگے کوئی عورت طلاق سوکن اپنی کی تاکہ اُٹھا وے وہ چیز کہ بیچ برتن اُسکے کے ہے اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** دیوانہ اور بے عقل کی طلاق کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن عبد الاعلے نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے مروان ابن معاویہ فزاری نے عطاء بن عجلان سے اُسنے روایت کی عکرمہ بن خالد مخزومی سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہوتی ہے مگر طلاق بے عقل کی کہ مغلوب العقل ہو یہ حدیث مرفوع نہیں مگر عطاء بن عجلان کی حدیث سے اور عطاء بن عجلان ضعیف اور ذاہب الحدیث ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہ بے عقل اور دیوانہ کی طلاق واقع نہیں مگر ایسا بے عقل ہو کہ کبھی ہوش میں آجاتا ہو پس طلاق دے اپنے ہوش کی حالت میں **باب حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن شبیب نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رض سے کہا کہ تھے لوگ یعنی جاہلیت کے زمانہ میں اور مرد طلاقیں دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی کہ چاہتا تھا اور وہ اُسی کی عورت رہتی جب کہ رجوع کرتا اُس سے

---

[۱] یعنی حضرت حوا کہ اصل سب عورتوں کی ہیں حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئیں کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے پس انکی اصل میں ٹیڑھا پن ہے کوئی اُسکو بدل نہیں سکتا اور بدون طلاق کے کوئی صورت ممکن نہیں جیسے کہ ٹیڑھی لکڑی کو سیدھا کرنا ممکن نہیں پس حاصل یہ ہے کہ انسے معاملہ اچھی طرح رکھو اور اُن کے ٹیڑھے پن پر صبر کرو اور اس ٹیڑھے پن میں اس سے فائدہ اُٹھاؤ اور ایسے طلبہ ہو کہ سب باتوں میں تمھاری مرضی کے موافق کام کریں ۱۲ منہ مراد اس سے مخطوبہ عورت ہے ۲

[۲] یا سوکن یعنی سوت ہے اور بہن باعتبار دین کے کہا کہ دونوں کا دین ایک ہے ۱۲ منہ [۳] نشہ والے کی طلاق میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ انکی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے یہ قول عثمان

وهي في العدة وان طلقها مائة مرة او اكثر حتى قال رجل لامرأته والله لا اطلقك فتبيني مني ولا اويك ابدا قالت وكيف
ذاك قال اطلقك فكلما همت عدتك ان تنقضي راجعتك فذهبت المرأة حتى دخلت على عائشة فاخبرتها فسكتت
عائشة حتى جاء النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فسكت النبي صلى الله عليه وسلم حتى نزل القرآن الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح
باحسان قالت عائشة فاستانف الناس الطلاق مستقبلا من كان طلق ومن لم يكن طلق **حدثنا** ابو كريب محمد بن العلاء
قال ثنا عبد الله بن ادريس عن هشام بن عروة عن ابيه نحو هذا الحديث بمعناه ولم يذكر فيه عن عائشة وهذا اصح من
حديث يعلى بن شبيب **باب** ما جاء في الحامل المتوفى عنها زوجها تضع **حدثنا** احمد بن منيع ثنا حسين بن محمد ثنا شيبان
عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن ابي السنابل بن بعكك قال وضعت سبيعة بعد وفات زوجها بثلثة وعشرين يوما او خمسة وعشرين يوما
فلما تعلت تشوقت للنكاح فانكر عليها ذلك فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال ان تفعل فقد حل اجلها **حدثنا** احمد
ابن منيع ثنا الحسن بن موسى ثنا شيبان عن منصور نحوه وفي الباب عن ام سلمة حديث ابي السنابل حديث مشهور غريب
من هذا الوجه ولا نعرف للاسود شيئا عن ابي السنابل وسمعت محمدا يقول لا اعرف ان ابا السنابل عاش بعد النبي صلى الله عليه و
سلم والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم ان الحامل المتوفى عنها زوجها اذا وضعت
فقد حل لها التزويج وان لم تكن انقضت عدتها وهو قول سفيان الثوري والشافعي واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم تعتد اخر الاجلين والقول الاول اصح

عدت کی حالت میں اگرچہ طلاق دی ہو اگرچہ سو بار یا زیادہ یہانتک کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا قسم ہے خدا کی کہ نہ طلاق دونگا میں تجھکو پس بائن
ہوجاوے تو مجھسے اور ٹوٹ جاوے نکاح تیرا اور نہ جگہ دونگا میں تجھکو ہمیشہ اس عورت نے کہا کہ یہ کسطرح ہوگا اُسنے کہا کہ طلاق دونگا میں تجھکو
یا جب تیری عدت گذرنے کے قریب ہوگی تو رجوع کرونگا تجھسے سو عورت گئی یہانتک کہ عائشہ پاس داخل ہوئی اور خبر دی اُسکو سو
عائشہ چپ رہیں یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو عائشہ نے آپ سے کہا سو حضرت صلعم چپ رہے یہانتک کہ قرآن اُترا کہ
طلاق ہی دو بار تک پھر رکھنا موافق دستور کے[۱] یا رخصت کرنا ہی ساتھ نیکی کے عائشہ نے کہا آیندہ لوگوں نے شروع کی طلاق وہی ابتدا
سے جسنے طلاق دی تھی اور جسنے طلاق نہیں دی تھی **حدیث** بیان کی ہم سے ابو کریب محمد بن علاء نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ
بن ادریس نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے مثل اس حدیث کے ساتھ اُسی معنے کے اور نہیں ذکر کیا اُسنے واسطہ عائشہ کا اور یہ
زیادہ تر صحیح ہی یعلی بن شبیب کی حدیث سے **باب اگر حمل والی عورت کا خاوند مرجاوے تو عدت اُسکی بچہ جننا ہی** **حدیث** بیان کی ہم سے
احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے اُسنے منصور سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے
اُسنے اسود سے اُسنے ابی سنابل بن بعکک سے کہا بچہ جنی سبیعہ نے پیچھے وفات خاوند اپنے کے بعد تیئیس دن کے یا پچیس دن کے سو جب پاک
ہوئی نفاس سے تو زینت کی واسطے نکاح کے یعنی پیغام بھیجنے والوں کے لیے اپنے تئیں سنوارا سو لوگوں نے اُسپر انکار کیا سو کسی نے
یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی سو فرمایا کہ اگر نکاح کرے وہ تو درست ہی کہ اُسکی عدت گذر چکی ہی **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے
اُسنے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے منصور سے مثل اُسکے اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہی
اور ابی سنابل کی حدیث مشہور ہی غریب ہی اسوجہ سے اور نہیں پہچانتے ہم اسود کو ابی سنابل سے اس بارہ میں کچھ اور سنا میں نے امام بخاری سے
کہتے تھے کہ میں نہیں جانتا کہ ابی سنابل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہا ہو اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اصحاب وغیرہ سے کہ اگر کسی عورت کا خاوند مرجاوے اور وہ حاملہ ہو تو جب وہ بچہ جنے تو جائز ہی[۲] واسطے اُسکے نکاح کرنا اگرچہ اُسکی وفات کی
عدت نہ گذری ہو یعنی چار مہینے اور دس دن اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم حضرت کے
اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ عدت اُس زمانہ تک ہی جو دونوں میں زیادہ مدت ہو اور پہلا قول زیادہ صحیح ہی

[۱] یعنی رجعت خاص پہلی اور دوسری طلاق میں ہی بعد اُسکے رجعت درست نہیں یعنی عدت تک مرد چاہے تو عورت سے رجعت کرے یہ بات پہلی طلاق میں ہو اور
دوسری میں پھر نہ پھر سکے گی۔ سو اگر موافق شرع کے اُسکے حق ادا کر سکے تو پھر رکھے کہ پھر قضیہ نہو اور نہ رکھ سکے تو رخصت کرے ۱۲ [۲] اگر خاوند کے مرنے کے بعد [illegible]

حدثنا قتيبة ثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن سليمان بن يسار ان ابا هريرة وابن عباس وابا سلمة بن عبد الرحمن تذاكروا المتوفى عنها زوجها الحامل تضع عند وفاة زوجها فقال ابن عباس تعتد آخر الاجلين وقال ابو سلمة بل تحل حين تضع وقال ابو هريرة انا مع ابن اخي يعني ابا سلمة فارسلوا الى ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت قد وضعت سبيعة الاسلمية بعد وفات زوجها بيسير فاستفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها ان تتزوج هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في عدة المتوفى عنها زوجها **حدثنا** الانصاري ثنا معن بن عيسى ثنا مالك بن انس عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن حميد بن نافع عن زينب بنت ابي سلمة انها اخبرته بهذه الاحاديث الثلاثة قال قالت زينب دخلت على ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حين توفي ابوها ابو سفيان بن حرب فدعت بطيب فيه صفرة خلوق وغيره فدهنت به جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة غير اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلاثة ايام الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب فدخلت على زينب بنت جحش حين توفي اخوها فدعت بطيب فمست منه ثم قالت والله ما لي في الطيب من حاجة غير اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا قالت زينب وسمعت امي ام سلمة تقول جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابنتي توفي عنها زوجها وقد اشتكت عينيها افنكحلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے اُسنے روایت کی سلیمان بن یسار سے کہ تحقیق ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے آپسمین ذکر کیا اُس عورت کا جسکا خاوند مرگیا اور وہ حاملہ ہی اور جنی بعد مرنے خاوند اپنے کے سو ابن عباس نے کہا کہ عورت بیٹھے لمبی دو مدتون کی اور ابو سلمہ نے کہا کہ بلکہ حلال ہوجاتی ہی جبکہ بچہ جنے اور ابو ہریرہ نے کہا کہ مین ساتھ بھتیجے اپنے کے ہون یعنی ابو سلمہ کے سو بھیجا اُنھون نے کسی کو پاس ام سلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کے سو اُسنے کہا کہ بچہ جنی سبیعہ پیچھے وفات خاوند اپنے کے بعد تھوڑے دنون کے سو اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فتوی پوچھا سو حضرت صلعم نے اُسکو حکم کیا نکاح کرنے کا یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** جس عورت کا خاوند مرجاوے اُسکی عدت کیا ہی **حدیث** بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے معن بن عیسی نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُسنے حمید بن نافع سے اُسنے زینب بنت ابی سلمہ سے کہ اُسنے خبر دی اُسکو ساتھ اُن تینون حدیثون کے کہا زینب نے کہ مین ام حبیبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی پاس گئی جب کہ وفات کیا گیا باپ اُسکا ابو سفیان بن حرب سو اُسنے خوشبو منگائی کہ اُسمین زرد خوشبو تھی یا سواے اُسکے سو لگائی اُسنے وہ خوشبو ایک لڑکی کو پھر لگائی دونون رخسارون اپنے پر کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین مجھکو خوشبو کی کچھ حاجت لیکن سُنا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہین درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ سوگ رکھے کسی مردے پر زیادہ تین دن سے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے زینب نے کہا کہ پھر گئی مین پاس زینب بنت جحش کے جبکہ وفات کیا گیا بھائی اُسکا سو منگائی اُسنے خوشبو اور اُس سے بدن پر لگائی پھر کہا کہ مجھکو خوشبو کی حاجت نہین لیکن مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی فرماتے تھے کہ نہین درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے یہ کہ سوگ کرے کسی مردے پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے۔ زینب نے کہا اور سنا مین نے اپنی مان ام سلمہ سے کہتی تھین کہ آئی ایک عورت پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اُسنے کہا کہ یا حضرت میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہی اور تحقیق دکھتی ہین آنکھین اُسکی کیا سرمہ[1] لگاوین اُسکی آنکھون مین سو حضرت صلعم نے فرمایا نہین

[1] اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی سرمہ لگانا ساتھ تمدد کے اس عورت کو کہ مرجاوے خاوند اُسکا خواہ آنکھ دکھتی ہو یا نہ دکھتی ہو۔ یہ قول امام احمد کا ہی اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک سرمہ لگانا جائز ہی آنکھ دُکھنے مین اور امام شافعی کہتے ہین کہ سرمہ رات کو لگاوے اور دن کو پونچھ ڈالے اور شاید اُس عورت نے زینت کا ارادہ کیا ہوگا اسلیے اُسکو منع فرمایا اور آخر حدیث کا مطلب یہ ہی کہ جاہلیت کے زمانہ مین حضرت صلعم سے پہلے یہ رسم تھی کہ جس عورت کا خاوند مرجاتا وہ ایک گھر تنگ مین بیٹھی رہتی اور ٹاٹ وکمبل وغیرہ بُرے کپڑے پہنتی اور زینت اور خوشبو چھوڑ دیتی برس روز تک پھر لاتے اُسکے پاس گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ اور وہ رگڑتی ساتھ اُسکے شرمگاہ اپنی اور نکلتی اُس گھر سے اور دیجاتی اُسکے ہاتھ مین چند مینگنیان پس پھینکتی مینگنیون کو اور نکلتی ساتھ اُسکے عدت سے پس اس حدیث مین اشارہ ہی کہ مدت عدت کی اسلام مین بہت تھوڑی یعنی چار مہینے دس دن ہین اور اتنی تنگی نہین آگے یہ یہ خرابیان اور دشواریان تھین ۱۲

مرتین او ثلث مرات کل ذلک یقول لا ثم قال انما ہی اربعة اشہر و عشرا وقد کانت احدٰکن فی الجاھلیة ترمی بالبعرة علی راس الحول وفی الباب عن فریعة ابنة مالک بن سنان اخت ابی سعید الخدری وحفصة بنت عمر حدیث زینب حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان المتوفی عنھا زوجھا تتقی فی عدتھا الطیب والزینة وھو قول سفیان الثوری ومالک والشافعی واحمد واسحاق **باب** ماجاء فی المظاھر یواقع قبل ان یکفر **حدثنا** ابو سعید الاشج ثنا عبد اللہ بن ادریس عن محمد بن اسحاق عن محمد بن عمرو بن عطاء عن سلیمان بن یسار عن سلمة بن صخر البیاضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المظاھر یواقع قبل ان یکفر قال کفارة واحدة ھذا حدیث حسن غریب والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم وھو قول سفیان الثوری ومالک والشافعی واحمد واسحاق وقال بعضھم اذا واقعھا قبل ان یکفر فعلیہ کفارتان وھو قول عبد الرحمن ابن مھدی **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث ثنا الفضل بن موسی عن معمر عن الحکم بن ابان عن عکرمة عن ابن عباس ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد ظاھر من امراتہ فوقع علیھا فقال یا رسول اللہ انی ظاھرت من امراتی فوقعت علیھا قبل ان اکفر فقال وما حملک علی ذلک یرحمک اللہ قال رایت خلخالھا فی ضوء القمر قال فلا تقربھا حتی تفعل ما امرک اللہ ھذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ماجاء فی کفارة الظھار **حدثنا** اسحاق بن منصور ثنا ھارون بن اسمعیل الخزاز ثنا علی بن المبارک ثنا یحیی بن ابی کثیر ثنا ابو سلمة ومحمد بن عبد الرحمن ان سلمان بن صخر الانصاری احد بنی بیاضة جعل امراتہ علیہ کظھر امی حتی یمضی رمضان فلما مضی نصف من رمضان وقع علیھا لیلا فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال لہ

دو بار یا تین بار ہر بار فرماتے تھے نہیں پھر فرمایا کہ سوا اسکے نہیں کہ عدت چار مہینے اور دس دن ہے اور تحقیق تھی ایک تمہاری جاہلیت میں پھینکتی مینگنیاں برس روز تک اور اس باب میں فریعہ بیٹی مالک بن سنان اور ابو سعید خدری کی بہن اور حفصہ سے بھی روایت آئی ہے اور زینب کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اصحاب وغیرہ کے کہ جسکا خاوند مرجاوے وہ عدت میں خوشبو اور زینت سے بچے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ظہار کرنیوالا اگر کفارہ دینے سے پہلے جماع کرلے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے محمد بن اسحاق سے اُسنے محمد بن عمرو بن عطار سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے سلمہ بن صخر بیاضی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ظہار کرنے والے کے کہ جماع کرے پہلے کفارہ دینے سے فرمایا ایک ہی کفارہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا - اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر جماع کرے پہلے کفارہ دینے سے تو دو کفارے ہیں اور یہ قول عبد الرحمن بن مہدی کا ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے معمر سے اُسنے حکم بن ابان سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہ تحقیق ظہار کیا تھا اُسنے عورت اپنی سے سو واقع ہوا وہ اُسپر سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت تحقیق ظہار کیا تھا میں نے عورت اپنی سے سو جماع کیا میں نے اِس سے پہلے کفارہ دینے کے سو فرمایا کہ کیا چیز باعث ہوئی تجھکو اوپر اُسکے رحمت کرے تجھکو اللہ اُسنے کہا کہ دیکھی میں نے پازیب اُسکی چاندنی میں سو فرمایا کہ نہ پاس جا اُسکے یہانتک کہ کرے تو وہ چیز کہ حکم کیا ہے تجھکو اللہ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** ظہار کے کفارہ کا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ہارون بن اسماعیل بن خزاز نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ابی کثیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ اور محمد بن عبد الرحمن نے کہ تحقیق سلمان بن صخر انصاری نے گردانا اپنی عورت کو اپنے اوپر مانند پیٹھ ماں اپنی کے یعنی کہا کہ تو مجھپر مانند پیٹھ ماں میری کے ہے کہ اسکو ظہار کہتے ہیں یہانتک کہ گذرے رمضان یعنی حرام کیا اُسکو اپنے اوپر ماہ رمضان کے گذرنے تک سو جبکہ گذر آدھا مہینہ رمضان کا تو گر سلمان اُسپر ایک رات کو یعنی قربت کی اُس سے پھر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اُسکو حضرت صلعم سے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مسئلہ ظہار کہتے ہیں اُسکو کہ تشبیہ دے اپنی بیوی کو یا اُسکے اُس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہے کل کے ساتھ اُسکی یا تشبیہ دے اُسکی جزو شائع کو ساتھ اس عضو محرم کے کہ حرام ہوا اُسکو دیکھنا اُسکا جیسے کہے بیوی سے کہ تو مجھپر حرام ہے مانند پیٹھ ماں میری کے یا سر تیرا یا نصف پیٹھ یا پیٹ ماں میری کے ہے یا ران مانند ران ماں میری کے ہے یا مانند پیٹھ بہن اور پھوپھی میری کے اور مانند اُسکے بس اسطرح کے کہنے سے حرام ہو جاتی ہے صحبت کرنی اُس سے یہانتک کہ کفارہ ادا کرے ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتق رقبۃ قال لا اجدھا قال فصم شھرین متتابعین قال لا استطیع قال اطعم ستین مسکینا
قال لا اجد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لفروۃ ابن عمرو اعطہ ذلک العرق وھو مکتل یاخذ خمسۃ عشر صاعا او ستۃ
عشر صاعا اطعام ستین مسکینا ھذا حدیث حسن یقال سلمان بن صخر ویقال سلمۃ بن صخر البیاضی والعمل علی ھذا الحدیث
عند اھل العلم فی کفارۃ الظھار وفی الباب عن خولۃ بنت ثعلبۃ وھی امرأۃ اوس بن الصامت **باب** ما جاء فی الایلاء **حدثنا**
الحسن بن قزعۃ البصری ثنا مسلمۃ بن علقمۃ ثنا داؤد عن عامر عن مسروق عن عائشۃ قالت الٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من نسائہ وحرم فجعل الحرام حلالا وجعل فی الیمین کفارۃ وفی الباب عن ابی موسی و انس حدیث مسلمۃ بن علقمۃ عن داؤد
رواہ علی بن مسھر وغیرہ عن داؤد عن الشعبی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا ولیس فیہ عن مسروق عن عائشۃ وھذا اصح من حدیث
مسلمۃ بن علقمۃ والایلاء ان یحلف الرجل ان لا یقرب امرأتہ اربعۃ اشھر او اکثر واختلف اھل العلم فیہ اذا مضت اربعۃ اشھر
فقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم اذا مضت اربعۃ اشھر یوقف فاما ان یفی واما ان
یطلق وھو قول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وغیرھم اذا مضت اربعۃ اشھر فھی تطلیقۃ بائنۃ وھو قول الثوری واھل الکوفۃ **باب** ما جاء فی اللعان **حدثنا** ھناد
ثنا عبدۃ بن سلیمان عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن سعید بن جبیر قال سئلت عن المتلاعنین فی امارۃ
مصعب بن الزبیر ایفرق بینھما فما دریت ما اقول فقمت مکانی الی منزل عبد اللہ بن عمر استاذنت علیہ فقیل لی انہ
قائل فسمع کلامی فقال ابن جبیر ادخل ما جاء بک الا حاجۃ قال فدخلت فاذا ھو مفترش بردعۃ رجل لہ فقلت یا ابا عبد الرحمن

کہ آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نے نہیں پاتا ہین اُسکو یعنی مجھکو اسقدر مقدور نہین فرمایا پس روزے رکھ دو مہینے کے پے درپے کہا نہین طاقت رکھتا ہین
یعنی غلبہ شہوت کے سبب سے دو مہینے رک نہین سکتا فرمایا کھلا ساٹھ مسکینون کو کھانا۔ کہا نہین پاتا ہین ساٹھ مسکینون کا کھانا یعنی مجھے مقدور
نہین ہی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو صحابی سے فرمایا کہ دے اُسکو وہ عرق کھجور دن کا کہ کوئی اُسکو لایا تھا اور
عرق ایک تھیلا ہوتا ہی کھجور دن کا کہ سماتی ہین اسمین کھجورین پندرہ جو سیری یا سولہ جو سیری تا کہ کھلاوے ساٹھ مسکینون کو یہ حدیث حسن ہی
سلمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہین۔ اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے بیچ کفارہ ظہار کے اور اس باب مین خولہ بنت ثعلبہ سے
بھی روایت ہی وہ عورت اوس بن صامت کی ہی **باب** ایلاء کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہم سے حسن بن قزعہ بصری نے کہا حدیث کی
ہمسے مسلمہ بن علقمہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے داؤد نے عامر سے اُسنے مسروق سے اُسنے عائشہ سے کہ ایلار کیا حضرت صلعم نے اپنی بیویون سے
اور حرام کیا اُنکو پس آپ نے حرام کو حلال کیا اور قسم کا کفارہ دیا۔ اور اس باب مین ابی موسیٰ اور انس سے بھی روایت ہی اور حدیث مسلمہ
بن علقمہ کی جو داؤد سے ہی روایت کیا ہی اُسکو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے اُسنے شعبی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور نہین ہے
اُسمین واسطہ مسروق کا عائشہ رضہ سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہی حدیث مسلمہ بن علقمہ سے اور ایلاء یہ ہی کہ قسم کھاوے مرد یہ کہ اپنی عورت سے صحبت
نہ کرے چار مہینے یا زیادہ اس سے اور اہل علم کو اسمین اختلاف ہی کہ جب گذر جاوین چار مہینے اور صحبت نہ کرے سو بعض اہل علم حضرت صلعم
کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جب چار مہینے گذر جاوین تو ایلار کرنے والا ٹھہر جاوے پس یا تو رجوع کرے اپنی عورت سے یعنی کفارہ دے
قسم کا یا طلاق دے اور یہی ہی قول مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین
کہ جب چار مہینے گذر جاوین تو اُسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہی اور یہی ہی قول ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** لعان کا بیان **حدیث** بیان کی
ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے سعید بن جبیر سے کہا کہ پوچھا گیا مین و لعان
کرنے والون سے بیچ خلافت مصعب بن زبیر کے کہ کیا تفریق کی جاوے درمیان اُن دونون کے سو نہ جانا مین نے کہ کیا کہون یعنی مجھکو
اُسکا جواب نہ آیا سو گیا مین وہین سے طرف گھر عبد اللہ بن عمر کے اور اجازت چاہی مین نے اندر جانے کی سو مجھکو کہا گیا کہ وہ اسوقت سوتے
ہین سو اُسنے میری بات سنی اور کہا کہ اے ابن جبیر اندر آ نہین آیا تو مگر کسی حاجت کے لیے کہا سو مین اندر گیا اور دیکھا کہ وہ پالان کجاوے کا
بچھائے ہوئے تھے سو مین نے کہا کہ اے ابا عبد الرحمن (یہ کنیت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی)

المتلاعنان ایفرق بینهما فقال سبحان الله نعم ان اول من سال عن ذلك فلان بن فلان اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ارأیت لو ان احدنا رای امرأته علی فاحشة کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی امر عظیم قال فسکت النبی صلی الله علیه وسلم فلم یجبه فلما کان بعد ذلك اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان الذی سالتك عنه قد ابتلیت به فانزل الله الآیات التی فی سورة النور والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم حتی ختم الآیات فدعی الرجل فتلاهن علیه ووعظه وذکره واخبره ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الآخرة فقال لا والذی بعثك بالحق ماکذبت علیها ثم ثنی بالمرأة ووعظها وذکرها واخبرها ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الآخرة فقالت لا والذی بعثك بالحق ما صدق قال فبدا بالرجل فشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقین والخامسة ان لعنة الله علیه ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمرأة فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الکاذبین والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین ثم فرق بینهما وفی الباب عن سهل بن سعد وابن عباس وحذیفة وابن مسعود حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم حدثنا قتیبة نا مالك بن انس عن نافع عن ابن عمر قال لاعن رجل امرأته وفرق النبی صلی الله علیه وسلم بینهما والحق الولد بالام هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم باب

کیا دو لعان کرنے والون کے درمیان تفریق کی جاوے تو اُسنے کہا اللہ پاک ہے ہان تحقیق اول وہ مرد کہ پوچھا اس مسئلہ سے فلانا بیٹا فلانے کا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت بتلائیے کہ اگر ایک ہمارا دیکھے اپنی عورت کو زنا پر تو کیا کرے اگر بولے تو بولے ساتھ امر بڑے کے یعنے اگر اُسکو لوگون مین کہے تو حد مارا جاوے اور اگر چپ رہے کسی کو بتلاوے نہین تو چپ رہے اوپر امر بڑے کے کہا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے اور اُسکو جواب نہ دیا سو بعد چند روز کے وہ شخص پھر آیا اور کہا کہ یا حضرت جو مسئلہ کہ مین نے آپ سے پوچھا تھا تحقیق مبتلا ہوا ہون ساتھ اُسکے یعنی مین نے اپنی عورت کو ایک مرد کے ساتھ پایا۔ سو اُتارین خدا نے وہ آیتین جو سورۂ نور مین ہین کہ جو لوگ تہمت لگا دین اپنی بیویون کو اور نہون واسطے اُنکے گواہ مگر نفس اُنکے یہانتک کہ ختم کیا آیتون کو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد کو بلایا اور اُسکو لعان کا حکم سنایا اور نصیحت کی اُسکو اور یاد دلایا اسکو عذاب آخرت کا یعنی تاکہ جھوٹ نہ کہے اور افترا نہ کرے عورت پر اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دُنیا کا سہل ہے عذاب آخرت سے سو اُس نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے نہین جھوٹ کہا مین نے اُسپر پھر دوسری بار حضرت نے عورت کو لعان کا حکم بتایا اور نصیحت کی اُسکو اور یاد دلایا اُسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے عذاب آخرت سے سو کہا اس عورت نے کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا آپکو ساتھ حق کے اُسنے یعنی مرد نے سچ نہین کہا سو حضرت صلعم نے شروع کیا ساتھ مرد کے سو گواہی دی اُسنے چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک مین سچون مین سے ہون۔ اور پانچوین دفعہ کہا کہ غضب خدا کا مجھپر اگر مین جھوٹون مین سے ہون پھر دوسری بار شروع کیا ساتھ عورت کے سو گواہی دی اُسنے چار بار ساتھ اللہ کے کہ بیشک یہ شخص جھوٹون مین سے ہے اور پانچوین بار کہا کہ غضب خدا کا مجھپر اگر ہو وہ مرد سچون مین سے پھر تفریق کی آپ نے درمیان اُنکے اور اس باب مین سہل بن سعد[ع] اور ابن عباس اور حذیفہ[ع] اور ابن مسعود سے بھی روایت آئی ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے مالک بن انس نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ لعان کیا ایک مرد نے اپنی عورت سے اور تفریق کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُنکے اور لاحق کیا فرزند کو ساتھ ماں کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے باب

ع آپ صحابی ہین کنیت آپکی ابو العباس ہے۔ اور نسب یہ ہے سہل بن سعد بن مالک بن خالد انصاری خزاعی ساعدی۔ آپکے والد بھی صحابی ہین وفات آپکی سنہ ۸۸ ہجری بقول اصح وبقول بعض بعد سنہ ۹۱ھ کے۔ عمر شریف سو سال سے تجاوز کر گئی تھی ۱۲ ع آپ صحابی ہین اور آپ کے والد یمان بھی صحابی ہین جو جنگ احد مین شہید ہوے اور وفات حذیفہ رضؓ کی حضرت علیؓ کی خلافت سنہ ۳۶ ہجری مین ہوئی ۱۲

ماجاء این تعتد المتوفی عنہا زوجہا **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ عن عمتہ زینب بنت کعب بن عجرۃ ان الفریعۃ بنت مالک بن سنان وھی اخت ابی سعید الخدری اخبرتہا انہا جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ ان ترجع الی اھلہا فی بنی خدرۃ وان زوجہا خرج فی طلب اعبد لہ ابقوا حتی اذا کان بطرف القدوم لحقہم فقتلوہ قالت فسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ارجع الی اھلی فان زوجی لم یترک لی مسکنا یملکہ ولا نفقۃ قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قالت فانصرفت حتی اذا کنت فی الحجرۃ او فی المسجد نادانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او امر بی فنودیت لہ فقال کیف قلت قالت فرددت علیہ القصۃ التی ذکرت لہ من شان زوجی قال امکثی فی بیتک حتی یبلغ الکتاب اجلہ قالت فاعتددت فیہ اربعۃ اشہر وعشرا قالت فلما کان عثمان ارسل الی فسالنی عن ذلک فاخبرتہ فاتبعہ وقضی بہ **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ فذکر نحوہ بمعناہ ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا الحدیث عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم لم یروا للمعتدۃ ان تنتقل من بیت زوجہا حتی تنقضی عدتہا وھو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم للمرأۃ ان تعتد حیث شاءت وان لم تعتد فی بیت زوجہا والقول الاول اصح بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب البیوع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ماجاء فی ترک الشبہات

جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ عدت کہان بیٹھے **حدیث** بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے اُسنے اپنی پھوپھی زینب بنت کعب سے کہ تحقیق فریعہ بنت مالک بن سنان نے خبردی اُنکو وہ بہن ابوسعید خدری کی ہی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور سوال کیا آپ سے یہ کہ پھر جاوے طرف گھر والون اپنے کے بیچ قبیلہ بنی خدرہ کے اور تحقیق خاوند اُسکا نکلا بیچ تلاش اپنے غلامون کے کہ بھاگ گئے تھے یہانتک کہ پہونچا قدوم مین تو پایا اُن کو سو مار ڈالا اُنھون نے اُسکو کہا سو پوچھا مین نے حضرت صلعم سے یہ کہ پھر جاؤن مین طرف اہل اپنے کے کہ تحقیق خاوند میرے نے نہین چھوڑا میرے لیے کوئی مکان کہ وہ مالک ہو اُسکا اور نہ کچھ خرچ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان پھر جا کر کہا اُسنے سو پھری مین یہانتک کہ جب تھی مین حجرے مین یا مسجد مین پکارا مجھکو حضرت صلعم نے یا حکم کیا بلانے میرے کا سو مین آپ کے پاس بلائی گئی سو آپ نے فرمایا کسطرح کہا تو نے کہا اُسنے سو مین نے وہ قصہ آپ سے پھر کہا جو پہلے ذکر کیا تھا اپنے خاوند کے حال سے فرمایا کہ ٹھہر اپنے گھر مین یہانتک کہ پہونچے حکم اللہ کا اپنی مدت کو کہا اُسنے سو مین عدت بیٹھی اُسمین چار مہینے اور دس دن کہا سو جب عثمان خلیفہ ہوے تو اُسنے کسی کو میرے پاس بھیجا اور مجھ سے یہ قصہ پوچھا سو مین نے اُسکو اُس سے خبر دی کہ پیروی کی اُسنے اُسکی اور حکم کیا ساتھ اُس کے **حدیث** بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعد بن اسحاق بن کعب نے پس ذکر کیا مثل اُسکے اُسکے معنے مین یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے نہین جائز رکھتے یہ کہ نقل کرے عورت اپنے خاوند کے گھر سے یہانتک کہ گذر جاوے عدت اُسکی اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ جائز ہی عورت کو یہ کہ عدت بیٹھے جس جگہ چاہے اگرچہ نہ عدت بیٹھے بیچ گھر خاوند اپنے کے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب البیوع**

بیعون کے بابونکا بیان جو حضرت صلعم سے ثابت ہی باب شبہہ والی چیزونکے ترک کرنے کا بیان

سلہ جس عورت کا خاوند مرجاوے اُسکو عدت مین سوگ کرنا واجب ہی اور اسپر اجماع ہی سب علما کا لیکن اسمین تفصیل ہی جمہور کے نزدیک برابر ہی اسمین مدخول بہا اور غیر مدخول بہا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ خواہ لونڈی ہو خواہ آزاد مسلمہ ہو خواہ کافرہ اور حنفیہ کے نزدیک کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ وغیرہ سات عورتون پر سوگ نہین اور سوگ کہتے ہین ترک زینت اور خوشبو لگانے کو **سلہ** بیع کے معنے بیچنا اور کبھی اسکے معنے خریدنے کے بھی آتے ہین بیع شرع مین کہتے ہین مال بدلنے کو ساتھ مال کے آپس کی رضامندی سے اور جواز بیع کا ثابت ہی قرآن سے اور حدیثون سے اور بیع چار قسم کی ہوتی ہی مقایضہ صرف سلم بیع مطلق مقایضہ وہ بیع ہی کہ بیچے عین کو بدلے عین کے جیسے کہ بیچے کپڑا بدلے کتاب کے اور بیع صرف یہ ہی کہ بیچے نقد بدلے نقد کے مثلاً روپیہ بدلے روپیون کے یا اشرفی بدلے روپیون کے اور سلم بیچنا

حدثنا قتیبة بن سعید ثنا حماد بن زید عن مجالد عن الشعبی عن النعمان بن بشیر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الحلال بین والحرام بین وبین ذلك امور مشتبهات لا یدری کثیر من الناس من الحلال هی ام من الحرام فمن ترکها استبراء لدینه وعرضه فقد سلم ومن واقع شیئا منها یوشك ان یواقع الحرام کما انه من یرعی حول الحمی یوشك ان یواقعه الا وان لکل ملك حمی الا وان حمی الله محارمه **حدثنا** هناد ثنا وکیع عن زکریا بن ابی زائدة عن الشعبی عن النعمان بن بشیر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه هذا حدیث حسن صحیح قد رواه غیر واحد عن الشعبی عن النعمان بن بشیر **باب** ماجاء فی اکل الربوا **حدثنا** قتیبة ثنا ابو عوانة عن سماك بن حرب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن ابن مسعود قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم اکل الربوا وموکله وشاهدیه وکاتبه وفی الباب عن عمر وعلی وجابر حدیث عبد الله حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی التغلیظ فی الکذب والزور ونحوه **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنعانی ثنا خالد بن الحارث عن شعبة ثنا عبید الله بن ابی بکر بن انس عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الکبائر قال الشرك بالله وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور وفی الباب عن ابی بکرة وایمن بن خریم وابن عمر حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب **باب** ماجاء فی التجار وتسمیة النبی صلی الله علیه وسلم ایاهم

حدیث بیان کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے اور[1] حلال اور حرام کے درمیان بہت چیزین ہین شبہے والی نہین جانتے اُنکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہے والی چیزون سے تو پاک کیا اُسنے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنے والونکی طعن سے بچا اور جو پڑا کسی چیز مین شبہہ کی چیزونین سے قریب ہے کہ پڑے حرام مین مانند چرواہے کے کہ چراتا ہے گرد روند کے قریب ہے کہ چرین اُسمین جانور خبردار ہو کہ واسطے ہر بادشاہ کے روند ہے اور اللہ کی روند حرام چیزین ہین **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے وکیع نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے معنی مین یہ حدیث حسن صحیح ہے تحقیق روایت کی اُسکو بہت لوگون نے شعبی سے اُسنے نعمان بن بشیر سے **باب** بیاج[2] کھانے والے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے ابن مسعود سے کہا کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والے کو اور دینے والے کو اور لکھنے والے کو اور گواہون کو اور اس باب مین علی اور عمر اور جابر سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جھوٹ اور فریب وغیرہ کے گناہ کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی سے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے خالد بن حارث نے شعبہ سے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہونکے بیان مین فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور مان باپ کی نافرمانی کرنا اور ناحق خون کرنا اور جھوٹی بات کہنا کبیرہ گناہون مین سے ہین اور اس باب مین ابی بکرہ اور ایمن بن خریم اور ابن عمر سے بھی روایت ہے - اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** تجار کا بیان اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن کو یہ نام رکھنا۔

---

[1] حلال ظاہر ہے کہ ساتھ نص کے حلال ہونا اسکا معلوم ہو جیسے کھانے کی چیزین کہ متعارف ہین - اور کلام نیک کرنا اور نکاح کرنا اور حلال چیزون کو دیکھنا اور حرام ظاہر ہے کہ ساتھ نص کے حرام ہونا اسکا معلوم ہو جیسے شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جھوٹ اور غیبت اور چغلی وغیرہ اور چیزین شبہے والی ہین دیکھ انمین دلیلین متعارض ہین پس انکی حقیقت کو بہت نہین جانتے پس انسے بچنا بہت بہتر کہتے ہین لیکن انکو نہ حلال کہا جاوے نہ حرام کہا جاوے اور اتفاق ہے علما کا اس حدیث مین بڑے بڑے فائدے ہین اور یہ حدیث ان چیزون مین ہے جنپر اسلام کا مدار ہے [2] بیاج شرع مین زیادتی کہ خالی ہو عوض سے اور شرط کیجاوے زیادتی درمیان عقد کے اور بیاج حرام ہے بیع اور قرض مین اور اسکی حرمت کا منکر کافر ہے اور بیاج دو قسم ہے ایک بیاج نسیہ کا یعنے نقد کو ساتھ وعدے کے بیچنا اور دوسرا ربوا فضل کا یعنی تھوڑی چیز کو بدلے بہت کے بیچنا پھر اگر دونون چیزین پائی جاوین یعنی ایک اتحاد جنس اور دوسری اتحاد قدر یعنی کیل اور وزن تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونون قسم حرام ہین جیسے گیہون کے بدلے گیہون کے کہ جنس بھی ایک ہے اور قدر بھی ایک ہے کہ کیلی ہے اور اگر اتحاد جنس اور قدر ایک چیز مین پائی جاوے تو بیاج نسیہ کا حرام ہے فضل حرام نہین جیسے کہ چنون کے ساتھ بیچے کہ اسمین فضل حلال ہے اور نسیہ حرام اور امام مالک کے نزدیک علت بیاج اُن چیزون مین جو حدیث مین آئی ہین ثمنیت اور قوت مدخر ہونا ہے پس انکے نزدیک ترکاری وغیرہ مین جو ذخیرہ نہین ہو سکتی بیاج نہین اور امام شافعی کے نزدیک علت ربا کی ثمنیت

حدثنا هناد ثنا ابوبكر بن عياش عن عاصم عن ابی وائل عن قیس بن ابی غرزة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نسمی السماسرة فقال یا معشر التجار ان الشیطان والاثم یحضران البیع فشوبوا بیعکم بالصدقة وفی الباب عن البراء بن عازب ورفاعة حدیث قیس بن ابی غرزة حدیث حسن صحیح رواه منصور والاعمش وحبیب بن ابی ثابت وغیر واحد عن ابی وائل عن قیس بن ابی غرزة ولا نعرف لقیس عن النبی صلی الله علیه وسلم غیر هذا **حدثنا** هناد ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق بن سلمة عن قیس بن ابی غرزة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه هذا حدیث صحیح **حدثنا** هناد ثنا قبیصة ثنا سفیان عن ابی حمزة عن الحسن عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء **حدثنا** سوید ثنا ابن المبارك عن سفیان عن ابی حمزة بهذا الاسناد نحوه هذا حدیث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حدیث الثوری عن ابی حمزة وابو حمزة اسمه عبد الله بن جابر وهو شیخ بصری **حدثنا** یحیی بن خلف ثنا بشر بن المفضل عن عبد الله بن عثمان بن خثیم عن اسمعیل بن عبید بن رفاعة عن ابیه عن جده انه خرج مع النبی صلی الله علیه وسلم الی المصلی فرای الناس یتبایعون فقال یا معشر التجار فاستجابوا لرسول الله صلی الله علیه وسلم ورفعوا اعناقهم وابصارهم الیه فقال ان التجار یبعثون یوم القیمة فجارا الا من اتقی الله وبر وصدق هذا حدیث حسن صحیح ویقال اسمعیل بن عبید الله بن رفاعة ایضا **باب** ما جاء فیمن حلف علی سلعة کاذبا **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد انبانا شعبة قال اخبرنی علی بن مدرك قال سمعت ابا زرعة بن عمرو بن جریر یحدث عن خرشة بن الحر عن ابی ذر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلثة لا ینظر الله الیهم یوم القیمة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم قلت من هم یا رسول الله فقد خابوا وخسروا قال المنان والمسبل ازاره والمنفق سلعته بالحلف الکاذب

حدیث بیان کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے قیس بن ابی غرزہ سے کہا کہ نکلے ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تھے ہم گروہ تجار کے نام رکھے جاتے سماسرہ سو فرمایا اے معشر تجار کے یعنی ای گروہ سوداگرونکے کہ تحقیق شیطان اور گناہ حاضر ہوتے ہین بیع کو یعنی بیچے شیطان اکثر باتین بیفائدہ اور جھوٹی قسمین پیش آجاتی ہین سو ملاؤ بیع کو ساتھ صدقہ کے اور اس باب مین براء بن عازب اور رفاعہ سے بھی روایت آئی ہے اور قیس بن ابی غرزہ کی حدیث حسن صحیح ہے روایت کیا اُسکو منصور اور اعمش اور حبیب اور غیر نے ابو وائل سے اُسنے قیس بن ابی غرزہ سے اور نہین جانتے ہم واسطے قیس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے کچھ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُسنے روایت کی قیس بن ابی غرزہ سے اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اسی معنے مین یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے قبیصہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے سفیان نے ابی حمزہ سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوداگر بڑا سچا یعنی قول مین اور فعل مین بڑا امانتدار ساتھ نبیوں اور صدیقوں اور شہیدونکے ہوگا **حدیث** بیان کی ہمسے سوید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے سفیان سے اُسنے ابی حمزہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکے یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر اسوجہ سے حدیث سفیان ثوری سے اُسنے ابی حمزہ سے اور ابو حمزہ اسکا نام عبید اللہ ہے اور وہ شیخ بصری ہے **حدیث** بیان کی ہمسے یحیی بن خلف نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے بشر بن مفضل نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے اُسنے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نکلا وہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف عیدگاہ کے سو دیکھا آپ نے لوگونکو بیع شرا کرتے سو فرمایا کہ اے گروہ سوداگرون کے سو جواب دیا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُٹھائین اپنی گردنین اور آنکھین طرف حضرت صلعم کے سو فرمایا کہ تحقیق سوداگر اُٹھائے جاوینگے دن قیامت کے گنہگار یعنے جھوٹ کہنے والے اور نافرمان مگر جو شخص کہ ڈرا اللہ سے یعنی خیانت اور فریب وغیرہ نہ کیا اور نیکی کی یعنی تجارت مین لوگون سے یا عبادت کی اللہ کی اور سچ بولا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسمعیل بن عبید کو اسماعیل بن عبید اللہ بن رفاعہ بھی کہتے ہین **باب** اسباب پر جھوٹی قسم کھانے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر کی ہمسے شعبہ نے اُسنے کہا خبر بیان کی ہمسے علی بن مدرک نے اُسنے کہا سنا مین نے ابا زرعہ بن عمرو بن جریر سے حدیث بیان کرتا تھا خرشہ بن حر سے اُسنے روایت کی ابی ذر سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا تین شخص ہین کہ نہ دیکھے گا طرف اُنکے اللہ دن قیامت کی اور نہ پاک کریگا اُنکو گناہوں سے اور اُنکے لیے دکھ کی مار ہے مین نے کہا کون ہین وہ یا حضرت کہ وہ محروموں اور خاسرون سے ہین فرمایا ایک تو احسان رکھنے والا اور دوسرا دراز کرنے والا تہ بند کا یعنی ٹخنون سے نیچے چھوڑنے والا تیسرا رواج دینے والا اسباب کا ساتھ جھوٹی قسم کے

وفی الباب عن ابن مسعود وابی ھریرۃ وابی امامۃ بن ثعلبۃ وعمران بن حصین ومعقل بن یسار وحدیث ابی ذر حدیث حسن صحیح
باب ماجاء فی التبکیر بالتجارۃ **حدثنا** یعقوب بن ابراھیم الدورقی ثنا ھشیم ثنا یعلی بن عطاء عن عمارۃ بن حدید عن صخر
الغامدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لامتی فی بکورھا قال وکان اذا بعث سریۃ اوجیشا بعثھم اول النھار وکان
صخر رجلا تاجرا وکان اذا بعث تجارۃ بعثھم اول النھار فاثری وکثر مالہ وفی الباب عن علی وبریدۃ وابن مسعود وانس وابن عمر وابن
عباس وجابر وحدیث صخر الغامدی حدیث حسن ولا نعرف لصخر الغامدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ھذا الحدیث وقد روی
سفیان الثوری عن شعبۃ عن یعلی بن عطاء ھذا الحدیث **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی الشراء الی اجل **حدثنا** ابوحفص عمرو بن
علی ثنا یزید بن زریع ثنا عمارۃ بن ابی حفصۃ ثنا عکرمۃ عن عائشۃ قالت کان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبان قطریان
غلیظین فکان اذا قعد فعرق ثقلا علیہ فقدم بز من الشام لفلان الیھودی فقلت لو بعثت الیہ فاشتریت منہ ثوبین الی المیسرۃ
فارسل الیہ فقال قد علمت ما یرید انما یرید ان یذھب بمالی او بدراھمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذب قد علم انی من اتقاھم و
اداھم للامانۃ وفی الباب عن ابن عباس وانس واسماء ابنۃ یزید حدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح غریب وقد رواہ شعبۃ ایضا عن
عمارۃ بن ابی حفصۃ سمعت محمد بن فراس البصری یقول سمعت اباداؤد الطیالسی یقول سئل شعبۃ یوما عن ھذا الحدیث فقال لست
احدثکم حتی تقوموا الی حرمی بن عمارۃ فتقبلوا راسہ قال وحرمی فی القوم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی وعثمان بن ابی عمر عن ھشام
بن حسان عن عکرمۃ عن ابن عباس قال توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودرعۃ مرھونۃ بعشرین صاعا من طعام اخذہ لاھلہ ھذا
حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن ھشام الدستوائی عن قتادۃ عن انس ح

اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ بن ثعلبہ و عمران بن حصین اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہی اور ابوذر کی حدیث
حسن صحیح ہی **باب** دوپہر سے پہلے سوداگری کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم
نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعلی بن عطار نے عمارہ بن حدید سے اُسنے روایت کی صخر غامدی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی برکت
دے واسطے امت میری کے بیچ اول روز اُن کے یعنی دوپہر سے پہلے طلب علم کرنے یا کسب یا سفر وغیرہ کرنے میں اور تھے حضرت صلعم جبکہ
بھیجتے کوئی لشکر چھوٹا یا بڑا تو بھیجتے اُسکو اول روز میں اور تھا صخر مرد سوداگر پس اگر بھیجتا مال تجارت کا تو بھیجتا اُنکو اول روز میں پس مالدار ہوا اور
بہت ہوا مال اُسکا۔ اور اس باب میں بریدہ اور علی اور ابن مسعود اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہی اور صخر غامدی کی
حدیث حسن ہی۔ اور نہیں جانتے ہم واسطے صخر غامدی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس حدیث کے کچھ اور تحقیق روایت کی سفیان ثوری نے
شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطار سے یہ حدیث **باب** ایک مدت تک وعدہ کرکے کوئی چیز خریدنی جائز ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ابو حفص
عمرو بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے عمارہ بن ابی حفصہ نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے
عکرمہ نے عائشہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو کپڑے قطری موٹے سو جب آپ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو وہ دونوں کپڑے آپ پر
بھاری ہوجاتے تھے سو شام سے چادریں آئیں واسطے فلانے یہودی کے اُسکا نام لیا سو میں نے کہا کہ اگر آپ کسی کو اُس پاس بھیجیں اور اُس سے
دو کپڑے خریدیں قیمت میسر آنے کی مہلت تک تو بہت بہتر ہو سو آپنے کسیکو اُس پاس بھیجا سو کہا اُسنے کہ تحقیق میں نے جانا جو ارادہ کرتا ہی وہ سوا
اسکے نہیں کہ لیجاوے مال میرا یا درہم میرے۔ سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اُسنے تحقیق جانتا ہی کہ میں اُنمیں زیادہ تر متقی ہوں زیادہ تر
ادا کرنیوالا ہوں امانت کا اور اس باب میں ابن عباس اور ابن انس اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت آئی ہی اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح
غریب ہی اور تحقیق روایت کیا ہی اُسکو شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراس بصری سے کہتا تھا سنا میں نے ابوداؤد طیالسی سے
کہتا تھا کہ پوچھا گیا شعبہ ایک دن اس حدیث سے سو کہا اُسنے کہ نہیں حدیث بیان کرونگا میں تمسے یہانتک کہ کھڑے ہو تم طرف حرمی بن عمارہ کے
اور چومو سر اُسکا کہا پھر شروع ہوا یہ دستور قوم میں **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن عدی اور عثمان بن ابی عمر ہشام بن
حسان سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ وفات کیے گئے نبی صلعم اس حال میں کہ زرہ اُنکی گروتھی نزدیک یہودی کے بدلے بیس صاع جو کے کہ لیا تھا اُسکو اپنے گھر
والوں کیلیے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی عدی نے ہشام دستوائی سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے ح

قال محمد اخبرنا معاذ بن هشام قال ثنی ابی عن قتادة عن انس قال مشیت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم بخبز شعیر و اهالة سنخة ولقد رهن له درع مع یهودی بعشرین صاعا من طعام اخذه لاهله ولقد سمعته ذات یوم یقول ما امسی عند ال محمد صاع تمر ولا صاع حب وان عنده یومئذ لتسع نسوة هذا حدیث حسن صحیح **باب ماجاء فی کتابة الشروط حدثنا** محمد بن بشار ثنا عباد بن لیث صاحب الکرابیس ثنا عبد المجید بن وهب قال قال لی العداء بن خالد بن هوذة الا اقرئك کتابا کتبه لی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قلت بلی فاخرج لی کتابا هذا ما اشتری العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم اشتری منه عبدا او امة لا داء ولا غائلة ولا خبثة بیع المسلم المسلم هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عباد ابن لیث وقد روی عنه هذا الحدیث غیر واحد من اهل الحدیث **باب ماجاء فی المکیال والمیزان حدثنا** سعید بن یعقوب الطالقانی ثنا خالد بن عبد الله الواسطی عن حسین بن قیس عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاصحاب الکیل والمیزان انکم قد ولیتم امرین هلکت فیه الامم السابقة قبلکم هذا حدیث لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث الحسین بن قیس وحسین بن قیس یضعف فی الحدیث وقد روی هذا باسناد صحیح موقوفا عن ابن عباس **باب ماجاء فی بیع من یزید حدثنا** حمید بن مسعدة ثنا عبید الله بن شمیط بن عجلان ثنا الاخضر بن عجلان عن عبد الله الحنفی عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم باع حلسا وقدحا وقال من یشتری هذا الحلس والقدح فقال رجل اخذتهما بدرهم فقال النبی صلی الله علیه وسلم من یزید علی درهم من یزید علی درهم

کہا محمد نے اور خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے اُسنے کہا حدیث کی مجھسے باپ میرے نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہ گیا مین پاس رسول اللہ صلعم کے مع روٹی جو اور چربی بدبودار کے اور تحقیق گرو رکھی تھی آپ نے زرہ اپنی پاس یہودی کے بدلے بیس صاع طعام کے کہ لیا تھا اُسکو اپنے گھر والون کے لیے۔ اور سُنا مین نے آپ سے ایک دن فرماتے تھے کہ نہین شام کی نزدیک آل محمد کے ایک صاع کھجور نے اور نہ ایک صاع دانے نے اور تحقیق نزدیک آپ کے اُسدن نو عورتین تھین یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** شرطون کے لکھنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن لیث بزاز نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد المجید بن وہب نے کہا کہ کہا مجھکو عداء بن خالد بن ہوذہ نے کہ کیا نہ پڑھون مین تمپر وہ خط کہ لکھا تھا اُسکو واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے کہا کیون نہین پس نکالا اُسنے واسطے میرے ایک خط جسکا مضمون یہ تھا کہ) یہ وہ خط ہی کہ خریدا عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا لونڈی کہ نہین بیماری[1] اور نہین بدی اُسمین اور نہ کوئی فریب مانند خریدنے مسلمان کے مسلمان سے یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عباد بن لیث سے اور تحقیق روایت کی ہی اُس سے یہ حدیث بہت اہل حدیث نے **باب** ناپنے اور وزن کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن عبد اللہ واسطی نے حسین بن قیس سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ناپنے والون اور تولنے والون کے کہ تحقیق تم والی کیے گئے ہو دو کامون کے (یعنے ناپنے اور تولنے کے) کہ ہلاک ہوئین اُسمین اُمتین پہلی[2] یہ حدیث ہی کہ مرفوع نہین جانتے ہم اُسکو مگر حدیث حسین بن قیس سے اور حسین بن قیس[3] ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ساتھ اسناد صحیح کے ابن عباس سے موقوف **باب** نیلام کرنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن شمیط بن عجلان نے اخضر بن عجلان سے اسنے عبد اللہ حنفی سے اُسنے انس بن مالک سے کہ تحقیق حضرت صلعم نے بیچا ٹاٹ اور پیالہ (یعنے ارادہ کیا اُنکے بیچنے کا) سو فرمایا کون خرید تا ہی اس ٹاٹ اور پیالہ کو سو کہا ایک شخص نے لیتا ہون مین اُن دونون کو بدلے ایک درہم کے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہی کہ زیادہ دے ایک درہم سے کون ہی کہ زیادہ دے ایک درہم سے

---

[1] یعنی جنون اور جذام وغیرہ اور بدی سے مراد معصیت ہی مانند چور ہونے اور بھگوڑا ہونے غلام کے حاصل یہ ہی کہ یہ غلام اچھا ہی عیب دار نہین اور اس بیع مین طرفین سے دغا فریب نہین ۱۲ ح ع [2] یعنی شعیب علیہ السلام وغیرہ کی قوم کہ لیتے تھے لوگون سے پورا اور دیتے تھے کم حاصل یہ کہ تم ناپ اور تول مین کم مت کرو ۱۲ [3] واضح ہو کہ حسین بن قیس کو ترمذی نے ضعیف لکھا ہی اور صاحب تقریب التہذیب نے انکے ترجمہ مین لکھا ہی کہ حسین بن قیس الرحبی ابو علی الواسطی لقب انکا حنش بفتح حائے حطی و نون و شین معجمہ چھٹے طبقہ سے ہین متروک ہین ۱۲ سلیم اللہ [4] مرفوع وہ ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قولاً یا شعاراً یا تقریراً آپ سے ثابت ہوا ہو ۱۲

فاعطاہ رجل درھمین فباعھما منہ ھذا حدیث حسن لانعرفہ الا من حدیث الاخضر بن عجلان وعبد اللہ الحنفی الذی روی عن انس ھو ابو بکر الحنفی والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم لم یروا باسا ببیع من یزید فی الغنائم والمواریث وقد روی ھذا الحدیث المعتمر بن سلیمان وغیر واحد من اھل الحدیث عن الاخضر بن عجلان **باب** ما جاء فی بیع المدبر **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن جابر ان رجلا من الانصار دبر غلاما لہ فمات ولم یترک مالا غیرہ فباعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشتراہ نعیم ابن النحام قال جابر عبدا قبطیا مات عام الاول فی امارۃ ابن الزبیر ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن جابر ابن عبد اللہ والعمل علی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم لم یروا باسا ببیع المدبر وھو قول الشافعی واحمد واسحاق وکرہ قوم من اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم بیع المدبر وھو قول سفیان الثوری ومالک والاوزاعی **باب** ما جاء فی کراھیۃ تلقی البیوع **حدثنا** ھناد ثنا ابن المبارک ثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن تلقی البیوع وفی الباب عن علی وابن عباس وابی ھریرۃ وابی سعید وابن عمر ورجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** سلمۃ بن شبیب ثنا عبد اللہ بن جعفر الرقی ثنا عبید اللہ بن عمرو الرقی عن ایوب عن محمد بن سیرین عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یتلقی الجلب فان تلقاہ انسان فابتاعہ فصاحب السلعۃ فیھا بالخیار اذا ورد السوق ھذا حدیث حسن غریب من حدیث ایوب وحدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح وقد کرہ قوم من اھل العلم تلقی البیوع وھو ضرب من الخدیعۃ وھو قول الشافعی وغیرہ من اصحابنا **باب** ما جاء لا یبیع حاضر لباد **حدثنا**

پس دیے آپ کو ایک شخص نے دو درہم پس بیچا اُن دونوں چیزوں کو نبی صلعم نے اُس شخص کے ہاتھ۔ یہ حدیث حسن ہی نہیں جانتے ہم اُسکو مگر حدیث اخضر بن عجلان سے اور عبد اللہ حنفی جسنے انس سے روایت کی وہ ابو بکر حنفی ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہ نہیں دیکھتے کچھ ڈر ساتھ نیلام کے لوٹ اور ورثہ کے مال مین اور تحقیق روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی ایک اہل حدیث نے اخضر بن عجلان سے **باب** غلام مدبر کے بیچنے کا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے جابر سے کہ ایک مرد انصار نے اپنے غلام کو مدبر کیا یعنی اسکو لکھ دیا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہی سو مر گیا وہ شخص اور نہ چھوڑا مال سوا اسکے کچھ سو بیچا اُسکو حضرت صلعم نے اور خریدا اُسکو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا کہ وہ غلام قبطی تھا مرا بیچ پہلے سال خلافت ابن زبیر کے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر جابر بن عبد اللہ سے اور عمل اس حدیث پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ مدبر غلام کے بیچنے مین کوئی مضائقہ نہین۔ اور یہی ہی قول شافعی رحمہ اللہ اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ مدبر غلام کو بیچنا مکروہ ہی اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا **باب** غلہ کے لانے والے قافلے کو آگے سے جا کر ملنا مکروہ ہی **حدیث** بیان کی ہمسے ہناد نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے ابی عثمان سے اُسنے روایت کی ابن مسعود سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آگے جا ملنے قافلے کے سے اور اس باب مین علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک مرد اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت آئی ہی **حدیث** بیان کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن جعفر رقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عمر رقی نے ایوب سے اُسنے روایت کی محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا آگے جا ملنے قافلے کے سے پس اگر ملا اُس سے کوئی آدمی اور خریدا اُس سے سو اسباب والا اسمین مختار ہی جبکہ آوے بازار مین یہ حدیث حسن غریب ہی حدیث ایوب سے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق مکروہ رکھا ہی ایک جماعت اہل علم نے آگے جا ملنے قافلے سے اور وہ ایک قسم ہی فریب سے اور یہی قول شافعی وغیرہ کا ہی اصحاب ہمارے سے **باب** نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے **حدیث** بیان کی ہمسے

۱؎ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدبر غلام کی بیع جائز ہی اور یہی ہی قول امام شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ اور مالک کہتے ہین کہ مدبر کی بیع درست نہین ۱۲ ح

۲؎ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لا رہا ہی تو نہ جا ملو ان سے سستا خریدنے کیلئے پہلے اسکے کہ آوین شہر اور بازار مین اور نرخ معلوم کرین بازار کا اور اس سے منع اسواسطے فرمایا کہ اسمین فریب دینا اور ضرر پہونچانا ہی بیچنے والے کو یا عام مخلوق کو کہ وہ شہر مین آکر بہ نسبت شہر والون کے سستا اناج بیچین گے ۱۲

قتیبة واحمد بن منیع قالا ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
وقال قتیبة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یبیع حاضر لباد وفی الباب عن طلحة وانس وجابر وابن عباس وحکیم ابن
ابی یزید عن ابیه وعمرو بن عوف المزنی جد کثیر بن عبد الله ورجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** نصر بن علی
واحمد بن منیع قالا ثنا سفیان بن عیینة عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبیع حاضر لباد دعوا الناس
یرزق الله بعضهم من بعض حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وحدیث جابر فی هذا هو حدیث حسن صحیح ایضا
والعمل علی هذا الحدیث عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم کرهوا ان یبیع حاضر لباد ورخص
بعضهم فی ان یشتری حاضر لباد وقال الشافعی یکره ان یبیع حاضر لباد وان باع فالبیع جائز **باب** ما جاء فی النهی عن المحاقلة والمزابنة
حدثنا قتیبة ثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن المحاقلة والمزابنة وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس وزید بن ثابت وسعد وجابر ورافع بن خدیج وابی سعید حدیث ابی هریرة حدیث
حسن صحیح والمحاقلة بیع الزرع بالحنطة والمزابنة بیع الثمر علی رءوس النخل بالتمر والعمل علی هذا عند اهل العلم کرهوا بیع المحاقلة
والمزابنة **حدثنا** قتیبة ثنا مالک بن انس عن عبد الله بن یزید ان زیدا ابا عیاش سال سعدا عن البیضاء بالسلت فقال
ایهما افضل قال البیضاء فنهی عن ذلک وقال سعد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یسال عن اشتراء التمر بالرطب فقال
لمن حوله اینقص الرطب اذا یبس قالوا نعم فنهی عن ذلک **حدثنا** هناد ثنا وکیع عن مالک عن عبد الله بن یزید عن زید ابی عیاش

قتیبہ اور احمد بن منیع نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سعید ابن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور قتیبہ نے کہا کہ وہ اُسکو نبی صلعم تک پہونچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور اس
باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید اُسنے اپنے باپ سے اور عمرو بن عوف مزنی کثیر بن عبد اللہ کے دادا اور ایک
مرد صحابی سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی اور احمد بن منیع نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے
جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے چھوڑ دو لوگوں کو کہ روزی دے اللہ بعض اُنکے کو بعض سے ابی ہریرہ
کی حدیث حسن صحیح ہے اور جابر کی حدیث بھی اسمیں حسن صحیح ہے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے
کہتے ہیں مکروہ ہے کہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے اور بعضے کہتے ہیں کہ شہری کا جنگلی کے واسطے بیچنا جائز ہے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ مکروہ ہے یہ کہ بیچے
شہری واسطے جنگلی کے اور اگر بیچے تو بیع جائز ہے **باب** بیع محاقلت اور مزابنت کے منع ہونے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے
اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یعقوب ابن عبد الرحمن نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے بیع
محاقلت اور مزابنت سے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابی سعید سے بھی روایت ہے
اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے کہ محاقلت یہ ہے کہ بیچے آدمی کھیتی کو بدلے گیہوں کے اور مزابنت یہ ہے کہ بیچے کھجور کو درختوں پر بدلے کھجور کے کہ
زمین پر ہو اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ بیع محاقلت اور مزابنت مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے
مالک بن انس نے عبد اللہ بن یزید سے کہ تحقیق زید ابو عیاش نے پوچھا سعد کو حکم گیہوں سے کہ بیچا جاوے بدلے جو کے فرمایا کون اُن دونوں کا
افضل ہے اُسنے کہا گیہوں سو منع فرمایا آپ نے اُس سے اور کہا سعد نے سُنا میں نے نبی صلعم کو کہ پوچھے گئے خریدنے خشک کھجور سے بدلے کھجور تر کے
سو نبی صلعم نے اپنے گرد والوں سے پوچھا کہ کیا کم ہو جاتی ہے تازی کھجور جبکہ خشک ہو لوگوں نے کہا ہاں سو منع فرمایا آپ نے اُس سے
حدیث بیان کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے مالک سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے زید ابی عیاش سے

۱؎ مزابنت عام ہے کہ استعمال اسکا میوہ دن میں آتا ہے اور کھیتی میں بھی آتا ہے اور محاقلت کا استعمال صرف کھیتی ہی میں آتا ہے اور بعضے محاقلت زمین کرایہ دینے کو
کہتے ہیں بدلے گیہوں کے اور بعضے مزارعة کہتے ہیں ساتھ حصہ معلوم کے اور یہ منع اسواسطے کہ یہ مکیل سے ہے اور مکیل میں جبکہ ایک جنس ہو تو برابر ہونا اور دست بدست
ہونا ضرور ہے اور دست بدست نہیں اور اسکا اندازہ بھی مجہول ہے ۲؎ اس سے منع اسواسطے کیا کہ یہ دونوں برابر نہیں ہونے کے پس بیاج لازم آویگا اور یہی ہے
مذہب امام شافعی اور مالک اور احمد اور ابو یوسف اور محمد اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ یہ بیع جائز ہے جب کہ پیمانہ میں برابر ہوں ۱۲ م

قال سألنا سعدا فذكر نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وهو قول الشافعى واصحابنا **باب** ما جاء فى كراهية بيع الثمرة قبل ان يبدو صلاحها **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع النخل حتى يزهو وبهذا الاسناد ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع السنبل حتى يبيض ويامن العاهة نهى البائع والمشترى وفى الباب عن انس وعائشة وابى هريرة وابن عباس وجابر وابى سعيد وزيد بن ثابت حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا بيع الثمار قبل ان يبدو صلاحها وهو قول الشافعى واحمد واسحاق **حدثنا** الحسن بن على الخلال ثنا ابو الوليد وعفان وسليمان بن حرب قالوا ثنا حماد بن سلمة عن حميد عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع العنب حتى يسود ومن بيع الحب حتى يشتد هذا حديث حسن غريب لانعرفه مرفوعا الا من حديث حماد بن سلمة **باب** ما جاء فى النهى عن بيع حبل الحبلة **حدثنا** قتيبة ثنا حماد ابن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع حبل الحبلة وفى الباب عن عبد الله ابن عباس وابى سعيد الخدرى حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وحبل الحبلة نتاج النتاج وهو بيع مفسوخ عند اهل العلم وهو من بيوع الغرر وقد روى شعبة هذا الحديث عن ايوب عن سعيد ابن جبير عن ابن عباس وروى عبد الوهاب الثقفى وغيره عن ايوب عن سعيد بن جبير ونافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم وهذا اصح **باب** ما جاء فى كراهية بيع الغرر **حدثنا** ابو كريب ثنا ابو اسامة عن عبيد الله ابن عمر عن

کہا کہ پوچھا ہم نے سعد کو پس ذکر کیا مثل اُسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول شافعی اور اصحاب ہمارے کا **باب** پختگی ظاہر ہونے سے پہلے پھل کھجور وںکا بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پھل کھجوروں سے منع فرمایا ہے یہانتک کہ خوشرنگ ہوں اور ساتھ اسی اسناد کے ہے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا بیچنے خوشہ کھیتی کے سے یہانتک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سے اور منع فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے کو ایسی چیزون مین اس باب مین انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید بن ثابت سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ پھل کو پختگی ظاہر ہونے سے پہلے بیچنا منع ہے- اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو الولید اور عفان اور سلیمان بن حرب نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہم سے حماد ابن سلمہ نے حمید سے اُسنے انس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو یہانتک کہ سیاہ ہو یعنی پک جاوے اور منع کیا بیچنے غلہ سے یہانتک کہ سخت ہو جاوے- یہ حدیث حسن غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مرفوع مگر حدیث حماد بن سلمہ سے **باب** حمل کا حمل بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے بیچنے حمل حمل کے سے اور اس باب مین ابن عباس اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر نزدیک اہل علم کے (حبل الحبلۃ بچے کا بچہ ہے اور وہ بیع باطل ہے نزدیک اہل علم کے) اور وہ بیع فریب سے ہے اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو ایوب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے اُسنے سعید بن جبیر اور نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے **باب** مجہول شی کی بیع مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے

ف ۱ یعنے ایک اونٹنی کے پیٹ مین بچہ ہے ایک شخص نے بیع کی کہ اگر اسکے یہان اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ دیگی اس بچہ کو مین نے بیچا- یہ بیع منع اسواسطے ہے کہ بیع معدوم کی ہے کہ ابھی پیدا نہین ہوا اور اگر پیٹ کے بچے کو بیچے تو اسکا بھی یہی حکم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد حمل کی بیع سے یہ ہے کہ بیچے ساتھ تاخیر مول کے یعنے مول اسوقت دونگا جب کہ بچہ دیوے وہ بچہ کہ اب اونٹنی کے پیٹ مین ہے ۱۲ ف ۲ آفت سے امن مین ہو مطلب یہ ہے کہ وہ بیع ایسی ہو کہ اگر اسی روز آفت آوے اور گر جاوے تو قیمت اسکی ضائع نہ جاوے مثلاً درخت انبہ کا کہ ایک شخص نے درخت انبہ کا خریدا اور اسی روز آفت سماوی سے پھل گر گیا اور وہ کیریان بالکل ضائع گئین تو ایسی صورت مین یہ بیع جائز نہوگی واللہ اعلم ۱۲ مصحح

ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الغرر وبیع الحصاۃ وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس وابی سعید وانس حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا الحدیث عند اھل العلم کرھوا بیع الغرر قال الشافعی ومن بیع الغرر بیع السمک فی الماء وبیع العبد الآبق وبیع الطیر فی السماء ونحو ذلک من البیوع ومعنی بیع الحصاۃ ان یقول البائع للمشتری اذا نبذت الیک بالحصاۃ فقد وجب البیع فیما بینی وبینک وھو یشبہ بیع المنابذۃ وکان ھذا من بیوع اھل الجاھلیۃ

باب ماجاء فی النھی عن بیعتین فی بیعۃ **حدثنا** ھناد ثنا عبدۃ بن سلیمان عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وابن عمر وابن مسعود حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم وقد فسر بعض اھل العلم قالوا بیعتین فی بیعۃ ان یقول ابیعک ھذا الثوب بنقد بعشرۃ وبنسیئۃ بعشرین ولا یفارقہ علی احد البیعتین فاذا فارقہ علی احدھما فلا باس اذا کانت العقدۃ علی واحد منھما قال الشافعی ومن معنی ما نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ ان یقول ابیعک داری ھذہ بکذا علی ان تبیعنی غلامک بکذا فاذا وجب لی غلامک وجبت لک داری وھذا تفارق عن بیع بغیر ثمن معلوم ولا یدری کل واحد منھما علی ما وقعت علیہ صفقتہ

باب ماجاء فی کراھیۃ بیع مالیس عندہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا ھشیم عن ابی بشر عن یوسف بن ماھک عن حکیم بن حزام قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یاتینی الرجل فیسالنی من البیع مالیس عندی ابتاع لہ من السوق ثم ابیعہ قال

ابی زناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر[1] اور بیع کنکر پھینکنے کو اور اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی حدیث پر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ بیع غرر کی مکروہ ہی امام شافعی نے کہا اور بیع غرر سے بیچنا مچھلی کا ہی پانی مین اور بیچنا غلام بھاگے ہوئے کا اور بیچنا چڑیا اُڑتی کا ہے اور مثل اسکے جو بیع ہو۔ اور معنے بیع حصاۃ کے یہ ہین کہ بیچنے والا مول لینے والے کو کہے کہ جب مین تیری طرف کنکر پھینکون تو واجب ہوگی بیع بیچ اس چیز کے کہ ہی درمیان[2] میرے اور درمیان تیرے اور وہ بیع مانند منابذہ کے ہی اور یہ بیع جاہلیت کی ہی **باب** ایک بیع مین دو بیعون کا کرنا منع ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعون سے بیچ ایک بیع کے یعنی ایک عقد مین اور اس باب مین عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر اور ابن مسعود سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے اور اسکی تفسیر مین بعض اہل علم نے کہا ہی کہ دو بیعون کا ایک بیع مین ہونا یہ ہی کہ کہے ایک شخص مثلاً کہ بیچا مین نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ دس[3] روپیے نقد پر اور بیس روپیے اُدھار پر اور نہ جدا ہووے اُس سے اوپر ایک دو بیعون کے اور جب کہ جدا ہوا اُس سے اوپر ایک اُن دونون کے تو نہین ہی کچھ ڈر جب کہ واقع ہو عقد اوپر ایک کے اُن دونون مین سے اور کہا شافعی نے کہ معنے اس بیع ممنوع کے یہ ہین کہ ایک شخص کہے کہ بیچتا ہون تیرے ہاتھ یہ گھر اپنا بدلے اتنے روپیون کے اس شرط پر کہ بیچے تو میرے ہاتھ غلام اپنا بدلے اتنے روپیے کے سو جب واجب ہوگا واسطے میرے غلام تیرا تو واجب ہوگا واسطے تیرے گھر میرا اور یہ جدا ہونا ہی بیع سے بغیر مول کے اور نہین جانتا ہر ایک اُن دونون مین سے کہ کس چیز پر واقع ہوا عقد اسکا **باب** جو چیز کہ اپنے پاس نہو اُسکا بیچنا منع ہی **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے ابی بشر سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے حکیم بن حزام سے کہا کہ پوچھا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آتا ہی میرے پاس ایک مرد پس سوال کرتا ہی مجھسے بیچنا اُس چیز کا کہ نہین نزدیک میرے کیا خریدون مین واسطے اُسکے بازار سے پھر بیچون مین اُسکے ہاتھ فرمایا

ف۱ بیع غرر یہ ہی کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنے والے کی قدرت مین نہو جیسے مچھلی دریا مین اور جانور ہوا وغیرہ مین بیچنا ۱۲ ف۲ اور بعضون نے اسکی صورت یہ لکھی ہی کہ مول لینے والا بیچنے والے کو کہے کہ جب مین تیری چیز پر کنکر پھینکون تو واجب ہوگی بیع یا بائع مشتری کو کہے کہ بیچا مین نے تیرے ہاتھ اسباب مین سے وہ چیز کہ پڑے اسپر کنکری تیری جب کہ پھینکے تو اسکو ۱۲ ع ف۳ اور بعضون نے اسکی یہ تفسیر کی ہی کہ مثلاً کہے کہ بیچا مین نے تیرے ہاتھ اپنا غلام بدلے ہزار روپیے کے بشرطیکہ بیچے تو میرے ہاتھ غلام اپنا بعوض سو روپیے کے یہ درست نہین ہی ع ف قولہ اعرج آپ عبد الرحمن بن ہرمز اعرج ابو داؤد مدنی ہین۔ مولی ربیعہ بن حارث کے ثقہ ثبت عالم ہین وفات آپکی ۱۱۷ھ ہجری مین ہوئی ہی ۱۲ مصح

لا تبع ما لیس عندک **حدثنا** قتیبة ثنا حماد بن زید عن ایوب عن یوسف بن ماهک عن حکیم بن حزام قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیع ما لیس عندی ہذا حدیث حسن وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراہیم ثنا ایوب ثنا عمرو بن شعیب قال ثنی ابی عن ابیہ حتی ذکر عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح ما لم یضمن ولا بیع ما لیس عندک وہذا حدیث حسن صحیح قال اسحاق بن منصور قلت لاحمد ما معنی نہی عن سلف وبیع قال ان یکون یقرضہ قرضا ثم یبایعہ بیعا یزداد علیہ ویحتمل ان یکون یسلف الیہ فی شیٔ فیقول ان لم یتہیأ عندک فہو بیع علیک قال اسحاق کما قال قلت لاحمد وعن بیع ما لم تضمن قال لا یکون عندی الا فی الطعام یعنی ما لم تقبض قال اسحاق کما قال فی کل ما یکال ویوزن قال احمد واذا قال ابیعک ہذا الثوب وعلی خیاطتہ وقصارتہ فہذا من نحو شرطین فی بیع واذا قال ابیعکہ وعلی خیاطتہ فلا باس بہ او قال ابیعکہ وعلی قصارتہ فلا باس بہ انما ہذا شرط واحد قال اسحاق کما قال حدیث حکیم بن حزام حدیث حسن وقد روی من غیر وجہ وروی ایوب السختیانی وابو بشر عن یوسف بن ماہک عن حکیم بن حزام وروی ہذا الحدیث عوف وہشام بن حسان عن ابن سیرین عن حکیم بن حزام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہذا حدیث مرسل انما رواہ ابن سیرین عن ایوب السختیانی عن یوسف بن ماہک عن حکیم بن حزام ہکذا **حدثنا** الحسن بن علی الخلال وعبدۃ بن عبد اللہ وغیر واحد قالوا ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث عن یزید بن ابراہیم عن ابن سیرین عن ایوب عن یوسف بن ماہک عن حکیم قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیع ما لیس عندی وروی وکیع ہذا الحدیث عن یزید بن ابراہیم عن ابن سیرین عن ایوب عن حکیم بن حزام ولم یذکر فیہ عن یوسف بن ماہک وروایۃ عبد الصمد اصح وقد روی یحیی بن ابی کثیر ہذا الحدیث عن یعلی بن حکیم عن یوسف بن ماہک عن عبد اللہ بن عصمۃ عن حکیم بن حزام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہ بیچ وہ چیز کہ نہیں ہی نزدیک تیرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے حکیم بن حزام سے کہا کہ منع فرمایا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیچوں میں وہ چیز کہ نہیں ہی میرے نزدیک یہ حدیث حسن ہی اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا کہ حدیث کی ہم سے ایوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن شعیب نے اُسنے کہا حدیث کی مجھکو باپ میرے نے باپ اپنے سے یہانتک کہ ذکر کیا عبد اللہ بن عمرو کو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہی قرض اور بیع اور نہیں درست ہی دو شرطین کرنی بیع میں اور نہیں درست نفع اُٹھانا اُس چیز کا کہ نہیں ضمان میں آئی اُسکے اور نہیں درست بیچنا اُس چیز کا کہ نہیں نزدیک تیرے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کہا اسحاق بن منصور نے کہ مین نے احمد سے کہا کہ کیا معنی ہین منع کرنیکے قرض اور بیع سے اُسنے کہا کہ اُسکے معنے یہ ہین کہ کوئی شخص کسیکو کچھ قرض دے پھر اُسکے ہاتھ کوئی چیز بیچے زیادہ قیمت سے اور احتمال ہی کہ قرض دے اُسکو کوئی چیز اور کہے کہ اگر نہ میسر ہو تجھکو تو وہ بیع ہی اوپر تیرے اور اسحاق نے کہا کہ مین نے احمد سے کہا کہ بیع مالم یضمن کے کیا معنے ہین کہا نہیں ہوتا نزدیک میرے یہ مگر کھانے مین یعنی جبتک نہ قبض کیا جاوے اور کہا اسحاق نے ہر چیز مین ہی خواہ ناپی جاوے یا تولی جاوے کہا احمد نے اور جبکہ کہے بیچتا ہوں مین تجھسے یہ کپڑا اور مجھپر ہی سینا اُسکا اور دھونا اُسکا تو بیع مثل دو شرط والی کے ہے اور جبکہ کہے کہ بیچتا ہوں مین اُسکو تیرے ہاتھ اور مجھپر ہی سینا اُسکا تو کچھ مضائقہ نہیں یا کہے کہ بیچتا ہوں اُسکو تیرے ہاتھ اور مجھپر دھونا اُسکا تو بھی مضائقہ نہیں اسواسطے کہ یہ فقط ایک شرط ہی دو شرطین نہیں کہا اسحاق نے کہ کہا حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی کئی وجہ سے اور روایت کی ایوب سختیانی اور ابو بشر نے یوسف بن ماہک سے اُسنے حکیم بن حزام سے اور روایت کیا اس حدیث کو عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے اُسنے حکیم بن حزام سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث مرسل ہی سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے حکیم بن حزام سے ایسی ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال اور عبدہ بن عبد اللہ اور کئی ایک نے عبد الصمد بن عبد الوارث سے اُسنے یزید بن ابراہیم سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ایوب سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے حکیم سے کہا کہ منع فرمایا مجھکو نبی صلعم نے یہ کہ بیچوں وہ چیز کہ نہیں ہی نزدیک میرے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث یزید بن ابراہیم سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے ایوب سے اُسنے حکیم بن حزام سے اور نہیں ذکر کیا اُسمین واسطہ یوسف بن ماہک کا اور روایت عبد الصمد کی زیادہ تر صحیح ہی اور تحقیق روایت کی یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر نے یعلی بن حکیم سے اُسنے یوسف بن ماہک سے اُسنے عبد اللہ بن عصمہ سے اُسنے حکیم بن حزام سے اُسنے نبی صلعم سے

والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم کرهوا ان یبیع الرجل ما لیس عنده **باب ما جاء فی کراهیة بیع الولاء وهبته حدثنا** محمد بن
بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان وشعبة عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع
الولاء وعن هبته هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث عبد الله بن دینار عن ابن عمر والعمل علی هذا الحدیث عند
اهل العلم وقد روی یحیی بن سلیم هذا الحدیث عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن بیع
الولاء وهبته وهو وهم وهم فیه یحیی بن سلیم وقد روی عبد الوهاب الثقفی وعبد الله بن نمیر وغیر واحد عن عبید الله بن عمر عن عبد الله
ابن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا اصح من حدیث یحیی بن سلیم **باب ما جاء فی کراهیة بیع الحیوان**
بالحیوان نسیئة حدثنا محمد بن المثنی ابو موسی ثنا عبد الرحمن بن مهدی عن حماد بن سلمة عن قتادة عن الحسن عن سمرة
ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع الحیوان بالحیوان نسیئة وفی الباب عن ابن عباس وجابر وابن عمر حدیث سمرة حدیث
حسن صحیح وسماع الحسن من سمرة صحیح هکذا قال علی بن المدینی وغیره والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله
علیه وسلم وغیرهم فی بیع الحیوان بالحیوان نسیئة وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة وبه یقول احمد وقد رخص بعض اهل العلم
من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم فی بیع الحیوان بالحیوان نسیئة وهو قول الشافعی واسحاق **حدثنا**
ابو عمار الحسین بن الحریث ثنا عبد الله بن نمیر عن الحجاج وهو ابن ارطاة عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم الحیوان اثنین بواحدة لا یصلح نسیئا ولا باس به یدا بید هذا حدیث حسن **باب ما جاء فی شراء العبد بالعبدین حدثنا**
قتیبة ثنا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر قال جاء عبد فبایع النبی صلی الله علیه وسلم علی الهجرة ولا یشعر النبی صلی الله علیه وسلم
انه عبد فجاء سیده یریده فقال النبی صلی الله علیه وسلم بعنیه فاشتراه بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدا

اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے مکروہ رکھا ہے انھون نے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ نہین ہے نزدیک اُسکے **باب** ولار[1] کو بیچنا اور ہبہ کرنا مکروہ ہے
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان اور شعبہ نے عبد اللہ بن دینار
سے اُسنے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ولار کے بیچنے سے اور اُسکے ہبہ کرنے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر
حدیث عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور تحقیق روایت کی یحیی بن سلیم نے یہ حدیث عبید اللہ بن
عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا ولار کے بیچنے سے اور اُسکے ہبہ کرنے سے اور وہ وہم ہے وہم کیا اُسمین یحیی بن
سلیم نے اور تحقیق روایت کی عبد الوہاب ثقفی اور عبد اللہ بن نمیر وغیرہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے
اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث یحیی بن سلیم سے **باب** جانور کو بدلے جانور کے بیچنا اُدھار پر مکروہ ہے
حدیث بیان کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے حماد بن سلمہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے
اُسنے سمرہ سے کہ منع فرمایا نبی صلعم نے جانور کو بدلے جانور کے اُدھار بیچنے سے اور اس باب مین ابن عباس اور جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے
اور سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اسیطرح کہا علی بن مدینی وغیرہ نے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے
نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے جانور کو بدلے جانور کے اُدھار بیچنے مین اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور ساتھ اسی کے قائل ہے
احمد اور بعض اہل علم نے نبی صلعم کے اصحاب سے حیوان کو بدلے حیوان کے اُدھار بیچنے مین رخصت دی ہے۔ یہ قول شافعی اور اسحاق کا ہے حدیث کی
ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم نے
فرمایا کہ بیع دو حیوان کی بدلے ایک کے بطریق اُدھار درست نہین اور دست بدست مین مضائقہ نہین یہ حدیث حسن ہے **باب** ایک غلام کو بدلے
دو غلام کے خریدنے مین۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ ایک غلام آیا اور بیعت کی
نبی صلعم سے ہجرت پر اور نہ معلوم کیا نبی صلعم نے کہ وہ غلام ہے پس آیا مالک اُسکو ڈھونڈھتا ہوا سو نبی صلعم نے فرمایا کہ بیچ اُسکو میرے ہاتھ سو
خریدا اُسکو نبی صلعم نے بدلے دو غلام حبشی کے پھر نہ بیعت کرتے تھے آپ کسی سے

[1] ولا کہتے ہین حق آزادی کو کہ کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرے اور غلام آزاد مرجاوے اور کچھ مال چھوڑ جاوے تو اس مال کا وارث آزاد کرنیوالا ہوگا جب کوئی کسی غلام کو

بعد حتی یسأله اعبد هو وفی الباب عن انس حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم انه لاباس ببیع عبد
بعبدین یداً بید واختلفوا فیه اذا کان نسأً **باب** ماجاء ان الحنطة بالحنطة مثلاً بمثل وکراهیة التفاضل فیه **حدثنا** سوید بن نصر ثنا ابن
المبارک ثنا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابة عن ابی الاشعث عن عبادة بن الصامت عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الذهب
بالذهب مثلاً بمثل والفضة بالفضة مثلاً بمثل والتمر بالتمر مثلاً بمثل والبر بالبر مثلاً بمثل والملح بالملح مثلاً بمثل والشعیر بالشعیر مثلاً
بمثل فمن زاد او ازداد فقد اربی بیعوا الذهب بالفضة کیف شئتم یداً بید وبیعوا البر بالتمر کیف شئتم یداً بید وبیعوا الشعیر بالتمر کیف
شئتم یداً بید وفی الباب عن ابی سعید وابی هریرة وبلال حدیث عبادة حدیث حسن صحیح وقد روی بعضهم هذا الحدیث
عن خالد بهذا الاسناد وقال بیعوا البر بالشعیر کیف شئتم یداً بید وروی بعضهم هذا الحدیث عن خالد عن ابی قلابة عن
ابی الاشعث عن عبادة عن النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث وزاد فیه قال خالد قال ابو قلابة بیعوا البر بالشعیر کیف شئتم فذکر الحدیث
والعمل علی هذا عند اهل العلم لایرون ان یباع البر بالبر الا مثلاً بمثل والشعیر بالشعیر الا مثلاً بمثل فاذا اختلف الاصناف فلا باس ان
یباع متفاضلا اذا کان یداً بید وهذا قول اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان الثوری والشافعی
واحمد واسحاق وقال الشافعی والحجة فی ذلک قول النبی صلی الله علیه وسلم بیعوا الشعیر بالبر کیف شئتم یداً بید وقد کره قوم من اهل العلم
ان یباع الحنطة بالشعیر الا مثلاً بمثل وهو قول مالک بن انس والقول الاول اصح **باب** ماجاء فی الصرف
حدثنا احمد بن منیع ثنا حسین بن محمد ثنا شیبان عن یحیی بن ابی کثیر عن نافع قال انطلقت انا وابن عمر الی ابی سعید فحدثنا

یہانتک کہ پوچھتے تھے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم
کے کہ نہیں ہے کچھ ڈر بیچ خریدنے ایک غلام کے بدلے دو غلاموں کے دست بدست اور جب وعدے سے ہو تو اسمیں اختلاف ہے **باب** گیہوں بدلے
گیہوں کے برابر برابر بیچے تو درست ہے اور زیادتی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے سفیان نے خالد حذا سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اشعث سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سونا بدلے سونے کے برابر
ساتھ برابر کے اور چاندی بدلے چاندی کے برابر ساتھ برابر کے اور کھجور بدلے کھجور کے برابر ساتھ برابر کے اور گیہوں ساتھ گیہوں کے برابر ساتھ برابر کے
اور نمک ساتھ نمک کے برابر ساتھ برابر کے اور جو بدلے جو کے برابر ساتھ برابر کے درست ہے۔ پس جسنے کہ زیادہ دیا یا زیادہ لیا۔ پس اُسنے سود دیا بیچو
تم سونے کو بدلے چاندی کے جسطرح کہ چاہو ہاتھو ہاتھ اور بیچو گیہوں کو بدلے کھجور کے جسطرح چاہو دست بدست اور بیچو تم جو کو بدلے کھجور کے
جسطرح چاہو دست بدست یعنی اگر جنس مختلف ہو تو دست بدست کم و بیش لینا درست ہے۔ اور اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ اور بلال سے
بھی روایت ہے اور عبادہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی یہ حدیث بعض نے خالد سے ساتھ اس اسناد کے۔ فرمایا کہ بیچو گیہوں کو بدلے
جو کے جسطرح چاہو دست بدست اور روایت کی بعض نے یہ حدیث خالد سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اشعث سے اُسنے عبادہ سے اُسنے نبی صلعم سے
اور زیادہ کیا اسمیں کہ کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہوں کو بدلے جو کے جسطرح چاہو اسکے بعد پوری حدیث بیان کی اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے
کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے کہ بیچے جاویں گیہوں بدلے گیہوں کے مگر برابر برابر۔ اور جو بدلے جو کے مگر برابر برابر اور جبکہ مختلف ہوں جنسیں دست
بدست کم و بیش بیچنے میں مضائقہ نہیں یہ قول اکثر اہل علم کا نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور شافعی اور احمد
اور اسحاق کا کہا شافعی نے دلیل اسمیں قول حضرت کا ہے کہ بیچو جو کو بدلے گیہوں کے جسطرح چاہو دست بدست اور ایک جماعت اہل علم کے کہتے ہیں
کہ مکروہ ہے یہ کہ بیچا جاوے گیہوں بدلے جو کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور یہی ہے قول مالک بن انس کا اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے **باب** بیع صرف کا بیان
یعنی نقد کو بدلے نقد کے بیچنا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے یحیی
بن ابی کثیر سے اُسنے نافع سے کہا کہ گیا میں اور ابن عمر پاس ابی سعید کے سو حدیث کی ہمسے یہ کہ

۱ یعنی اسی مجلس میں قبل جدا ہونے بائع اور مشتری کے مول کو اور اس چیز کو قبض کر لیں یہ نہیں درست ہے کہ ایک چیز وعدے سے ہو اور ایک نقد موجود ہو ۱۲ ؎
حاصل یہ ہے کہ اگر جنس ایک ہو اور قدر بھی ایک ہو تو اسمیں برابر دست بدست لینا درست ہے کم و بیش لینا درست نہیں اور وعدہ کرنا بھی درست نہیں اور اگر جنس
مختلف ہو جیسے کہ گیہوں بدلے جو کے تو اسمیں کم و بیش لینا درست ہے مگر وعدہ کرنا درست نہیں جیسے کہ ایک طرف سے موجود ہو اور دوسری طرف سے وعدہ ہو ۱۲

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعتہ اذنای ھاتین یقول لاتبیعوا الذھب بالذھب الامثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ الامثلا بمثل لایشف بعضہ علی بعض ولاتبیعوا منہ غائبا بناجز وفی الباب عن ابی بکر وعمر وعثمان وابی ھریرۃ وھشام بن عامر والبراء و زید بن ارقم وفضالۃ بن عبید وابی بکرۃ وابن عمر وابی الدرداء وبلال حدیث ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم الا ما روی عن ابن عباس انہ کان لایری باسا ان یباع الذھب بالذھب متفاضلا والفضۃ بالفضۃ متفاضلا اذا کان یدا بید وقال انما الربوا فی النسیئۃ وکذلک روی عن بعض اصحابہ شیئا من ھذا وقد روی عن ابن عباس انہ رجع عن قولہ حین حدثہ ابوسعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والقول الاول اصح والعمل علی ھذا عند اھل العلم وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحاق وروی عن ابن المبارک انہ قال لیس فی الصرف اختلاف **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا یزید بن ھارون ثنا حماد بن سلمۃ عن سماک بن حرب عن سعید بن جبیر عن ابن عمر قال کنت ابیع الابل بالبقیع فابیع بالدنانیر فاخذ مکانھا الورق وابیع بالورق فاخذ مکانھا الدنانیر فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدتہ خارجا من بیت حفصۃ فسالتہ عن ذلک فقال لاباس بہ بالقیمۃ ھذا حدیث لانعرفہ مرفوعا الامن حدیث سماک بن حرب عن سعید بن جبیر عن ابن عمر وروی داؤد بن ابی ھند ھذا الحدیث عن سعید بن جبیر عن ابن عمر موقوفا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم ان لاباس ان یقتضی الذھب من الورق والورق من الذھب وھو قول احمد واسحاق وقد کرہ بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ذلک **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن شھاب عن مالک بن اوس بن الحدثان انہ قال اقبلت اقول من یصطرف الدراھم فقال طلحۃ بن عبید اللہ وھو عند عمر بن الخطاب ارنا ذھبک ثم ائتنا اذا جاء خادمنا نعطک ورقک فقال عمر بن الخطاب کلا واللہ لتعطینہ ورقہ او لتردن الیہ ذھبہ فان رسول اللہ

تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنا اُسکو ان دونوں کانوں میرے نے فرماتے تھے کہ نہ بیچو سونا بدلے سونے کے مگر برابر ساتھ برابر کے اور چاندی بدلے چاندی کے مگر برابر ساتھ برابر کے نہ زیادہ کیا جاوے بعض اُسکا بعض پر اور نہ بیچو اُنمیں سے غائب کو بدلے حاضر کے یعنی نہ بیچو بوعدہ بدلے نقد کے۔ اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عثمان اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور ابی درداء اور بلال سے بھی روایت ہی اور ابی سعید کی حدیث نبی صلعم سے حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے مگر ابن عباس سے مروی ہی کہ مضائقہ نہیں اگر بیچا جاوے سونا بدلے سونے کے کم و بیش اور چاندی بدلے چاندی کے کم و بیش جبکہ ہو دست بدست۔ اور کہا کہ نہیں ہی بیاج مگر وعدے مین اسیطرح روایت کی گئی ہی اس بارہ مین بعض اصحاب اُسکے سے اور ابن عباس سے مروی ہی کہ اُسنے اپنے قول سے رجوع کیا جبکہ حدیث بیان کی اس سے ابوسعید نے نبی صلعم سے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابن مبارک سے مروی ہی کہ بیع نقدی مین کچھ اختلاف نہیں **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے کہا تھا مین بیچتا اونٹون کو بقیع[1] مین سو بیچتا تھا مین بدلے دیناروں کے سو لیتا تھا مین بدلے اُنکے چاندی اور بیچتا مین اونٹونکو چاندی سے اور لیتا بدلے اُسکے دینار پھر سو آیا مین پاس نبی صلعم کے سو پایا مین نے آپکو باہر گھر حفصہ کے سو پوچھا مین نے آپ کو اُس سے فرمایا کہ نہیں کچھ ڈر اسمین ساتھ قیمت کے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مرفوع مگر حدیث سماک بن حرب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے اور روایت کی داود ابن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عمر سے موقوف اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے کہ نہیں کچھ ڈر یہ کہ لیا جاوے سونا بدلے چاندی کے اور چاندی بدلے سونے کے اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا اور مکروہ رکھا ہی اُسکو بعض اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے **حدیث** بیان کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے مالک بن اوس سے کہ سامنے آیا مین اس حالت مین کہ کہتا تھا کون ہی کہ سونے بدلے درہم[2] دے سو طلحہ بن عبید اللہ نے کہا اور وہ عمر فاروق کے پاس تھا کہ دکھا ہمکو سونا اپنا پھر آئیو ہمارے پاس جبکہ آوے خادم ہمارا دینگے ہم تجکو چاندی سو عمر نے کہا قسم اللہ کی یا دے اُسکو چاندی اُسکی یا پھیر دے اُسکو سونا اُسکا اسواسطے کہ رسول اللہ

[1] یہ ایک جگہ کا نام ہی قریب مدینہ کے کہ اسمین بازار لگتا ہی ۱۲ [2] درہم چاندی کے ہوتے ہین اور دینار سونے کے ہوتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بدلے روپیوں کے ادر

صلی اللہ علیہ وسلم قال الورق بالذهب ربوا الاهاء وهاء والبر بالبر ربوا الاهاء وهاء والشعير بالشعير ربوا الاهاء وهاء والتمر بالتمر ربوا الاهاء وهاء هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم ومعنى قوله الاهاء وهاء يقول يدا بيد **باب ما جاء** في ابتياع النخل بعد التابير والعبد وله مال **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للذى باعها الا ان يشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا وله مال فماله للذى باعه الا ان يشترط المبتاع وفي الباب عن جابر حديث ابن عمر حديث حسن صحيح هكذا روى من غير وجه عن الزهرى عن سالم عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتها للبائع الا ان يشترط المبتاع ومن باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان يشترط المبتاع وروى عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع نخلا قد ابرت فثمرتها للبائع الا ان يشترط المبتاع وروى عن نافع عن ابن عمر عن عمر انه قال من باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان يشترط المبتاع هكذا روى عبيد الله بن عمر وغيره عن نافع الحديثين وقد روى بعضهم هذا الحديث عن نافع عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم ايضا وروى عكرمة بن خالد عن ابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو حديث سالم والعمل على هذا الحديث عند بعض اهل العلم وهو قول الشافعى واحمد واسحاق قال محمد وحديث الزهرى عن سالم عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وسلم اصح **باب ما جاء** البيعان بالخيار ما لم يتفرقا

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ چاندی بدلے سونے کے بیاج ہی یعنے ودھے مین مگر دست بدست ہو تو درست ہی اور گیہون بدلے گیہون کے بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلے جو کے بیاج ہی مگر ہاتھون ہاتھ اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہی مگر دست بدست یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے اور معنی ہاتھون ہاتھ کے دست بدست ہین **باب** خریدنا کھجور کا بعد پیوند لگانیکے اور خرید نا غلام کا کہ اُسکے پاس مال ہو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا سنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ خریدے درخت کھجور کا بعد پیوند[1] کے تو میوہ اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہی مگر یہ کہ شرط کر لیوے خریدنے والا۔ اور جو شخص کہ خریدے غلام اور اسکے پاس مال ہو تو مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہی۔ مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا اور اس باب مین جابر سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی اسیطرح روایت کی گئی ہی کئی وجہ پر زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص خریدے درخت کھجور کا بعد پیوند لگانے کے تو میوہ اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہی مگر یہ کہ شرط کر لے خریدنے والا۔ اور جو شخص کہ بیچے غلام اور اُسکے پاس مال ہو تو مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہی مگر یہ کہ شرط کر لیوے خریدنیوالا اور روایت کی گئی ہی نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپنے جو شخص کہ خریدے درخت کھجور کا کہ پیوند کیا گیا ہو تو میوہ اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہی مگر یہ کہ شرط کر لے خریدنے والا اور روایت کی گئی ہی نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر سے کہا جو شخص کہ خریدے غلام اور اُسکے پاس کچھ مال ہو تو مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہی مگر یہ کہ شرط کر لے خریدنے والا۔ اسیطرح روایت کی عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونون حدیثین اور تحقیق روایت کی بعض نے یہ حدیث نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اور روایت کی عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل حدیث سالم کے اور عمل اس حدیث پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہی قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا محمد نے اور حدیث زہری کی سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت سے زیادہ صحیح ہی **باب** بائع اور مشتری کو بیع مین اختیار[2] ہی جبتک جدا نہون

[1] تابیر اسکو کہتے ہین کہ رکھتے ہین پھول نر کھجور کے بیچ پھول مادہ کھجور کے اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہی حکم الٰہی سے سو فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کے درخت کھجور کا مول لے اور اسمین میوہ لگا ہو تو بایع کا حق ہی مگر خریدنیوالا شرط کر لے یعنے کہ مین نے لیا درخت کھجور کا ساتھ اس پھل کے تو وہ حق خریدنے والے کا ہی اور جو درخت کہ بغیر تابیر کے ہو اسمین یہ شرط کرنے کی کچھ ضرورت نہین بلکہ ہر صورت مین وہ میوہ خریدنے والے کا ہوگا اور یہی قول ہی امام شافعی اور مالک اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اسمین پھل کی شرط کرنی ضرور ہی ۱۲ [2] خیار اسم ہی اختیار سے اور معنے اسکے ہین دو امرون مین سے اچھا امر طلب کرنا یا جائز کہنا بیع کا یا فسخ کرنا اُسکا اور خیار بیع مین کئی قسم پر ہی خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین اور معنی اور احکام انکے فقہ مین مذکور ہین اور مراد یہان خیار سے خیار مجلس ہی کہ وہ جدا ہی ان قسمون سے اور وہ یہ ہی کہ جب عقد تمام ہو ساتھ ہونے ایجاب اور قبول کے تو ہر ایک بائع اور مشتری کو اختیار باقی رہتا ہی جبتک کہ مجلس مین بیٹھے رہین اور جب اٹھ کھڑے ہون تو اختیار جاتا رہتا ہی اور اختیار مین اختلاف ہی امام شافعی اور احمد وغیرہ بعض امام کہتے ہین کہ مراد اس سے اختیار مجلس ہی کہ جبتک دونون ایک مجلس مین بیٹھے ہون

حدثنا واصل بن عبد الاعلی الکوفی ثنا محمد بن فضیل عن یحیی بن سعید عن نافع عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او یختارا قال فکان ابن عمر اذا ابتاع بیعا وھو قاعد قام لیجب لہ حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن شعبۃ ثنی قتادۃ عن صالح ابی الخلیل عن عبد اللہ بن الحارث عن حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لھما فی بیعھما وان کذبا وکتما محقت برکۃ بیعھما وھذا حدیث صحیح وفی الباب عن ابی برزۃ وعبد اللہ بن عمرو وسمرۃ وابی ھریرۃ وابن عباس حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وھو قول الشافعی واحمد واسحاق وقالوا الفرقۃ بالابدان لا بالکلام وقد قال بعض اھل العلم معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لم یتفرقا یعنی الفرقۃ بالکلام والقول الاول اصح لان ابن عمر ھو روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو اعلم بمعنی ما روی وروی عنہ انہ کان اذا اراد ان یوجب البیع مشی لیجب لہ وھکذا روی عن ابی برزۃ الاسلمی ان رجلین اختصما الیہ فی فرس بعد ما تبایعا وکانوا فی سفینۃ فقال لا اراکما افترقتما وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا وقد ذھب بعض اھل العلم من اھل الکوفۃ وغیرھم الی ان الفرقۃ بالکلام وھو قول الثوری وھکذا روی عن مالک بن انس وروی عن ابن المبارک انہ قال کیف ارد ھذا والحدیث فیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صحیح فقوی ھذا المذھب ومعنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا بیع الخیار معناہ ان یخیر البائع المشتری بعد ایجاب البیع فاذا خیرہ فاختار البیع فلیس لہ خیار بعد ذلک فی فسخ البیع وان لم یتفرقا ھکذا فسرہ الشافعی وغیرہ

حدیث بیان کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی کوفی نے اُسنے کہا حدیث بیان کی ہمسے محمد بن فضیل نے یحیی بن سعید سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہی جبتک کہ نہ جدے ہون مگر یہ کہ شرط کرین اختیار کی یعنی اگر بیع مین یہ شرط کی ہو کہ اختیار ہی مجھے چاہونگا رکھونگا اُس چیز کو اور چاہونگا تو نہ رکھونگا تو اُسمین باوجود جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہی گو اُس مجلس سے اُٹھ کھڑے ہون) اور تھے ابن عمر جب خریدتے کسی چیز کو اس حالت مین کہ بیٹھے ہوتے تو کھڑے ہو جاتے تاکہ بیع پوری ہو جاوے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے شعبہ سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قتادہ نے صالح ابی الخلیل سے اُسنے عبد اللہ بن حارث سے اُسنے حکیم بن حزام سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیچنے والا اور خریدنے والا ساتھ اختیار کے ہی جبتک کہ نہ جدا ہو (یعنے ایک مجلس سے جب اُٹھ کھڑے ہونگے اور جدا ہونگے تو اختیار نہ رہے گا) اور اگر سچ کہین اور بیان کرین مبیع اور ثمن کے عیب کو تو برکت ہوتی ہی دونون کے لئے خرید و فروخت مین اور اگر چھپائین عیب اور جھوٹ بولین تو دور کی جاتی ہی برکت اُنکے بیع کی یہ حدیث صحیح ہی اور اس باب مین ابی برزہ اور عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہین کہ موجب بیع کا جدا ہونا بدن سے ہی نہ کلام سے اور کہا بعض اہل علم نے کہ معنی حضرت صلعم کے اس قول کا کہ جبتک نہ جدے ہون مراد جدا ہونا ساتھ کلام کے ہی اور پہلا قول زیادہ صحیح ہی کہ ابن عمر ہی نے یہ حدیث حضرت صلعم سے بیان کی ہی اور وہ زیادہ جاننے والے ہین وہ بات جو روایت کی اور انھین سے روایت کی گئی کہ جب وہ چاہتے کہ بیع واجب ہو جاوے تو وقت بیع کے بیٹھے ہوتے تو اُٹھ کھڑے ہوتے تاکہ بیع واجب ہو جاوے تو وہ اپنی روایت کا آپ ہی خوب مطلب سمجھتے تھے اور اسیطرح روایت کی گئی ہی ابی برزہ اسلمی سے کہ دو مرد جھگڑتے آئے پاس اُسکے (ابن عمر) بیچ ایک گھوڑے کے بعد اسکے کہ بیع کر چکے تھے اور تھے وہ دونون ایک کشتی مین پس کہا کہ نہین دیکھتا مین تمکو کہ جدے ہوے کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہی کہ بائع اور مشتری ساتھ خیار کے ہین جبتک کہ نہ جدے ہون اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے طرف اسکے کہ موجب بیع کا جدا ہونا ساتھ کلام کے ہی اور یہی ہی قول ثوری کا اور اسیطرح روایت ہی مالک بن انس سے اور ابن مبارک سے روایت ہی کہا کہ کسطرح کرون فرقت بالکلام کو حالانکہ اسمین حدیث نبی صلعم سے صحیح ہی سو قوی کیا اس مذہب کو اور معنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا لیکن بیع خیار مین یہ ہی کہ اختیار دے بائع مشتری کو یعنی بعد واجب کرنے بیع کے (یعنی بعد واجب ہونے ایجاب و قبول کے بائع مشتری کو کہے کہ مین نے تمکو اختیار دیا خواہ بیع کو رکھ خواہ توڑ ڈال سو جب بائع اُسکو اختیار دے اور مشتری اُسکو اختیار کر لے تو نہین رہتا ہی واسطے اُسکے کچھ اختیار بعد اسکے بیچ فسخ کرنے بیع کے اگرچہ وہ ایک مجلس سے جدے نہون)۔ ایسطرح تفسیر کی ہے اُسکی شافعی وغیرہ نے

ومما یقوی قول من یقول الفرقۃ بالابدان لا بالکلام حدیث عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** بذلک قتیبۃ
ثنا اللیث بن سعد عن ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار
مالم یتفرقا الا ان تکون صفقۃ خیار ولا یحل لہ ان یفارق صاحبہ خشیۃ ان یستقیلہ ہذا حدیث حسن ومعنی ہذا ان
یفارقہ بعد البیع خشیۃ ان یستقیلہ ولو کان الفرقۃ بالکلام ولم یکن لہ خیار بعد البیع لم یکن لہذا الحدیث معنی حیث
قال ولا یحل لہ ان یفارقہ خشیۃ ان یستقیلہ **باب حدثنا** نصر بن علی ثنا ابو احمد ثنا یحیی بن ایوب قال سمعت ابا زرعۃ
ابن عمرو یحدث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتفرقن عن بیع الا عن تراض ہذا حدیث غریب **حدثنا**
عمرو بن حفص الشیبانی ثنا ابن وہب عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر اعرابیا بعد البیع و
ہذا حدیث حسن غریب **باب** ماجاء فیمن یخدع فی البیع **حدثنا** یوسف بن حماد البصری ثنا عبدالاعلی بن عبدالاعلی
عن سعید عن قتادۃ عن انس ان رجلا کان فی عقدتہ ضعف وکان یبایع وان اہلہ اتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ احجر
علیہ فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنہاہ فقال یا رسول اللہ انی لا اصبر عن البیع فقال اذا بایعت فقل ہاء وہاء
ولا خلابۃ وفی الباب عن ابن عمر حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب والعمل علی ہذا الحدیث عند بعض اہل العلم وقالوا
الحجر علی الرجل الحر فی البیع والشراء اذا کان ضعیف العقل وہو قول احمد واسحٰق ولم یر بعضہم ان یحجر علی الحر البالغ

لیکن فرقت بالابدان کی تقویت حدیث ابن عمر سے ہی جو اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی (جیساکہ اُسپر خود بھی عمل کیا ہی) حدیث کی
ہمسے ساتھ اسی کے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن عجلان سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بائع اور مشتری کو اختیار رہی جبتک نہ جدے ہوں مگر یہ کہ ہو عقد خیار کا (یعنے اُسمین خیار کی شرط ہووے) اور نہیں درست
اُسکو یہ کہ جدا ہووے ساتھی اپنے سے (یعنے اُٹھ کھڑا ہووے مجلس سے) بخوف اُسکے کہ ساتھی اُسکا بیع کو فسخ نکراوے یہ حدیث حسن ہی اور اسکے
معنی یہ ہین کہ جدا ہووے بعد بیع (پوری ہو جانے کے) اس خوف سے کہ بیع کو فسخ نہ کرادے اور اگر ہوتا مراد اُس سے جدا ہونا ساتھ کلام کے
تو نہ ہوتا واسطے اُسکے اختیار بعد بیع کے اور نہ ہوتا واسطے اِس حدیث کے کوئی معنے جس جگہ کہا کہ نہین درست ہی اُسکو یہ کہ جدا ہو
ساتھی اپنے سے بخوف اسکے کہ طلب کرے اُس سے توڑنا بیع کا **باب**۔ **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے
ابو احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ایوب نے اسنے کہا سنا مین نے ابا زرعہ ابن عمرؓ سے کہ حدیث کرتا تھا ابی ہریرہ سے اُسنے روایت کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ نہ جدا ہووے کوئی بیع سے مگر آپس کی رضامندی سے یہ حدیث غریب ہی **حدیث** کی ہم سے
عمر بن حفص شیبانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابن وہب نے ابن جریج سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ اختیار دیا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے ایک جنگلی کو بعد بیع کے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی **باب** جو شخص فریب دیا جاوے بیع مین تو کیا حکم ہی **حدیث** کی ہمسے یوسف بن
حماد بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالاعلی بن عبدالاعلی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہ ایک مرد کی عقل مین ضعف تھا
اور تھا معاملہ کرتا ساتھ بیع کے سو اُسکے گھر والے حضرتؐ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ اُسکو بیع سے روکیے سو بلایا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور منع کیا اُسکو سو اُسنے کہا کہ یا حضرت مین نہین باز رہ سکتا بیع سے یعنی مجکو اُسکی ضرورت رہتی ہی سو نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بیع کرے تو کہہ سودا دست بدست ہی اور اسمین فریب نہین ہی۔ اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہی
اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ جب آزاد مرد کم عقل ہو تو اُسکو بیچنے اور خریدنے
سے روکا جاوے یہ قول احمد اور اسحاق کا ہی۔ اور بعضے کہتے ہین کہ آزاد مرد بالغ کو بیع و شراء سے روکنا درست نہین ہے

ف۱ یعنی جب تک بائع اور مشتری آپسمین راضی ہوں ساتھ قیمت دینے اور قبض کرنے بیع کے تب تک جدا نہوں۔ والا ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہی شرع مین اور یا
یہ مراد ہی کہ بائع اور مشتری سے جسکا ارادہ جدا ہونے کا ہو وہ اپنے ساتھی سے مشورہ کرلے کہ یہ بیع تجکو منظور ہی اگر اسی وقت مانگے تو واپس کردے ۱۲ ف۲
یعنی بیع کے وقت خریدار سے کہہ کہ مجکو بیع و شراء مین واقفیت نہین پس مجکو فریب نہ دینا اور لوگ اُسوقت مین ایک دوسرے کے خیر خواہ تھے پس اس
کہنے سے وہ تیری خیر خواہی ملحوظ رکھے گا ۱۲

باب ما جاء فی المصراة **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن حماد بن سلمة عن محمد بن زیاد عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری مصراة فہو بالخیار اذا حلبہا ان شاء ردہا ورد معہا صاعا من تمر وفی الباب عن انس ورجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو عامر ثنا قرة بن خالد عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری مصراة فہو بالخیار ثلاثة ایام فان ردہا رد معہا صاعا من طعام لا سمراء معنی لا سمراء لا بر ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا الحدیث عند اصحابنا منہم الشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء فی اشتراط ظہر الدابة عند البیع **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا وکیع عن زکریا عن الشعبی عن جابر بن عبد اللہ انہ باع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا واشترط ظہرہ الی اہلہ ہذا حدیث حسن صحیح قد روی من غیر وجہ عن جابر والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم یرون الشرط جائزا فی البیع اذا کان شرطا واحدا وہو قول احمد واسحاق وقال بعض اہل العلم لا یجوز الشرط فی البیع ولا یتم البیع اذا کان فیہ شرط **باب** الانتفاع بالرہن **حدثنا** ابو کریب ویوسف بن عیسی قالا ثنا وکیع عن زکریا عن عامر عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر یرکب اذا کان مرہونا ولبن الدر یشرب اذا کان مرہونا وعلی الذی یرکب ویشرب نفقتہ ہذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث عامر الشعبی عن ابی ہریرة وقد روی غیر واحد ہذا الحدیث عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرة موقوفا والعمل علی ہذا

باب بکری وغیرہ کے تھنوں میں دودھ جمع کرنا اور پھر اُسکو بیچنا تاکہ خریدار کو دھوکا ہو **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حماد بن سلمہ سے اُسنے محمد بن زیاد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ خریدے اُس جانور کو جسکے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا ہو تو وہ اختیار رکھتا ہے جبکہ دوہے دودھ[سلہ] اُسکا اگر چاہے تو پھیر دے اُسکو اور دیوے عوض دودھ کے چار سیر کھجوریں آور اس باب میں انس اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قرہ بن خالد نے محمد بن سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خریدے اُس جانور کو جسکے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا ہو تو وہ اختیار رکھتا ہے تین دن تک سو اگر پھیرے اُسکو پھیر دے تو ساتھ اس کے چار سیر طعام سوا گیہوں کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے اُنھیں میں شافعی اور احمد اور اسحاق ہیں **باب** جانور بیچنے کے وقت سواری کی شرط کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے زکریا سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا[سلہ] اور شرط کی سواری اُسکے کی اپنے گھر تک یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی طرح پر جابر سے مروی ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ بیع میں شرط کرنی جائز ہے جب کہ ایک شرط ہو اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بیع میں شرط کرنی جائز نہیں اور جب بیع میں کوئی شرط ہو تو وہ درست نہیں **باب** رہن سے نفع اُٹھانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور یوسف بن عیسیٰ نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے زکریا سے اُسنے عامر سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور سواری کا جو گروی ہے سواری کیا جاوے بدلے خرچ[سلہ] کرنے اُسکے کے (یعنی گھاس وغیرہ دینے کے) اور دودھ جانور گروی کا پیا جاوے بدلے خرچ کرنے اسکے کے۔ اور جو سواری کرے اور دودھ پیوے اسپر ہے خرچ اُسکا یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مرفوع مگر حدیث عامر شعبی سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور روایت کی ہے بہت لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے موقوف اور عمل اسپر ہے

سلہ اگر کوئی شخص جانور خریدے اور بعد دودھ دوہنے کے معلوم ہو کہ دودھ کم ہے تو مختار ہے چاہے رکھے اور چاہے پھیرے اگر پھیرے تو چار سیر کھجوریں عوض میں دودھ کے دے اسلیے کہ دودھ سے نفع اُٹھایا ہے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے خیار اس بیع میں فسخ کا اور نہ پھیر دینا بدلے اسکے کھجوروں کا کیونکہ یہ حدیث منسوخ ہے مگر اس حدیث کی ناسخ کوئی حدیث صحیح محدثین کے نزدیک ثابت نہیں ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیچنا جانور کا ساتھ شرط کرنے بائع کے سواری اسکی کو اپنے لیے ایک مدت تک یہ مذہب امام احمد اور مالک کا ہے اور امام شافعی اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ بیع میں یہ شرط درست نہیں ۱۲ سلہ یعنی جو شخص کہ سوار ہو یا دودھ پیوے تو اسپر نفقہ ہے خواہ راہن ہو خواہ مرتہن۔ اس سے معلوم ہوا کہ گروے نفع اٹھانا مرتہن کو درست ہے اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں ۱۲ سلہ یعنی کھجور وغیرہ دے

عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحاق وقال بعض اهل العلم ليس له ان ينتفع من الرهن بشئ **باب** ماجاء في شراء القلادة وفيها ذهب وخرز **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابي شجاع سعيد بن يزيد عن خالد بن ابي عمران عن حنش الصنعاني عن فضالة بن عبيد قال اشتريت يوم خيبر قلادة باثني عشر دينارا فيها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها اكثر من اثني عشر دينارا فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تباع حتى تفصل **حدثنا** قتيبة ثنا ابن المبارك عن ابي شجاع سعيد بن يزيد بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم لم يروا ان يباع سيف محلى او منطقة مفضضة او مثل هذا بدراهم حتى يميز ويفصل وهو قول ابن المبارك والشافعي واحمد واسحاق وقد رخص بعض اهل العلم في ذلك من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم **باب** ماجاء في اشتراط الولاء والزجر عن ذلك **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة انها ارادت ان تشتري بريرة فاشترطوا الولاء فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشتريها فانما الولاء لمن اعطى الثمن او لمن ولي النعمة وفي الباب عن ابن عمر حديث عائشة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وقال منصور بن المعتمر يكنى ابا عتاب **حدثنا** ابو بكر العطار البصري عن علي بن المديني قال سمعت يحيى بن سعيد يقول اذا حدثت عن منصور فقد ملأت يدك من الخير لا ترد غيره ثم قال يحيى ما اجد في ابراهيم النخعي ومجاهد اثبت من منصور واخبرني محمد عن عبد الله بن ابي الاسود قال قال عبد الرحمن بن مهدي منصور اثبت اهل الكوفة

نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے اسکو یہ کہ نفع اُٹھاوے گرو سے کچھ **باب** سونے اور نگینہ والے ہار کے خریدنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی شجاع سعید بن یزید سے اُسنے خالد بن ابی عمران سے اُسنے حنش صنعانی سے اُسنے فضالہ بن عبید سے کہا کہ خریدا مین نے خیبر کے سال مین ایک ہار بدلے بارہ دینار کے کہ تھا اُسمین سونا اور نگینہ سو جدا کیا مین نے اُس ہار کو یعنی سونے مین سے نگینے نکال ڈالے پس پایا مین نے اُسمین سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا مین نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کہ نہ بیچا جاوے ہار[1] یہانتک کہ جدا کیا جاوے یعنی اُسکا سونا نگینوں سے جدا کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے ابی شجاع سعید بن یزید سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے نہین جائز رکھتے یہ کہ بیچی جاوے تلوار جڑاؤ سونے سے یا کمر بند جڑاؤ چاندی سے یا مثل اسکے بدلے درہمون کے یہانتک کہ علٰحدہ کیا جاوے یا جدا کیا جاوے اور یہی ہے قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جائز ہے **باب** بیچنے مین ولاء کی شرط سے زجر کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے اسود سے اُس نے عائشہ سے کہ تحقیق ارادہ کیا اُسنے یہ کہ خریدے بریرہ لونڈی کو سو اُسکے مالک نے شرط کی کہ ولاء اُسکا ہمارے لیے ہوگا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرید اسکو سوا اسکے نہین کہ ولاء[2] واسطے اُسکے ہے کہ دے قیمت یا واسطے اُسکے کہ مالک ہو اُسکا اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور منصور بن معتمر کی کنیت ابا عتاب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر عطار بصری نے علی بن مدینی سے اُسنے کہا سُنا مین نے یحییٰ بن سعید سے کہتا تھا کہ جب حدیث بیان کی جاوے منصور سے تو بھر[3] لے تو ہاتھ اپنے بہتری سے اب نہ ارادہ کر سوائے اسکے پھر کہا یحییٰ نے کہ نہین پاتا ہین بیچ ابراہیم نخعی و مجاہد کے زیادہ ثابت منصور سے کسی کو اور حدیث کی ہمسے محمد نے عبد اللہ بن ابی اسود سے اُسنے کہا کہ عبد الرحمن بن مہدی نے کہا کہ منصور زیادہ تر ثابت ہے اہل کوفہ سے

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بیچے مال کو ساتھ جنس اسکی کے اور بیع اور ثمن کے ساتھ یا دونین سے ایک کے ساتھ کوئی اور چیز ہو تو درست نہین ہے پس اگر بیچے سونے کا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونے کے خواہ اشرفیان ہون تو نگینے وغیرہ اس سے جدا کر کے برابر سونے کے تول کر کے بیچے اور یہی حکم چاندی کا ہے اور اگر مثلاً سونے کا جڑاؤ زیور چاندی بدلے بیچے تو اسمین نگینہ کا اکھاڑنا ضرورت نہین رکھتا ہے کیونکہ اس صورت مین جنس مختلف ہو گئی پس کم و بیش جائز ہوگا ۱۲ [2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص غلام بیچے اور اسکے ساتھ یہ شرط کرے کہ ولاء اسکا میرے لیے ہوگا تو یہ درست نہین بلکہ ولاء حق اسکا ہے جو مول دے اور آزاد کرے اور ولاء کہتے ہین حق آزادی کو ۱۲

باب حدثنا ابو کریب ثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی حصین عن حبیب بن ابی ثابت عن حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث حکیم بن حزام لیشتری لہ اضحیۃ بدینار فاشتری اضحیۃ فاربح فیہا دینارا فاشتری اخری مکانہا فجاء بالاضحیۃ والدینار الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بالشاۃ وتصدق بالدینار حدیث حکیم بن حزام لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وحبیب بن ابی ثابت لم یسمع عندی من حکیم بن حزام **حدثنا** احمد بن سعید الدارمی ثنا حبان ثنا ہارون بن موسی ثنا الزبیر بن خریت عن ابی لبید عن عروۃ البارقی قال دفع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینارا لاشتری لہ شاۃ فاشتریت لہ شاتین فبعت احدہما بدینار وجئت بالشاۃ والدینار الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لہ ما کان من امرہ فقال بارک اللہ لک فی صفقۃ یمینک فکان بعد ذلک یخرج الی کناسۃ الکوفۃ فیربح الربح العظیم فکان من اکثر اہل الکوفۃ مالا **حدثنا** احمد بن سعید ثنا حبان ثنا سعید بن زید ثنا الزبیر بن خریت عن ابی لبید فذکر نحوہ وقد ذہب بعض اہل العلم الی ہذا الحدیث وقالوا بہ وہو قول احمد واسحق ولم یاخذ بعض اہل العلم بہذا الحدیث منہم الشافعی وسعید بن زید اخو حماد بن زید وابو لبید اسمہ لمازۃ **باب** ما جاء فی المکاتب اذا کان عندہ ما یؤدی **حدثنا** ہارون بن عبد اللہ البزاز ثنا یزید بن ہارون ثنا حماد بن سلمۃ عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب المکاتب حدا او میراثا ورث بحساب ما عتق منہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤدی المکاتب بحصۃ ما ادی دیۃ حر وما بقی دیۃ عبد وفی الباب عن ام سلمۃ حدیث ابن عباس حدیث حسن وہکذا روی یحیی بن ابی کثیر عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی خالد الحذاء عن عکرمۃ عن علی قولہ والعمل علی ہذا الحدیث عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم وقال اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم

باب - **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے حکیم بن حزام سے کہ تحقیق نبی صلعم نے بھیجا اُسکو تاکہ خریدے واسطے آپکے قربانی بدلے دینار کے سو خریدی اُسنے قربانی پس نفع پایا اسمین ایک دینار یعنی ایک دینار کو خریدا پھر دو دینار کو بیچ ڈالا پھر خرید کی اُسنے دوسری بدلے اُسکے اور لایا اُس قربانی اور دینار کو پاس نبی صلعم کے سو فرمایا آپ نے کہ ذبح کر قربانی اور صدقہ کر دینار کو۔ یہ حدیث فقط اِسی طریق سے مروی ہے۔ اور حبیب بن ابی ثابت نے حکیم بن حزام سے نہیں سُنا میرے نزدیک **حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید دارمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حبان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہارون بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زبیر بن خریت[۵] نے ابی لبید سے اُسنے عروہ بارقی سے کہا کہ دیا مجکو نبی صلعم نے ایک دینار تاکہ خریدوں مین آپکے لیے بکری سو خریدی مین نے آپکے لیے دو بکریاں اور بیچی مین نے ایک اُنمین سے بدلے ایک دینار کے اور لایا مین ایک بکری اور دینار پاس نبی صلعم کے اور اس قصہ کو آپ سے ذکر کیا سو فرمایا آپ نے کہ برکت دے اللہ واسطے تیرے بیچ سودے داہنے ہاتھ تیرے کے۔ اسکے بعد جب وہ کوفہ کے بازار مین جاتا تو بہت نفع پاتا۔ پس وہ سب اہل کوفہ سے مال مین زیادہ تھا **حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حبان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن زید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زبیر بن خریت نے ابی لبید سے پس ذکر کیا مثل اُسکے اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے اور قائل ہین ساتھ اسکے اور یہ قول احمد اور اسحاق کا ہے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کو نہیں لیا اُنھیں مین سے شافعی ہین اور سعید بن زید بھائی حماد بن زید کا ہے اور ابو لبید کا نام لمازہ ہے **باب** جب مکاتب کے پاس دیت دینے کی برابر مال ہو تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے ہارون بن عبد اللہ بزاز نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب[۱] دیت یا میراث کا تو وارث ہوگا مقدار اُس چیز کے کہ آزاد کیا گیا ہے اُس سے اور فرمایا نبی صلعم نے کہ دیت دیا جاوے مکاتب ساتھ حصے اُس چیز کے کہ ادا کرے بدلے کتابت کے دیت آزاد کی اور جو باقی رہے سو دیت غلام کی اور اس باب مین ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے اور روایت کی خالد حذاء نے عکرمہ سے اُسنے علی سے قول اُسکا اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے۔ اور اکثر اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین

---

[۱] مکاتب اس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اسکو لکھ دے کہ جب تو اسقدر روپیہ ادا کریگا تو آزاد ہے اور اُسکے مستحق ہونیکے یہ معنی ہین کہ جب ثابت ہو مکاتب کے لیے دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطے اسکے موافق اس چیز کے کہ آزاد ہوا اس سے جیسے کہ ادا کیا آدھا بدلے کتابت کے پھر مرگیا باپ اسکا اس حال مین کہ وہ آزاد تھا ۱۲

[۵] خریت بخا معجمہ و راء مشددہ و تائے فوقانی ۱۲

المکاتب عبد ما بقی علیہ درھم وھو قول سفیان الثوری والشافعی واحمد واسحق **حدثنا** قتیبة ثنا عبد الوارث ابن سعید عن یحیی بن ابی اُنیسة عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یقول من کاتب عبدہ علی مائة اوقیة فادٰھا الا عشرة اواق او قال عشرة الدراھم ثم عجز فھو رقیق ھذا حدیث غریب والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان المکاتب عبد ما بقی علیہ شئ من کتابتہ وقد رواہ الحجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعیب نحوہ **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن المخزومی ثنا سفیان عن الزھری عن نبھان عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان عند مکاتب احدکن ما یؤدی فلتحتجب منہ ھذا حدیث حسن صحیح ومعنی ھذا الحدیث عند اھل العلم علی التورع وقالوا لا یعتق المکاتب وان کان عندہ ما یؤدی حتی یؤدی **باب** ما جاء اذا افلس للرجل غریم فیجد عندہ متاعہ **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یحیی بن سعید عن ابی بکر بن حزم عن عمر بن عبد العزیز عن ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ھشام عن ابی ھریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ایما امرئ افلس ووجد رجل سلعتہ عندہ بعینھا فھو اولی بھا من غیرہ وفی الباب عن سمرة وابن عمر حدیث ابی ھریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول الشافعی واحمد واسحق وقال بعض اھل العلم ھو اسوة الغرماء وھو قول اھل الکوفة

کہ مکاتب غلام ہی جبتک کہ باقی رہی اُسپر ایک درہم اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور شافعی ور احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے یحیٰی بن ابی اُنیسہ سے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا سُنا مین نے نبی صلعم کو خطبے مین فرماتے تھے کہ جو شخص کہ کتابت کرے غلام اپنے سے اوپر سو اوقیہ کے مثلاً پس ادا کیا اُسنے مگر دس اوقیہ یا فرمایا دس درہم پھر عاجز ہوا ادا کرنے سے تو وہ غلام ہی ہی آزاد نہین یہ حدیث غریب ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب و غیرہ سے کہ مکاتب غلام ہی جبتک کہ باقی رہے اُسپر کوئی چیز بدلے کتابت اُسکی سے اور روایت کیا اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اسیطرح **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے نبہان سے اُسنے ام سلمہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب ہو پاس مکاتب ایک تمہارے کے اسقدر روپیہ کہ بدلے کتابت کے پورا دے سکے تو چاہیے کہ پردہ کرے اس سے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور معنی اس حدیث کے نزدیک اہل علم کے احتیاط پر مبنی ہین اور کہتے ہین کہ نہیں آزاد ہوتا مکاتب اگرچہ ہو نزدیک اُسکے اسقدر روپیہ کہ تمام بدل کتابت ادا کر سکے یہانتک کہ ادا کرے **باب** جب کوئی شخص مفلس ہو جاوے اور واسطے اُسکے قرضخواہ ہو پس پاوے نزدیک اُسکے مال اپنا بعینہ تو کیا کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحیٰی بن سعید سے اُسنے ابی بکر بن حزم سے اُسنے عمر بن عبد العزیز سے اُسنے ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ مفلس ہوا اور پایا ایک شخص نے مال اپنا بعینہ اُسکے پاس پس وہ زیادہ تر لائق ہی ساتھ اُس مال کے غیر اپنے سے اور اس باب مین سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا - اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ وہ برابر ہی ساتھ اور قرضخواہون کے اور یہی ہی قول اہل کوفہ کا

ہو اور کوئی وارث اسنے چھوڑا نہو سوا بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا اسکے آدھے مال کا یا آدھا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اُسکے وارثون کو اور اسکے مالک کو آدھی دیت غلام کی ہی کہ آدھی قیمت اسکی ہو مثلاً کتابت تھی ہزار درہم اور قیمت اسکی سو درہم ہو - پس ادا کیے اسنے پانسو درہم بعد ازان وہ مارا گیا تو غلام کے وارثون کے لیے دے پانسو درہم کہ آدھی دیت آزاد ہی اور اسکے مالک کو پچاس درہم دے کہ آدھی قیمت اُسکی ہی ۱۲ ملے یعنی جب تک ایک درہم اُسپر باقی رہے گا وہ غلام ہی جب سب روپیہ بیباق کریگا آزاد ہوگا یہ نہین کہ بحساب اُن روپیون کے کہ پہونچائے ہین بعض اُسکا آزاد ہو جاتا ہی ۱۲ ملے یعنے مثلاً ایک شخص نے کچھ خریدا تھا اور اُسکا مول نہ دیا تھا کہ وہ مفلس ہو گیا - اور قاضی نے حکم اُسکے افلاس کا کر دیا - اور پائی بیچنے والے نے وہ چیز بعینہ تو اُسکا حقدار وہی ہی اور قرضخواہ اُسکا اسمین کچھ حق نہین - یہ مذہب امام شافعی اور مالک کا ہی - اور امام ابی حنیفہ کے نزدیک فسخ کرنا بیع کا درست نہین - پس اگر بائع مفلس کے پاس اپنی چیز بعینہ پاوے تو اُسکو اسکا کل لینا درست نہین بلکہ حصہ رسد کے موافق یہ شخص پاوے گا - اور باقی مال قرضداروں کو ملیگا یہ مذہب ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا ہی لیکن ظاہر لفظ حدیث کا اسپر دلالت کرتا ہی کہ جس شخص کی یہ چیز ہے اُسکو دیجاوے نہ اوروں کو واللہ اعلم بالصواب ۱۱

باب ماجاء فی النهی للمسلم ان یدفع الی الذمی الخمر یبیعها له **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن مجالد عن ابی الوداك عن ابی سعید قال کان عندنا خمر لیتیم فلما نزلت المائدة سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عنه وقلت انه لیتیم قال اهریقوه وفی الباب عن انس بن مالك حدیث ابی سعید حدیث حسن وقد روی من غیر وجه عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا وقال بهذا بعض اهل العلم وکرهوا ان یتخذ الخمر خلا وانما کره من ذلك والله اعلم ان یکون المسلم فی بیته خمر حتی یصیر خلا ورخص بعضهم فی خل الخمر اذا وجد قد صار خلا **باب حدثنا** ابوکریب ثنا طلق بن غنام عن شریك وقیس عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اد الامانة الی من ائتمنك ولا تخن من خانك هذا حدیث حسن غریب وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا الحدیث وقالوا اذا کان للرجل علی آخر شیء فذهب به فوقع له عنده شیء فلیس له ان یحبس عنه بقدر ما ذهب له علیه ورخص فیه بعض اهل العلم من التابعین وهو قول الثوری وقال ان کان له علیه دراهم فوقع له عنده دنانیر فلیس له ان یحبس بمکان دراهمه الا ان یقع عنده له دراهم فله حینئذ ان یحبس من دراهمه بقدر ماله علیه **باب** ماجاء ان العاریة مؤداة **حدثنا** هناد وعلی بن حجر قالا ثنا اسمعیل بن عیاش عن شرحبیل بن مسلم الخولانی عن ابی امامة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فی خطبة عام حجة الوداع العاریة مؤداة والزعیم غارم والدین مقضیٌ

باب مسلمان ذمی کو شراب نہ دیوے کہ تو میری طرف سے بیچ **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے مجالد سے اُسنے ابی وداک سے اُسنے ابی سعید سے کہا کہ ہم مین سے ایک یتیم کے پاس شراب تھی۔ سو جب اُتری آیت سورۂ مائدہ کی تو پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس سے اور کہا مین نے کہ وہ ایک یتیم لڑکے کا مال ہی فرمایا گرادو اُسکو۔ اور اس باب مین انس بن مالک سے بھی روایت ہی اور ابی سعید کی حدیث حسن ہی۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہی کئی وجہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور قائل ہین ساتھ اسکے بعض اہل علم کہتے ہین مکروہ ہی یہ کہ بنایا جاوے شراب کو سرکہ اور مکروہ کی علت سوائے اسکے نہین کہ مسلمان کے گھر مین شراب رکھی رہے یہانتک کہ سرکہ ہو جاوے اور بعضے کہتے ہین کہ شراب کا سرکہ بنانا درست ہی جب کہ پایا جاوے اس حال سے کہ ہو گیا ہو سرکہ یعنی خود بخود سرکہ ہو جاوے تو درست ہی **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے طلق بن غنام نے شریک اور قیس سے اُنھون نے ابی حصین سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا کر امانت کو طرف اُس شخص کے کہ امانت رکھی تیرے پاس اور نہ خیانت کر اُسکی کہ جو خیانت کرے تیری یہ حدیث حسن غریب ہی۔ اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہین کہ جب کسی شخص کی دوسرے پر کوئی چیز ہو اور لیجاوے وہ اُسکو یعنی اُسمین خیانت کرے پس واقع ہو واسطے اُسکے کوئی چیز نزدیک اسکے تو نہین درست ہے اسکو کہ روکے اُس سے مقدار اس چیز کی کہ خیانت کی اُسنے اوپر اسکے اور اجازت دی ہی اسمین بعض اہل علم نے تابعین مین سے اور یہی ہی قول ثوری کا اور کہا کہ اگر درہم چاہتے ہون اور دینار اُسکے پاس نکلین تو روکنا درست نہین ہان اگر درہم نکلین تو البتہ درست ہی کہ اپنے درہم لے لیوے اور باقی اُسکو واپس کر دیوے۔ **باب** مانگی ہوئی چیز ادا کر دیجاوے **حدیث** کی ہمسے ہناد اور علی بن حجر نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے شرحبیل بن مسلم خولانی سے اُسنے ابی امامہ سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ سال حجۃ الوداع کے خطبہ مین کہ مانگی چیز ادا کی جاوے۔ اور ضامن اپنی ضمانت کو ادا کرے۔ اور قرضہ ادا کیا جاوے

لہ گرا دینا اسواسطے فرمایا کہ شرع مین اس مال کی قیمت نہین پس نفع اُٹھانا اس سے حرام ہی۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ شراب کو ذمی کافر کے سپرد کرنا تا وہ اُسکو مسلمان کے لیے بیچے درست نہین اگر درست ہوتا تو نبی صلعم اُسکے گرا دینے اور بہا دینے کا حکم نہ کرتے بلکہ کسی کافر ذمی کے سپرد کرواتے کہ اُسکو بیچنا۔ اور جب مسلمانونکو اُسکی تجارت خود درست نہین تو کافر کے ذریعہ سے اُسکی تجارت کرنی بطریق اولیٰ منع ہوگی۔ مگر ابی حنیفہ سے اُسکا جواز مروی ہی اور نیز شراب کا سرکہ بنانا بھی حنفیہ کے نزدیک درست ہی ۱۲

حاشیہ صفحہ ۳۹۶ لہ اوپر ہاتھ کے ہی یعنی لینے والے کو ہی پہونچا دینا اس چیز کا کہ لی ہی یہانتک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہی۔ حاصل یہ ہی کہ جو شخص کسی کا مال بطریق چھین لینے کے یا چرا لینے کے یا عاریت کے یا امانت کے لے تو اُسپر واجب ہی ادا کرنا اور پھیر دینا طرف مالک کے اگرچہ وہ طلب نہ کرے ۱۲ ع۔ لہ احتکار شرع مین کہتے ہین غلے کے بند رکھنے کو باین طریق کہ جب گرانی کے وقت لوگ غلہ وغیرہ کی حاجت رکھتے ہون غلہ مول لیکر بند رکھنا اس نیت سے کہ جب گراں

وفی الباب عن سمرۃ و صفوان بن امیۃ و انس و حدیث ابی امامۃ حدیث حسن و قد روی عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایضا من غیر ھذا الوجہ **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال علی الید ما اخذت حتی تودی قال قتادۃ ثم نسی الحسن فقال ھو امینک لا ضمان علیہ یعنی العاریۃ ھذا حدیث حسن صحیح و قد ذھب بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و غیرھم الی ھذا و قالوا یضمن صاحب العاریۃ و ھو قول الشافعی و احمد و قال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و غیرھم لیس علی صاحب العاریۃ ضمان الا ان یخالف و ھو قول الثوری و اھل الکوفۃ و بہ یقول اسحق **باب** ماجاء فی الاحتکار **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا یزید بن ھارون ثنا محمد بن اسحق عن محمد بن ابراھیم عن سعید بن المسیب عن معمر بن عبد اللہ بن فضلۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحتکر الا خاطئ فقلت لسعید یا ابا محمد انک تحتکر قال و معمر قد کان یحتکر و انما روی عن سعید بن المسیب انہ کان یحتکر الزیت و الخبط و نحو ھذا و فی الباب عن عمر و علی و ابی امامۃ و ابن عمر حدیث معمر حدیث حسن صحیح و العمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا احتکار الطعام و رخص بعضھم فی الاحتکار فی غیر الطعام و قال ابن المبارک لا باس بالاحتکار فی القطن و السختیان و نحو ذلک **باب** ماجاء فی بیع المحفلات **حدثنا** ھناد ثنا ابو الاحوص عن سماک عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تستقبلوا السوق و لا تحفلوا و لا ینفق بعضکم لبعض و فی الباب عن ابن مسعود و ابی ھریرۃ حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح و العمل علی ھذا عند اھل العلم کرھوا بیع المحفلۃ و ھی المصراۃ لا یحلبھا صاحبھا ایاما او نحو ذلک لیجتمع اللبن فی ضرعھا فیغتر بھا المشتری و ھذا ضرب من الخدیعۃ و الغرر

اور اس باب میں سمرہ اور صفوان بن امیہ اور انس سے بھی روایت ہے۔ اور ابی امامہ کی حدیث حسن ہے اور کئی وجہ پر ابی امامہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوپر ہاتھ کے ہے وہ چیز کہ لی اُسنے یہانتک کہ ادا کرے قتادہ نے کہا پھر بھول گئے حسن پس کہا کہ وہ امانت رکھنے والا تیرا ہے نہیں ہے ضمان اوپر اُسکے یعنی عاریت بمنزلہ امانت کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور تحقیق گئے بعض اہل علم حضرت کے اصحاب وغیرہ سے طرف اسکے اور کہتے ہیں کہ ضامن ہوگا مانگنے والا مانگے کی چیز کا۔ اور یہی ہے قول شافعی اور احمد کا اور بعض اہل علم حضرتؐ کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں ہے مانگنے والے پر ضمانت مگر یہ کہ مخالفت کرے (صاحب امانت کے قول کی) اور یہی قول ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہے اسحاق **باب** احتکار کا بیان یعنی غلہ بند رکھنا اس نیت سے کہ جب گران ہوگا تو بیچونگا جائز ہے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے اسحق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُس نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم سے اُسنے سعید بن مسیب سے اسنے معمر بن عبد اللہ بن فضلہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہیں غلہ بند رکھتا مگر وہ شخص کہ گنہگار ہے۔ سو میں نے سعید سے کہا کہ اے ابا محمد تو احتکار کرتا ہے کہا اُسنے کہ تھا معمر احتکار کرتا۔ اور سوا اسکے نہیں کہ روایت کی گئی ہے سعید بن مسیب سے کہ تھا وہ احتکار کرتا تیل کو اور پتونکو یعنی گھاس کو اور مانند اسکے کو۔ اور اس باب میں عمر اور علی اور ابی امامہ اور ابن عمر سے بھی حدیث ہے اور معمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ مکروہ رکھتے ہیں بند رکھنے غلہ کو۔ اور اجازت دی بعض نے احتکار کی سوا غلہ کے۔ اور ابن مبارک نے کہا کہ نہیں کوئی ڈر ساتھ احتکار کے بیچ روئی اور کھال کے اور مانند اُسکی کے **باب** جس جانور کے تھنوں میں دودھ جمع کیا گیا ہو یعنی اُسکے مالک نے کئی دن دوہا نہ ہو کہ بہت دودھ معلوم ہو تو اُسکے بیچنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ آگے جا ملو قافلے کو اور نہ بند رکھو دودھ جانور کے تھنوں میں اور نہ بڑھاوے مول کو بعض تمہارا واسطے بعض کے اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھتے ہیں بیچنا محفلہ کا اور وہ مصراۃ ہے کہ نہ دوہے اُسکو مالک اُسکا کئی دن یا مانند اسکے تاکہ جمع ہووے دودھ بیچ تھنوں اُسکے کے تاکہ فریب کھاوے خریدنے والا۔ اور یہ قسم فریب اور دھوکے سے ہے

ھ اور زیادہ مہنگا ہوگا تو بیچونگا یہ حرام ہے اگر اُسکی اپنی زمین سے آیا ہو یا ارزانی کے وقت خرید رکھا ہو اور شہر بڑا ہو اور اگر اُسکا بند رکھنا شہر والوں کو ضرر نہ کرے کہ اُسکے بند کرنے سے زیادہ گرانی نہو جاوے تو یہ حرام نہیں اور اسیطرح حرام نہیں بند رکھنا اُن چیزوں کا کہ قوت نہیں۔ مراد اس سے نجش ہے اور نجش اسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص کچھ خریدتا ہے اور ایک اور آدمی یا اس نے تعریف کی اس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اسکا اور خریدنا منظور نہیں منظور یہی ہے کہ لینے والا میرے دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے اسکے لینے میں تو اس سے لینے والے کو فریب دینا ہے ۱۲

باب ماجاء فی الیمین الفاجرة یقتطع بها مال المسلم حدثنا هناد ثنا ابو معاویة عن الاعمش عن شقیق بن سلمة عن عبد الله ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف علی یمین وهو فیها فاجر لیقتطع بها مال امرء مسلم لقی الله وهو علیه غضبان فقال الاشعث بن قیس فی والله لقد کان ذلک کان بینی وبین رجل من الیهود ارض فجحدنی فقدمته الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم الک بینة فقلت لا فقال للیهودی احلف فقلت یا رسول الله اذن یحلف فیذهب بمالی فانزل الله عزوجل ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا الآیة وفی الباب عن وائل بن حجر و ابی موسی وابی امامة بن ثعلبة الانصاری وعمران بن حصین حدیث ابن مسعود حدیث حسن صحیح باب ماجاء اذا اختلف البیعان حدثنا قتیبة ثنا سفیان عن ابن عجلان عن عون بن عبد الله عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اختلف البیعان فالقول قول البائع والمبتاع بالخیار هذا حدیث مرسل عون بن عبد الله لم یدرک ابن مسعود وقد روی عن القاسم بن عبد الرحمن عن ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث ایضا وهو مرسل ایضا قال ابن منصور قلت لاحمد اذا اختلف البیعان ولم تکن بینة قال القول ما قال رب السلعة او یترادان قال اسحق کما قال وکل من قال القول قوله فعلیه الیمین وقد روی نحو هذا عن بعض التابعین منهم شریح باب ماجاء فی بیع فضل الماء حدثنا قتیبة ثنا داؤد بن عبد الرحمن العطار عن عمرو بن دینار عن ابی المنهال عن ایاس بن عبد الله المزنی قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن بیع الماء وفی الباب عن جابر وبهیمة

باب جھوٹی قسم کھانی کہ کاٹے ساتھ اُسکے مال مسلمان کا حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق بن سلمہ سے اُسنے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی قسم کھاوے تاکہ مال مسلمان کا فریب سے لیوے وہ قیامت کے روز ملیگا خدا سے اُس حال میں کہ خدا اُسپر بہت غصے ہوگا۔ اشعث نے کہا قسم خدا کی کہ یہ حدیث البتہ آپ نے میرے ہی حق میں فرمائی تھی کہ تھی درمیان میرے اور درمیان ایک یہودی کے کچھ زمین مشترک سو انکار کیا اُسنے مجھ سے سو لے گیا میں اُسکو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کیا تیرے لیے گواہ ہیں میں نے کہا نہیں سو آپ نے یہودی سے فرمایا کہ تو قسم کھا سو میں نے کہا کہ یا حضرت اُسوقت قسم کھاوے گا وہ پس لیجاویگا مال میرا۔ سو اُتاری خدا بلند اور بزرگ نے یہ آیت کہ تحقیق جو لوگ کہ خریدتے ہیں بدلے عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک اور اس باب میں وائل بن حجر اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہی اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہی باب جبکہ اختلاف کریں بایع اور مشتری تو کسکا قول معتبر ہی حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن عجلان سے اُسنے عون ابن عبد اللہ سے اُسنے ابن مسعود سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبکہ اختلاف کریں بائع اور مشتری تو قول معتبر قول بیچنے والے کا ہی اور لینے والا مختار ہی۔ یہ حدیث مرسل ہی کہ عون نے نہیں پایا ابن مسعود کو اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث قاسم بن عبد الرحمن سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ بھی مرسل ہی کہا ابن منصور نے کہ میں نے احمد کو کہا کہ جب اختلاف کریں بائع اور مشتری اور نہوں گواہ تو کیا حکم ہی اُسنے کہا قول وہ ہی جو مالک اسباب کہے یا دونوں آپسمیں بیع پھیر دیں کہا اسحاق نے جیسے کہ کہا کہ ہر وہ شخص کہ ہووے قول قول اُسکا تو اُسپر قسم ہی اور تحقیق مروی ہی مثل اُسکے بعض تابعین سے انھیں میں سے ہیں شریح باب پانی کی بیع کا بیان حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے داؤد بن عبد الرحمن عطار نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی ابی منہال سے اُسنے ایاس بن عبد اللہ مزنی سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کی بیع سے اور اس باب میں جابر اور بہینہ سے

ف دریا کے پانی میں سب لوگوں کا حق ہی خواہ خود پیویں یا زمین کو پلاویں۔ اور جو نہر کہ دریا سے کھود کر لائی جاوے اسمیں بھی سب کا حق ہی لیکن اس سے افتادہ زمین کو آباد کریں تو نہر والے اسکو منع کر سکتے ہیں اور کنوؤں میں بھی سب کا حق اسمیں کسی کی خصوصیت نہیں ہی اور جو پانی کہ کسی باسن میں رکھا ہووے تو اسمیں اُسی کا حق ہی نہیں وہ خاص اُسی کا حق ہی ۱۲ ع یعنی یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہی مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں کہ تابعی صحابی کا نام نہ لیوے اور آپ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے اور کہے کہ آپ نے ایسا کہا یا ایسا کیا ۱۲ ع شریح آپ قاضی ہیں ستر برس تک حکومت کی نسب یہ ہی شریح بن الحارث بن قیس کوفی نخعی۔ ثقہ ہیں۔ اور بعض نے صحابی سے شمار کیا ہی عمر آپکی ۱۰۸ برس کی تھی ۱۲۔

عن ابیہا وابی ہریرۃ وعائشۃ وانس وعبداللہ بن عمرو حدیث ایاس حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اکثر اہل العلم انہم کرہوا بیع الماء وہو قول ابن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق وقد رخص بعض اہل العلم فی بیع الماء منہم الحسن البصری **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنع فضل الماء لیمنع بہ الکلاء ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراہیۃ عسب الفحل **حدثنا** احمد بن منیع وابو عمار قالا ثنا اسمٰعیل ابن علیۃ ثنا علی بن الحکم عن نافع عن ابن عمر قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل وفی الباب عن ابی ہریرۃ وانس وابی سعید حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم وقد رخص قوم فی قبول الکرامۃ علی ذلک **حدثنا** عبدۃ بن عبداللہ الخزاعی البصری ثنا یحیی بن اٰدم عن ابراہیم بن حمید الرؤاسی عن ہشام بن عروۃ عن محمد بن ابراہیم التیمی عن انس بن مالک ان رجلا من کلاب سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل فنہاہ فقال یا رسول اللہ انا نطرق الفحل فنکرم فرخص لہ فی الکرامۃ ہذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث ابراہیم بن حمید عن ہشام بن عروۃ **باب** ما جاء فی ثمن الکلب **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن شہاب

اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت کی ہی اور ایاس کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے کہ تحقیق اُنھون نے مکروہ[ف۱] رکھا ہی بیچنا پانی کا اور یہی ہی قول ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ پانی کا بیچنا جائز ہی اُنھین مین سے ہین حسن بصری **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ منع کیا جاوے فاضل پانی کے لینے سے تاکہ زیادتی گھاس مین نقص نہ ہو یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** نر کا جست کروانا مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور ابو عمار نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن علیہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے علی بن حکم نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ منع فرمایا نبی[ف۲] صلے اللہ علیہ وسلم نے جست کروانے نر کے سے اور اس باب مین ابی ہریرہ اور انس اور ابی سعید سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور تحقیق اجازت دی ہی ایک قوم نے بیچ قبول کرنے انعام کے اوپر اُسکے **حدیث** کی ہم سے عبدہ بن عبداللہ خزاعی بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن آدم نے ابراہیم بن حمید رواسی سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے محمد بن ابراہیم تیمی سے اُسنے انس بن مالک سے کہ ایک مرد نے قبیلے کلاب کے سے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جست کروانے نر کے سے (یعنی اسکے مادہ پر چھوڑنے کی اُجرت سے) پس منع فرمایا آپ نے اُسکو سوا سنے پھر عرض کی کہ یا حضرت ہم عاریتًا دیتے ہین نر کو پھر انعام دیے جاتے ہین یعنی کچھ اُجرت ہم نہین ٹھہراتے یونھین بطریق انعام کے ہمین دیتے ہین پس اجازت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو بیچ لینے انعام کے یہ حدیث حسن غریب ہی۔ نہین پہچانتے ہم اِس حدیث کو مگر ابراہیم بن حمید سے اُسنے ہشام بن عروہ سے **باب** کتّے کی قیمت لینے کا بیان **حدیث** کی ہم قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے

ف۱ مواشی کو گھاس وہان چراتے ہین جہان پانی ہوتا ہی پس اگر پانی پلانے سے جانور کو منع کیا تو گویا گھاس سے منع کیا کہ بدون پانی کے گھاس کوئی جانور نہین کھا سکتا پس اگر اپنے مواشی کے پانی پینے سے پانی زیادہ نہو تو اسکو منع کرے اور یہ نہی بعض کے نزدیک مکروہ تحریمی ہی اور بعض کے نزدیک تنزیہی ہی ۱۲ ف۲ یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا خواہ کچھ اور کسی کو دے مادہ پر چھوڑنے کے لیے اور اسکی اجرت لے اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اسمین جہالت ہی نر کبھی جست کرتا ہی کبھی نہین کرتا اور کبھی مادہ حاملہ ہوتی ہی اور کبھی نہین ہوتی اور یہ اجرت اکثر فقہا اور صحابہ کے نزدیک حرام ہی اور اگر عاریتًا دیوے تو مستحب ہی اور اگر وہ کچھ بطور انعام کے بلا تعین اس کے دیوے تو درست ہی ۱۲

حاشیہ متعلق صفحہ ۳۹۹ ف۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتّے کا بیچنا درست نہین اور یہی ہی مذہب امام شافعی اور جمہور علما کا کہ کتّے کا بیچنا درست نہین خواہ معلّم ہو یا غیر معلّم خواہ جائز ہو پالنا اس کا یا نہو اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ جائز ہی بیچنا اس کتّے کا کہ اسمین نفع ہو اور واجب ہی قیمت اسکی تلف کرنے والے پر ۱۲ طیبی ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ سنگی لگانے کی مزدوری مکروہ ہی ف۳ اس بلی کا بیچنا منع ہی کہ جسمین کوئی نفع نہو اور اگر اسمین نفع ہو تو جمہور کے نزدیک بیچنا اسکا اور مول لینا اسکا حلال ہی۔ مگر بعض ۲

حدثنا سعید بن عبد الرحمن المخزومی وغیر واحد قالوا ثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن ابی بکر بن عبد الرحمن عن ابی مسعود الانصاری قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ثمن الکلب ومهر البغی وحلوان الکاهن هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن رافع ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن یحیی بن کثیر عن ابراهیم بن عبد الله بن قارظ عن السائب بن یزید عن رافع ابن خدیج ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کسب الحجام خبیث ومهر البغی خبیث وثمن الکلب خبیث وفی الباب عن عمر وابن مسعود وجابر وابی هریرة وابن عباس وابن عمر وعبد الله بن جعفر حدیث رافع حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم کرهوا ثمن الکلب وهو قول الشافعی واحمد واسحٰق وقد رخص بعض اهل العلم فی ثمن کلب الصید **باب** ماجاء فی کسب الحجام **حدثنا** قتیبة عن مالک بن انس عن ابن شهاب عن ابن محیصة اخی بنی حارثة عن ابیه انه استاذن النبی صلی الله علیه وسلم فی اجارة الحجام فنهاه عنها فلم یزل یساله ویستاذنه حتی قال اعلفه ناضحک واطعمه رقیقک وفی الباب عن رافع بن خدیج وابی جحیفة وجابر والسائب حدیث مُحَیِّصَةَ حدیث حسن والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وقال احمد ان سالنی حجام نهیته واخذ بهذا الحدیث **باب** ماجاء من الرخصة فی کسب الحجام **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید قال سئل انس عن کسب الحجام فقال انس احتجم رسول الله صلی الله علیه وسلم وحجمه ابو طیبة فامر له بصاعین من طعام وکلم اهله فوضعوا عنه من خراجه وقال ان افضل ما تداویتم به الحجامة او ان من امثل دوائکم الحجامة وفی الباب عن علی وابن عباس وابن عمر حدیث انس حسن صحیح وقد رخص بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم فی کسب الحجام وهو قول الشافعی **باب** ماجاء فی کراهیة ثمن الکلب والسنور **حدثنا**

ح اور حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی وغیرہ نے کہا انھون نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی بکر بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی مسعود انصاری سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور خرچی عورت زنا کرنے والی کے سے اور شیرینی اور اُجرت کاہن کی سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابراہیم بن عبد اللہ بن قارظ سے اُسنے سائب بن یزید سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسب سینگی لگانیوالیکا پلید ہی اور خرچی عورت زانیہ کی حرام ہی اور مول کتے کا حرام ہی اور اس باب مین عمر اور ابن مسعود اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبد اللہ بن جعفر سے بھی روایت ہی اور رافع کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسیپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہین کہ مول کتے کا مکروہ ہی۔ اور یہی ہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ شکاری کتے کا مول درست ہی **باب** سینگی لگانے والے کی کمائی کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے ابن شہاب سے اسنے ابن محیصہ بنی حارثہ کے بھائی سے اُسنے اپنے باپ سے کہ اُسنے اجازت چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کھینچنے کے سو منع فرمایا آپ نے اُسکو اُس سے سو ہمیشہ سوال کرتا آپ سے اور اذن چاہتا۔ یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ کھلا اُس سے اونٹ اپنے کو اور کھلا اس سے غلام اپنے کو اور اس باب مین رافع ابن خدیج اور ابی جُحیفہ اور جابر اور سائب رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہی اور محیصہ کی حدیث حسن ہی اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور احمد نے کہا کہ اگر پوچھے مجھ سے سینگی لگانے والا تو منع کرونمین اُسکو اور دلیل پکڑی ساتھ اس حدیث کے **باب** سینگی لگانے کی اُجرت درست ہی **حدیث** بیان کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے کہا پوچھے گئے انس کمائی سینگی لگانے والے کی سے سو انس نے کہا کہ سینگی لگوائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سینگی لگائی آپکو ابو طیبہ نے سو نبی صلعم نے حکم کیا اُسکے لیے دو صاع طعام دینے کا اور کلام کیا نبی صلعم نے اُسکے مالکون سے۔ پس معاف کیا انھون نے خراج اسکے سے اور فرمایا کہ افضل یا مثل اس چیز کا کہ علاج کرتے ہو تم ساتھ اُسکے سینگی لگانا ہے۔ اور اس باب مین ابن عباس اور علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہی اور انس کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق اجازت دی ہی بعض اہل علم نے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے حجام کی اجرت مین یہ قول شافعی کا ہی **باب** کتے اور بلّی کا مول مکروہ ہی **حدیث** کی ہم سے

صحابہ اور بعض تابعین سے اسکی کراہت مروی ہی ۱۲ الطیبی

علی بن حجر و علی بن خشرم قالا ثنا عیسی بن یونس عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب والسنور ھذا حدیث فی اسنادہ اضطراب وقد روی ھذا الحدیث عن الاعمش عن بعض اصحابہ عن جابر واضطربوا علی الاعمش فی روایۃ ھذا الحدیث وقد کرہ قوم من اھل العلم ثمن الھر ورخص فیہ بعضھم وھو قول احمد واسحٰق وروی ابن فضیل عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر ھذا الوجہ **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا عبد الرزاق ثنا عمر بن زید الصنعانی عن ابی الزبیر عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الھر وثمنہ ھذا حدیث غریب وعمر بن زید لا نعرف کبیر احد روی عنہ غیر عبد الرزاق **باب حدثنا** ابوکریب ثنا وکیع عن حماد بن سلمۃ عن ابی المھزم عن ابی ھریرۃ قال نہی عن ثمن الکلب الا کلب الصید ھذا حدیث لا یصح من ھذا الوجہ وابو المھزم اسمہ یزید بن سفیان وتکلم فیہ شعبۃ بن الحجاج وروی عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا ولا یصح اسنادہ ایضا

باب ماجاء فی کراھیۃ بیع المغنیات **حدثنا** قتیبۃ ثنا بکر بن مضر عن عبید اللہ ابن زحر عن علی بن یزید عن القاسم عن ابی امامۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبیعوا القینات ولا تشتروھن ولا تعلموھن ولا خیر فی تجارۃ فیھن وثمنھن حرام فی مثل ھذا انزلت ھذہ الآیۃ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ الی آخر الآیۃ وفی الباب عن عمر بن الخطاب حدیث ابی امامۃ انما نعرفہ مثل ھذا من ھذا الوجہ وقد تکلم بعض اھل العلم فی علی بن یزید وضعفہ وھو شامی

علی بن حجر اور علی بن خشرم نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اُسنے ابو سفیان سے اُسنے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مول کتے اور بلی کے سے۔ اور اس حدیث کی اسناد مین اضطراب ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث اعمش سے بعض اصحاب اُنکے نے جابر سے۔ اور اضطراب کیا ہی اُنھوں نے اعمش پر بیچ روایت اس حدیث کے اور ایک جماعت اہل علم کہتے ہین کہ مول بلی کا مکروہ ہے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ درست ہی اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا اس طریق کے **حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن زید صنعانی نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے بلی کے سے اور مول اُسکے سے یہ حدیث غریب ہی۔ اور عمر بن زید نہین جانتے ہم کسی بڑے کو کہ روایت کی ہو اُس سے سوا عبد الرزاق کے **باب حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حماد بن سلمہ سے اُسنے ابی مہزم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا آپ نے مول کتے کے سے مگر کتا شکار کا۔ اور یہ حدیث اسوجہ سے صحیح نہین اور ابو مہزم کا نام یزید بن سفیان ہی اور کلام کیا اُسمین شعبہ بن حجاج نے اور روایت کی گئی ہی جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ اور نہین صحیح ہی اسناد اُسکی بھی **باب** گانے والی لونڈیون کو بیچنا مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن مضر نے عبد اللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُس نے قاسم سے اُسنے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچو لونڈی گانے والی کے تئین اور نہ خریدو اُن کو۔ اور نہ سکھاؤ لونڈیون کو گانا۔ اور نہین بہتری ہی بیچ سوداگری اُن کی کے۔ اور مول انکا حرام ہی ایسی ہی مثال کے مسائل کے لیے یہ آیت اُتری اور بعضے آدمیون مین سے وہ ہین کہ مول لیتے ہین کھیل کی بات تاکہ گمراہ کرے راہ اللہ کی سے آخر آیت تک اور اس باب مین عمر بن خطاب سے بھی روایت ہی اور نہین جانتے ہم حدیث ابو امامہ کو مگر اسی وجہ سے اور تحقیق کلام کیا ہے بعض اہل علم نے بیچ حق علی بن یزید کے اور ضعیف کہا ہے اُسکو اور وہ شامی ہی۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا گانے والی لونڈیون کا صحیح نہین۔ اور جمہور کے نزدیک بیچنا ان کا صحیح ہی اور حدیث باوجود ضعیف ہونیکے مؤول ہی اور کھیل کی بات سے مراد گانا اور آوازین حرام ہین کہ باز رکھین ذکر اللہ سے پس داخل ہین اُنمین کہانیاں اور جھوٹی باتین اور خرافات بکنا اور ٹھٹھے کی باتین۔ اور سیکھنا موسیقی وغیرہ کا ۱۲ ع

باب ماجاء فی کراهیة ان یفرق بین الاخوین او بین الوالدة وولدها فی البیع **حدثنا** عمر بن حفص الشیبانی ثنا عبد الله بن وهب اخبرنی حیی بن عبد الله عن ابی عبد الرحمٰن عن ابی ایوب قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من فرق بین والدة وولدها فرق الله بینه وبین احبته یوم القیٰمة هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی ثنا عبد الرحمٰن بن مهدی عن حماد بن سلمة عن الحجاج عن الحکم عن میمون بن ابی شبیب عن علی قال وهب لی رسول الله صلی الله علیه وسلم غلامین اخوین فبعث احدهما قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی ما فعل غلامك فاخبرته فقال رده رده هذا حدیث حسن غریب وقد کره بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم التفریق بین السبی فی البیع ورخص بعض اهل العلم فی التفریق بین المولدات الذین ولدوا فی ارض الاسلام والقول الاول اصح وروی عن ابراهیم انه فرق بین والدة وولدها فی البیع فقیل له فی ذلك فقال انی قد استاذنتها فی ذلك فرضیت. **باب** ماجاء فی من یشتری العبد ویستغله ثم یجد به عیبا **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عثمان بن عمر وابو عامر العقدی عن ابن ابی ذئب عن مخلد بن خفاف عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی ان الخراج بالضمان هذا حدیث حسن وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه والعمل علی هذا عند اهل العلم **حدثنا** ابو سلمة یحیی بن خلف ثنا عمر بن علی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قضی ان الخراج بالضمان وهذا حدیث صحیح غریب من حدیث هشام بن عروة واستغرب محمد بن اسمٰعیل هذا الحدیث من حدیث عمر بن علی وقد روی مسلم بن خالد الزنجی هذا الحدیث عن هشام بن عروة ورواه جریر عن هشام ایضا وحدیث جریر یقال تدلیس دلس فیه جریر لم یسمعه من هشام بن عروة وتفسیر الخراج بالضمان هو الرجل الذی یشتری العبد فیستغله ثم یجد به عیبا فیرده علی البائع فالغلة

باب مکروہ ہی یہ کہ جدائی ڈالی جاوے درمیان دو بھائیون کے یا درمیان ماں اور بیٹے کے بیچ بیع کے **حدیث** کی ہم سے عمر بن حفص شیبانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حیی بن عبد اللہ نے ابی عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی ایوب سے کہا سُنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے۔ جو شخص کہ جدائی ڈالے درمیان ماں اور بیٹے اسکے کے جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ درمیان اُسکے اور درمیان محبوبون اسکے کے دن قیامت کے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی عبد الرحمٰن بن مہدی نے حماد بن سلمہ سے اُسنے حجاج سے اُسنے حکم سے اُسنے میمون بن ابی شبیب سے اُسنے علی سے کہا کہ بخشے مجکو حضرت صلعم نے دو غلام کہ بھائی تھے وہ آپسمین پس بیچا مین نے ایک کو انمین سے سو فرمایا مجکو نبی صلعم نے کہ اے علی کیا ہوا غلام تیرا (یعنی جسکو مین نے بیچ ڈالا تھا) پس خبر دی مین نے آپکو اُس سے سو فرمایا پھیر لے اُسکو پھیر لے اُسکو یہ حدیث حسن غریب ہی اور بعض اہل علم حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جدائی ڈالنی درمیان قیدیون کے بیچ بیع کے مکروہ ہی اور رخصت دی بعض اہل علم نے بیچ جدا کرنیکے درمیان مولدات کے کہ پیدا ہوئے ہیچ زمین اسلام کے اور قول اول زیادہ صحیح ہی اور ابراہیم سے مروی ہی کہ اُسنے جدائی ڈالی درمیان ماں اور بیٹے اُسکے کے بیچ بیع کے سو کسی نے اسپر اعتراض کیا سو اُسنے کہا کہ مین نے اذن چاہا تھا اسمین اُسکی ماں سے سو راضی ہوئی وہ اس بات پر **باب** جو شخص کہ خریدے غلام اور لے کمائی اُسکی پھر پائے اُسمین کوئی عیب تو کیا کرے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عثمان بن عمر اور ابو عامر عقدی نے ابن ابی ذئب سے اُسنے مخلد بن خفاف سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے کہ حضرت صلعم نے حکم کیا کہ خراج سبب ضمانت کا ہی یعنی جو چیز جسکی ضمان مین آئی وہی اسکے نفع کا مستحق ہی یہ حدیث حسن ہی اور یہ کئی وجہ سے مروی ہی عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے **حدیث** کی ہمسے ابو علی یحیی بن خلف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن علی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلعم نے حکم کیا یہ کہ خراج بسبب ضمان کے ہی اور یہ حدیث صحیح غریب ہی حدیث ہشام بن عروہ سے اور غریب کہا اسکو بخاری نے حدیث عمر بن علی سے اور تحقیق روایت کی مسلم بن خالد زنجی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اور روایت کیا اسکو جریر نے ہشام سے بھی اور کہا جاتا ہی کہ جریر کی حدیث مدلس ہی تدلیس کی ہی اسمین جریر نے نہین سنا اُسنے ہشام بن عروہ سے اور تفسیر خراج بالضمان کی یہ ہی کہ ایک مرد خریدے غلام پھر لے کمائی اُسکی پھر پاوے اُسمین کوئی عیب یعنے عیب قدیمی پس رد کرے اُسکو اوپر بیچنے والے کے پس کمائی اُسکی

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا لونڈی بونکا صحیح نہین اور جمہور کے نزدیک بیچنا انکا صحیح ہی اور حدیث باوجود ضعیف ہونے کے مؤول ہی اور کھیل کی بات سے مراد گانا آواز مین

للمشتری لان العبد لوهلك هلك من مال المشتری ونحو هذا من المسائل یکون فیه الخراج بالضمان **باب** ماجاء من الرخصة فی کل الثمرة للمار بها **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابی الشوارب ثنا یحیی بن سلیم عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من دخل حائطا فلیاکل ولا یتخذ خبنة وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وعباد بن شرحبیل ورافع بن عمرو وعمیر مولی ابی اللحم وابی هریرة حدیث ابن عمر حدیث غریب لا نعرفه من هذا الوجه الا من حدیث یحیی بن سلیم وقد رخص فیه بعض اهل العلم لابن السبیل فی اکل الثمار وکرهه بعضهم الا بالثمن **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابن عجلان عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب منه من ذی حاجة غیر متخذ خبنة فلا شیء علیه هذا حدیث حسن **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث الخزاعی ثنا الفضل بن موسی عن صالح بن ابی جبیر عن ابیه عن رافع بن عمرو قال کنت ارمی نخل الانصار فاخذونی فذهبوا بی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رافع لم ترمی نخلهم قال قلت یا رسول الله الجوع قال لا ترم وکل ما وقع اشبعك الله وارواك هذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** ماجاء فی النهی عن الثنیا **حدثنا** زیاد بن ایوب البغدادی ثنا عباد بن العوام اخبرنی سفیان بن حسین عن یونس بن عبید عن عطاء عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة والثنیا الا ان تعلم هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه من حدیث یونس بن عبید عن عطاء عن جابر **باب** ماجاء فی کراهیة بیع الطعام حتی یستوفیه

واسطے خریدار کے ہی اسلیے کہ اگر غلام ہلاک ہوتا ہی تو ضائع ہوتا مال خریدار کا اور اس قسم کے مال مین نفع بعوض ضمان کے ہی **باب** مسافر کے لیے راستے مین باغ کا میوہ کھانا درست ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سلیم نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص داخل ہووے کسی باغ مین تو چاہیے کہ کھاوے اور نہ باندھ لیجاوے[1] اس باب مین عبد اللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع بن عمرو اور عمیر مولی ابی اللحم اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور ابن عمر کی حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو اسوجہ سے مگر حدیث یحییٰ بن سلیم سے اور تحقیق اجازت دی ہی بیچ اسکے بعض اہل علم نے واسطے مسافر کے بیچ کھانے میوے کے اور بعضے کہتے ہین کہ کھانا اُسکا مکروہ ہی مگر قیمت سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے لیث ابن عجلان نے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے میوے لٹکے ہووے سے فرمایا جو شخص کہ کھاوے اُس سے بسبب حاجت (بھوک) کے اور نہ باندھ لے تو کچھ ہرج نہین یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث خزاعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن موسی نے صالح بن ابی جبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے رافع بن عمرو سے کہ تھا مین پتھر پھینکتا انصار کی کھجوروں پر سو پکڑا انھون نے مجکو اور لے گئے پاس نبی صلعم کے سو فرمایا حضرت نے کہ اے رافع کیون پتھر پھینکتا تھا اُنکی کھجوروں پر مین نے کہا یا حضرت بھوک سے فرمایا نہ پھینک پتھر اُنپر بلکہ جو زمین پر گرے ہوں اُنکو کھا پیٹ بھر دیگا تیرا اُس کے اللہ اور آسودہ کر دیگا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی **باب** بیع سے استثنا کرنا منع ہی **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب بغدادی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عوام نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن حسین نے یونس بن عبید سے اُسنے عطا سے اُسنے جابر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت اور مخابرت[2] اور استثنار کرنے سے مگر یہ کہ جانا جاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اسوجہ سے یعنی حدیث یونس بن عبید سے اُسنے عطا سے اُسنے جابر سے **باب** غلے کا بیچنا منع ہی یہانتک کہ قبض کرے۔

---

[1] یہ حکم موافق عادت کے ہی اور مدار اسکا عرف اور عادت پر ہی جہان جس چیز کی اجازت ہوگی لینا اسکا درست ہوگا اور جہان اجازت نہوگی لینا درست نہین ۱۲

[2] مخابرت کے معنی کرایہ دینا زمین کا حصہ معین پر جیسے تہائی یا چوتھائی یعنے ایک شخص اپنی زمین کسی کو بایں شرط دے کہ اسمین بووے جوتے اور کاشتکاری کرے اور جو اسمین پیدا ہو اسمین سے تہائی یا چوتھائی مجکو دینا اس سے منع فرمایا کہ اسمین جہالت اجرت کی ہی اور معدوم ہی اور مخابرت کو بھی کہتے ہین اس مخابرت مین تخم بونے والے کا ہوتا ہی اور مزارعت مین مالک کا اور مزارعت امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہین اور صاحبین کے نزدیک درست ہی اور فتوی بھی اسی پر ہی اور استثنار کے معنے یہ ہین کہ کہے کہ بیچی ۱۲

حدثنا قتیبۃ ثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ قال ابن عباس واحسب کل شئی مثلہ وفی الباب عن جابر وابن عمر حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم کرھوا بیع الطعام حتی یقبضہ المشتری وقد رخص بعض اھل العلم فی من ابتاع شیئا مما لا یکال ولا یوزن من ما لا یوکل ولا یشرب ان یبیعہ قبل ان یستوفیہ وانما التشدید عند اھل العلم فی الطعام ھو قول احمد واسحٰق **باب** ماجاء فی النھی عن البیع علی بیع اخیہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا یخطب بعضکم علی خطبۃ بعض وفی الباب عن ابی ھریرۃ وسمرۃ حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یسوم الرجل علی سوم اخیہ ومعنی البیع فی ھذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند بعض اھل العلم ھو السوم **باب** ماجاء فی بیع الخمر والنھی عن ذلک **حدثنا** حمید بن مسعدۃ نا المعتمر بن سلیمٰن قال سمعت لیثا یحدث عن یحیی بن عباد عن انس عن ابی طلحۃ انہ قال یا نبی اللہ انی اشتریت خمرا لایتام فی حجری قال اھرق الخمر واکسر الدنان وفی الباب عن جابر وعائشۃ وابی سعید وابن مسعود وابن عمر وانس حدیث ابی طلحۃ روی الثوری ھذا الحدیث عن السدی عن یحیی بن عباد عن انس ان ابا طلحۃ کان عندہ وھذا اصح من حدیث اللیث **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سفیان عن السدی عن یحیی بن عباد عن انس بن مالک قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایتخذ الخمر خلا قال لا ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد اللہ بن منیر قال سمعت ابا عاصم عن شبیب بن بشر عن انس بن مالک

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کہ خریدے غلہ پس نہ بیچے اُسکو یہانتک کہ قبضہ کرے اُسپر ابن عباس نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ ہر چیز مین (نہ صرف غلہ مین) یہی حکم ہے۔ اس باب مین جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہین کہ غلہ کا بیچنا مکروہ[۱] ہے یہانتک کہ قبض کرے اُسکو خریدنے والا۔ اور بعض اہل علم نے اجازت دی ہے بیچ اسکے کہ جو چیز کھانے پینے کی نہو خواہ وہ کیلی ہو یا وزنی قبل قبضہ کے بیچے تو جائز ہے اور یہ تشدید تو کھانے کی چیزین ہے اہل علم کے نزدیک یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** اپنے بھائی کے بیچنے پر بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بیچے بعض تمہارا اوپر بیچنے[۲] بعض کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بعض کے اور اس باب مین ابی ہریرہ اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور نبی صلعم سے مروی ہے کہ فرمایا کہ نہ چکاوے آدمی اوپر چکانے بھائی اپنے کے اور بیع کے معنے چکانا ہے۔ اس حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک بعض اہل علم کے چکانا **باب** شراب کا بیچنا منع ہے **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اُسنے کہا سُنا مین نے لیث سے حدیث بیان کرتا تھا یحیی بن عباد سے اُسنے انس سے اُسنے ابی طلحہ سے کہ اُسنے کہا کہ یا حضرت تحقیق مین نے خریدی تھی شراب واسطے تیموں کے کہ میری پرورش مین ہین یعنے سرکہ بنانے کے فرمایا پھینک دے شراب کو اور توڑ ڈال شراب کے برتن کو[۳] اس باب مین جابر اور عائشہ اور ابی سعید اور ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے اور ابی طلحہ کی حدیث کو ثوری نے روایت کیا ہے سدی سے اُسنے یحیی بن عباد سے اُسنے انس سے کہ تحقیق ابو طلحہ تھا نزدیک اُسکے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے لیث کی حدیث سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سدی سے اُسنے یحیی بن عباد سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا شراب کا سرکہ بنایا جاوے فرمایا نہین یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن منیر نے اُسنے کہا سنا مین نے ابا عاصم سے کہ روایت کرتا تھا شبیب بن بشر سے اُسنے روایت کی انس بن مالک سے

[۱] بیچنا کسی چیز کا پہلے قبض کے جائز نہین نزدیک شافعی اور محمد کے خواہ وہ چیز عقار یعنی زمین ہو خواہ وہ چیز منقول ہو اور امام مالک کے نزدیک جائز نہین بیچنا غلہ کا پہلے قبض کے اور باقی چیزون کا بیچنا درست ہے اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہے نہ منقول کا اور امام احمد کا بھی ظاہر قول یہی ہے ۱۲ ع

[۲] یعنی ایک شخص نے ایک چیز بیع خیار کر کے لی اور دوسرا ایک شخص کہے لینے والے کو کہ فسخ کر اس بیع کو مین تیرے ہاتھ ایسی ہی چیز اس سے سستی مول کو دونگا اس سے منع فرمایا۔ اور یا مراد اس سے بیع بخشش ہے ۱۲ ع ح [۳] خریدنا شراب کا پہلے حرام ہونے اُسکے سے تھا اور پوچھنا اُسکے حکم کا بعد حرام ہونے اسکے کے تھا

[۳] اور شراب کے باسن توڑ دینے کا اسواسطے حکم فرمایا کہ نجاست اسمین اثر کر گئی تھی یا واسطے مبالغہ کے ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہین اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک شراب کا سرکہ بنانا جائز ہے اور یہ حدیث ظاہر اُنکے مذہب کے خلاف ہے ۱۲

قال لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الخمر عشرة عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها وبائعها واکل ثمنها والمشتری لها والمشتراة له هذا حدیث غریب من حدیث انس وقد روی نحو هذا عن ابن عباس وابن مسعود وابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی احتلاب المواشی بغیر اذن الارباب **حدثنا** ابو سلمة یحیی بن خلف ثنا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا اتی احدکم علی ماشیة فان کان فیها صاحبها فلیستاذنه فان اذن له فلیحتلب ولیشرب وان لم یکن فیها احد فلیصوت ثلثا فان اجابه احد فلیستاذنه فان لم یجبه احد فلیحتلب ولیشرب ولا یحمل وفی الباب عن ابن عمر وابی سعید حدیث سمرة حدیث حسن غریب صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وبه یقول احمد واسحق وقال علی بن المدینی سماع الحسن من سمرة صحیح وقد تکلم بعض اهل الحدیث فی روایة الحسن عن سمرة وقالوا انما یحدث عن صحیفة سمرة **باب** ما جاء فی بیع جلود المیتة والاصنام **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفتح وهو بمکة یقول ان الله ورسوله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول الله ارأیت شحوم المیتة فانه یطلی به السفن ویدهن بها الجلود ویستصبح بها الناس قال لا هو حرام ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عند ذلک قاتل الله الیهود ان الله حرم علیهم الشحوم فاجملوه ثم باعوه فاکلوا ثمنه وفی الباب عن عمر وابن عباس حدیث جابر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم

کہا کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مقدمہ میں دس شخصوں کو شراب کے نچوڑنے والے[1] اور نچڑوانے والے کو اور پینے والے کو اور اٹھانے والے کو اور جسکے لیے اٹھائی جاوے اور پلانے والے کو اور بیچنے والے کو اور اُسکے مول کھانے والیکو اور اُسکے مول لینے والیکو اور جسکے لیے خریدی جاوے یہ حدیث غریب ہی حدیث انس کی سے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہی مثل اسکے ابن عباس اور ابن عمر اور ابن مسعود سے اُنھون نے روایت کی ہی نبی صلعم سے **باب** بدون اذن مالک کے چارپایون کا دودھ دُہنا جائز ہی یا نہین **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یحیی بن خلف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب آوے ایک تمھارا اوپر مواشی کے سو اگر ہو انمین مالک اُنکا تو چاہیے کہ اجازت لے اُس سے پس اگر اجازت دے تو دودھ دُوہے اور پیوے اور اگر نہو انمین کوئی تو آواز دے تین بار سو اگر جواب دے اُسکو کوئی تو چاہیے کہ اذن لے اُس سے اور اگر نہ جواب دے اُسکو کوئی تو چاہیے کہ دودھ دوہے اور پی لے اور نہ اٹھاوے ساتھ اپنے گھر لیجانے کے لیے اور اس باب مین ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہی اور سمرہ کی حدیث حسن صحیح اور غریب ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہی احمد اور اسحاق۔ اور کہا علی بن مدینی نے کہ سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بعض اہل حدیث نے بیچ روایت حسن کے جو سمرہ سے ہی اور کہتے ہین کہ سوا اسکے نہین کہ حدیث کرتا ہے وہ کتاب سمرہ سے (یعنی سماعاً حدیث نہین بیان کرتا ہی بلکہ کتاب سے نقل بیان کرتا ہی) **باب** مردار کے چمڑون اور بتون کے بیچنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے عطاء بن ابی رباح سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے اُسنے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سال فتح مکہ کے اور آپ مکہ مین تھے فرماتے تھے کہ اللہ اور اُسکے رسول نے حرام کیا بیچنا شراب اور مردار اور سور اور بتون کا سو کہا گیا کہ یا حضرت خبر دو ہمکو مردار کی چربی کے حال سے کہ اُس سے کشتی اور چمڑے مین [illegible] چکناہٹ کے لیے اور چراغ مین جلاتے ہین۔ پس فرمایا نہین جائز ہی۔ نفع اٹھانا ساتھ اُسکے حرام ہی پھر فرمایا نبی صلعم نے کہ لعنت کرے اللہ یہود پر کہ تحقیق اللہ نے جبکہ حرام کین اُنپر چربیان جانورونکی تو پگھلاتے چربی کو پھر بیچتے اسکو پھر کھاتے مول اسکا اور اس باب مین عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہی اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے

[1] نچوڑنے والا وہ ہی کہ جو شیرہ انگور کا نچوڑے شراب بنانے کے لیے خواہ اپنے واسطے نچوڑے خواہ کسی اور کے واسطے اور اسیطرح نچڑوانے والا خواہ اپنے واسطے نچڑوائے خواہ کسی اور کے واسطے اور بیچنے والے کو اگرچہ وکیل ہو یا دلال ہو اور جو کہ بیچے انگور نچوڑنے والے کے ہاتھ اور مول لے اُسکا پس وہ زیادہ تر لائق ہی ۱۲ ح

[illegible] سوا سے چمڑے کے دباغت دیے گئے سے اور بس سوا ان کین عیدی پر جاوے سے اُسکا جلانا ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہی ۱۲ ح ع

باب ماجاء فی کراھیة الرجوع من الھبة **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی ثنا عبدالوھاب الثقفی ثنا ایوب عن عکرمة عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لنا مثل السوء العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ وفی الباب عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لایحل لاحد ان یعطی عطیة فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ **حدثنا** بذلک محمد بن بشار ثنا محمد بن عدی عن حسین المعلم عن عمرو بن شعیب انہ سمع طاؤسا یحدث عن ابن عمر وابن عباس یرفعان الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم قالوا من وھب ھبة لذی رحم محرم فلیس لہ ان یرجع فی ھبتہ ومن وھب ھبة لغیر ذی رحم محرم فلہ ان یرجع فیھا مالم یثبت منھا وھو قول الثوری وقال الشافعی لایحل لاحد ان یعطی عطیة فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ واحتج الشافعی بحدیث عبداللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لایحل لاحد ان یعطی عطیة فیرجع فیھا الا الوالد فیما یعطی ولدہ **باب** ماجاء فی العرایا والرخصة فی ذلک **حدثنا** ھناد ثنا عبدة عن محمد بن اسحٰق عن نافع عن ابن عمر عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلة والمزابنة الا انہ قد اذن لاھل العرایا ان یبیعوھا بمثل خرصھا وفی الباب عن ابی ھریرة وجابر حدیث زید بن ثابت ھکذا وروی محمد بن اسحٰق ھذا الحدیث وروی ایوب وعبیداللہ بن عمر ومالک بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المحاقلة والمزابنة

باب بخشی ہوئی چیز کو پھیر لینا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق ہمکو مثل برے پھیرنے والے کے اپنے ہبہ میں یعنی ایک چیز کسی کو دیکر پھیر لینے والا مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے قے اپنی۔ اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حلال ہے کسی کو کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے اُس سے یعنی دیکر پھیر لے مگر باپ کو کہ بیٹے اپنے کو پھر پھیرے تو یہ پھیر لینا اُسکا درست ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حسین معلم سے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے سنا طاؤس سے کہ ابن عمر اور ابن عباس مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ جو شخص کہ بخشے کوئی چیز واسطے ذی رحم محرم اپنے کے تو نہیں جائز ہے اسکو یہ کہ رجوع کرے بیچ ہبہ اپنے کے اور جو شخص کہ بخشے کوئی چیز واسطے غیر ذی رحم کے تو درست ہے اسکو یہ کہ رجوع کرے جبتک کہ نہ بدلا دیا جاوے اُس سے اور یہی ہے قول ثوری کا۔ اور شافعی نے کہا کہ نہیں جائز کسی کو یہ کہ بخشے کوئی چیز پھر رجوع کرے بیچ اُسکے مگر باپ بیٹے اپنے سے اور دلیل پکڑی ہے شافعی نے ساتھ حدیث ابن عمر کے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں جائز کسی کو کہ بخشے کوئی چیز اور پھر رجوع کرے اُسمیں مگر باپ بیٹے اپنے سے **باب** عرایا اور اُسکے جائز ہونیکا بیان **حدیث** کی ہمسے ھناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے مگر یہ کہ اجازت دی آپنے عرایا میں کہ بیچیں اُس میوے کو درخت پر ساتھ اندازہ کرنے اُسکے کے حالت خشک ہونے میں یعنی اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونے کے کسقدر رہیگا اسقدر خشک کھجوریں دیکر لیلے۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے۔ اور اسیطرح روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث اور روایت کی ایوب اور عبداللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ تحقیق منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے

لہ امام شافعی کے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست نہیں مگر باپ کو درست ہے بیٹے کے ہبہ سے رجوع کرنا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ باپ کو بھی اپنے بیٹے سے رجوع کرنا درست نہیں ۱۲ع ۵ لہ عریہ اُس کھجور کو کہتے ہیں کہ عاریتاً محتاج کو دیجاوے کھانے کے لیے تو مطلب یہ ہے کہ بعضے شخص اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت میوہ دار کسی محتاج کو میوہ کھانے کے لیے للہ دیتے تھے اور معمول تھا کہ وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ باغ میں آکر بیٹھتے تھے اور اس فقیر کے آنے سے اُنکو رنج ہوتا اور نہ راضی ہوتا کہ وعدہ خلاف کرے اور ہبہ میں رجوع کرے تو اُسکو اپنے پاس سے اُسکے بدلے میں دیتے اور درخت پر میوہ آپ لیتے اُسکو درست رکھا اور یہ پانچ وسق سے کم میں درست ہے زیادہ میں نہیں ۱۲ع

وبهذا الاسناد عن ابن عمر عن زيد بن ثابت عن النبى صلى الله عليه وسلم انه رخص فى العرايا فيما دون خمسة اوسق وهذا اصح من حديث محمد بن اسحٰق حدثنا ابوكريب ثنا زيد بن حباب عن مالك عن داؤد بن حصين عن ابى سفيان مولى ابن ابى احمد عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارخص فى بيع العرايا فيما دون خمسة اوسق وكذا حدثنا قتيبة عن مالك عن داؤد بن حصين نحوه وروى هذا الحديث عن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم ارخص فى بيع العرايا فى خمسة اوسق اوفيما دون خمسة اوسق حدثنا قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارخص فى بيع العرايا بخرصها وهذا حديث حسن صحيح وحديث ابى هريرة حديث صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم منهم الشافعى واحمد واسحٰق وقالوا ان العرايا مستثنى من جملة نهى النبى صلى الله عليه وسلم اذ نهى عن المحاقلة والمزابنة واحتجوا بحديث زيد بن ثابت وحديث ابى هريرة وقالوا له ان يشترى ما دون خمسة اوسق ومعنى هذا عند بعض اهل العلم ان النبى صلى الله عليه وسلم اراد التوسعة عليهم فى هذا لانهم شكوا اليه وقالوا لا نجد ما نشترى من الثمر الا بالتمر فرخص لهم فيما دون خمسة اوسق ان يشتروها فيا كلوها رطبا حدثنا الحسن بن على الخلال ثنا ابواسامة عن الوليد بن كثير ثنا بشير بن يسار مولى بنى حارثة ان رافع بن خديج وسهل ابن ابى حثمة حدثاه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع المزابنة الثمر بالتمر الا لاصحاب العرايا فانه قد اذن لهم وعن بيع العنب بالزبيب وعن كل ثمر بخرصها هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **باب ما جاء فى كراهية النجش** حدثنا قتيبة واحمد بن منيع قالا ثنا سفيان عن الزهرى عن سعيد بن المسيب عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قتيبة يبلغ به النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تناجشوا وفى الباب

اور ساتھ اسی اسناد کے ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دی آپ نے عرایا میں جو کم ہو پانچ وسق سے جو تخمیناً تیس من انگریزی کے قریب ہوتے ہیں) اور یہ زیادہ تر صحیح ہی حدیث محمد بن اسحاق سے حدیث کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے مالک سے اُسنے داؤد بن حصین سے اُسنے ابی سفیان مولیٰ ابن ابی احمد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی بیچ بیچنے عرایا کے جو کم ہو پانچ وسق سے اسیطرح حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک سے اُسنے داؤد بن حصین سے مثل اُس کے اور روایت کی گئی ہی یہ حدیث مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے بیچ پانچ وسق کے یا فرمایا بیچ اُس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے زید بن ثابت سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے ساتھ اندازہ کرنے اُسکے کے حالت خشک ہونے میں یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث بھی حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اُنھیں میں سے ہیں امام شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنیٰ ہی جملہ نہی سے جبکہ منع فرمایا آپ نے محاقلت اور مزابنت سے اور دلیل پکڑی ہی اُنھون نے ساتھ حدیث زید بن ثابت اور ابی ہریرہ کے اور کہتے ہیں کہ جائز ہی اُسکو یہ کہ خریدے وہ چیز کہ کم ہو پانچ وسق سے اور معنی اسکا نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا فراخی اور سہولت کا اُنپر بیچ اسکے اسلیے کہ شکایت کی اُنھون نے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ نہیں پاتے ہم وہ چیز کہ خریدیں ساتھ اُسکے میوے سے مگر ساتھ خشک کھجور کے سو رخصت دی آپ نے واسطے اُنکے بیچ اس چیز کے کہ کم ہو پانچ وسق سے یہ کہ خریدیں اُسکو پس کھاوین اسکو تازہ حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابواسامہ نے ولید بن کثیر سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشیر بن یسار مولی بنی حارثہ نے کہ تحقیق رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ نے حدیث بیان کی اس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا بیع مزابنت سے یعنی بیچنے پھل تازہ سے بدلے خشک کھجور ونکے مگر واسطے اصحاب عرایا کے کہ اجازت دی آپ نے واسطے انکے اور منع فرمایا بیچنے تازہ انگور سے ساتھ خشک انگور کے اور ہر میوہ سے کہ اندازہ کرکے تخمیناً بیچا جاوے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور غریب ہی اس وجہ سے **باب** خریدار کو فریب دینے کے واسطے بیع کا مول زیادہ کرنا منع ہی حدیث کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نجشش کرو اور قتیبہ نے اپنی روایت کو حضرت سے مرفوع بیان کیا ہی اور اس باب میں

عن ابن عمر و انس حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم کرہوا النجش و النجش ان یاتی الرجل الذی یبصر السلعۃ الی صاحب السلعۃ فیستام باکثر مما تسوی و ذلک عند ما یحضرہ المشتری یرید ان یغتر المشتری بہ ولیس من رایہ الشری انما یرید ان یخدع المشتری بما یستام وہذا ضرب من الخدیعۃ قال الشافعی و ان نجش رجل فالناجش آثم فیما یصنع والبیع جائز لان البائع غیر الناجش **باب** ماجاء فی الرجحان فی الوزن **حدثنا** ہناد و محمود بن غیلان قالا ثنا وکیع عن سفیان عن سماک بن حرب عن سوید بن قیس قال جلبت انا و مخرفۃ العبدی بزا من ہجر فجاءنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فساومنا بسراویل وعندی وزان یزن بالاجر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للوزان زن و ارجح وفی الباب عن جابر و ابی ہریرۃ حدیث سوید حدیث حسن صحیح واہل العلم یستحبون الرجحان فی الوزن وروی شعبۃ ہذا الحدیث عن سماک فقال عن ابی صفوان و ذکر الحدیث **باب** ماجاء فی انظار المعسر و الرفق بہ **حدثنا** ابو کریب ثنا اسحق بن سلیمان الرازی عن داؤد بن قیس عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ یوم القیمۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ وفی الباب عن ابی الیسر و ابی قتادۃ و حذیفۃ و ابی مسعود و عبادۃ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح غریب من ہذا الوجہ **حدثنا** ہناد ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن شقیق عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوسب رجل ممن کان قبلکم فلم یوجد لہ من الخیر شئی الا انہ کان رجلا موسرا فکان یخالط الناس فکان یامر غلمانہ ان یتجاوزوا عن المعسر فقال اللہ تعالی نحن احق بذلک منہ تجاوزوا عنہ ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی مطل الغنی ظلم **حدثنا** محمد بن بشار

ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ نجش کرنا مکروہ ہی اور نجش یہ ہی کہ آوے ایک مرد کہ دیکھتا ہو اسباب کو طرف مالک اسباب کے پس مول لگاوے زیادہ اُس سے کہ قیمت اُسکی ہو اور یہ نزدیک اُسکے ہی کہ حاضر ہووے خریدار ارادہ کرتا ہو یہ کہ فریب کھاوے ساتھ اُسکے خریدنے والا اور نہو اُسکی نیت مین خریدنا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہو یہ کہ فریب کھاوے خریدنے والا ساتھ اُسکے کہ مول لگاوے وہ اور یہ قسم فریب سے ہی کہا شافعی نے کہ اگر نجش کرے کوئی مرد تو نجش کرنیوالا گنہگار ہوگا بیچ اُسکے کہ کرتا ہی اور بیع جائز ہی اسواسطے کہ بیچنے والا فریب دینے والے کا غیر ہی **باب** تول مین زیادہ دینا **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمود بن غیلان نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے سوید بن قیس سے کہا کہ آیا مین اور مخرفہ عبدی کپڑا بیچنے کے لیے ہجر سے کہ نام ہی ایک جگہ کا قریب مدینے کے پھر آئے ہمارے پاس نبی صلعم پس چکایا ہم سے پایجامہ کو جو میرے پاس تھا اور ایک تولنے والا تھا کہ تولتا تھا ساتھ اُجرت کے سو نبی صلعم نے تولنے والے سے فرمایا کہ تول دے تو یعنی مول اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹھہرا ہی اُس سے زیادہ تول دے اور اس باب مین جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور سوید کی حدیث حسن صحیح ہی اور اہل علم کہتے ہین کہ مستحب[1] ہی رجحان تولنے مین یعنی غلہ وغیرہ کا پلہ تلے جھکا رہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے سماک سے پس کہا ابی صفوان سے اور ذکر کیا یہ حدیث **باب** تنگدست کو مہلت دینی اور اُسکے ساتھ نرمی کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سلیمان رازی نے داؤد بن قیس سے اُسنے زید بن اسلم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ مہلت دے تنگدست کو یا موقوف کردے اُس سے قرض اپنا جگہ دیگا اُسکو اللہ تعالی دن قیامت کے تلے سایہ عرش اپنے کے اسدن کہ کوئی سایہ نہوگا مگر سایہ اُسکا اور اس باب مین ابی الیسر اور ابی قتادہ اور حذیفہ اور ابی مسعود اور عبادہ سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی غریب ہی اسوجہ سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی شقیق سے اُسنے ابی مسعود سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ حساب لیا گیا ایک مرد کا اُن لوگون مین سے کہ تھے پہلے تمسے سو نہ پائی گئی واسطے اُسکے نیکی سے کوئی چیز مگر یہ کہ تھا وہ مرد مالدار اور تھا معاملہ کرتا لوگون سے اور تھا حکم کرتا اپنے غلامون کو یہ کہ معاف کرین تنگدست سے سو خدا نے فرمایا کہ ہم زیادہ لائق ہین ساتھ اسکے یعنے معاف کرنے کے اُس سے اور فرمایا فرشتون سے کہ درگذر کرو اس سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے

[1] مگر یہ اسوقت مستحب ہی جبکہ مبیع اپنی ذاتی چیز ہو اور اگر کسی دوسر کی چیز تولنے لگے تو بدون اذن بیچنے والے کے خریدار کو زیادہ تول کر دینا درست نہین ہے ۱۲

ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع وفی الباب عن ابن عمر والشرید حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح ومعناه انه اذا احیل احدکم علی ملی فلیتبع وقال بعض اهل العلم اذا احیل الرجل علی ملی فاحتاله فقد بریٔ المحیل ولیس له ان یرجع علی المحیل وهو قول الشافعی واحمد واسحاق وقال بعض اهل العلم اذا توی مال هذا بافلاس المحال علیه فله ان یرجع علی الاول و احتجوا بقول عثمان وغیره حین قالوا لیس علی مال مسلم توی وقال اسحق معنی هذا الحدیث لیس علی مال مسلم توی هذا اذا احیل الرجل علی اٰخر وهو یری انه ملی فاذا هو معدم فلیس علی مال مسلم توی **باب** ماجاء فی المنابذة و الملامسة **حدثنا** ابو کریب ومحمود بن غیلان قالا ثنا وکیع عن سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع المنابذة والملامسة وفی الباب عن ابی سعید وابن عمر حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح ومعنی هذا الحدیث ان یقول اذا انبذت الیک بالشیٔ فقد وجب البیع بینی وبینک و الملامسة ان یقول اذا لمست الشیٔ فقد وجب البیع وان کان لا یری منه شیئا مثل ما یکون فی الجراب او غیر ذلک وانما کان هذا من بیوع اهل الجاهلیة فنهی عن ذلک

اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی زناد سے اُسنے اعرج سے اسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلعم سے کہ تاخیر کرنا مالدار کا ظلم ہے اور جبکہ حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر تو چاہیے کہ قبول کرے حوالہ اور اس باب میں ابن عمر اور شرید سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اُسکے یہ ہین کہ جب حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا مالدار پر تو چاہیے کہ قبول کرے حوالہ اُسکا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب حوالہ کیا جاوے کوئی مرد کسی مالدار پر اور قبول کیا قرضخواہ نے حوالہ اُسکا تو بیشک تحقیق بری ہوا اُس سے حوالہ کرنیوالا اور نہین جائز اُسکو یہ کہ رجوع کرے حوالہ کرنیوالے پر اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ جب ہلاک ہو مال اُسکا ساتھ مفلس ہونے محال علیہ کے تو جائز ہے اسکو یہ کہ رجوع کرے پہلے شخص پر اور دلیل پکڑی ہے اُنھون نے ساتھ قول عثمان وغیرہ کے جبکہ کہا اُنھون نے کہ نہین ہے اوپر مال مسلمان کے ہلاک ہونا اور اسحاق نے کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ نہین اوپر مال مسلمان کے ہلاک ہونا یہ فقط اُسیوقت ہے جبکہ حوالہ کیا جاوے مرد کسی دوسرے پر اور وہ جانتا ہو کہ وہ مالدار ہے اور جبکہ وہ مفلس ہے تو نہین اوپر مال مسلمان کے کوئی ہلاکت **باب** منابذت اور ملامست کا بیان حدیث کی ہمسے ابوکریب اور محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی زناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذت اور ملامست سے اور اس باب مین ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ کہے ایک شخص جبکہ پھینکو مین طرف تیرے چیز تو واجب ہوگی بیع درمیان میرے اور درمیان تیرے یعنی بدون دیکھنے اور رضامندی کے اور ملامست یہ ہے کہ کہے ایک شخص جبکہ تو ہاتھ لگاوے چیز کو تو واجب ہوگی بیع اگرچہ نہ دیکھے اُس سے کوئی چیز یعنی اگرچہ کپڑے کو اُٹھا کر نہ دیکھے مانند اس چیز کے کہ ہو بورے مین یا غیر اسکے اور سوا اسکے نہین کہ یہ بیع بیعون اہل جاہلیت کے سے تھی سو منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے

لہ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کے مول دینے کا اور پھر وہ نہ دے یا قرضدار کو مقدور ہے قرض ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرے تو یہ ظلم ہے اور حوالہ کرنے کا یہ حاصل ہے کہ جب ایک شخص پر قرض ہو کسی کا اور وہ مقدور نہین رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے کہ تو میری طرف سے ادا کر بس چاہیے قرضخواہ کو کہ اس بات کو جلدی قبول کرے تاکہ اُسکا مال ضائع نہو اور یہ مستحب ہے یا واجب ہے ۱۲ ع ح ۲ہ بیع منابذہ یہ ہے کہ پھینکے ایک شخص طرف دوسرے کے کپڑا اپنا اور پھینکے دوسرا کپڑا اپنا اور ہو وے یہ بیع اُن کی بدون دیکھنے اور تامل کے اور بغیر رضامندی کے۔ اور ملامست یہ ہے کہ لگادے ایک آدمی ہاتھ اپنا دوسرے کے کپڑے کو رات مین یا دن مین اور نہ اُلٹے اُسکو مگر بسبب بیع کے بغیر اسکے کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کے ایجاب و قبول کے لفظ مین اور لین دین مبیع ثمن مین اور حق یہ تھا کہ کھولتا اُسکو اور دیکھتا اُسکو پہلے بیع سے کیونکہ صرف چھونے اور ہاتھ لگانے سے کھولنا دیکھنا حاصل نہین ہوتا۔ حاصل یہ ہے کہ یہ بیع ایام جاہیت کی تھی جہان ایک نے دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگایا بس وہی بیع ہوگئی دیکھتے بھالتے اُسکو کچھ نہ تھے اور نہ شرط خیار کی کرتے تھے کہ بعد دیکھنے کے چاہون گا تو رکھون گا ورنہ پھیر دونگا۔ اور بیع منابذہ یہ ہے کہ جہان آپس مین ایک دوسرے پر کپڑا ڈال دیا بس وہی بیع ہوگئی حاجت دیکھنے اور رضامندی کی کچھ نہ تھی اس سے آپ نے منع فرمایا ۱۲

باب ماجاء فی السلف فی الطعام والتمر **حدثنا** احمد بن منیع ثنا سفیان عن ابن ابی نجیح عن عبداللہ بن کثیر عن ابی المنہال عن ابن عباس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یسلفون فی الثمر فقال من اسلف فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم قال وفی الباب عن ابن ابی اوفی وعبدالرحمن بن ابزی حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم اجازوا السلف فی الطعام والثیاب وغیر ذلک مما یعرف حدہ وصفتہ واختلفوا فی السلم فی الحیوان فرای بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم السلم فی الحیوان جائزا وھو قول الشافعی واحمد واسحٰق وکرہ بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم السلم فی الحیوان وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ **باب** ماجاء فی ارض المشترک یرید بعضھم بیع نصیبہ **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن سعید عن قتادۃ عن سلیمان الیشکری عن جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شریک فی حائط فلا یبیع نصیبہ من ذلک حتی یعرضہ علی شریکہ ھذا حدیث لیس اسنادہ بمتصل سمعت محمدا یقول سلیمان الیشکری یقال انہ مات فی حیوۃ جابر بن عبداللہ قال ولم یسمع منہ قتادۃ ولا ابو بشر قال محمد ولا نعرف لاحد منھم سماعا من سلیمان الیشکری الا ان یکون عمرو بن دینار ولعلہ سمع منہ فی حیوۃ جابر بن عبداللہ قال وانما یحدث قتادۃ عن صحیفۃ سلیمان الیشکری وکان لہ کتاب عن جابر بن عبداللہ فقال علی بن المدینی قال یحیی بن سعید قال سلیمان التیمی ذھبوا بصحیفۃ جابر بن عبداللہ الی الحسن البصری فاخذھا او قال فرواھا فذھبوا بھا الی قتادۃ

باب غلے اور میوے مین بیع سلم کرنیکا بیان **حدیث** کہی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی نجیح سے اُسنے عبداللہ بن کثیر سے اُسنے ابی منہال سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ مین اور مدینے کے لوگ بیع سلم کرتے تھے میوون مین یعنی ایک سال تک اور دو سال تک اور تین سال تک سو فرمایا نبی صلعم نے کہ جو شخص کہ بیع سلم کرے کسی چیز مین پس چاہیے کہ سلم کرے کیل معلوم مین (مثلاً دس کیل یا بیس کیل[۱]) اور وزن معلوم مین مدت معلوم تک کہا اور اس باب مین ابن ابی اوفی اور عبدالرحمن بن ابزی سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ جائز ہے سلم کرنی غلہ اور کپڑون وغیرہ مین اُس قسم سے کہ پہچانی جاوے حد اُنکی اور صفت اُنکی اور اسمین اختلاف ہے کہ بیع سلم کی حیوان مین درست ہے یا نہین سو بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ حیوان مین بھی بیع سلم کرنی جائز ہے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ حیوان مین بیع سلم کرنی مکروہ ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **باب** زمین مشترک مین سے اگر بعض شریک اپنا حصہ بیچنا چاہے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے سلیمان یشکری سے اُسنے جابر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے کوئی شریک باغ مین تو نہ بیچے وہ حصہ اپنا اُس باغ سے یہانتک کہ پیش کرے اسکو شریک اپنے پر۔ اس حدیث کی اسناد متصل نہین سُنا مین نے محمد سے کہ کہتے تھے کہ کہا جاتا ہے کہ سلیمان یشکری مر گیا تھا بیچ زندگی جابر کے اور نہین سنا اس سے قتادہ نے اور نہ ابو بشر نے کہا محمد نے اور نہین پہچانتے ہم کسیکو اُنمین سے کہ سنا ہو سلیمان یشکری سے مگر عمرو بن دینار نے اور شاید کہ سُنا ہے اُسنے اُس سے بیچ زندگی جابر بن عبداللہ کے اور سوا اسکے نہین کہ حدیث کرتا ہے قتادہ سلیمان یشکری کی کتاب سے اور تھی واسطے اُسکے کتاب جابر بن عبداللہ سے سو کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیٰی بن سعید نے کہ کہا سلیمان تیمی نے کہ لیگئے لوگ کتاب جابر بن عبداللہ کی طرف حسن بصری کے سو لیا اُسنے اُسکو یا کہا کہ روایت کیا اُسکو۔ پھر لے گئے اُس کو پاس قتادہ کے۔

[۱] بیع سلم نام ہے اس بیع کا کہ بالفعل روپیہ دیدیا جائے اور ایک جنس ٹھہرالیجاوے کہ اتنی مدت تک لونگا مثلاً سو روپیہ ایک شخص کو بالفعل دیدیا اور اس سے ٹھہرایا کہ دو مہینے مین گیہون سو من اس قسم کے تجھ سے لونگا اسکو عربی مین بیع سلم کہتے ہین پھر اگر شرطین پائی جاوین تو یہ بیع درست ہے اور شرطین اسکے سوا بھی ہین جو فقہ مین مذکور ہین ۱۲ [۲] یعنی جو کوئی بیع سلم کرے اُس چیز مین کہ بیچی جاتی ہے تُلکر جیسے زعفران وغیرہ تو سلم کرے وزن معلوم مین مثلاً چار تولے یا پانچ تولے اور مدت معلوم تک جیسے ایک مہینہ یا ایک برس اور مثل اسکے اس سے معلوم ہوا کہ اسمین مدت کا معلوم ہونا شرط ہے اور یہی ہے مذہب ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کا۔ اور امام شافعی کے نزدیک مدت معلوم کا ہونا شرط نہین ۱۲ [۳] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ نہین مگر اُس چیز مین کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اُسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کے نہ اس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اُسکا مانند اسباب اور جانور کے اور یہی ہے مذہب

فرواها فاتونی بها فلم ار وها حدثنا بذلك ابوبكر العطار عن علی بن المدینی **باب** ما جاء فی المخابرة والمعاومة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب الثقفی ثنا ایوب عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة والمعاومة ورخص فی العرایا هذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** محمد بن بشار ثنا الحجاج بن منهال ثنا حماد بن سلمة عن قتادة وثابت وحمید عن انس قال غلا السعر علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا رسول الله سعر لنا فقال ان الله هو المسعر القابض الباسط الرازق وانی لارجوان القی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمة فی دم ولا مال هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراهیة الغش فی البیوع **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمٰعیل ابن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مر علی صبرة من طعام فادخل یده فیها فنالت اصابعه بللا فقال یا صاحب الطعام ما هذا قال اصابته السماء یا رسول الله قال افلا جعلته فوق الطعام حتی یراه الناس ثم قال من غش فلیس منا وفی الباب عن ابن عمر وابی الحمراء وابن عباس وبریدة وابی بردة بن نیار وحذیفة بن الیمان حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم کرهوا الغش وقالوا الغش حرام **باب** ما جاء فی استقراض البعیر او الشیء من الحیوان **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن علی بن صالح عن سلمة بن کهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال استقرض رسول الله صلی الله علیه وسلم سنا فاعطاہ سنا خیرا من سنه وقال خیارکم احاسنکم قضاء وفی الباب عن ابی رافع حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وقد رواه شعبة

پس روایت کی اُسنے اُس سے پھر لائے میرے پاس منا میں پس نہیں روایت کی مین نے اس سے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے ابوبکر عطار نے علی بن مدینی سے **باب** مخابرت[1] اور معاومت کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم نے منع فرمایا محاقلت اور مزابنت اور مخابرت اور معاومت سے اور رخصت دی بیع عرایا کی یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** ۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے حجاج بن منہال نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے قتادہ اور ثابت اور حمید سے اُنھون نے انس سے کہا کہ مہنگا ہوا نرخ غلہ کا بیچ زمانۂ نبی صلعم کے سو لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت نرخ مقرر کیجیے واسطے ہمارے یعنی حکم کیجیے لوگون کو کہ اس بھاؤ بیچا کرو سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ نرخ مقرر کرنیوالا تنگ کرنیوالا فراخ کرنیوالا روزی دینے والا ہی اور مین البتہ امید رکھتا ہون یہ کہ ملون پروردگار اپنے سے اس حالت مین کہ نہ ہووے کوئی تم مین سے کہ طلب کرے مجھ سے کچھ حق بسبب خون کے یا مال کے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** بیع مین فریب دینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرۃ سے کہا کہ تحقیق نبی صلعم گذرے اوپر ڈھیر غلہ کے پس داخل کیا ہاتھ اپنا ڈھیر مین پس پائی آپ نے اُسمین تری سو فرمایا کیا ہی یہ اے مالک غلہ کے یعنی یہ تری کہا نسے پہونچی اور کیون تر کیا کہا اُسنے کہ پہونچا تھا اُسکو مینھہ یا حضرت یعنی مین نے خود تر نہین کیا بلکہ مینھہ سے تر ہو گیا ہی فرمایا آپ نے کیون نہ کیا تو نے تر کو اوپر کی جانب تاکہ دیکھتے اُسکو لوگ پھر فرمایا جو فریب دے پس نہین مجھ سے یعنی میرے طریقہ پر نہین اور اس باب مین ابن عمر اور ابی حمراء اور ابن عباس اور بریدہ اور ابی بردہ بن نیار اور حذیفہ بن یمان سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے مکروہ رکھتے ہین غش کو اور کہتے ہین کہ فریب دینا حرام ہی **باب** اونٹ وغیرہ جانور کے قرض لینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے علی بن صالح سے اُسنے سلمہ بن کہیل سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان پس دیا اُسکو ایک اونٹ اچھا اونٹ اُسکے سے پھر فرمایا کہ بہتر لوگون مین سے وہ ہی کہ بہت اچھا ہو اُنمین قرض ادا کرنے مین اور اس باب مین ابی رافع سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کیا ہی اسکو شعبہ

[1] مخابرت کے معنے اوپر معلوم ہوچکے اور معاومت اُسکو کہتے ہین کہ بیچنا میوے کا درخت پر ایک سال کا یا دو سال کا یا زیادہ اس سے پہلے ظاہر ہونے میوہ کے اس سے منع فرمایا واسطے جہالت بیع کے ۱۲ ۔ [2] یعنی روزی کا لوگون پر تنگ کرنا اور فراخ کرنا اللہ کے اختیار مین ہی اور مین امید رکھتا ہون اسمین نہی ہی نرخ توڑ کرنے سے اسلیے کہ وہ تصرف کرنا ہی لوگون کے مال مین بغیر اذن اُنکی کے اور ظلم کرنا ہی اُنکے حق مین اور کبھی نرخ توڑ کرنے سے لوگ غلہ بیچنا چھوڑ دیتے ہین پس قحط پڑتا ہی پس حاصل یہ ہی کہ لوگون کو نرخ مقرر کرنے کے ساتھ تکلیف دینی لائق نہین ۱۲ ح

وسفیان عن سلمة والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم لم یروا باسا باستقراض السن من الابل وهو قول الشافعی واحمد واسحٰق وکرہ بعضهم ذلك **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا وهب بن جریر ثنا شعبة عن سلمة بن کهیل عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان رجلا تقاضا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاغلظ له فهم به اصحابه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم دعوه فان لصاحب الحق مقالا وقال اشتروا له بعیرا فاعطوه ایاه فطلبوه فلم یجدوا الا سنا افضل من سنه فقال اشتروه فاعطوه ایاه فان خیرکم احسنکم قضاء **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سلمة بن کهیل نحوه هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد بن حمید ثنا روح بن عبادة ثنا مالك بن انس عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی رافع مولی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال استسلف رسول الله صلی الله علیه وسلم بکرا فجاءته ابل من الصدقة قال ابو رافع فامرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اقضی الرجل بکره فقلت لا اجد فی الابل الا جملا خیارا رباعیا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطه ایاه فان خیار الناس احسنهم قضاء هذا حدیث حسن صحیح **باب اخبرنا** ابو کریب ثنا اسحٰق بن سلیمان عن مغیرة بن مسلم عن یونس عن الحسن عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله یحب سمح البیع سمح الشراء سمح القضاء هذا حدیث غریب وقد روی بعضهم هذا الحدیث عن یونس عن سعید المقبری عن ابی هریرة **حدثنا** عباس بن محمد الدوری ثنا عبد الوهاب بن عطاء ثنا اسرائیل عن زید بن عطاء بن السائب عن محمد بن المنکدر عن جابر قال

اور سفیان نے سلمہ سے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ اونٹ کا قرض لینا درست ہے اور یہی ہے قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ حیوان[۱] کا قرض لینا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص[۲] نے تقاضا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اونٹ قرض لیا تھا اس سے پس سخت کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر قصد کیا آپ کے اصحاب نے اُسکے ایذا دینے کا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دو اُسکو اس لیے کہ حق دار کو جگہ ہے کہنے کی۔ اور خرید دو اُسکے لیے اونٹ اور دو اُسکو سو تلاش کیا اُسکو اصحاب نے پس نہ پایا اُنھوں نے مگر زیادہ تر اُسکی عمر سے یعنی اُسکا اونٹ چھوٹا تھا اور یہ بڑا اور اچھا ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید و اُسکو یعنی اُس اچھے اونٹ کو پھر دو اُسکو وہ اونٹ اس لیے کہ تحقیق بہتر تم میں وہ ہے جو اچھا ہو تم میں سے از روے ادا کرنے قرض کے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے اُسنے عطار بن یسار سے اُسنے ابی رافع مولیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان۔ پس آئے پاس آپ کے اونٹ زکوۃ کے کہا ابو رافع نے پس حکم کیا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دوں میں اُس شخص کو مانند اونٹ اُسکے کے کہ قرض لیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پس عرض کی میں نے کہ نہیں پاتا میں بیچ اونٹوں کے مگر اونٹ اچھا کہ ساتویں برس میں لگا ہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دے اُسکو اونٹ اچھا اس لیے کہ تحقیق لوگوں میں بہتر وہ ہے کہ بہت[۳] اچھا ہو انمیں اداے قرض میں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خبر دی ہمکو ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن سلیمان نے مغیرہ بن مسلم سے اُسنے یونس سے اُسنے حسن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ دوست رکھتا ہے نرمی کرنے والے کو بیچنے میں اور نرمی کرنے والے کو خریدنے میں اور نرمی کرنے والے کو تقاضا کرنے میں یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث یونس سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے **حدیث** کی ہم سے عباس بن محمد دوری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب بن عطار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے زید بن عطار بن سائب سے اُسنے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر سے کہا کہ

[۱] اس سے معلوم ہوا کہ حیوان کا قرض لینا درست ہے اور یہی ہے مذہب امام شافعی رحمہ اللہ اور مالک اور اکثر علما کا۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک درست نہیں ہے ۱۲ ع
[۲] وہ تقاضا کرنیوالا کافر ہوگا یہود میں سے یا غیر اُنکے سے اور مراد حق سے یہاں دین ہے یعنی جسکا کسی پر قرض آتا ہو وہ تاخیر کرے ادا کرنے میں تو قرضخواہ کو درست ہے ۱۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر اللہ لرجل کان قبلکم کان سھلا اذا باع سھلا اذا اشتری سھلا اذا اقتضی ھذا حدیث غریب صحیح حسن من ھذا الوجہ **باب** النھی عن البیع فی المسجد **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عارم ثنا عبد العزیز بن محمد قال اخبرنی یزید بن خصیفۃ عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک واذا رایتم من ینشد فیہ ضالۃ فقولوا لا رد اللہ علیک حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن غریب والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم کرھوا البیع والشراء فی المسجد وھو قول احمد واسحق وقد رخص بعض اھل العلم فی البیع والشراء فی المسجد بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الاحکام** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القاضی **حدثنا** محمد ابن عبد الاعلی ثنا المعتمر بن سلیمان قال سمعت عبد الملک یحدث عن عبد اللہ بن موھب ان عثمان قال لابن عمر اذھب فاقض بین الناس قال وتعافینی یا امیر المؤمنین قال فما تکرہ من ذلک وقد کان ابوک یقضی قال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان قاضیا فقضی بالعدل فبالحری ان ینقلب منہ کفافا فما ارجو بعد ذلک وفی الحدیث قصۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ حدیث ابن عمر حدیث غریب ولیس اسنادہ عندی بمتصل وعبد الملک الذی روی عنہ المعتمر ھذا ھو عبد الملک ابن ابی جمیلۃ **حدثنا** ھناد ثنا وکیع عن اسرائیل عن عبد الاعلی عن بلال بن ابی موسی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سال القضاء وکل الی نفسہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغفرت کی اللہ نے واسطے ایک شخص کے کہ تھا پہلے تمسے نرمی کرتا جبکہ بیچتا اور تھا نرمی کرتا جب کہ خریدتا اور تھا نرمی کرتا جبکہ تقاضا کرتا کسی سے قرض کا۔ یہ حدیث غریب صحیح حسن ہی اسوجہ سے **باب** مسجد مین بیع کرنی منع ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی بن خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عارم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے اُسنے کہا خبر دی مجکو یزید بن خصیفہ نے محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے اُسنے ابی ہریرہ[ع] سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دیکھو تم اُس شخص کو کہ بیچے یا خریدے مسجد مین پس کہو کہ نہ نفع مند کرے اللہ تجارت تیری کو اور جبکہ دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈھتا ہو اُسمین گم ہوئی چیز کو تو اُس سے یون کہو کہ خدا کرے تیری چیز تجکو نہ ملے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ مسجد مین بیچنا اور خریدنا مکروہ ہی اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ مسجد مین بیع و شرا جائز ہی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الاحکام** یہ باب ہین حکمون کے بیان مین جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین یعنی بطریق رفع کے **باب** قاضی اور حاکم کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلے نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اُسنے کہا سنا مین نے عبد الملک سے حدیث کرتا تھا عبد اللہ بن موہب سے کہ حضرت عثمان رض نے ابن عمر سے کہا کہ جا اور حکم کر درمیان لوگون کے یعنی قاضی ہو ابن عمر نے کہا کہ معاف کرو مجکو ای امیر المومنین اس کام سے کہا عثمان رض نے کیون مکروہ رکھتے ہو اسکو اور تحقیق تھے باپ تمہارے حکم کرتے غیر زمانے خلافت مین بھی ابن عمر نے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی فرماتے تھے جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کرے ساتھ انصاف کے پس لائق ہی یہ کہ پھرے اور نکلے اُس سے برابر کہ نہ فائدہ ملے اور نہ نقصان اور نہ ثواب پاوے اور نہ عقاب۔ پس نہین امید رکھتا مین پیچھے اسکے اور اس حدیث مین قصہ ہی۔ اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی ابن عمر کی حدیث غریب ہی اور اسکی اسناد میرے نزدیک متصل نہین۔ اور عبد الملک جس سے معتمر نے روایت کی وہ عبد الملک بن ابی جمیلہ ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُسنے عبد الاعلی سے اُسنے بلال بن ابی موسیٰ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوال کرے منصب قضا کا یعنی بادشاہ سے کہ قاضی کرے اُسکو سونپا جاتا ہی وہ طرف نفس اپنے کے یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اسکے ساتھ نہین ہوتی

[ع] ابی ہریرہ دوسی صحابی جلیل القدر حافظ حدیث ہین۔ آپ کے نام مین اور آپ کے والد کے نام مین بہت اختلاف ہی۔ پس کہا گیا ہی عبد الرحمن بن صخر ابن غنم۔ عبید اللہ بن عائذ۔ ابن عامر۔ ابن عمرو۔ سکین بن ورزمہ۔ ابن ہانی۔ شرملی۔ ابن عامر بن شمس۔ ابن عمیر۔ یزید بن عشرہ۔ عبد بن نہم عبد شمس غنم۔ عبد بن غنم۔ عمرو بن غنم۔ ابن عامر۔ سعید بن حارث۔ یہ سب اختلافی نام ہین۔ وفات آپکی ۵۷ھ یا ۵۸ یا ۵۹ مین ہوئی عمر آپکی ۷۸ سال کی تھی ۱۲ تقریب

ومن جبر علیہ ینزل علیہ ملک فیسددہ **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن ثنا یحیی بن حماد عن ابی عوانۃ عن عبد الاعلی الثعلبی عن بلال ابن مرداس الفزاری عن خیثمۃ وھو البصری عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ابتغی القضاء وسال فیہ شفعاء وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل اللہ علیہ ملکا یسددہ ھذا حدیث حسن غریب وھو اصح من حدیث اسرائیل عن عبد الاعلی **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی ثنا الفضیل بن سلیمان عن عمرو بن ابی عمرو عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولی القضاء او جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وقد روی ایضا من غیر ھذا الوجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی القاضی یصیب ویخطی **حدثنا** حسین بن مھدی ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن سفیان الثوری عن یحیی بن سعید عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتھد فاصاب فلہ اجران واذا حکم فاخطا فلہ اجر واحد وفی الباب عن عمرو بن العاص وعقبۃ بن عامر حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ لا نعرفہ من حدیث سفیان الثوری عن یحیی بن سعید الا من حدیث عبد الرزاق عن معمر عن سفیان الثوری **باب** ماجاء فی القاضی کیف یقضی **حدثنا** ھناد ثنا وکیع عن شعبۃ عن ابی عون عن الحارث بن عمرو عن رجال من اصحاب معاذ عن معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال کیف تقضی فقال اقضی بما فی کتاب اللہ قال فان لم یکن فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ قال ان لم یکن فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اجتھد رائی قال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر وعبد الرحمٰن بن مھدی قالا ثنا شعبۃ عن ابی عون عن الحارث بن عمرو ابن اخ للمغیرۃ بن شعبۃ عن اناس من اھل حمص عن معاذ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ ولیس اسنادہ عندی بمتصل وابو عون الثقفی اسمہ محمد بن عبید اللہ **باب** ماجاء فی الامام العادل

اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا دینے پر اُترتا ہے اسپر فرشتہ کہ مضبوط اور درست رکھتا ہے اسکو گفتگو میں اور باعث ہوتا ہے اسکو اوپر صواب کے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن حماد نے ابی عوانہ سے اُسنے عبد الاعلیٰ ثعلبی سے اُسنے بلال بن مرداس فزاری سے اُسنے خیثمہ بصری سے اُسنے انس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص چاہے قاضی ہونا اور اُسکے لیے سفارشی لاوے تو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اپنے کے اور جو شخص کہ زبردستی کیا جاوے قضا کے دینے پر تو اُتارتا ہے اُسپر اللہ فرشتہ کہ مضبوط رکھے اسکو یہ **حدیث** حسن غریب ہے اور وہ زیادہ ترصحیح ہے حدیث اسرائیل سے اُسنے عبد الاعلیٰ سے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن سلیمان نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص سردار کیا گیا قضا کا یا کیا گیا قاضی درمیان لوگوں کے تو تحقیق ذبح کیا گیا وہ بغیر چھری کے یہ حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے اور سوا اسکے اور کئی وجہ پر بھی ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے مروی ہے **باب** قاضی کبھی صواب کو پہونچتا ہے اور کبھی خطا کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے سفیان ثوری سے اُسنے یحیی بن سعید سے اُسنے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب قصد کرے حکم کا حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب پاوے تو اُسکے لیے دو ہرا ثواب ہے اور جبکہ حکم کرے اور خطا کرے تو اسکے لیے ایک ثواب ہے اور اس باب میں عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو حدیث سفیان سے اُسنے یحیی بن سعید سے مگر حدیث عبد الرزاق سے اُسنے معمر سے اُسنے سفیان ثوری سے **باب** قاضی کسطرح حکم کرے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے شعبہ سے اُسنے ابی عون سے اُسنے حارث بن عمرو سے اُسنے بعض اصحاب معاذ سے اُنھوں نے معاذ سے کہا کہ نبی صلعم نے بھیجا معاذ کو طرف یمن کے قاضی اور حاکم کرکے سو فرمایا کہ کسطرح حکم کریگا تو یعنی جبکہ پیش آوے تجکو کوئی مقدمہ کہا حکم کرونگا میں ساتھ اُس چیز کے کہ کتاب اللہ میں ہے سو فرمایا کہ اگر نہ پاوے تو صراحت کتاب اللہ میں کہا پس حکم کرونگا میں بموجب سنت رسول خدا کے فرمایا پس اگر نہ پاوے تو بیچ سنت رسول خدا کے کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی عقل سے سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تعریف ہے واسطے اُس خدا کے کہ توفیق دی قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر اور عبد الرحمٰن بن مہدی نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی عون سے اُسنے حارث بن عمرو بن اخ مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے کئی ایک اہل حمص سے اُنھوں نے معاذ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسیوجہ سے اور اسناد اسکی نزدیک میرے متصل نہیں ہے ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے **باب** انصاف کرنیوالے حاکم اور امام کا بیان

حدثنا علی بن المنذر الکوفی ثنا محمد بن فضیل عن فضیل بن مرزوق عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمۃ وادناھم مجلسا امام عادل وابغض الناس الی اللہ وابعدھم منہ مجلسا امام جائر وفی الباب عن ابن ابی اوفی حدیث ابی سعید حدیث حسن غریب لانعرفہ الامن ھذا الوجہ **حدثنا** عبد القدوس بن محمد ابوبکر العطار ثنا عمرو بن عاصم ثنا عمران القطان عن ابی اسحاق الشیبانی عن ابن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مع القاضی مالم یجر فاذا جار تخلی عنہ ولزمہ الشیطان ھذا حدیث غریب لانعرفہ الا من حدیث عمران القطان **باب** ماجاء فی القاضی لایقضی بین الخصمین حتی یسمع کلامھما **حدثنا** ھناد ثنا حسین بن علی الجعفی عن زائدۃ عن سماک بن حرب عن حنش عن علی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تقاضی الیک رجلان فلاتقض للاول حتی تسمع کلام الاخر فسوف تدری کیف تقضی قال علی فمازلت قاضیا بعد ھذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی امام الرعیۃ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراھیم قال ثنی علی بن الحکم ثنی ابوالحسن قال قال عمرو بن مرۃ لمعاویۃ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مامن امام یغلق بابہ دون ذوی الحاجۃ والخلۃ والمسکنۃ الا اغلق اللہ ابواب السماء دون خلتہ وحاجتہ ومسکنتہ فجعل معاویۃ رجلا علی حوائج الناس وفی الباب عن ابن عمر حدیث عمرو بن مرۃ حدیث غریب وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ وعمرو بن مرۃ الجھنی یکنی ابامریم **حدثنا** علی بن حجر ثنا یحیی بن حمزۃ عن یزید بن ابی مریم عن القاسم بن المخیمرۃ عن ابی مریم صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا الحدیث بمعناہ **باب** ماجاء لایقضی القاضی وھو غضبان **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابوعوانۃ عن عبد الملک بن عمیر عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ

حدیث کی ہمسے علی بن منذر کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے فضیل بن مرزوق سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پیارا لوگون مین طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت قریب اُنکا اس سے از روے مجلس کے یعنے مرتبہ کے امام عادل ہی اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگون مین طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت دور اُنکا اللہ سے از روے مرتبہ کے امام ظالم ہے اور اس باب مین ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہی اور ابی سعید کی حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اس وجہ سے **حدیث** کی ہمسے عبد القدوس بن محمد ابوبکر عطار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمران قطان نے ابی اسحاق شیبانی سے اُسنے ابن ابی اوفی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی ساتھ قاضی کے ہی جبتک کہ نہین ظلم کرتا ہی پس جب ظلم کرتا ہی تو الگ ہو جاتا ہی اُس سے اللہ تعالی اور ہمیشہ رہتا ہی ساتھ اُسکے شیطان یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عمران قطان سے **باب** قاضی نہ حکم کرے درمیان دو جھگڑنے والون کے یہانتک کہ سنے کلام دونون کا **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی جعفی نے زائدہ سے اُسنے سماک بن حرب سے اُسنے حنش سے اُسنے علی سے کہا کہ فرمایا مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبکہ لاوین تیرے پاس جھگڑا دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطے پہلے کے کہ وہ مدعی ہی یہانتک کہ سنے تو کلام دوسرے کا پس قریب ہی کہ جانیگا تو کسطرح قضا کرے علی نے کہا۔ وہمیشہ قضا کرتا تھا مین بعد اُسکے یہ حدیث حسن ہی **باب** امام رعیت کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن حکم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوالحسن نے کہا کہ کہا عمرو بن مرہ نے معاویہ سے کہ تحقیق مین نے سنا ہی نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ نہین کوئی امام اور حاکم کہ بند کرے دروازہ اپنا اوپر صاحب حاجت اور فقر اور محتاجی کے مگر کہ بند کریگا اللہ دروازے آسمان کے نزدیک محتاجی اور حاجت اور غربت اُسکی کے پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو کہ لوگونکی حاجت کو روا کرے اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہی اور عمرو بن مرہ کی حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی اور عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت ابامریم ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن حمزہ نے یزید بن ابی مریم سے اُسنے قاسم بن مخیمرہ سے اُسنے ابی مریم نبی صلعم کے یار سے مثل اس حدیث کے اسی معنی مین **باب** نہ حکم کرے قاضی اس حالت مین کہ غصہ مین ہو[1] **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوعوانہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے

[1] اسواسطے کہ غضب مانع اجتہاد اور فکر کا ہے اسیطرح بہت گرمی اور سردی اور بھوک اور پیاس اور بیماری مین بھی نہ حکم کرے اگران حالات مین حکم کریگا تو وہ جاری ہوگا ساتھ کراہت کے ۱۲

قال کتب ابی الی عبید اللہ بن ابی بکرۃ وھو قاض ان لا تحکم بین اثنین وانت غضبان فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحکم الحاکم بین اثنین وھو غضبان ھذا حدیث حسن صحیح وابو بکرۃ اسمہ نفیع **باب** ماجاء فی ھدایا الامراء **حدثنا** ابو کریب ثنا ابو اسامۃ عن داؤد بن یزید الاودی عن المغیرۃ بن شُبیل عن قیس بن ابی حازم عن معاذ بن جبل قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فلما سرت ارسل فی اثری فرددت فقال اتدری لم بعثت الیک قال لا تصیبن شیئا بغیر اذنی فانہ غلول ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ لھذا دعوتک امض لعملک وفی الباب عن عدی ابن عمیرۃ وبریدۃ والمستورد بن شداد وابی حمید وابن عمر حدیث معاذ حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث ابی اسامۃ عن داؤد الاودی **باب** ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو عوانۃ عن عمرو بن ابی سلمۃ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی فی الحکم وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وعائشۃ وابن حدیدۃ وام سلمۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن وقد روی ھذا الحدیث عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن عبد اللہ بن عمرو وروی عن ابی سلمہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یصح وسمعت عبد اللہ بن عبد الرحمن یقول حدیث ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احسن شیٔ فی ھذا الباب واصح **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی ثنا ابو عامر العقدی ثنا ابن ابی ذئب عن خالد الحارث بن عبد الرحمن عن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن عمرو قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی قبول الھدیۃ واجابۃ الدعوۃ **حدثنا** محمد بن عبد اللہ بن بزیع ثنا بشر بن المفضل ثنا سعید عن قتادۃ عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اھدی الی کراع لقبلت ولو دعیت علیہ لاجبت وفی الباب عن علی وعائشۃ والمغیرۃ بن شعبۃ وسلمان ومعاویۃ بن حیدۃ وعبد الرحمن بن علقمۃ حدیث انس حدیث حسن صحیح

کہا کہ لکھا باپ میرے نے طرف عبید اللہ بن ابی بکرہ کے اور وہ قاضی تھا یہ کہ نہ حکم کر تو درمیان دو شخصوں کے اس حالت میں کہ تو غضب میں ہو پس تحقیق میں نے سُنا ہی نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ نہ حکم کرے کوئی حکم کرنے والا درمیان دو شخصوں کے اس حالت میں کہ وہ غصّہ میں ہو یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو بکرہ کا نام نفیع ہی **باب** حاکموں کے ہدیوں اور تحفوں کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے داؤد بن یزید اودی سے اُسنے مغیرہ بن شبیل سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا کہ بھیجا مجکو رسول اللہ صلعم نے طرف یمن کے سو جب گیا میں تھوڑی دور تو بھیجا کسی کو پیچھے میرے پس پھیر آگیا میں سو فرمایا کیا جانتا ہی تو کہ کسواسطے بھیجا میں نے طرف تیرے آدمی پھر فرمایا اسلیے کہ کچھ نہیں تجکو کہ نہ لے تو بغیر اذن میرے کہ وہ خیانت ہی اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز وںکو قیامت کے دن پس جا اپنے کام پر اس باب میں عدی عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر سے بھی روایت ہی اور معاذ کی حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسیوجہ حدیث ابو اسامہ سے اُسنے داؤد اودی سے **باب** رشوت دینے والے اور رشوت لینے والیکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عمرو بن ابی سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ لعنت کی نبی صلعم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو بیچ حکم کرنے کے اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابن حدید اور ام سلمہ سے بھی روایت ہی اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اور روایت کی گئی ہی ابو سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے اور نہیں صحیح ہی اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن کو کہتا تھا کہ حدیث ابی سلمہ کی عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلعم سے بہت اچھی چیز ہی اور اس باب میں وہ زیادہ ترصحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے خالد حارث بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ لعنت کی نبی صلعم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** ہدیہ اور دعوت کے قبول کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر بکری کا پاؤں مجکو تحفہ دیا جاوے تو البتہ قبول کروں اور اگر میں دعوت میں بکری کے دست پاچہ کیطرف بلایا جاؤں تو البتہ قبول کرونگا اور اس باب میں علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبد الرحمن بن علقمہ سے بھی روایت ہی اور انس کی حدیث حسن صحیح ہی

باب ماجاء فی التشدید علی من یقضی له بشئ لیس له ان یاخذه **حدثنا** ہارون بن اسحٰق الهمدانی ثنا عبدة بن سلیمان عن هشام بن عروة عن ابیه عن زینب بنت ابی سلمة عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انکم تختصمون الیّ وانما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فان قضیت لاحد منکم بشئ من حق اخیه فانما اقطع له قطعة من النار فلا یاخذ منه شیئا وفی الباب عن ابی هریرة وعائشة حدیث ام سلمة حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی ان البینة علی المدعی والیمین علی المدعی علیه **حدثنا** قتیبة ثنا ابو الاحوص عن سماک بن حرب عن علقمة بن وائل عن ابیه قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندة الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال الحضرمی یا رسول الله ان هذا غلبنی علی ارض لی فقال الکندی هی ارضی فی یدی لیس له فیها حق فقال النبی صلی الله علیه وسلم للحضرمی الک بینة قال لا قال فلک یمینه قال یا رسول الله ان الرجل فاجر لا یبالی علی ما حلف علیه ولیس یتورع من شئ قال لیس لک منه الا ذلک قال فانطلق الرجل لیحلف له فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما ادبر لئن حلف علی ماله لیاکله ظلما لیلقین الله وهو عنه معرض وفی الباب عن عمر وابن عباس وعبد الله بن عمرو والاشعث بن قیس حدیث وائل بن حجر حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر ثنا علی بن مسهر وغیره عن محمد بن عبید الله عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فی خطبته البینة علی المدعی والیمین علی المدعی علیه هذا حدیث فی اسناده مقال ومحمد بن عبید الله العرزمی یضعف فی الحدیث من قبل حفظه ضعفه ابن المبارک وغیره

باب اگر حکم کیا جاوے واسطے کسی شخص کے ساتھ حق غیر کے اور وہ اُسکو لے لے تو اُسکو کیا گناہ ہی **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے زینب بنت ابی سلمہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سوا اسکے نہین کہ مین آدمی[1] ہون اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میرے اور شاید کہ بعض تمھارا ہووے خوب تقریر کرنے والا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے سو اگر حکم کرون مین واسطے کسی کے تم سے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اُسکے سے تو سوا اسکے نہین کہ حکم کرتا ہون واسطے اُسکے ایک ٹکڑا آگ سے سو نہ لیوے اُس سے کوئی چیز اور اس باب مین ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہی۔ اور ام سلمہ کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** گواہ لانا مدعی پر ہی اور قسم مدعی علیہ پر **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے اُسنے علقمہ بن وائل سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ آیا ایک شخص حضرموت سے (کہ نام ہی ایک شہر کا یمن سے) اور آیا ایک شخص کندہ مین سے (کہ قبیلہ یمن سے ہی) طرف نبی صلعم کے یعنی جھگڑتے ہوے آئے سو حضرمی نے کہا کہ یا حضرت تحقیق اُسنے غلبہ کیا مجھپر اوپر زمین میری کے یعنی جبراً چھین لی ہی مجھ سے اور کہا کندی نے وہ زمین میری ہی اور بیچ ہاتھ میرے کے ہی نہین واسطے اُسکے اُس زمین مین کچھ حق سو نبی صلعم نے حضرمی سے فرمایا کہ کیا تیرے پاس گواہ ہین اُسنے کہا نہین فرمایا پس واسطے تیرے ہی قسم اُسکی یعنی مدعی علیہ کی حضرمی نے کہا یا حضرت یہ شخص فاجر گنہگار ہی نہین پروا کرتا اوپر اُس چیز کے کہ قسم کھاوے اُسپر یعنے سچ ہو یا جھوٹ ہو اور نہین پرہیز کرتا کسی چیز سے فرمایا نہین واسطے تیرے اُس سے مگر یہ یعنی قسم پس چلا کندی تاکہ قسم کھاوے سو فرمایا نبی صلعم نے جب کہ پیٹھ پھیری اُسنے اگر قسم کھاوے گا یہ اوپر مال اُسکے کے تاکہ کھاوے مال اُسکا از راہ ظلم کے تو البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے اس حال مین کہ وہ اُس سے بیزار ہو اور اس باب مین عمر اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے اور وائل بن حجر کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر وغیرہ نے محمد بن عبید اللہ سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلعم نے فرمایا بیچ خطبے اپنے کے کہ گواہ اوپر مدعی کے ہین اور قسم اوپر مدعی علیہ کے اس حدیث کی اسناد مین کلام ہی اور محمد بن عبید اللہ ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین اپنے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہی اُسکو ابن مبارک وغیرہ نے

[1] یہ اشارہ ہی اس طرف کہ مین غیب کا حال نہین جانتا بحسب ظاہر حکم کرتا ہون باطن کا حال مجھے معلوم نہین۔ پس اگر مین مدعی کی تقریر سے سمجھون کہ حق اُسکا ہی اور در حقیقت وہ اسکا حق نہ ہو تو وہ اسکو حلال نہ جانے بلکہ جانے کہ یہ ٹکڑا آگ کا ہی پس بچے اُس سے اس سے معلوم ہوا کہ قضا قاضی کی باطن مین نافذ نہین ہوتی اور یہی ہی مذہب جمہور علما کا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ قضا قاضی کی باطن مین نافذ ہو جاتی ہی یعنی وہ کہ اُسکو دلوائی گئی اُسکے واسطے باطن مین بھی حلال ہو جاتی ہی ۱۲ ۔ امام نووی نے کہا کہ اسمین کئی مسئلے ہین ایک یہ کہ قبضہ والا اول ہی اس اجنبی سے کہ دعویٰ کرے اُسپر اور دوسرا یہ کہ مدعی

حدثنا محمد بن سہل بن عسکر البغدادی ثنا محمد بن یوسف ثنا نافع بن عمر الجمحی عن عبداللہ بن ابی ملیکۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الیمین علی المدعی علیہ ہذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ **باب** ما جاء فی الیمین مع الشاہد **حدثنا** یعقوب بن ابراہیم الدورقی ثنا عبد العزیز بن محمد قال ثنی ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالیمین مع الشاہد الواحد قال ربیعۃ واخبرنی ابن لسعد بن عبادۃ قال وجدنا فی کتاب سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد وفی الباب عن علی وجابر وابن عباس وسرق حدیث ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن ابان قالا ثنا عبد الوہاب الثقفی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر ثنا جعفر بن محمد عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد الواحد قال وقضی بہا علی فیکم وہذا اصح وہکذا روی سفیان الثوری عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وروی عبد العزیز بن ابی سلمۃ ویحیی بن سلیم ہذا الحدیث عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم رأوا ان الیمین مع الشاہد الواحد جائزۃ فی الحقوق والاموال وہو قول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحق وقالوا لا یقضی بالیمین مع الشاہد الواحد الا فی الحقوق والاموال ولم یر بعض اہل العلم من اہل الکوفۃ وغیرہم ان یقضی بالیمین مع الشاہد الواحد **باب** ما جاء فی العبد یکون بین رجلین فیعتق احدہما نصیبہ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراہیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر

حدیث کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکر بغدادی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے نافع بن عمر جمحی نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلعم نے فیصلہ کیا کہ قسم اوپر مدعیٰ علیہ کے ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ گواہ اوپر مدعی[۱] کے ہی اور قسم اوپر مدعیٰ علیہ کے **باب** گواہ کے ساتھ قسم کھانے کا بیان یعنی اگر مدعی کے پاس فقط ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے اُس سے قسم لیجاوے **حدیث** بیان کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حکم کیا نبی صلعم نے ساتھ قسم اور ایک گواہ کے کہا ربیعہ نے اور خبر دی مجکو سعد بن عبادہ کے ایک لڑکے نے کہا کہ پایا ہمنے بیچ کتاب سعد کے کہ تحقیق نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم[۲] کے اور ایک گواہ کے اور اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سرق سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث کہ نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم کے اور ایک گواہ کے حسن غریب ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن ابان نے انھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر سے کہ تحقیق نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم کے اور ایک گواہ کے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے کہ نبی صلعم نے حکم کیا ساتھ قسم اور ایک گواہ کے کہا اور حکم کیا ساتھ اُسکے علیؓ نے بیچ تمہارے اور یہ زیادہ ترصحیح ہی اور اسیطرح روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل اور روایت کی عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحیٰی بن سلیم نے یہ حدیث جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت علی سے اُسنے نبی صلعم سے اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ قسم ساتھ ایک گواہ کے جائز ہی حقوق اور مالوں میں اور یہی ہی قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ قسم اور ایک گواہ کے مگر حقوق اور مالوں میں اور بعض اہل علم کوفہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ قسم اور ایک گواہ کے **باب** اگر کوئی غلام دو شخصوں میں مشترک ہو اور ایک شخص اُنمیں سے اپنا حصہ آزاد کردے تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے

[۱] یعنی اول مدعی سے گواہ طلب کیے جاویں اور اگر اُسکے پاس گواہ نہوں تو مدعا علیہ سے قسم لی جاوے ۱۲ [۲] یعنی اگر مدعی کے پاس فقط ایک ہی گواہ ہو تو دوسرے گواہ کے بدلے اُس سے قسم لیجاوے اور اُسپر فیصلہ کیا جاوے اور یہی ہی مذہب تینوں اماموں کا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جائز نہیں حکم کرنا ساتھ قسم اور ایک

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق نصیبا او قال شقیصا او قال شرکا له فی عبد فکان له من المال مایبلغ ثمنه بقیمة العدل فهو عتیق والا فقد عتق منه ما عتق قال ایوب وربما قال نافع فی هذا الحدیث یعنی فقد عتق منه ما عتق حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد رواه سالم عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم **حدثنا** بذالك الحسن بن علی الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهری عن سالم عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اعتق نصیبا له فی عبد فکان له من المال ما یبلغ ثمنه فهو عتیق من ماله هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن النضر بن انس عن بشیر بن نهیك عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اعتق نصیبا او قال شقیصا فی مملوك فخلاصه فی ماله ان کان له مال وان لم یکن له مال قوم قیمة عدل ثم یستسعی فی نصیبه الذی لم یعتق غیر مشقوق علیه وفی الباب عن عبد الله بن عمرو **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن سعید بن ابی عروبة نحوه وقال شقیصا هذا حدیث حسن صحیح وهکذا روی ابان بن یزید عن قتادة مثل روایة سعید بن ابی عروبة وروی شعبة هذا الحدیث عن قتادة ولم یذکر فیه امر السعایة واختلف اهل العلم فی السعایة فرای بعض اهل العلم السعایة فی هذا وهو قول سفیان الثوری واهل الکوفة وبه یقول اسحق وقد قال بعض اهل العلم اذا کان العبد بین رجلین فاعتق احدهما نصیبه فان کان له مال غرم نصیب شریکه واعتق العبد من ماله وان لم یکن له مال عتق من العبد ما عتق ولا یستسعی

اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں اور ہو واسطے آزاد کرنیوالے کے مال سے اسقدر کہ پہونچا ہو مول غلام کو یعنی اُسکی باقی قیمت کو ساتھ قیمت انصاف کے تو وہ غلام آزاد ہی اور اگر نہیں مال پاس آ سکے تو تحقیق آزاد ہوا اُس سے جو کہ آزاد ہوا یعنی فقط آزاد کرنیوالے کا حصہ آزاد ہوا باقی شریکون کے حصے مملوک ہین کہا ایوب نے اور بہت وقت کہا نافع نے بیچ اس حدیث کے یعنی پس آزاد ہوا اُس سے جو کچھ آزاد ہوا اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کیا اُسکو سالم نے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اُسکے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے اُس نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جو شخص آزاد کرے حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطے اُسکے مال کہ پہونچتا ہو مول غلام کو تو وہ آزاد ہی مال اُسکے سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے نضر بن انس سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام مین تو خلاص اُسکا اُسکے مال مین ہی جبکہ ہو واسطے اُسکے مال اور اگر نہو مال تو قیمت انصاف کی لگائی جاوے یعنی بغیر کمی اور زیادتی کے پھر محنت لیجاوے غلام سے بیچ حصہ اُس شخص کے کہ نہین آزاد کیا اُسنے یعنی اس سے مزدوری کرالیجاوے تاکہ مملوک اپنے حصہ کی قیمت کماکر ادا کرے اس حال مین کہ نہ مشقت ڈالی جاوے اسپر محنت کرنے مین اس باب مین عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سعید بن ابی عروبہ سے مثل اُسکے اور اُس نے نصیبا کی جگہہ شقیصا کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اسیطرح روایت کی ہی ابان بن یزید نے قتادہ سے مثل روایت سعید بن ابی عروبہ کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہین ذکر کیا اُسمین حکم سعی کرانے کا۔ اور اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ سعی کرانے کے غلام سے سو بعض اہل علم کہتے ہین کہ اُس سے سعی کرائی جاوے اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہی اسحاق اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اگر ہو غلام درمیان دو شخصون کے اور آزاد کرے ایک اُنکا حصہ اپنا سو اگر ہو واسطے اُسکے مال تو ضامن ہوگا حصہ شریک اپنے کا اور آزاد ہوگا غلام مال اُسکے سے اور اگر نہو واسطے اُسکے مال تو آزاد ہوا غلام سے جو کہ آزاد ہوا۔ اور نہ سعی کرایا جاوے

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آزاد کرنے والا غنی ہو تو شریک کا حصہ پھیر دے اور آزاد ہو جاویگا غلام اُسپر اور اگر وہ مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہی اور جو کچھ نہ آزاد ہوا غلام ہی اور آزادی اور بندگی متجزی ہوتی ہی۔ اور شریک کو اپنا حصہ آزاد کرنے مین تکلیف نہ دیجاوے اور نہ استسعا کیا جاوے غلام یہ مذہب امام شافعی کا ہی اور مذہب امام ابوحنیفہ کا باوجودیکہ قائل ہین وہ ساتھ تجزی عتق کے یہ ہی کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پھیر دے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کرے غلام کو اور اگر مفلس ہو حصہ شریک کا نہین پھیرنا آتا۔ لیکن شریک یا استسعا کرے غلام سے یا آزاد کرے ۱۲

وقالوا بما روی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا قول اھل المدینۃ وبہ یقول مالک بن انس و الشافعی واحمد واسحٰق **باب** ما جاء فی العمری **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن سعید عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ لاھلھا او میراث لاھلھا وفی الباب عن زید بن ثابت وجابر وابی ھریرۃ وعائشۃ وابن الزبیر ومعاویۃ **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اعمر عمری لہ ولعقبہ فانہا للذی یعطاھا لا ترجع الی الذی اعطاھا لانہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث ھذا حدیث حسن صحیح وھکذا روی معمر وغیر واحد عن الزھری مثل روایۃ مالک وروی بعضھم عن الزھری ولم یذکر فیہ ولعقبہ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم قالوا اذا قال ھی لک حیاتک ولعقبک فانہا لمن اعمرھا لا ترجع الی الاول واذا لم یقل لعقبک فھی راجعۃ الی الاول اذا مات المعمر وھو قول مالک بن انس والشافعی وروی من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری جائزۃ لاھلھا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم قالوا اذا مات المعمر فھی لورثتہ وان لم یجعل لعقبہ وھو قول سفیان الثوری واحمد واسحٰق **باب** ما جاء فی الرقبی **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ھشیم عن داؤد بن ابی ھند عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری جائزۃ لاھلھا والرقبی جائزۃ لاھلھا ھذا حدیث حسن

اور قائل ہین وہ لوگ ساتھ اس حدیث کے کہ مروی ہی ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ قول اہل مدینہ کا ہی اور ساتھ اسی کے قائل ہی مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق **باب** عمرے کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید سے اُس نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ عمری[1] جائز ہی واسطے عمری والون کے یعنی جنکو بطور عمری کے دیا یا فرمایا عمری میراث ہوتا ہی واسطے اہل اسکے کے اور اس باب مین زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ سے بھی روایت ہی **حدیث** کی ہم سے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے معن نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کیا گیا عمری واسطے اسکے اور واسطے وارثون اُسکے کے پس تحقیق وہ عمری واسطے اُس شخص کے ہی کہ دیا گیا عمری اُس کو یعنے اُس کی ملک ہو جاتا ہی نہین پھرتا طرف دینے والے کے یعنی مالک کے اسواسطے کہ اُسنے دیا دینا کہ واقع ہوئی ہی اُسمین میراث یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اسی طرح روایت کی معمر وغیرہ نے زہری سے مثل روایت مالک کے اور روایت کی بعض نے زہری سے اور نہین ذکر کیا اُسمین وارثون کو اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ جب کہے کوئی شخص کسی کو کہ مثلاً یہ مکان مین نے تجکو تیری عمر تک دیا اور جب تو مرے تو تیرے وارثون کے لئے ہی تو پس تحقیق وہ عمری واسطے اُس شخص کے ہی کہ دیا گیا عمری نہین پھرتا طرف پہلے کے یعنی دینے والے کے اور اگر وارثون کے لیے نہ کہے تو وہ پھر جاتا ہی طرف دینے والے کے جبکہ مرجاوے وہ شخص کہ عمری دیا گیا۔ اور یہی ہی قول مالک بن انس اور شافعی کا۔ اور کئی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ فرمایا آپنے کہ عمری جائز ہی واسطے اہل اسکے کے اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ جب مرجاوے وہ شخص کہ دیا گیا عمری تو وہ واسطے وارثون اسکے کے ہی اگرچہ دینے والے نے اسکے وارثون کے واسطے نہ کہا ہو اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق کا **باب** رقبی کا بیان **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا عمری جائز ہی واسطے اہل اسکے کے یعنی جنکو عمر تک دیا گیا۔ اور رقبی جائز ہی واسطے اہل اسکے کے۔ یہ حدیث حسن ہے

[1] عمری اُسکو کہتے ہین کہ ایک شخص مثلاً مکان اپنا کسیکو دے اسطرح کہ یہ مکان مین نے تجکو تیری عمر تک دیا یہ جائز ہی اور جب تک کہ وہ شخص زندہ ہی یہ اُس سے نہین لے سکتا اور اسمین اختلاف ہی کہ بعد اُس کے اُسکے وارثون کو ملتا ہی یا نہین سو یہ کہنا تین طرح پر ہی۔ اول یہ کہ مالک کہے کہ یہ مکان مین نے تجکو دیا جبتک کہ تو زندہ ہی اور بعد مرنے تیرے کے تیرے وارثون کا ہوگا تو اسمین سب علما کا اتفاق ہی کہ یہ ہبہ ہی اور مکان مالک کی ملک سے نکل جاتا ہی اور جسکو دیا اُسکی ملک مین آجاتا ہی اور بعد اُسکے اُسکے وارث مالک ہوتے ہین اور وارث نہون تو بیت المال مین داخل ہو۔ اور دوسرے یہ کہ کہے یہ مکان مین نے تجکو تیری زندگی تک دیا جمہور کے نزدیک اسکا حکم بھی حکم اول کا سا ہی اور یہی ہی قول ابو حنیفہ اور شافعی کا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اس صورت مین بعد اُسکے اُسکے وارثون کو نہین پہونچتا بلکہ مالک کی طرف پھر جاتا ہی اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ تیرے لیے ہی تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میرے اور میرے وارثون کی ملک مین ہو۔ صحیح یہ ہی کہ یہ بھی حکم اول کا رکھتا ہی اور صحیح قول امام شافعی کا بھی یہی ہی اور یہ شرط فاسد ہے ۱۲

وقد روٰاہ بعضھم عن ابی الزبیر عن جابر موقوفا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الرقبی جائزۃ مثل العمری وھو قول احمد واسحٰق وفرق بعض اھل العلم من اھل الکوفۃ وغیرھم بین العمری والرقبی فاجازوا العمری ولم یجیزوا الرقبی وتفسیر الرقبی ان یقول ھذا الشئی لک ما عشت فان مت قبلی فھی راجعۃ الیّ وقال احمد واسحٰق الرقبی مثل العمری وھی لمن اعطیھا ولا ترجع الی الاول **باب ما ذکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلح بین الناس حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا ابو عامر العقدی ثنا کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصلح جائز بین المسلمین الا صلحا حرم حلالا او احل حراما والمسلمون علی شروطھم الا شرطا حرم حلالا او احل حراما ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الرجل یضع علی حائط جارہ خشبا **حدثنا** سعید بن عبد الرحمٰن ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال سمعتہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم جارہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ فلا یمنعہ فلما حدث ابو ھریرۃ طأطؤا رؤسھم فقال مالی اراکم عنھا معرضین واللہ لارمین بھا بین اکتافکم وفی الباب عن ابن عباس ومجمع بن جاریۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وبہ یقول الشافعی وروی عن بعض اھل العلم منھم مالک بن انس قالوا لہ ان یمنع جارہ ان یضع خشبۃ فی جدارہ والقول الاول اصح **باب** ماجاء ان الیمین علی ما یصدقہ صاحبہ **حدثنا** قتیبۃ واحمد بن منیع المعنی واحد قالا ثنا ھشیم عن عبد اللہ بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور تحقیق روایت کیا ہے اسکو بعض نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے موقوف اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ رقبیٰ[1] جائز ہے مثل عمرے کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور فرق کیا ہے بعض اہل علم نے اہل کوفہ وغیرہ سے درمیان عمری اور رقبی کے سو جائز رکھا اُنھون نے عمری کو اور نہین جائز رکھا رقبی کو اور تفسیر رقبی کی یہ ہے کہ کہے ایک شخص کسیکو کہ یہ چیز واسطے تیرے ہے جبتک کہ زندہ رہے تو اور اگر تو مرے پہلے میرے تو وہ پھر نیوالا ہے طرف میرے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ رقبی مانند عمرے کے ہے پس وہ واسطے اُس شخص کے ہے کہ دیا گیا رقبی نہین پھرتا طرف پہلے کے **باب** لوگون کے درمیان صلح کرانیکا بیان حضرت سے جو منقول ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے اُسنے کہا حدیث کی کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی اپنے دادا سے کہا نبی صلعم نے فرمایا کہ صلح کرنی جائز ہے مسلمانون مین مگر وہ صلح کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو اور مسلمان اوپر شرطون اپنی کے ہین مگر وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو اور حلال کرے حرام کو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اپنے ہمسایہ کی دیوار مین لکڑی گاڑنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمٰن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جب اجازت مانگے ایک تمہارا اپنے ہمسایہ سے یہ کہ گاڑے لکڑی بیچ دیوار اُسکی کے تو نہ منع[2] کرے اُسکو سو جب حدیث کی ابو ہریرہ نے تو حاضرین نے سر کو جھکا لیا سو ابو ہریرہ نے کہا کہ کیا ہے مجکو کہ دیکھتا ہون مین تمکو منھ پھیرنے والے اُس سے قسم ہے اللہ کی البتہ گاڑونگا مین اُسکو درمیان مونڈھون تمہارے کے اور اس باب مین ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہین امام شافعی اور روایت کی گئی ہے بعض اہل علم سے انھین مین سے ہین مالک بن انس کہتے ہین کہ جائز ہے کہ منع کرے اپنے ہمسایہ کو اس سے کہ گاڑے لکڑی بیچ دیوار اپنی کے اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہے **باب** تحقیق قسم واقع ہوتی ہے اس چیز پر کہ سچا جانے اسکو صاحب تیرا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع نے معنی ایک ہی ہے اُن دونون نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے عبد اللہ بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[1] رقبی یہ ہے کہ کہے کوئی شخص کسی کو کہ مین تجکو مکان دیتا ہون بدین شرط کہ اگر مین مرون پہلے تجھ سے تو یہ مکان تیرے پاس رہے اور تو مجھ سے پہلے مرے تو پھر آوے میری طرف اور یہ رقبی امام ابو حنیفہ کے نزدیک صحیح نہین اور ابو یوسف کے نزدیک صحیح ہے اور یہی ہے قول امام شافعی اور مالک کا ۱۲ ح ع [2] یعنی جس صورت مین کہ ضرر نہ کرے گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کرے یہ امر وجوب کے لیے ہے نزدیک امام احمد اور محدثین کے اور استحباب کے لیے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے۔ لیکن وجوب کے جو قائل ہوے انکی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کا یہ قول کہ کیون اس سے روگردانی کرتے ہو اور البتہ گاڑونگا اسے درمیان مونڈھون تمہارے کے۔ صریح دلیل ہے کہ اگر وجوب پر نہوتا تو یہ سختی ابو ہریرہ نہ کرتے ۱۲

الیمین علی ما یصدقك به صاحبك هذا حدیث حسن غریب لانعرفه الا من حدیث هشیم عن عبد الله بن ابی صالح وعبد الله هو اخو سهیل بن ابی صالح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وبه یقول احمد واسحق وروی عن ابراهیم النخعی انه قال اذا کان المستحلف ظالما فالنیة نیة الحالف وان کان المستحلف مظلوما فالنیة نیة الذی استحلف **باب** ما جاء فی الطریق اذا اختلف فیه کم یجعل **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن المثنی بن سعید الضبعی عن قتادة عن بشیر بن نهیك عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجعلوا الطریق سبعة اذرع **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا المثنی بن سعید عن قتادة عن بشیر بن کعب العدوی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تشاجرتم فی الطریق فاجعلوه سبعة اذرع وهذا اصح من حدیث وکیع وفی الباب عن ابن عباس حدیث بشیر بن کعب عن ابی هریرة حدیث حسن صحیح وروی بعضهم عن قتادة عن بشیر بن نهیك عن ابی هریرة وهو غیر محفوظ **باب** ما جاء فی تخییر الغلام بین ابویه اذا افترقا **حدثنا** نصر بن علی ثنا سفیان عن زیاد بن سعد عن هلال بن ابی میمونة الثعلبی عن ابی میمونة عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم خیر غلاما بین ابیه وامه وفی الباب عن عبد الله بن عمرو وجد عبد الحمید ابن جعفر حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح وابو میمونة اسمه سلیم والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم قالوا یخیر الغلام بین ابویه اذا وقعت بینهما المنازعة فی الولد وهو قول احمد واسحق وقالا ما کان الولد صغیرا فالام احق فاذا بلغ الغلام سبع سنین خیر بین ابویه وهلال بن ابی میمونة هو هلال بن علی بن اسامة وهو مدنی وقد روی عنه یحیی بن ابی کثیر ومالك بن انس وفلیح بن سلیمان

کہ قسم واقع ہوتی ہے اُس چیز پر کہ سچا جانے[1] تجکو ساتھی تیرا یعنی قسم دینے والا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ہشیم سے اُسنے عبد اللہ بن ابی صالح سے راور عبد اللہ بھائی سہیل بن ابی صالح کا ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ کہا اُسنے کہ جب قسم دینے والا ظالم ہو تو نیت معتبر قسم کھانے والے کی ہے اور اگر قسم دینے والا مظلوم ہو تو نیت معتبر اُسی کی ہے کہ قسم دے اُسے **باب** جب راہ مین اختلاف پڑے تو کتنے گز چھوڑی جاوے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے مثنی بن سعید ضبعی سے اُسنے قتادہ سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ چھوڑو تم راہ کو سات ہاتھ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یحیٰی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو مثنی بن سعید نے قتادہ سے اُسنے بشیر بن کعب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب جھگڑا کرو تم بیچ راہ کے تو ٹھہراؤ اُسکو سات ہاتھ یعنی سات ہاتھ چوڑی راہ چھوڑو اور یہ زیادہ صحیح ہے وکیع کی حدیث سے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور بشیر بن کعب کی حدیث ابی ہریرہ سے حسن صحیح ہے اور روایت کی بعض نے قتادہ سے اُسنے بشیر بن نہیک سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور وہ محفوظ نہین **باب** جب مان باپ جدا ہوں تو لڑکے کو اختیار ہے یعنی چاہے جسکے پاس رہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زیاد بن سعد سے اُسنے ہلال بن ابی میمونہ ثعلبی سے اُسنے ابی میمونہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو درمیان اُسکے باپ و رمان کے اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور جد عبد الحمید بن جعفر سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابو میمونہ کا نام سلیم ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ اختیار دیا جاوے لڑکا درمیان مان باپ اپنے کے جبکہ واقع ہو درمیان اُنکے جھگڑا بیچ لڑکے کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہین کہ جب تک لڑکا چھوٹا ہو پس مان زیادہ تر لائق ہے ساتھ اُسکے اور جبکہ پہونچے لڑکا سات برس کو تو اختیار دیا جاوے درمیان مان باپ اپنے کے اور ہلال بن ابی میمونہ وہ ہلال بن علی بن اسامہ مدنی ہے روایت کی اُس سے یحیٰی بن ابی کثیر اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے

[1] یعنی معتبر بیچ ہونے قسم کے نیت قسم دینے والے کی ہے جب وہ کا ارادہ رکھے درنہ نیت قسم کھانے والے کی اور توریہ اور تاویل اُسکی اور یہ اُس صورت مین ہے کہ جہہ سے اُسکا حق باطل ہوتا ہو ورنہ توریہ کرنا درست ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کو بہن کہا تھا تاکہ ظالم کے ہاتھ سے اُسکو خلاص کریں ۱۲ح مثال اسکی یہ ہے کہ زید کا کچھ روپیہ عمرو پر آتا تھا اور عمرو منکر ہے اور زید کے پاس گواہ نہیں تو زید نے عمرو کو قسم دی اُسنے قسم کھائی کہ کچھ تیرا روپیہ میرے پاس نہیں پس زید

باب ماجاء ان الوالد یاخذ من مال ولدہ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یحیی بن زکریا بن ابی زائدۃ ثنا الاعمش عن عمارۃ بن عمیر عن عمتہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم وفی الباب عن جابر وعبد اللہ بن عمرو ھذا حدیث حسن وقد روی بعضھم ھذا عن عمارۃ بن عمیر عن امہ عن عائشۃ واکثرھم قالوا عن عمتہ عن عائشۃ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم قالوا ان ید الوالد مبسوطۃ فی مال ولدہ یاخذ منہ ماشاء وقال بعضھم لا یاخذ من مالہ الا عند الحاجۃ الیہ **باب** ما جاء فی من یکسر لہ الشیء ما یحکم لہ من مال الکاسر **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد الحفری عن سفیان عن حمید عن انس قال اھدت بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فی قصعۃ فضربت عائشۃ القصعۃ بیدھا فالقت ما فیھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعام بطعام واناء باناء ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر ثنا سوید بن عبد العزیز عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعار قصعۃ فضاعت فضمنھا لھم وھذا حدیث غیر محفوظ وانما اراد عندی سوید الحدیث الذی رواہ الثوری وحدیث الثوری اصح **باب** ماجاء فی حد بلوغ الرجل والمرأۃ **حدثنا** محمد بن وزیر الواسطی ثنا اسحق بن یوسف الازرق عن سفیان عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال عرضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جیش وانا ابن اربع عشرۃ فلم یقبلنی فعرضت علیہ من قابل فی جیش وانا ابن خمس عشرۃ فقبلنی قال نافع فحدثت بھذا الحدیث عمر بن عبد العزیز فقال ھذا حد ما بین الصغیر والکبیر ثم کتب ان یفرض لمن بلغ خمس عشرۃ **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینۃ عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکر فیہ ان عمر بن عبد العزیز کتب ان ھذا حد ما بین الصغیر والکبیر وذکر ابن عیینۃ فی حدیثہ قال حدثت بہ عمر بن عبد العزیز

باب باپ کو اپنے لڑکے کے مال سے خرچ کرنا درست ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے عمارہ بن عمیر سے اُسنے اپنی پھپھی سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق بہت پاک وہ کھانا ہی جو کھاؤ اپنی کمائی سے اور تحقیق اولاد تمھاری تمھاری کمائی سے ہے اور اس باب مین جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی۔ یہ حدیث حسن ہی اور تحقیق روایت کی یہ حدیث بعض نے عمارہ بن عمیر سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے عائشہ سے اور اکثر روایت کرتے ہین پھپھی اُسکی سے اُسنے عائشہ سے اور عمل اُسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ ہاتھ باپ کا فراخ ہی بیچ مال اولاد اپنی کے لے اسمین سے جو چاہے اور بعضے کہتے ہین کہ نہ لے اُسکے مال سے مگر وقت حاجت کے **باب** اگر کوئی شخص کسی کی کوئی چیز توڑ ڈالے تو اُسکے واسطے توڑنے والے کے مال سے کس چیز کا حکم کیا جاوے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابوداود حفری نے سفیان سے اُسنے حمید سے اُس نے انس سے کہا کہ حضرت کی بعض بیوی نے آپ کے پاس ہدیۃً کھانا بھیجا سو عائشہ نے پیالہ کو ہاتھ سے گرا دیا تو اُسمین جو کھانا تھا ہاتھ سے گر گیا سو حضرت نے فرمایا کہ کھانا بدلے کھانے کے اور پیالہ بدلے پیالہ کے ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سوید بن عبد العزیز نے حمید سے اُسنے انس سے کہ نبی صلعم نے لیا عاریۃً ایک پیالہ پس ٹوٹ گیا وہ پس تاوان دیا آپ نے صاحب پیالہ کو۔ یہ حدیث محفوظ نہین اور سوا اسکے نہین کہ ارادہ کیا سوید نے وہ حدیث کہ روایت کی ثوری نے اور ثوری کی حدیث زیادہ تر صحیح ہی **باب** مرد اور عورت کے بالغ ہونے کی حد کہاں تک ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحق بن یوسف ارزق نے سفیان سے اُسنے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ پیش کیا گیا مین آگے رسول اللہ صلعم کے ایک لشکر مین یعنی جہاد مین جانیکے لیے جبکہ مین چودہ برس کا تھا سو نہ قبول کیا آپنے مجکو یعنی جہاد مین جانیکی اجازت نہ دی پھر پیش کیا گیا مین آپ کے آگے جبکہ پندرہ برس کا ہوا پس قبول کیا مجکو نافع نے کہا سو مین نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی سو اُسنے کہا کہ یہ حد ہی درمیان چھوٹے اور بڑے کے سو لکھا اُسنے یہ کہ پندرہ برس کے لڑکے کا حصہ مقرر کیا جائے (غنیمت مین) **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے انہنے نبی صلعم سے مثل اسکے اور نہین ذکر کیا اسمین کہ عمر بن عبد العزیز نے لکھا کہ یہ حد ہی درمیان چھوٹے اور بڑے کے اور ابن عیینہ نے اپنی حدیث مین کہا کہ بیان کی مین نے یہ حدیث پاس عمر بن عبد العزیز کے

فقال هذا احد ما بين الذرية والمقاتلة هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم وبه يقول الثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحٰق يرون ان الغلام اذا استكمل خمس عشرة فحكمه حكم الرجال وان احتلم قبل خمس عشرة فحكمه حكم الرجال وقال احمد واسحٰق للبلوغ ثلث منازل بلوغ خمس عشرة او الاحتلام فان لم يعرف سنه ولا احتلامه فالانبات يعني العانة **باب** ما جاء في من تزوج امرأة ابيه **حدثنا** ابو سعيد الاشج ثنا حفص بن غياث عن اشعث عن عدي بن ثابت عن البراء قال مر بي خالي ابو بردة بن نيار معه لواء فقلت اين تريد فقال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رجل تزوج امرأة ابيه ان آتيه برأسه وفي الباب عن قرة حديث البراء حديث حسن غريب وقد روى محمد بن اسحٰق هذا الحديث عن عدي بن ثابت عن عبد الله ابن يزيد عن البراء وقد روي هذا الحديث عن اشعث عن عدي عن يزيد بن البراء عن ابيه وروي عن اشعث عن عدي عن يزيد بن البراء عن خاله عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الرجلين ان يكون احدهما اسفل من الآخر في الماء **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة انه حدثه ان عبد الله بن الزبير حدثه ان رجلا من الانصار خاصم الزبير عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في شراج الحرة التي يسقون بها النخل فقال الانصاري سرح الماء يمر فابى عليه فاختصموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم للزبير اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فغضب الانصاري فقال ان كان ابن عمتك فتلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر فقال الزبير والله اني لاحسب نزلت هذه الآية في ذلك فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما الآية هذا حديث حسن صحيح

سو کہا اُسنے کہ یہ حد ہی درمیان لڑنے والون اور لڑکونکی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے اور ساتھ اسی کے قائل ہی ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ لڑکا جب پورا پندرہ برس کا ہو جاوے تو حکم اُسکا حکم مردونکا ہی اور اگر احتلام ہو وے پہلے پندرہ برس سے تو حکم اُسکا حکم مردونکا ہی اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ واسطے بلوغت کے تین علامتین ہین ایک پندرہ برس کو پہونچنا اور دوسرا احتلام ہونا اور اگر نہ پہچانا جاوے سن اُسکا اور نہ احتلام اُسکا تو نشانی اُسکی زیر ناف کا بال جمنا ہی **باب** جو شخص اپنے باپ[ع] کی عورت سے نکاح کرے تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اشعث سے اُسنے عدی بن ثابت سے اُسنے براء سے کہا کہ گذرا ساتھ میرے ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور ساتھ اسکے نشان تھا سو مین نے کہا کہ کہانکا ارادہ رکھتے ہو سو کہا اُسنے کہ بھیجا مجکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک مرد کے نکاح کیا اُسنے اپنے باپ کی عورت سے یہ کہ لاؤں مین آپکے پاس سر اُسکا اور اس باب مین قرہ سے بھی روایت ہی اور براء کی حدیث حسن غریب ہے اور تحقیق روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے اُسنے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے براء سے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث اشعث سے اُسنے عدی سے اُسنے یزید بن براء سے اُسنے اپنے باپ سے اور روایت کی گئی ہی اشعث سے اُسنے عدی سے اُسنے یزید بن براء سے اُسنے اپنے خالو سے اُسنے نبی صلعم سے **باب** اگر دو آدمی ہون اور ایک اُنکا دوسرے سے نیچے ہو پانی مین تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے کہ عبد اللہ بن زبیر نے حدیث کی اُسکو کہ ایک شخص نے انصار مین سے جھگڑا کیا زبیر سے نزدیک رسول صلعم کے بیچ نالیون زمین سنگستانی کے کہ پانی دیتے ہین ساتھ اُسکے کھجورون کو سو انصاری نے کہا کہ چھوڑ دے پانی کو گذرے طرف زراعت کے سو انکار کیا زبیر نے اوپر اُسکے پس جھگڑا کیا اُن دونون نے نبی صلعم پاس پس فرمایا آپنے زبیر سے پانی دے پانی دے اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر چھوڑ دے پانی طرف ہمسایہ اپنے کے یعنی طرف زراعت اُسکی کے سو غصہ ہوا انصاری اور کہا کہ یہ حکم اسواسطے کرتے ہو کہ ابن زبیر تمھاری پھپھی کے بیٹے ہین یعنی قرابت کی وجہ سے آپنے اُسکی رعایت کی سو متغیر ہوا چہرہ نبی صلعم کا پھر فرمایا پانی دے اے زبیر پھر روک رکھ پانی کو یعنی اپنی زراعت مین پانی مت چھوڑ یہانتک کہ پہونچے منڈیر تک یعنی پہونچے پانی تمام زمین مین سو زبیر نے کہا قسم خدا کی تحقیق مین البتہ گمان کرتا ہون کہ اُتری یہ آیت بیچ اس معاملہ کے۔ پس قسم ہی رب تیرے کی کہ نہ ایمان لاوینگے وہ یہانتک کہ حاکم ٹھہراوین تجکو بیچ اُسکے کہ جھگڑین اور نہ پاوین بیچ دلون اپنے کے کچھ حرج اُس سے کہ حکم کرے تو اور مان لے ماننا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[ع] اپنے باپ کی عورت سے مراد سوتیلی ماں ہی کہ وہ بھی مثل ماں کے حرام ہی۔ اسلیے آپ نے ایسے شخص کی یہ سزا مقرر کی ۱۲

روی شعیب بن ابی حمزۃ عن الزھری عن عروۃ بن الزبیر عن الزبیر ولم یذکر فیہ عن عبد اللہ بن الزبیر ورواہ عبد اللہ ابن وھب عن اللیث ویونس عن الزھری عن عروۃ عن عبد اللہ بن الزبیر نحو الحدیث الاول **باب** ما جاء فی من یعتق ممالیکہ عند موتہ ولیس لہ مال غیرھم **حدثنا** قتیبۃ ثنا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی المھلب عن عمران بن حصین ان رجلا من الانصار اعتق ستۃ اعبد لہ عند موتہ ولم یکن لہ مال غیرھم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ قولا شدیدا قال ثم دعاھم فجزاھم ثم اقرع بینھم فاعتق اثنین وارق اربعۃ وفی الباب عن ابی ھریرۃ حدیث عمران بن حصین حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن عمران بن حصین والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول مالک بن انس والشافعی واحمد واسحق یرون القرعۃ فی ھذا وفی غیرہ واما بعض اھل العلم من اھل الکوفۃ وغیرھم فلم یروا القرعۃ وقالوا یعتق من کل عبد الثلث ویستسعی فی ثلثی قیمتہ وابو المھلب اسمہ عبد الرحمن بن عمرو ویقال معاویۃ بن عمرو **باب** ما جاء فی من ملک ذا محرم **حدثنا** عبد اللہ بن معاویۃ الجمحی ثنا حماد بن سلمۃ عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ملک ذا رحم محرم فھو حر ھذا حدیث لا نعرفہ مسندا الا من حدیث حماد بن سلمۃ وقد روی بعضھم ھذا الحدیث عن قتادۃ عن الحسن عن عمر شیئا من ھذا **حدثنا** عقبۃ بن مکرم العمی البصری وغیر واحد قالوا ثنا محمد بن بکر البرسانی عن حماد بن سلمۃ عن قتادۃ وعاصم الاحول عن الحسن عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ملک ذا رحم محرم فھو حر ولا نعلم احدا ذکر فی ھذا الحدیث عاصم الاحول عن حماد بن سلمۃ غیر محمد بن بکر والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم

اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے زبیر سے اور نہین ذکر کیا اُسمین واسطہ عبد اللہ بن زبیر کا اور روایت کیا اُسکو عبد اللہ بن وہب نے لیث اور یونس سے اُنھون نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عبد اللہ بن زبیر سے مانند حدیث پہلی کی **باب** اگر کوئی شخص آزاد کرے غلام وقت مرنے اپنے کے اور نہو واسطے اُسکے کچھ مال سوا اُسکے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی مہلب سے اُسنے عمران بن حصین سے کہ تحقیق ایک مرد انصاری نے آزاد کیے چھ غلام وقت مرنے اپنے کے نہ تھا واسطے اُسکے مال سوا اُن غلامون کے سو پہونچی یہ خبر نبی صلعم کو پس کہی آپ نے واسطے اُسکے سخت بات پھر بُلایا ان غلامونکو اور اُنکے تین حصہ کیے پھر قرعہ ڈالا درمیان اُنکے پس آزاد کیے دو اور رکھے چار۔ اور اس باب مین ابی ہریرہ سے روایت ہے اور عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے کئی وجہ پر عمران سے مروی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہین کہ قرعہ ڈالا جاوے بیچ اسکے اور بیچ غیر اسکے اور بعض اہل علم کوفہ وغیرہ سے کہتے ہین کہ قرعہ نہ ڈالا جاوے۔ اور کہتے ہین کہ آزاد ہوتا ہے ہر غلام سے تیسرا حصہ اور سعی کرایا جائے غلام بیچ دو ثلث قیمت اپنی کے ابو المہلب کا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے اور بعض نے معاویہ بن عمرو کہا ہے **باب** جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم کا تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم یعنی ناتے دار محرم کا یعنی بسبب خریدنے یا ہبہ کے یا ارث کے تو وہ آزاد ہے نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مسند مگر حدیث حماد بن سلمہ سے اور تحقیق روایت کی بعض نے یہ حدیث قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے عمر سے کوئی چیز اس سے **حدیث** کی ہمسے عقبہ بن مکرم عمی بصری اور کئی ایک نے محمد بن بکر برسانی سے اُسنے حماد بن سلمہ سے اُسنے قتادہ اور عاصم احول سے اُنھون نے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص مالک ہو ذی رحم محرم کا پس وہ آزاد ہے اور نہین جانتے ہم کسیکو کہ ذکر کیا ہو اس حدیث مین واسطہ عاصم احول کا حماد بن سلمہ سے سوا محمد بن بکر کے۔ اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے

لہ اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت مین جاری ہوتا ہے تہائی مال مین بسبب متعلق ہونے حق حقداروں کے ساتھ اُسکے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر غلام سے تہائی آزاد نہین بلکہ پورے آزاد ہوتے ہین دو اور باقی غلام رہتے ہین اور یہی ہے قول امام شافعی اور جمہور علما کا۔ اور امام ابو حنیفہ کہتے کہ ہر غلام سے ایک تہائی آزاد ہوتی ہے مگر یہ حدیث ظاہر اُنکے رد مین ہے ۱۲ لہ مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا کہ کسی کی ملک مین تھا یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو مول کیا تو مجرد مول لینے سے آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ قرابت ولادت کی رکھے کہ رحم کے واسطے سے ہے اور محرم وہ کہ نکاح اُس سے جائز نہو پس چچا کا بیٹا وغیرہ اس قید سے نکل گیا اور نووی نے کہا کہ اسمین اختلاف ہے علما کو اہل ظاہر کہتے ہین کہ محض ملک سے کوئی آزاد نہین ہوتا بلکہ ضرور ہے آزاد کرنا اور جمہور علما کہتے ہین کہ محض ملک سے آزادی حاصل ہوتی ہے اصول میں اگرچہ اوپر کے درجہ ہوں اور فروع میں اگرچہ نیچے کے درجہ ہوں اور اُنکے سوا [illegible] ایک قول میں سب ذو الارحام محرم آزاد ہوجاتے ہیں اور یہی ہے قول ابو حنیفہ کا ۱۲

وقد روی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ملک ذا رحم محرم فھو حر رواہ ضمرۃ بن ربیعۃ عن سفیان الثوری عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یتابع ضمرۃ بن ربیعۃ علی ھذا الحدیث وھو حدیث خطأ عند اھل الحدیث **باب** ماجاء من زرع فی ارض قوم بغیر اذنھم **حدثنا** قتیبۃ ثنا شریک بن عبد اللہ النخعی عن ابی اسحٰق عن عطاء عن رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زرع فی ارض قوم بغیر اذنھم فلیس لہ من الزرع شیئ ولہ نفقتہ ھذا حدیث حسن غریب لانعرفہ من حدیث ابی اسحٰق الامن ھذا الوجہ من حدیث شریک بن عبد اللہ والعمل علی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم وھو قول احمد واسحٰق وسالت محمد بن اسمٰعیل عن ھذا الحدیث فقال ھو حدیث حسن وقال لا اعرفہ من حدیث ابی اسحٰق الامن روایۃ شریک قال محمد ثنا معقل بن مالک البصری ثنا عقبۃ بن الاصم عن عطاء عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** ما جاء فی النحل والتسویۃ بین الولد **حدثنا** نصر بن علی وسعید بن عبد الرحمٰن المخزومی المعنی واحد قالا ثنا سفیان عن الزھری عن حمید بن عبد الرحمٰن وعن محمد بن النعمان بن بشیر یحدثان عن النعمان بن بشیر ان اباہ نحل ابنا لہ غلاما فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدہ فقال اکلّ ولدک قد نحلتہ مثل ما نحلت ھذا قال لا قال فارددہ ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن النعمان بن بشیر والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم یستحبون التسویۃ بین الولد حتی قال بعضھم یسوی بین ولدہ حتی فی القبلۃ وقال بعضھم یسوی بین ولدہ فی النحل والعطیۃ الذکر والانثی سواء وھو قول سفیان الثوری وقال بعضھم التسویۃ[1] بین الولد ان یعطی للذکر مثل حظ الانثیین مثل قسمۃ المیراث وھو قول احمد واسحٰق

اور تحقیق روایت کی گئی ہی ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم محرم کا تو وہ آزاد ہی روایت کیا اُسکو ضمرہ نے سفیان ثوری سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین متابعت کیا گیا ضمرہ بن ربیعہ اوپر اس حدیث کے اور یہ حدیث خطاء ہی نزدیک اہل حدیث کے **باب** جو شخص کہ کھیتی کرے بیچ زمین کسی قوم کے بغیر اذن اُنکے کے تو اُسکا کیا حکم ہی حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک بن عبد اللہ نخعی نے ابی اسحاق سے اُسنے عطاء سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ زراعت کرے بیچ زمین کسی قوم کے بغیر اذن اُنکے کے تو نہین ہی واسطے اُسکے کھیتی سے کوئی چیز[1] اور واسطے اُسکے ہی نفقہ اُسکا یعنی تخم اُسکا اُسکو ملے گا اور زمین کی پیداوار کا مالک زمین والا ہو یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو حدیث ابی اسحاق سے مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث شریک بن عبد اللہ سے اور عمل اس حدیث پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا اور پوچھا مین نے بخاری کو پوچھا اس حدیث سے سو کہا اُسنے کہ یہ حدیث حسن ہی اور کہا نہین پہچانتے ہم اسکو حدیث ابی اسحاق سے مگر روایت شریک سے کہا محمد نے حدیث کی ہمسے معقل بن مالک بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن اصم نے عطاء سے اُسنے رافع بن خدیج سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** بخشش مین اولاد کے درمیان برابری کرنا حدیث کی ہم سے نصر بن علی اور سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی نے معنی ایک ہی ہین اُن دونون نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُسنے حمید بن عبد الرحمٰن اور محمد بن نعمان بن بشیر سے حدیث کرتے تھے وہ دونون نعمان بن بشیر سے کہ تحقیق باپ اُسکے نے بخشا بیٹے اپنے کو غلام پس آیا وہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ گواہ کرے آپکو سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو نے اپنے سب فرزندونکو دیا ہی مانند اُسکے کہ دیا تو نے اس بیٹے کو کہا اُسنے نہین فرمایا پس پھیر لے اُسکو یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کئی وجہ پر نعمان بن بشیر سے مروی ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ اولاد کے درمیان برابری کرنی مستحب ہی یہانتک کہ کہا بعض نے کہ برابری کرے درمیان اولاد اپنی کے یہانتک کہ بوسہ لینے مین بھی اور بعض کہتے ہین کہ برابری کی جاوے درمیان اولاد کے بیچ بخشش اور عطاء کے واسطے مرد اور عورت کے برابر اور یہی ہی قول سفیان ثوری کا۔ اور بعضے کہتے ہین کہ برابری کرنی درمیان اولاد کے یہ ہی کہ دیا جاوے مرد مانند حصہ دو عورتون کے مثل قسمت میراث کے اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا

[1] یعنی کھیتی مالک کی ہوگی اور تخم بونے والے کا۔ اور یہی ہی قول احمد کا اور اُسکے سوا اور لوگ کہتے ہین کہ پیداوار کا مالک زراعت کرنیوالا ہی اور اوپر اُسکے اُجرت زمین کی ہی ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی برابر دینا بیٹون اور بیٹیون کو اور امام شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ

باب ما جاء فی الشفعة **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمٰعیل بن علیة عن سعید عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جار الدار احق بالدار **قال** ابو عیسی وفی الباب عن الشرید و ابی رافع وانس حدیث سمرة حدیث حسن صحیح وقد روی عیسی بن یونس عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثله وروی عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصحیح عند اهل العلم حدیث الحسن عن سمرة ولا نعرف حدیث قتادة عن انس الا من حدیث عیسی بن یونس وحدیث عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الطائفی عن عمرو بن الشرید عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فی هذا الباب هو حدیث حسن وروی ابراهیم بن میسرة عن عمرو بن الشرید عن ابی رافع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعت محمدا یقول کلا الحدیثین عندی صحیح **باب** ما جاء فی الشفعة للغائب **حدثنا** قتیبة ثنا خالد بن عبد اللہ الواسطی عن عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعته ینتظر به وان کان غائبا اذا کان طریقهما واحدا هذا حدیث حسن غریب ولا نعلم احدا روی هذا الحدیث غیر عبد الملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن جابر وقد تکلم شعبة فی عبد الملک بن ابی سلیمان من اجل هذا الحدیث وعبد الملک هو ثقة مامون عند اهل الحدیث لا نعلم احدا تکلم فیه غیر شعبة من اجل هذا الحدیث وقد روی وکیع عن شعبة عن عبد الملک هذا الحدیث وروی عن ابن المبارک عن سفیان الثوری قال عبد الملک بن ابی سلیمان میزان یعنی فی العلم والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم ان الرجل احق بشفعته وان کان غائبا فاذا قدم فله الشفعة وان تطاول ذلک **باب** اذا حدت الحدود ووقعت السهام فلا شفعة **حدثنا** عبد بن حمید ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهری عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة هذا حدیث حسن صحیح

باب شفعہ کا بیان **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ[1] گھر کا لائق تر ہی ساتھ گھر کے امام ترمذی نے کہا اور اس باب مین شرید اور ابی رافع اور انس سے بھی روایت ہی اور سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُس نے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور روایت کی گئی ہی سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح نزدیک اہل علم کے حدیث حسن کی ہی سمرہ سے اور نہین پہچانتے ہم حدیث قتادہ کی انس سے مگر حدیث عیسیٰ بن یونس سے اور حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمٰن طائفی کی عمرو بن شرید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے اس باب مین وہ حدیث حسن ہی اور روایت کی ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے اُسنے ابی رافع سے اُسنے نبی صلعم سے سُنا مین نے محمد سے کہتا تھا کہ دونون حدیثین میرے نزدیک صحیح ہین **باب** غائب کے واسطے شفعہ کا ہونا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن عبد اللہ نے عبد الملک بن ابی سلیمان سے اُسنے عطا سے اُسنے جابر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر لائق ہی ساتھ شفعہ اپنے کے انتظار کیا جاوے اُسکا اگرچہ ہو وہ غائب جبکہ ہو راہ اُن دونون کی ایک یہ حدیث حسن غریب ہی اور نہین جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوائے عبد الملک کے اُسنے عطا سے اُسنے جابر سے اور تحقیق کلام کیا شعبہ نے بیچ حق عبد الملک کے واسطے اس حدیث کے اور عبد الملک ثقہ ہی نزدیک اہل حدیث کے اور مامون ہی اہل طعن سے نہین جانتے ہم کسی کو کہ کلام کیا ہو بیچ حق اُسکے کے سوائے شعبہ کے واسطے اس حدیث کے اور تحقیق روایت کی وکیع نے یہ حدیث شعبہ سے اُسنے عبد الملک سے اور روایت کی گئی ہے ابن مبارک سے اُسنے روایت کی سفیان ثوری سے کہ کہا اُسنے کہ عبد الملک بن سلیمان ترازو ہی یعنی بیچ علم کے اور عمل اس حدیث پر ہی نزدیک اہل علم کے کہ ہمسایہ زیادہ تر لائق ہی ساتھ شفعہ اپنے کے اگرچہ ہو وہ غائب پس جب آوے تو اُسکے واسطے شفعہ ہوگا اگرچہ مدت دراز ہو جاوے **باب** جبکہ مقرر کیجاوین حدین اور واقع ہون حصے تو نہین باقی رہتا حق شفعہ کا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب واقع ہون حدین یعنی تقسیم کیجاوے ملک مشترک اور پھیری جاوین راہین یعنی ہر ایک حصہ کی راہ جدی ہو جاوے تو نہین باقی رہتا حق شفعہ کا یہ حدیث حسن صحیح ہی

[1] یہ حدیث دلیل ہو واسطے امام ابوحنیفہ کے کہ کہتے ہین کہ ہمسایہ کے لیے حق شفعہ کا ثابت ہو اور تینون اماموں کے نزدیک ہمسایہ کے لیے حق شفعہ ثابت نہین اُنکے نزدیک اس حدیث ہمسایہ سے مراد شریک ہو اور دلیل انکی وہ حدیث ہو جو آگے آتی ہو ۱۲ -

وقد

وقد رواه بعضهم مرسلا عن ابی سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منهم عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وبه یقول بعض فقهاء التابعین مثل عمر بن عبد العزیز وغیره وهو قول اهل المدینة منهم یحیی بن سعید الانصاری وربیعة بن ابی عبد الرحمن ومالك بن انس وبه یقول الشافعی واحمد واسحق لایرون الشفعة الا للخلیط ولایرون للجار شفعة اذا لم یکن خلیطا وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم الشفعة للجار واحتجوا بالحدیث المرفوع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جار الدار احق بالدار وقال الجار احق بسقبه وهو قول الثوری وابن المبارك واهل الکوفة **باب حدثنا** یوسف بن عیسی ثنا الفضل بن موسی عن ابی حمزة السکری عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشریك شفیع والشفعة فی کل شیء هذا حدیث لانعرفه مثل هذا الا من حدیث ابی حمزة السکری وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وهذا اصح **حدثنا** هناد ثنا ابوبکر بن عیاش عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه بمعناه ولیس فیه عن ابن عباس وهکذا روی غیر واحد عن عبد العزیز بن رفیع مثل هذا لیس فیه عن ابن عباس وهذا اصح من حدیث ابی حمزة وابو حمزة ثقة یمکن ان یکون الخطاء من غیر ابی حمزة **حدثنا** هناد ثنا ابو الاحوص عن عبد العزیز بن رفیع عن ابن ابی ملیکة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابی بکر بن عیاش وقال اکثر اهل العلم انما تکون الشفعة فی الدور والارضین ولم یروا الشفعة فی کل شیء وقال بعض اهل العلم الشفعة فی کل شیء والقول الاول اصح **باب** ما جاء فی اللقطة وضالة الابل والغنم

اور تحقیق بعض نے اُسکو مرسل روایت کیا ہی ابی سلمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے انھیں مین سے ہین عمر فاروق اور عثمان بن عفان اور ساتھ اسی کے قائل ہین بعض فقہا تابعین سے مثل عمر بن عبد العزیز وغیرہ کے اور یہی ہی قول اہل مدینہ کا انھین مین سے ہین یحیی بن سعید انصاری اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور مالک بن انس اور ساتھ اسی کے قائل ہین شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ نہین ثابت ہی شفعہ مگر واسطے شریک کے اور کہتے ہین کہ ہمسایہ کے واسطے شفعہ ثابت نہین جبکہ نہو شریک اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ ہمسایہ کے لیے شفعہ کا حق ثابت ہی اور دلیل پکڑی ہی اُنھون نے ساتھ حدیث مرفوع کے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمسایہ گھر کا زیادہ تر لائق ہی ساتھ گھر کے (یعنی بہ نسبت غیرون کے) اور نیز فرمایا کہ ہمسایہ زیادہ تر لائق ہی بسبب[ف۱] نزدیک ہونے اپنے کے اور یہی ہی قول ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** - حدیث کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے ابی حمزہ سکری سے اُسنے عبد العزیز بن رفیع سے اُسنے ابن ملیکہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریک یعنی زمین مین کہ بیچی جاوے شفیع ہی اور شفعہ بیچ ہر چیز کے ہی غیر منقولات مین (مانند زمین اور باغ وغیرہ کے) یہ حدیث ہی کہ نہین پہچانتے ہم اُسکو مانند اُسکے مگر حدیث ابی حمزہ سے اور تحقیق روایت کی بہت لوگون نے یہ حدیث عبد العزیز بن رفیع سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور یہ زیادہ تر صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے عبد العزیز بن رفیع سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے ساتھ معنی اُسکے کے اور نہین ہی اس مین واسطہ ابن عباس کا - اور اسی طرح روایت کی بہت لوگون نے عبد العزیز بن رفیع سے مانند اسکے نہین ہی بیچ اُسکے واسطہ ابن عباس کا اور یہ زیادہ تر صحیح ہی ابی حمزہ کی حدیث سے اور ابو حمزہ ثقہ ہی ممکن ہی یہ کہ ہووے خطا غیر اُسکے سے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو احوص نے عبد العزیز بن رفیع سے اُسنے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی بکر بن عیاش کے اور اکثر اہل علم کہتے ہین سوا اسکے نہین کہ حق شفعہ گھر اور زمین مین ہی نہ ہر چیز مین اور کہا بعض اہل علم نے کہ حق شفعہ ہر چیز مین ثابت ہی اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہی

باب گری[ف۲] اور پڑی ہوئی چیز اور گم ہوئے اونٹ اور بکری کے لینے کا بیان

ف۱ یعنی لائق تر ہی ساتھ شفعہ کے اور شفعہ اُسکو پہونچتا ہی ۱۲ ف۲ لقطہ اُس چیز کو کہتے ہین کہ کوئی آدمی پڑی ہوئی چیز پاوے اور مالک اس چیز کا معلوم نہو کہ یہ کسکی ہی ۱۲

حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ھارون و عبد الله بن نمیر عن سفیان عن سلمة بن کھیل عن سوید بن غفلة قال خرجت مع زید بن صوحان و سلمان بن ربیعة فوجدت سوطا قال ابن نمیر فی حدیثہ فالتقطت سوطا فاخذتہ قالا دعہ فقلت لا ادعہ تاکلہ السباع لاخذنہ فلاستمتعن بہ فقدمت علی ابی بن کعب فسالتہ عن ذلک وحدثتہ الحدیث فقال احسنت وجدت علی عھد رسول الله صلی الله علیہ وسلم صرة فیھا مائة دینار قال فاتیتہ بھا فقال لی عرفھا حولا فعرفتھا حولا فما اجد من یعرفھا ثم اتیتہ بھا فقال عرفھا حولا اخر فعرفتھا حولا ثم اتیتہ فقال عرفھا حولا اخر وقال احص عدتھا ووعاءھا ووکاءھا فان جاء طالبھا فاخبرک بعدتھا ووعاءھا ووکاءھا فادفعھا الیہ والا فاستمتع بھا ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا قتیبة نا اسمعیل بن جعفر عن ربیعة بن ابی عبد الرحمن عن یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد الجھنی ان رجلا سال رسول الله صلی الله علیہ وسلم عن اللقطة فقال عرفھا سنة ثم اعرف وکاءھا ووعاءھا وعفاصھا ثم استنفق بھا فان جاء ربھا فادھا الیہ فقال یا رسول الله فضالة الغنم فقال خذھا فانما ھی لک او لاخیک او للذئب فقال یا رسول الله فضالة الابل قال فغضب النبی صلی الله علیہ وسلم حتی احمرت وجنتاہ او احمر وجھہ فقال مالک ولھا معھا حذاءھا وسقاءھا حتی یلقی ربھا وفی الباب عن ابی بن کعب و عبد الله بن عمرو والجارود بن المعلی و عیاض بن حمار و جریر بن عبد الله حدیث زید بن خالد حدیث حسن صحیح وقد روی عنہ من غیر وجہ وحدیث یزید مولی المنبعث عن زید بن خالد حدیث حسن صحیح وقد روی عنہ من غیر وجہ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیہ وسلم وغیرھم رخصوا فی اللقطة اذا عرفھا سنة فلم یجد من یعرفھا ان ینتفع بھا وھو قول الشافعی واحمد واسحق

حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون اور عبد اللہ بن نمیر نے سفیان سے اُسنے سلمہ بن کہیل سے اُسنے سوید بن غفلہ سے کہ نکلا مین ساتھ زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے یعنی حج کو سو پایا مین نے ایک کوڑا کہا ابن نمیر نے بیچ حدیث اپنی کے سو اُٹھا لیا مین نے اُسکو سو کہا اُن دونون نے کہ چھوڑ دے اُس کو مین نے کہا مین نہین چھوڑونگا اسکو تا کہ کھا وین اُسکو درندے البتہ لونگا مین اُسکو اور نفع اُٹھاؤنگا مین ساتھ اُسکے سو آیا مین پاس ابی بن کعب کے سو پوچھا مین نے اُسکو اُس سے اور بیان کی مین نے وہ بات سو کہا اُسنے کہ اچھا کیا تو نے۔ پائی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک ہمیانی کہ اُسمین سو دینار تھے سو مین اُسکو آپ کے پاس لایا سو آپ نے فرمایا کہ تعریف کر اُسکی ایک برس یعنی مشہور کر اُسکو لوگون مین سو مشہور کیا مین نے اُسکو ایک برس پس نہ پایا مین نے کسی کو کہ پہچانے اُسکو پھر لایا مین اُسکو آپ کے پاس سو فرمایا کہ مشہور کر اُسکو لوگون مین ایک برس سو مشہور کیا مین نے ایک برس اور پھر لایا مین اُسکو آپ کے پاس سو فرمایا کہ مشہور کر اُسکو لوگون مین ایک برس اور فرمایا کہ پہچان رکھ گنتی اُنکی اور برتن یعنی ظرف اُنکا جسمین وہ دینار رکھے ہین چمڑے مین ہون خواہ کپڑے مین اور پہچان رکھ سر بند اُنکا پھر اگر آدے کوئی تلاش کرنے والا اُس کا اور خبر دے تجکو ساتھ گنتی اُنکی کے اور ظرف اُنکے کے اور سر بند اُنکے کے تو دفع کر اُنکو طرف اُسکے اور اگر نہ آوے مالک اُنکا تو تو فائدہ اُٹھا ساتھ اُنکے یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے اُسنے یزید مولی منبعث سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے کہ ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال پڑی چیز کا سو فرمایا آپ نے کہ مشہور کر اُسکو لوگو نمین ایک برس پھر پہچان رکھ سر بند اُسکا اور ظرف اُسکا۔ پھر خرچ کر اُسکو سو اگر آوے مالک اُسکا تو دیدے اُسکو سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت پس گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہی سو فرمایا کہ پکڑ لے اُسکو پس سوا اسکے نہین کہ وہ تیرے واسطے ہی یا واسطے بھائی تیرے کے یا واسطے بھیڑیے کے سو کہا اُسنے کہ یا حضرت پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہی یعنی اگر کسی اونٹ کا مالک معلوم نہو تو اُسکو پکڑنا درست ہی یا نہین کہا پس غضب ناک ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ سرخ ہو گئے دونون رخسارے آپکے یا سرخ ہو گیا چہرہ آپکا سو فرمایا کہ کیا کام ہی تجھے اُس سے یعنے چھوڑ دے اُسکو اور نہ لے کہ اُسکے لینے کی حاجت نہین کہ وہ ضایع نہین ہونیکا کہ اُسکے ساتھ مشک اور موزے اُسکے ہین یہانتک کہ ملے اُس سے مالک اُسکا اور اس باب مین اُبی بن کعب اور عبد اللہ بن عمرو اور جارود بن معلی اور عیاض بن حمار اور جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہی زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہی اور کئی وجہ پر اُس سے مروی ہی اور حدیث یزید مولی منبعث کی زید بن خالد سے حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی اُس سے کئی وجہ سے اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے اجازت دی ہی اُنھون نے بیچ اُٹھانے گری ہوئی چیز کے جبکہ مشہور کرے اُسکو لوگو نمین ایک برس تک پس اگر نہ پاوے مالک اُسکے کو تو جائز ہی اُسکو یہ کہ نفع اُٹھاوے ساتھ اُسکے اور یہی ہی قول شافعی اور احمد اور اسحاق کا

ویات مشہور ہوکر اونٹ پندرہ روز تک پیاسا رہ سکتا ہی ١٢ ع

وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم یعرفها سنة فان جاء صاحبها والا تصدق بها
وهو قول سفیان الثوری وعبد اللہ بن المبارک وهو قول اهل الکوفة لم یروا لصاحب اللقطة ان ینتفع بها اذا کان
غنیا وقال الشافعی ینتفع بها وان کان غنیا لان ابی بن کعب اصاب علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرة فیها
مائة دینار فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعرفها ثم ینتفع بها وکان ابی کثیر المال من میاسیر اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعرفها فلم یجد من یعرفها فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یاکلها فلو کانت اللقطة لم تحل الا لمن تحل له الصدقة لم تحل لعلی بن ابی طالب لان علی بن ابی طالب اصاب دینارا
علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرفه فلم یجد من یعرفه فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم باکله وکان علی لا
تحل له الصدقة وقد رخص بعض اهل العلم اذا کانت اللقطة یسیرة ان ینتفع بها ولا یعرفها وقال بعضهم اذا کان
دون دینار یعرفها قدر جمعة وهو قول اسحٰق بن ابراهیم حدثنا محمد بن بشار حدثنا ابو بکر الحنفی ثنا الضحاک
بن عثمان ثنی سالم ابو النضر عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجهنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل
عن اللقطة فقال عرفها سنة فان اعترفت فادها والا فاعرف عفاصها ووکاءها وعددها ثم کلها فان جاء
صاحبها فادها هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه وقال احمد بن حنبل اصح شیء فی هذا الباب هذا
الحدیث والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم رخصوا فی اللقطة اذا عرفها
سنة فلم یجد من یعرفها ان ینتفع بها وهو قول الشافعی واحمد واسحٰق

اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مشہور کرے اُسکو ایک برس تک پس اگر آوے مالک اُسکا تو دیدے
اُسکو اور نہیں تو خیرات کرے اُسکو بیچ راہ اللہ کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک کا اور یہی ہے قول اہل کوفہ کا
کہتے ہیں کہ اگر لقطہ اُٹھانے والا مالدار ہو تو اُسکو اُس سے فائدہ اُٹھانا درست نہیں اور امام شافعی کہتے ہیں کہ نفع اُٹھاوے ساتھ
اُسکے اگرچہ غنی ہو اس واسطے کہ ابی بن کعب نے پائی ایک تھیلی بیچ زمانہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اُس میں سو دینار تھے سو
حکم فرمایا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مشہور کرے اُسکو لوگوں میں ایک سال تک پھر فائدہ اُٹھاوے ساتھ اُس کے
اور تھے اُبی بڑے مالدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے سو حکم کیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مشہور کرے اُسکو
سو نہ پایا اُسنے مالک اُسکا سو حکم کیا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاوے اُسکو پس اگر لقطہ نہ حلال ہوتا مگر واسطے اُسکے
کہ حلال ہے واسطے اُسکے صدقہ تو نہ حلال ہوتا واسطے علی بن ابی طالب کے اسواسطے کہ علی بن ابی طالب نے پایا ایک دینار
بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مشہور کیا اُسکو لوگوں میں پس نہ پایا اُس شخص کو کہ پہچانے اُسکو سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے ساتھ کھانے اُسکے کے اور تھے علی کہ نہ حلال تھا واسطے اُن کے صدقہ اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اگر لقطہ تھوڑی چیز ہو
تو جائز ہے کہ نفع اُٹھاوے ساتھ اُسکے اور نہ مشہور کرے اُسکو لوگوں میں اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر دینار سے کم ہو تو مشہور
کرے اُسکو مقدار ایک جمعہ کے اور یہی ہے قول اسحاق بن ابراہیم کا حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی
ہم سے ابو بکر حنفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ضحاک بن عثمان نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو سالم ابو نضر نے بسر بن سعید سے اُسنے
زید بن خالد جہنی سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لقطہ کے حکم سے سو فرمایا کہ مشہور کر اُسکو لوگوں میں ایک برس تک
پس اگر پہچانا جاوے یعنی کوئی اُسکو پہچان لے تو دے اُسکے تئیں اور نہیں تو پہچان رکھ ظرف اُسکا اور سر بند اُسکا اور گنتی اُسکی
پھر کھا پس اگر آوے مالک اُسکا تو دیدے اُسکو یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس وجہ سے اور کہا احمد بن حنبل نے کہ زیادہ تر
صحیح اس باب میں یہ حدیث ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں
کہ جب مشہور کرے لقطہ کو ایک سال تک پس نہ پائے مالک اُسکے کو تو جائز ہے اُسکو یہ کہ فائدہ اُٹھاوے ساتھ اُس کے
اور یہی ہے قول امام شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب ما جاء فی الوقف حدثنا علی بن حجر ثنا اسمعیل بن ابراهیم عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فقال یارسول الله اصبت مالا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منه فما تامرنی قال ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها فتصدق بها عمر انها لا یباع اصلها ولا یوهب ولا یورث تصدق بها فی الفقراء والقربی وفی الرقاب وفی سبیل الله وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیها ان یاکل منها بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیه قال فذکرته لمحمد بن سیرین فقال غیر متاثل مالا قال ابن عون فحدثنی به رجل اٰخر انه قرأها فی قطعة ادیم احمر غیر متاثل مالا هذا حدیث حسن صحیح قال اسمعیل وانا قرأتها عند ابن عبیدالله بن عمر فکان فیه غیر متاثل مالا والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم لا نعلم بین المتقدمین منهم فی ذلک اختلافا فی اجازة وقف الارضین وغیر ذلک حدثنا علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبدالرحمن عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلث صدقة جاریة وعلم ینتفع به وولد صالح یدعو له هذا حدیث حسن صحیح باب ما جاء فی العجماء ان جرحها جبار حدثنا احمد بن منیع ثنا سفیان عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العجماء جرحها جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس

باب وقف کا بیان حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے ابن عون سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ عمر فاروق نے پائی (غنیمت سے) ایک زمین خیبر مین سو عمر نے کہا کہ یا حضرت پائی مینے ایک زمین خیبر مین کہ نہین پایا مین نے کوئی مال کبھی کہ بہت نفیس اور بیش قیمت ہو نزدیک میرے اُس زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو مجکو یعنی مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون اُسکو واسطے اللہ کے اور مین جانتا نہین کہ کسطرح مقرر کرون سو آپ اُسکا طریقہ بیان فرمائیے فرمایا کہ اگر چاہے تو وقف کر اصل زمین کو اور خیرات کر حاصل اُسکے کو سو خیرات کیا اُس زمین کو حضرت عمر نے اُس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اصل اُس کی اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ میراث کیجاوے اور خیرات کیا عمر نے حاصل اُس کا فقیرون اور قرابتیون اور غلامون کے آزاد کرنے مین (مثلاً مکاتب کو روپئے دیے کہ وہ روپیہ مالک کو دیکر آزاد ہوجاوے) اور اللہ کی راہ مین اور بیچ مسافرون کے اور مہمانون کے نہین گناہ اُس شخص پر کہ متولی ہو اُس زمین کا یعنی تدبیر کرے اُسکی اور پہونچاوے حاصل اُسکا مصارف مذکورہ مین یہ کہ کھاوے اُسمین سے موافق عرف کے یا کھلاوے اہل اپنے کو جو کہ مالدار نہو اُس حالتمین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اُسکے حاصل مین سے سو مین نے اُسکو محمد ابن سیرین سے ذکر کیا سو اُسنے کہا کہ غیر متمول کے معنے یہ ہین کہ جمع کرنے والا ہو مال کا کہا ابن عون نے پس حدیث کی مجکو ایک مرد نے کہ تحقیق اُسنے پڑھا اُسکو بیچ ایک ٹکڑے چمڑے سرخ کے غیر متاثل مالا اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسمعیل نے کہا کہ مینے اُسکو عبیداللہ بن عمر کے پاس پڑھا سو اُسمین بھی یہی لفظ تھا اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے نہین جانتے ہم درمیان پہلونکے اُنمین سے کچھ اختلاف بیچ جائز ہونے وقف زمین وغیرہ کے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آدمی مرجاتا ہے تو اسکا عمل بند ہو جاتا ہے مگر تین طرح کے عمل ہین کہ موت کے بعد بھی اُنکا ثواب موقوف نہین ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ ہمیشہ جاری رہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیک بخت بیٹا جو باپ کیواسطے دعا کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب اگر چارپایہ کسی کو زخمی کر دیوے تو معاف ہے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چارپایہ کا زخمی کر دینا معاف ہے اور کنوان بھی معاف ہے اور کان بھی معاف ہے اور کافرونکے گڑے ہوے خزانہ مین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین ہے

سلہ اسمین دلیل ہے اوپر صحت وقف کے اور اجماع اسپر ہے سب مسلمانون کا اور دلیل ہے اسپر کہ وقف کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہین اور اسمین میراث جاری نہین ہوتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وقف کرنے والے کو وقف سے نفع اٹھانا درست ہے اسلیے کہ حضرت نے متولی کے لیے کھانا اُسکا مباح کیا اور وقف کرنے والا متولی ہوتا ہے اور یہ زمین اُنکو خیبر سے ملی تھی اسلیے کہ جب خیبر فتح ہوا تو وہان کی زمینین اور باغات مسلمانونکے ہاتھ لگے اور اُنھون نے اسکو آپسمین تقسیم کیا ۱۲ ع سلہ یعنی جانور کے منھہ یا دُم سے یا پانوئن سے کوئی شخص مرجاوے یا کوئی چیز ضایع ہو جاوے تو اُسکا بدلہ کچھ نہین بشرطیکہ اسکے ساتھ اسکا مالک نہو اور اگر اسکے ساتھ مالک ہو تو اسکا تاوان ہے

وفی الباب عن جابر وعمرو بن عوف المزنی وعبادة بن الصامت حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبة ثنا
اللیث عن ابن شهاب عن سعید بن المسیب وابی سلمة ابن عبد الرحمن عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه
حدثنا الانصاری ثنا معن قال قال مالک بن انس وتفسیر حدیث النبی صلی الله علیه وسلم العجماء جرحها جبار یقول هدر
لا دیة فیه ومعنی قوله العجماء جرحها جبار فسره بعض اهل العلم قالوا العجماء الدابة المنفلتة من صاحبها فما اصابت فی
انفلاتها فلا غرم علی صاحبها والمعدن جبار یقول اذا احتفر الرجل معدنا فوقع فیه انسان فلا غرم علیه وکذلک البئر اذا
احتفرها الرجل للسبیل فوقع فیها انسان فلا غرم علی صاحبها وفی الرکاز الخمس فالرکاز ما وجد من دفن اهل الجاهلیة
فمن وجد رکازا ادی منه الخمس الی السلطان وما بقی منه فهو له **باب** ما ذکر فی احیاء ارض الموات **حدثنا**
محمد بن بشار ثنا عبد الوهاب ثنا ایوب عن هشام بن عروة عن ابیه عن سعید بن زید عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال من احیی ارضا میتة فهی له ولیس لعرق ظالم حق هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا
عبد الوهاب الثقفی عن ایوب عن هشام بن عروة عن وهب بن کیسان عن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم
قال من احیی ارضا میتة فهی له هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه بعضهم عن هشام ابن عروة عن ابیه عن النبی
صلی الله علیه وسلم مرسلا والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم
وغیرهم وهو قول احمد واسحق وقالوا له ان یحیی الارض الموات بغیر اذن السلطان وقال بعضهم
لیس له ان یحییها الا باذن السلطان والقول الاول اصح وفی الباب عن جابر وعمرو بن عوف المزنی جد کثیر وسمرة

اور اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف اور عبادہ سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے
انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا کہ کہا مالک بن انس نے کہ تفسیر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قول العجماء جرحہا جبار کی یہ ہے کہ
چارپایوں کا زخمی کردینا معاف ہے نہیں دیت ہے بیچ اُسکے اور بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ عجماء وہ چارپایہ ہے جو چھوٹ جاوے مالک پاس سے پس
جو چیز کہ تلف کرے بیچ چھوٹنے اپنے کے تو اُسکے مالک پر ڈانڈ نہیں اور کان بھی معاف ہے یعنی اگر کھودے کوئی شخص کان اور گر پڑے اسمین
کوئی انسان تو نہیں آتا اُسکے کھودنے والے پر ڈانڈ اور اسیطرح جب کنواں کھودے کوئی شخص اور گر پڑے اُسمین کوئی آدمی اور مر جاوے تو اُسکے
کھودنیوالے پر ڈانڈ نہیں اور گڑے خزانہ میں پانچواں حصہ ہے پس رکاز وہ خزانہ ہے جو پایا جاوے اہل جاہلیت کے دفینہ میں سو جو شخص کہ
پاوے دفینہ تو پہونچاوے اُس سے پانچواں حصہ طرف بادشاہ کے اور جو کچھ کہ باقی رہے اُس سے پس وہ اُسکی ملک ہے **باب** خراب ورافتادہ
زمین کا آباد کرنا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ہشام بن عروہ سے
اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سعید بن زید سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے زمین[ف۱] مردہ کو پس وہ واسطے اُسی کے ہے یعنی اُسکی
ملک ہو گئی اور نہیں واسطے رگ ظالم کے حق یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی
نے ایوب سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے وہب بن کیسان سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے زمین مردہ کو پس
وہ واسطے اُسی کے ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا ہے اُسکو بعض نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مرسلاً اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور کہتے ہیں کہ جائز
ہے اُسکو یہ کہ آباد کرے زمین مردہ کو بغیر اذن بادشاہ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے اُسکو یہ کہ زندہ کرے اُسکو بغیر اذن بادشاہ
کے۔ اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی جو دادا ہے کثیر کا اور سمرہ سے بھی روایت ہے

ف۱ یعنی جو شخص کہ زندہ اور آباد کرے زمین ویران کو پس وہ ملک اُسکی ہے بشرطیکہ مسلمان کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتھ کاموں مصلحت شہر کے یا گانو کے
جیسے کہ مواشی وہاں بیٹھتے ہیں یا دھوبی کپڑے دھوتے ہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک امام کا اذن ہونا شرط ہے اور امام شافعی اور احمد اور صاحبین کے
نزدیک شرط نہیں اگر کوئی شخص کھیتی کرے یا درخت لگادے بیچ زمین آباد کسی کے تو وہ بسبب اسکے مستحق اُس زمین کا نہیں ہوتا ہے ۱۲

حدثنا ابوموسی محمد بن المثنی قال سالت ابا الولید الطیالسی عن قوله ولیس لعرق ظالم حق فقال العرق الظالم الغاصب الذی یاخذ ما لیس له قلت هو الرجل الذی یغرس فی ارض غیرہ قال هو ذاک **باب ما جاء فی القطائع** قلت لقتیبة بن سعید حدثکم محمد بن یحیی بن قیس المأربی قال اخبرنی ابی عن ثمامة بن شراحیل عن سمی بن قیس عن شمیر عن ابیض بن حمال انه وفد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم استقطعه الملح فقطع له فلما ان ولی قال رجل من المجلس اتدری ما قطعت له انما قطعت له الماء العد قال فانتزعه منه قال وساله عن ما یحمی من الاراک قال ما لم تنله خفاف الابل فاقر به قتیبة وقال نعم حدثنا محمد بن یحیی بن ابی عمر ثنا محمد بن یحیی بن قیس المأربی نحوه وفی الباب عن وائل واسماء ابنة ابی بکر حدیث ابیض بن حمال حدیث حسن غریب والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم فی القطائع یرون جائزا ان یقطع الامام لمن رای ذلک حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابوداؤد الطیالسی ثنا شعبة عن سماک قال سمعت علقمة بن وائل یحدث عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم اقطعه ارضا بحضرموت قال محمود وثنا النضر عن شعبة وزاد فیه وبعث معه معاویة لیقطعها ایاه هذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی فضل الغرس** حدثنا قتیبة ثنا ابوعوانة عن قتادة عن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منه انسان او طیر او بهیمة الا کانت له صدقة وفی الباب عن ابی ایوب وام مبشر وجابر وزید بن خالد حدیث انس حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی المزارعة**

حدیث کی ہم سے ابوموسی محمد بن مثنی نے کہا اُسنے کہ پوچھا میں نے ابو ولید طیالسی کو قول نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نہیں واسطے رگ ظالم کے حق سو کہا اُسنے کہ رگ ظالم غاصب ہے کہ چھین لے وہ چیز کہ نہیں ہے ملک اُسکی میں نے کہا وہ وہ شخص ہے کہ درخت لگادے بیچ زمین غیر اپنی کے کہا اُسنے وہ یہی ہے **باب** جاگیر دینے کا بیان میں نے قتیبہ بن سعید سے کہا کہ کیا حدیث کی تم سے محمد بن یحیی بن قیس ماربی نے اُسنے کہا خبر دی مجکو باپ میرے نے ثمامہ بن شرحبیل سے اُسنے سمی بن قیس سے اُسنے شمیر سے اُسنے ابیض بن حمال سے کہ گیا وہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حالت میں کہ طلب کرتا تھا آپ سے یہ کہ جاگیر دیں اُسکو کان نمک کی سو جاگیر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کان نمک کی سو جبکہ پیٹھ پھیری اُسنے تو کہا ایک مرد نے مجلس سے کیا آپ جانتے ہیں کیا جاگیر دی آپنے اُسکو سوا اسکے نہیں کہ دیا آپنے اُسکو پانی طیار یعنی جو کبھی بند نہو سو نکال لیا آپ نے اُسکو اُس سے کہا اور پوچھا اُسنے آپ کو اُس سے کہ گھیری جاوے زمین پیلو کی سے فرمایا جبتک کہ نہ پہونچیں اُسکو پاؤں اونٹوں کے سو اقرار کیا ساتھ اُسکے قتیبہ نے اور کہا ہاں **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی بن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی بن قیس ماربی نے مثل اُسکے اور اس باب میں وائل اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے اور حدیث ابیض کی حسن غریب ہے اور عمل اسیپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ جاگیروں کے کہتے ہیں جائز ہے امام کو یہ کہ مقرر کرے جاگیر واسطے اُس شخص کے کہ دیکھے لائق اُسکے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک سے اُسنے کہا سُنا میں نے علقمہ بن وائل سے حدیث بیان کرتا تھا اپنے باپ سے کہ تحقیق جاگیر دی اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک زمین بیچ شہر حضرموت کے کہا محمود نے اور حدیث کی ہمسے نضر نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اُسمیں یہ کہ بھیجا آپنے ساتھ اُسکے معاویہ کو تاکہ ناپ دیوے وہ زمین اُسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** درخت لگانیکی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوعوانہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ لگاوے درخت یا بووے کھیتی سو کھاوے اُس سے آدمی یا جانور یا چار پایہ مگر کہ ہوتی ہے واسطے اُسکے خیرات اور اس باب میں ابوایوب اور ام مبشر اور جابر اور زید بن خالد سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** مزارعت کا بیان

لہ پانی طیار وہ ہے جو کہ ہمیشہ رہے مادہ اُسکا منقطع نہو اور پھیر لیا اُسکو یعنی اول گمان کیا تھا کہ وہ قطعہ مانند اُس کان کے ہے کہ حاصل ہوتا ہے اُس سے نمک ساتھ محنت اور مشقت کے جب جانا کہ وہ طیار ہے بغیر محنت کے نمک موجود ہے مانند پانی اور گھاس کے تو پھیر لیا اُسکو کہ اُسکے ساتھ سب لوگوں کا حق متعلق ہے پس صلاح اسکے پھیر نے میں ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کانوں کا جائز ہے جبکہ پوشیدہ ہوں اور محنت کے ساتھ اُنسے فائدہ حاصل ہو اور جبکہ بلا محنت اُن سے فائدہ ہوتو اُنکا

حدثنا اسحق بن منصور ثنا یحیی بن سعید عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عامل اهل خیبر بشطر ما یخرج منها من ثمر وزرع وفی الباب عن انس وابن عباس وزید بن ثابت وجابر وهذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم لم یروا بالمزارعة باسا علی النصف والثلث والربع واختار بعضهم ان یکون البذر من رب الارض وهو قول احمد واسحق وکره بعض اهل العلم المزارعة بالثلث والربع ولم یروا بمساقاة النخیل بالثلث والربع باسا وهو قول مالک بن انس والشافعی ولم یر بعضهم ان یصح شیء من المزارعة الا ان تستاجر الارض بالذهب والفضة **باب حدثنا** هناد ثنا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عن مجاهد عن رافع بن خدیج قال نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امر کان لنا نافعا اذا کانت لاحدنا ارض ان یعطیها ببعض خراجها او بدراهم وقال اذا کانت لاحدکم ارض فلیمنحها اخاه او لیزرعها **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا الفضل بن موسی الشیبانی ثنا شریک عن شعبة عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یحرم المزارعة ولکن امر ان یرفق بعضهم ببعض هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن زید بن ثابت حدیث رافع حدیث فیه اضطراب یروی هذا الحدیث عن رافع بن خدیج عن عمومته ویروی عنه عن ظهیر بن رافع وهو احد عمومته وقد روی هذا الحدیث عنه علی روایات مختلفة بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الدیات** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی الدیة کم هی من الابل

حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ کیا اہل خیبر سے ساتھ نصف اُس چیز کے کہ نکلے اُس سے میوہ سے یا کھیتی سے اُسمین محنت وہ کرین اور جو پیدا ہو آدھا اُنکا اور آدھا آپ کا۔ اور اس باب مین انس اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ آدھی اور تہائی اور چوتھائی پیداوار پر کھیتی کرانی درست ہی۔ اور بعضے کہتے ہین کہ تخم زمین والیکا ہو اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہین کہ تہائی اور چوتھائی حصے پر مزارعت[۱] کرانی مکروہ ہی مساقات تہائی اور چوتھائی سے بھی جائز ہی۔ یہ قول مالک بن انس اور شافعی کا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مزارعت کسیطرح درست نہین مگر یہ کہ لیجاوے زمین بدلے چاندی اور سونے کے **باب**۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُسنے مجاہد سے اُسنے رافع بن خدیج سے کہا کہ منع فرمایا ہمکو نبی صلعم نے ایک امر سے کہ تھا وہ ہمارے لیے نفع دینے والا جبکہ ہوتی واسطے ایک ہمارے کے زمین تو دیتا تھا اُسکو ساتھ بعض پیداوار اُسکی کے یا بدلے درہمونکے اور فرمایا جبکہ ہو واسطے ایک تمہارے کے زمین تو چاہیے کہ کھیتی کرے اسمین خود یا دیوے اپنے بھائی کو عاریت **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی شیبانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے شعبہ سے اُسنے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُس نے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین حرام کیا مزارعت کو لیکن حکم کیا یہ کہ احسان کرے بعض اُنکا ساتھ بعض کے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین زید بن ثابت سے بھی روایت ہی اور رافع کی حدیث مین اضطراب ہی روایت کیجاتی ہی یہ حدیث رافع بن خدیج سے اُسنے اپنے چچون سے اور روایت کیجاتی ہی اُس سے ظہیر بن رافع سے اور وہ ایک چچاؤن مین سے ہی۔ اور یہ حدیث اُس سے مختلف طریقون پر مروی ہی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الدیات** بیان مین دیتون کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین یعنی بطریق رفع کے **باب** دیت مین کتنے اونٹ دینے لازم آتے ہین

[۱] مزارعت یہ ہی کہ کسی کو زمین بوے کو اس زمین مین سے جو اُسمین پیدا ہو اُسمین بانٹ لین آدھو آدھ یا تہائی چوتھائی وغیرہ سے اور یہ مزارعت سب علما کے نزدیک درست ہی سواے ابو حنیفہ کے مگر فتوی حنفیہ کے نزدیک بھی جواز پر ہی اور امام کا قول متروک ہی اور مساقات اُسکو کہتے ہین کہ اپنے درخت کسی کو دے اور یہ کہدے کہ انمین پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا اُسکو آپسمین بانٹ لینگے آدھو آدھ یا تہائی یا چوتھائی وغیرہ ذلک پس مساقات درختون مین ہوتی ہی اور مزارعت زمین مین ہوتی ہی اور مساقات کھجورون کی ساتھ تہائی اور چوتھائی کے درست ہی یہی ہی قول امام مالک اور شافعی کا ۱۲

حدثنا علی بن سعید الکندی الکوفی ثنا ابن ابی زائدة عن الحجاج عن زید بن جبیر عن خشف بن مالک قال سمعت ابن مسعود قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دیة الخطاء عشرین ابنة مخاض وعشرین بنی مخاض ذکورا وعشرین بنت لبون وعشرین جذعة وعشرین حقة **حدثنا** ابو ھشام الرفاعی ثنا ابن ابی زائدة وابو خالد الاحمر عن الحجاج بن ارطاة نحوہ وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وحدیث ابن مسعود لانعرفہ مرفوعا الامن ھذا الوجہ وقد روی عن عبد اللہ موقوفا وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا وھو قول احمد واسحٰق وقد اجمع اھل العلم علی ان الدیة توخذ فی ثلث سنین فی کل سنة ثلث الدیة وراؤا ان دیة الخطاء علی العاقلة فرای بعضھم ان العاقلة قرابة الرجل من قبل ابیہ وھو قول مالک والشافعی وقال بعضھم انما الدیة علی الرجال دون النساء والصبیان من العصبة ویحمل کل رجل منھم ربع دینار وقد قال بعضھم الی نصف دینار فان تمت الدیة والا نظر الی اقرب القبائل منھم فالزموا ذلک **حدثنا** احمد بن سعید الدارمی ثنا حبان ثنا محمد بن راشد ثنا سلیمان بن موسی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل متعمدا دفع الی اولیاء المقتول

حدیث کی ہمسے علی بن سعید کندی کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے حجاج سے اُسنے زید بن جبیر سے اُسنے خشف بن مالک سے اُسنے کہا سُنا میں نے ابن مسعود سے کہا کہ حکم فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیت[1] خطا کے بیس اونٹنیاں کہ دوسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹ کہ دوسرے برس میں لگے ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ تیسرے برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور بیس اونٹنیاں کہ چوتھے سال میں لگی ہوں **حدیث** کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاة سے مثل اسکے اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مرفوع مگر اسی وجہ سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے عبد اللہ سے موقوفًا اور گئے ہیں بعض اہل علم طرف اسکے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور تحقیق اجماع کیا ہے اہل علم نے اسپر کہ دیت لیجاوے تین برسوں میں ہر سال میں تہائی دیت کی اور کہتے ہیں کہ دیت[2] خطا کی عاقلہ پر ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ عاقلہ قرابتی مرد کے ہیں باپ کی طرف سے اور یہ قول مالک و شافعی کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سوا اسکے نہیں کہ دیت فقط مردوں پر ہے عورتوں اور بچوں پر نہیں عصبوں سے اور اُٹھایا جاوے ہر مرد انہیں سے چوتھائی دینار کی اور بعضے کہتے ہیں کہ آدھے دینار تک وا اگر پوری ہو جاوے دیت تو فبہا اور نہیں تو نظر کیجاوے طرف زیادہ قبیلونکے انہیں سے پس دیت لیجاوے اُن سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید دارمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حبان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن راشد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن موسی نے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے[3] کسی کو جان بوجھ کر حوالہ کیا جاوے طرف وارثوں مقتول کے

[1] دیت اُس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے نفس کے یا ناقص کرنے کسی کے اعضا کے اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے مغلظہ اور مخففہ مغلظہ یہ ہے کہ سو اونٹنیاں ہوں چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہ قول امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کا ہے اور امام شافعی اور محمد کے نزدیک تیس حقے اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہوں اور یہ دیت قتل شبہ عمد میں دینی آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ ہزار دینار دے یا دس ہزار درہم دے یا اونٹ دے پانچ طرح کے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس جذعہ اور بیس حقہ اور یہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جاری مجری خطا میں اور قتل تسبیب میں ۱۲ ہدایہ و ملتقی [2] قتل پانچ قسم ہے قتل عمد کہ شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل تسبیب قتل عمد یہ ہے کہ مارے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کر دے اعضا کو خواہ وہ کوئی ہتھیار ہو یا کوئی تیز لکڑی یا پتھر یا تیر وغیرہ ہو اُسمیں قصاص لازم آتا ہے دیت یا عفو کیا جاوے اور شبہ یہ کہ مارے قصدًا ساتھ چیزوں مذکورہ کے اسمیں دیت ہے عاقلہ پر نہ قصاص اور خطا یہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارا شکار گمان کر کے یا نشانہ خطا ہو کر آدمی کو جا لگا تو اسمیں بھی دیت لازم آتی ہے عاقلہ پر اور جاری مجری خطا کی یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہو اجا پڑا کسی شخص پر اور اسکو مار ڈالا تو اسمیں بھی دیت آتی ہے عاقلہ پر اور قتل سبب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنواں کھدوایا تھا اسمیں کوئی آدمی گر کر مر گیا اسمیں دیت آتی ہے ۱۲ ہدایہ و ملتقی [3] اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دیت خطا کی پانچ طرح کی ہوتی ہے اور اسمیں سب کا اتفاق ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک بیس ابن لبون کی جگہ ابن مخاض دینے آتے ہیں ۱۲ع یعنے دو برس کے اونٹ دینے لازم آتے ہیں نہ تین برس کے ۱۲ع قولہ خشف بن مالک طائی بخاء مکسورہ بعدہا شین معجمہ ساکن آپ کا ثقہ صاحب تقریب التہذیب نے دوسرے درجہ میں کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ خشف بن مالک کی توثیق نسائی نے کی ہے ۱۲

فان شاؤا قتلوا وان شاؤا اخذوا الدية وهی ثلثون حقة وثلثون جذعة واربعون خلفة وما صالحوا عليه فهو لهم وذلك لتشديد العقل حديث عبد الله بن عمرو حديث حسن غريب **باب** ما جاء فی الدية كم هی من الدراهم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هانی ثنا محمد بن مسلم هو الطائفی عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله عليه وسلم انه جعل الدية اثنا عشر الفا **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومی ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن النبی صلی الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن ابن عباس وفی حديث ابن عيينة كلام اكثر من هذا ولا نعلم احدا يذكر هذا الحديث عن ابن عباس غير محمد بن مسلم والعمل علی هذا الحديث عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحق ورای بعض اهل العلم الدية عشرة الاف وهو قول سفيان الثوری واهل الكوفة وقال الشافعی لا اعرف الدية الا من الابل وهی مائة من الابل **باب** ما جاء فی الموضحة **حدثنا** حميد بن مسعدة ثنا يزيد بن زريع ثنا حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبی صلی الله عليه وسلم قال فی المواضح خمس خمس هذا حديث حسن صحيح والعمل علی هذا عند اهل العلم وهو قول سفيان الثوری والشافعی واحمد واسحق ان فی الموضحة خمسا من الابل **باب** ما جاء فی دية الاصابع **حدثنا** ابو عمار ثنا الفضل بن موسی عن الحسين بن واقد عن يزيد النحوی عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم دية اصابع اليدين والرجلين سواء عشرة من الابل لكل اصبع وفی الباب عن ابی موسی وعبد الله بن عمرو وحديث ابن عباس حديث حسن صحيح غريب والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وبه يقول سفيان الثوری والشافعی واحمد واسحق

پس اگر چاہیں تو مار ڈالیں اور اگر چاہیں تو لیویں دیت یعنی خون بہا اور دیت یہ ہے تیس اونٹنیاں کہ چوتھے برس میں لگی ہوں اور تیس اونٹنیاں کہ پانچویں برس میں لگی ہوں اور چالیس اونٹنیاں کہ حاملہ ہوں اور جس چیز پر صلح کریں پس وہ واسطے انکے ہے یعنی اہل دیت کو مقتول کے وارثوں کا حق ہے یہ ہے جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کریں وارث اس سے کم پر تو وہی واجب ہوگا اور یہ واسطے سخت ہونے دیت کے ہے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن غریب ہے **باب** دیت میں درہم کتنے دینے لازم آتے ہیں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے معاذ بن ہانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن مسلم طائفی نے عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ ٹھرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت بارہ ہزار درہم **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ ابن عباس کا اور ابن عیینہ کی حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ ذکر کرتا ہو یہ ابن عباس سے سوا محمد بن مسلم کے اور عمل اس حدیث پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ دیت دس ہزار درہم ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا شافعی نے کہ نہیں جانتا میں دیت کو مگر اونٹوں سے اور وہ سو اونٹ ہے **باب** ان زخموں کی دیت کا بیان جنمیں ہڈی کھل جاوے **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حسین معلم نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دیت کا، ایسے زخموں میں کہ کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی ہے قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ ایسے زخم کے پانچ اونٹ ہیں **باب** انگلیوں کی دیت کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسی نے حسین بن واقد سے اُسنے یزید نحوی سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ دیت انگلیاں دونوں ہاتھوں اور پاؤنکی برابر ہے دس دس اونٹ بدلے ہر انگلی کے اور اس باب میں ابی موسی اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق

ف ۱ یہ مذہب امام شافعی اور احمد کا ہے اور امام ابوحنیفہ وغیرہ کے نزدیک سو اونٹ چار قسم کے ہیں پچیس اونٹ یکسالہ اور پچیس دو سالہ اور پچیس سہ سالہ اور پچیس چہار سالہ ۱۲ ع
ف ۲ اور یہی قول امام شافعی کا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ دیت دس ہزار درہم ہے ۱۲ ع ف ۳ اور امام ابوحنیفہ کا بھی یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک دیت میں سو اونٹ کے سوائے کچھ درست نہیں مگر برضا طرفین ۱۲ ف ۴ یعنے ایک انگلی کاٹے تو دس اونٹ دینے لازم آتے ہیں اور اگر دو انگلیں کاٹے تو بیس اونٹ دینے لازم آتے ہیں ۱۲

[illegible]

حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ومحمد بن جعفر قالا ثنا شعبة عن قتادة عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هذه وهذه سواء يعني الخنصر والابهام هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في العفو **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله ابن المبارك ثنا يونس بن ابي اسحق ثنا ابو السفر قال دق رجل من قريش سن رجل من الانصار فاستعدى عليه معاوية فقال لمعاوية يا امير المؤمنين ان هذا دق سني فقال معاوية انا سنرضيك والح الاخر على معاوية فابرمه فقال له معاوية شانك بصاحبك وابو الدرداء جالس عنده فقال ابو الدرداء سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل يصاب بشئ في جسده فيتصدق به الا رفعه الله به درجة وحط عنه به خطيئة فقال الانصاري انت سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعته اذناى ووعاه قلبي قال فاني اذرها له قال معاوية لاجرم لا اخيبك فامر له بمال هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه ولا اعرف لابي السفر سماعا من ابي الدرداء وابو السفر اسمه سعيد بن احمد ويقال ابن يحمد الثوري **باب** ما جاء فيمن رضخ راسه بصخرة **حدثنا** علي بن حجر ثنا يزيد بن هارون ثنا همام عن قتادة عن انس قال خرجت جارية عليها اوضاح فاخذها يهودي فرضخ راسها واخذ ما عليها من الحلي قال فادركت وبها رمق فاتي النبي صلى الله عليه وسلم فقال من قتلك افلان فقالت براسها لا قال ففلان حتى سمي اليهودي فقالت براسها نعم قال فاخذ فاعترف فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم فرضخ راسه بين حجرين هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحق وقال بعض اهل العلم لا قود الا بالسيف

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید اور محمد بن جعفر نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہین دیت مین یہ حدیث حسن صحیح ہی

باب دیت کے معاف کرنے مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو السفر نے کہا کہ توڑا ایک شخص قریشی نے دانت ایک مرد انصاری کا سو استغاثہ کیا اُسنے معاویہ سے کہ وہ خلیفہ تھے سو کہا اُسنے معاویہ سے کہ اے امیر المؤمنین مقرر اُس شخص نے توڑا دانت میرا سو معاویہ نے کہا کہ تحقیق ہم تجھکو راضی کر دینگے اور پیچھا کیا دوسرے نے معاویہ پر اور عاجز کیا اُسکو سو معاویہ نے اُس سے کہا کہ لازم پکڑ چال اپنی کو واسطے ساتھی اپنے کے یعنی جسطرح چاہے اُسکے ساتھ کر اور ابو درداء بیٹھے ہوے تھے سو کہا ابو درداء نے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا بیچ بدن اپنے کے پھر معاف کیا زخمی کرنے والے سے یعنی بدلہ نہ لیا اور بخشدیا اُسکو اور صبر کیا تقدیر الٰہی پر مگر کہ بلند کرتا ہی اُسکا اللہ بسبب اُسکے ایک درجہ اور دور کرتا ہی اُس سے ایک گناہ سو انصاری نے کہا کہ کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ آپ نے فرمایا ابو داؤد نے کہا کہ سُنا اسکو دونوں کانوں میرے نے اور یاد رکھا اُسکو دل میرے نے انصاری نے کہا کہ پس تحقیق مین معاف کرتا ہون اُسکو کہا معاویہ نے ہم تجھکو محروم نہ رکھینگے سو حکم کیا واسطے اُسکے کچھ مال کا یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے اور نہین پہچانتے ہم واسطے ابی سفر کے سماع ابی درداء سے اور ابو السفر کا نام سعید بن احمد یا ابن یحمد ثوری ہی

باب جسکا سر پتھر سے کچلا جاوے اُسکے قاتل کی کیا سزا ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے انس سے کہ نکلی ایک لڑکی اور اُسکے پاس زیور تھا چاندی کا سو پکڑا اُسکو ایک یہودی نے اور کچلا سر اُسکا۔ اور اُتار لیا زیور اُسکا کہا پس پائی گئی وہ لڑکی اُس حال مین کہ اُسمین تھوڑی سی جان باقی تھی سو لائے اُسکو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا حضرت نے کہ کسنے قتل کیا ہی تجھکو کیا فلانے نے سو اشارہ کیا اُسنے اپنے سر سے کہ نہین کہا پس فلانے نے اور فلانے نے یہانتک کہ نام لیا آپ نے یہودی کا سو اشارہ کیا اُسنے اپنے سر سے کہ ہان اُسی نے مجھکو قتل کیا ہی پس پکڑا گیا وہ سو اقرار کیا اُسنے سو حکم کیا ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کچلا گیا سر اُسکا[1] درمیان دو پتھرون کے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے کہ نہین قصاص مگر ساتھ تلوار کے

[1] یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ مرد قتل کیا جاوے بدلے عورت کے جیسے کہ قتل کیجاتی ہی عورت بدلے مرد کے اور یہی ہی قول اکثر اہل علم کا اور دلیل ہی اسپر کہ قتل کرنا ساتھ بھاری شے کے حاصل ہو ساتھ اُسکے قتل غالب موجب قصاص ہی اور یہی قول ہی تینون اماموں کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسمین قصاص نہین آتا ۱۲ اور م

باب ما جاء فی تشدید قتل المؤمن **حدثنا** ابو سلمة یحیی بن خلف ومحمد بن عبد الله بن بزیع قالا ثنا ابن ابی عدی عن شعبة عن یعلی بن عطاء عن ابیه عن عبد الله بن عمرو ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لزوال الدنیا اهون علی الله من قتل رجل مسلم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن یعلی بن عطاء عن ابیه عن عبد الله بن عمرو نحوه ولم یرفعه وهذا اصح من حدیث ابن ابی عدی وفی الباب عن سعد وابن عباس وابی سعید وابی هریرة وعقبة بن عامر وبریدة حدیث عبد الله بن عمرو هکذا رواه ابن ابی عدی عن شعبة عن یعلی بن عطاء فلم یرفعه وهکذا روی سفیان الثوری عن یعلی بن عطاء موقوفا وهذا اصح من الحدیث المرفوع **باب** الحکم فی الدماء **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا وهب بن جریر ثنا شعبة عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول ما یحکم بین العباد فی الدماء حدیث عبد الله حدیث حسن صحیح وهکذا روی غیر واحد عن الاعمش مرفوعا وروی بعضهم عن الاعمش ولم یرفعه **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول ما یحکم بین العباد فی الدماء **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول ما یقضی بین العباد فی الدماء **حدثنا** الحسین بن حریث ثنا الفضل بن موسی عن الحسین بن واقد عن یزید الرقاشی ثنا ابو الحکم البجلی قال سمعت ابا سعید الخدری وابا هریرة یذکران عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لو ان اهل السماء واهل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لاکبهم الله فی النار هذا حدیث غریب **باب** ما جاء فی الرجل یقتل ابنه یقاد منه ام لا **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن عیاش ثنا المثنی بن الصباح عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن سراقة بن مالک قال حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقید الاب من ابنه ولا یقید الابن من ابیه

باب مسلمان کے قتل کرنیکا کیا گناہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سلمہ یحییٰ بن خلف اور محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطا سے اُسنے اپنے باپ عطا سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ جاتا رہنا تمام دنیا کا بہت آسان ہے نزدیک اللہ کے قتل کرنے مرد مسلمان سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے یعلی بن عطار سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے مانند اُسکے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث ابن ابی عدی سے اور اس باب میں سعد اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کو روایت کیا ابن ابی عدی نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطا سے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور اسیطرح روایت کی سفیان ثوری نے یعلی بن عطا سے موقوف اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے **باب** خونوں میں حکم کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اعمش سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اول حکم کرنا اللہ تعالیٰ کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا بیچ خونوں کے ہوگا یعنی بندوں کے حقوق میں سے پہلے خون کے مقدمہ ہونگے اور عبد اللہ کی حدیث حسن صحیح ہے اسیطرح روایت کی بہت لوگوں نے اعمش سے مرفوع اور بعض نے اس سے موقوف روایت کی ہے اور اُسکو مرفوع نہیں کہا **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی وائل سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق اول حکم کرنا اللہ تعالیٰ کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا خونوں میں ہوگا **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابو وائل سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق اول حکم کرنا اللہ تعالیٰ کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا خونوں میں ہوگا حدیث اول میں یحکم ہے اور حدیث ثانی میں یقضی ہے باقی موافق ہے **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث نے فضل بن موسی سے اُسنے روایت کی حسین بن واقد سے اُسنے یزید رقاشی سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الحکم بجلی نے اُسنے کہا سنا میں نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے ذکر کرتے تھے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپنے کہ اگر تحقیق آسمان والے اور زمین والے شریک ہوں بیچ خون کرنے ایک مرد مسلمان کے تو البتہ ڈالیگا اُنکو اللہ دوزخ میں یہ حدیث غریب ہے **باب** اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو اُس سے قصاص لیا جاوے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے سراقہ بن مالک سے کہا کہ حاضر ہوا میں پاس نبی صلعم کے کہ قصاص لیتے تھے باپ کا اُسکے بیٹے سے اور نہ قصاص لیتے بیٹے کا باپ اُسکے سے

هذا حديث لانعرفه من حديث سراقة الامن هذا الوجه وليس اسناده بصحيح رواه اسمعيل بن عياش عن المثنى بن الصباح والمثنى بن الصباح يضعف فى الحديث وقد روى هذا الحديث ابوخالد الاحمر عن الحجاج عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم وقد روى هذا الحديث عن عمرو بن شعيب مرسلا وهذا حديث فيه اضطراب والعمل على هذا عند اهل العلم ان الاب اذا قتل ابنه لايقتل به واذا قذفه لايحد **حدثنا** ابو سعيد الاشج ثنا ابوخالد الاحمر عن حجاج بن ارطاة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لايقاد الوالد بالولد **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابن ابى عدى عن اسمعيل بن مسلم عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابن عباس عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لاتقام الحدود فى المساجد ولايقتل الوالد بالولد هذا حديث لانعرفه بهذا الاسناد مرفوعا الامن حديث اسمعيل بن مسلم واسمعيل بن مسلم المكى تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه **باب** ما جاء لا يحل دم امرء مسلم الا باحدى ثلث **حدثنا** هناد ثنا ابومعاوية عن الاعمش عن عبدالله بن مرة عن مسروق عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل دم امرء مسلم يشهد ان لا اله الا الله وانى رسول الله الا باحدى ثلث الثيب الزانى والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة وفى الباب عن عثمان وعائشة وابن عباس حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فيمن يقتل نفسا معاهدا **حدثنا** محمد بن بشار ثنا مهدى بن سليمان عن ابن عجلان عن ابيه عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال الا

یہ حدیث ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اُسکو حدیث سراقہ سے مگر اسوجہ سے اور نہیں ہے اسناد اسکی صحیح روایت کیا اسکو اسمٰعیل بن عیاش نے مثنیٰ بن صباح سے اور مثنیٰ بن صباح ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں اور روایت کی ہے ابوخالد احمر نے یہ حدیث حجاج سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسل اور اس حدیث میں اضطراب ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے کہ جب باپ اپنے بیٹے کو قتل کرے تو نہ قتل کیا جاوے باپ بدلے اُسکے اور جب تہمت لگائے اُسکو تو نہ حد مارا جاوے **حدیث** کی ہمسے ابوسعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوخالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے روایت کی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے عمرؓ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ نہ قصاص لیا جاوے باپ سے بدلے اولاد کے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے عمرو بن دینار سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ نہ قائم کیجاویں حدیں مسجدوں میں اور نہ قتل کیا جاوے باپ بدلے بیٹے کے نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو اس اسناد سے مرفوع مگر حدیث اسمٰعیل بن مسلم سے اور اسمٰعیل بن مسلم مکی میں کلام کیا ہے بعض اہل علم نے اسکے حافظہ کی وجہ سے **باب** نہیں جائز ہے خون کرنا آدمی مسلمان کا مگر بسبب ایک بات کے تین میں سے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی عبداللہ بن مرہ سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے خون کرنا آدمی مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود برحق سوا اللہ کے اور تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں مگر بسبب ایک بات کے تین میں سے ایک تو زنا ہے کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا اور دوسرے قتل کرنا عمداً کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لینا اور یہ حق ولی مقتول کا ہے جسطرح کہ شرع میں مقرر ہے اور تیسرے نکلنا دین اپنے سے یعنی چھوڑ دینے والا جماعت کا۔ اور اس باب میں عثمان اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** جو شخص کہ قتل کرے عہد والے کو تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے مہدی بن سلیمان نے ابن عجلان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو

لہ حاصل حدیث کا یہ ہے کہ مسلمان کا خون کرنا درست نہیں مگر ساتھ ایک کے تین چیزوں سے یا تو کسی کو ناحق مارنا اور یا زنا کرنا اور یا اپنے دین سے نکلنا یعنی مرتد ہو جانا پس ان صورتوں میں مسلمان کا قتل کرنا درست ہے اور اگر عورت مرتد ہو جاوے تو حنفیہ کے نزدیک اُسکا قتل کرنا درست نہیں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۱۲ ؎ ۲ عہد والے سے مراد وہ کافر ہے کہ عہد کیا ہو ساتھ امام کے اوپر ترک کرنے لڑائی کے ذمی ہو یا غیر ذمی یعنی حربی اور چالیس برس سے مراد طول مسافت ہے نہ تحدید اور نہ پاوے بو بہشت کی سے کہ اول مقربین اور صالحین کے ساتھ بو بہشت کی نہ پاوینگے نہ کہ ہمیشہ محروم رہینگے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ حدیث زجر پر محمول ہے ۱۲ لمعات

منہ رحمہ

من قتل نفسا معاهدة له ذمة الله وذمة رسوله فقد اخفر بذمة الله فلا يرح رائحة الجنة وان ريحها لتوجد من مسيرة سبعين خريفا وفی الباب عن ابی بکرة حديث ابی هريرة حديث حسن صحيح وقد روی من غير وجه عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم **باب حدثنا** ابوکريب ثنا يحيی بن ادم عن ابی بکر بن عياش عن ابی سعد عن عکرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم ودی العامريين بدية المسلمين وکان لهما عهد من رسول الله صلی الله عليه وسلم هذا حديث غريب لانعرفه الا من هذا الوجه وابوسعد البقال اسمه سعيد بن المرزبان **باب** ماجاء فی حکم ولی القتيل فی القصاص والعفو **حدثنا** محمود بن غيلان ويحيی بن موسی قالا ثنا الوليد بن مسلم ثنا الاوزاعی ثنا يحيی بن ابی کثير قال حدثنی ابوسلمة قال ثنی ابوهريرة قال لما فتح الله علی رسوله مکة قام فی الناس فحمد الله واثنی عليه ثم قال ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يعفو واما ان يقتل وفی الباب عن وائل بن حجر وانس وابی شريح خويلد بن عمرو **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيی بن سعيد ثنا ابن ابی ذئب قال ثنی سعيد بن ابی سعيد المقبری عن ابی شريح الکعبی ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ان الله حرم مکة ولم يحرمها الناس من کان يومن بالله واليوم الاخر فلا يسفکن فيها دما ولا يعضدن فيها شجرا فان ترخص مترخص فقال احلت لرسول الله صلی الله عليه وسلم فان الله احلها لی ولم يحلها للناس وانما احلت لی ساعة من نهار ثم هی حرام الی يوم القيمة ثم انکم معشر خزاعة قتلتم هذا الرجل من هذيل وانی عاقله فمن قتل له قتيل بعد اليوم فاهله بين خيرتين اما ان يقتلوا اوياخذوا العقل هذا حديث حسن صحيح وحديث ابی هريرة حديث حسن صحيح ورواه شيبان ايضا عن يحيی بن ابی کثير مثل هذا وروی عن ابی شريح الخزاعی عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من قتل له قتيل فله ان يقتل او يعفو اوياخذ الدية وذهب الی هذا بعض اهل العلم وهو قول احمد واسحاق

جو شخص کہ قتل کرے نفس عہد والے کو کہ ہو واسطے اُسکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اللہ کا تو تحقیق توڑ ڈالا اُسنے ذمہ اللہ کا پس نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہی چالیس برس کی راہ سے اور اس باب مین ابی بکرہ سے بھی روایت ہی اور ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے ابی سعد سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی عامریین کو ساتھ دیت مسلمانون کے اور تھا واسطے اُنکے عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسیوجہ سے اور ابوسعد کا نام سعید بن مرزبان ہی **باب** مقتول کے ولی کو قصاص لینے اور معاف کر دینے مین اختیار ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان اور یحییٰ بن موسیٰ نے اُن دونون نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ابی کثیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوسلمہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوہریرہ نے کہا کہ جب فتح کیا اللہ نے اپنے رسول پر مکہ تو کھڑے ہوئے نبی صلعم لوگونمین پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا پھر فرمایا کہ جسکا کوئی آدمی مارا جاوے تو وہ دو باتونمین سے ایک اختیار کرے جو بہتر جانے یا یہ کہ معاف کرے اور یا خون کے بدلے خون لیوے۔ جو لوگونمین مشہور ہی اور اس باب مین وائل بن حجر اور انس اور ابی شریح خویلد بن عمرو سے بھی روایت ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی سعید مقبری نے ابی شریح کعبی سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق حرام کیا اللہ نے مکہ کو اور نہین حرام کیا اُسکو لوگون نے یعنی یہ حرمت اور تعظیم اُسکی اللہ کیطرف سے مقرر ہی لوگون نے اپنی طرف سے نہین بائی جو شخص کہ اللہ اور دن قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہو وہ اُسمین خون نہ بہاوے یعنی کسی کو نہ مارے اور اُسکے درخت نہ کاٹے۔ اور اگر کوئی مکہ مین خون کرنا درست جانے یعنے پیغمبر کے قتل کرنیکی دلیل سے تو اُسسے کہدو کہ البتہ اللہ نے اپنے رسول کیواسطے حلال کیا تھا اور ہمارے واسطے حلال نہین کیا صرف میرے واسطے ایک ساعت بھر حلال ہوا پھر وہ حرام ہوا قیامت تک پھر تم اے گروہ خزاعہ کے قتل کیا تمنے اس مرد کو قبیلہ ہذیل سے اور مین خونبہا دینے والا ہون اُسکا پس جو شخص کہ قتل کیا جاوے واسطے اسکے کوئی پیچھے اس دن کے تو وارث اسکے مختار ہین درمیان دو امرون کے اگر چاہین تو مار ڈالین قتل کرنیوالیکو اور اگر چاہین تو پھیر لین اُسسے خونبہا یہ حدیث ابوہریرہ کی حسن صحیح ہی اور روایت کیا اُسکو شیبان نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے مثل اُسکے اور ابی شریح خزاعی سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کیا جاوے واسطے اُسکے کوئی قتیل تو جائز ہے وارث مقتول کو کہ مار ڈالے قتل کرنے والے کو یا معاف کرے یا دیت لے اور گئے ہین طرف اُسکے بعض اہل علم اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا

حدثنا ابوکریب ثنا ابومعاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قتل رجل فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدفع القاتل الی ولیہ فقال القاتل یا رسول اللہ واللہ ما اردت قتلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ ان کان صادقا فقتلتہ دخلت النار فخلاہ الرجل وکان مکتوفا بنسعۃ قال فخرج یجر نسعتہ فکان یسمی ذا النسعۃ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی النہی عن المثلۃ **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبدالرحمٰن بن مہدی ثنا سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی جیش اوصاہ فی خاصۃ نفسہ بتقوی اللہ ومن معہ من المسلمین خیرا فقال اغزوا بسم اللہ وفی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا وفی الحدیث قصۃ وفی الباب عن ابن مسعود وشداد بن اوس وسمرۃ والمغیرۃ ویعلی بن مرۃ وابی ایوب حدیث بریدۃ حدیث حسن صحیح وکرہ اہل العلم المثلۃ **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ہشیم ثنا خالد عن ابی قلابۃ عن ابی الاشعث الصنعانی عن شداد بن اوس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحۃ ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ هذا حدیث حسن صحیح وابو الاشعث اسمہ شرحبیل ابن آدۃ **باب** ما جاء فی دیۃ الجنین **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا وہب بن جریر ثنا شعبۃ عن منصور عن ابراہیم عن عبید بن نضلۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ ان امرأتین کانتا ضرتین فرمت احدٰہما الاخری بحجر او عمود فسطاط فالقت جنینہا فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین غرۃ عبد او امۃ وجعلہ علی عصبۃ المرأۃ قال الحسن وثنا زید بن الحباب عن سفیان عن منصور بہذا الحدیث هذا حدیث حسن صحیح

حدیث کی ہم سے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ قتل کیا گیا ایک مرد بیچ زمانہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس حوالہ کیا گیا قاتل کرنیوالا وارث مقتول کے سو قاتل نے عرض کی کہ یا حضرت قسم ہی اللہ کی نہیں ارادہ کیا مینے مارنے اُسکے کا سو حضرت نے فرمایا خبردار رہو اگر ہی وہ بیچ کہنے والا سچ پس قتل کرے تو اُسکو تو داخل ہو گا تو آگ مین سو چھوڑ دیا اُسکو اُس مرد نے اور تھا باندھا گیا ساتھ رسی چمڑے کے پس نکلا اس حال مین کہ کھینچتا تھا رسی اپنی کو پس نام رکھا جاتا تھا وہ ذو نسعہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** مثلہ کرنا منع ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سردار کرتے کسی امیر کو بڑے لشکر پر تو نصیحت کرتے اُسکو بیچ حق نفس اُسکے کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے امیر کو بیچ حق اُن لوگونکے کہ ساتھ اُسکے ہوتے مسلمانونسے ساتھ نیکی کے یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اُنسے پھر فرماتے حضرت جہاد کرو اور جاؤ جہاد کے لیے ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے واسطے رضامندی اُسکی کے اور بول بالا کرنے دین اُسکے کے - لڑو اُس شخص سے کہ کفر کیا اُسنے ساتھ اللہ کے جہاد کرو اور نہ خیانت کرو غنیمت میں یعنی لوٹ کے مال مین اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہ کے نہ کاٹو اور نہ مار ڈالو لڑکونکو اور اس حدیث مین قصہ ہی اور اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہی اور بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور اہل علم کہتے ہین کہ مثلہ کرنا مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے خالد نے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اشعث صنعانی سے اُسنے شداد بن اوس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر یہانتک کہ قتل کرنے اور ذبح کرنے مین بھی پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسی کو قصاص مین یا حد مین پس اچھی طرح قتل کرو اُسکو یعنی ایذا نہو قتل کرنے مین تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت کہ ذبح کرو تم کسی جانور کو پس اچھی طرح ذبح کرو اُسکو اور چاہیے کہ تیز کرے ایک تمہارا چھری اپنی کو اور آرام دے جانور مذبوح کو یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو اشعث کا نام شرحبیل ہی اور صحیح شراحیل بن آدہ ہی **باب** پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے منصور سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے عبید بن فضلہ سے اُسنے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتین تھین آپسمین سوکین پس مارا ایک نے اُن دونون مین سے دوسری کو ساتھ پتھر یا چوب خیمہ کے پس گرادیا اُسکے پیٹ کے بچہ کو پس حکم فرمایا نبی صلعم نے بیچ بچہ کے غرہ کا غلام ہو یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اُسکو اوپر عصبہ کے یعنی عورت مارنے والی کے قبیلے پر کہا حسن نے حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے سفیان سے اُسنے منصور سے یہ حدیث حسن صحیح ہی

۱۴س سے ترجیح باطل ہی جیسے کہ اس شخص نے کیا تھا ۱۲

حدثنا علی بن سعید الکندی ثنا ابن ابی زائدة عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی ھریرة قال قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الجنین بغرة عبد او امة فقال الذی قضی علیه انعقل من لاشرب ولا اکل ولا صاح فاستهل فمثل ذلک یطل فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان هذا لیقول بقول شاعر بلی فیه غرة عبد او امة وفی الباب عن حمید بن مالک بن النابغة حدیث ابی ھریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم وقال بعضهم الغرة عبد او امة او خمس مائة درهم وقال بعضهم او فرس او بغل **باب** ماجاء لایقتل مسلم بکافر **حدثنا** احمد بن منیع ثنا هشیم ثنا مطرف عن الشعبی ثنا ابوجحیفة قال قلت لعلی یا امیر المؤمنین هل عندکم سوداء فی بیضاء لیس فی کتاب الله قال والذی فلق الحبة وبرأ النسمة ما علمته الا فهما یعطیه الله رجلا فی القرآن وما فی الصحیفة قال قلت وما فی الصحیفة قال فیها العقل وفکاک الاسیر وان لایقتل مؤمن بکافر وفی الباب عن عبد الله بن عمرو حدیث علی حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم وهو قول سفیان الثوری ومالک بن انس والشافعی واحمد واسحٰق قالوا لایقتل مؤمن بکافر وقال بعض اهل العلم یقتل المسلم بالمعاهد والقول الاول اصح **حدثنا** عیسی بن احمد ثنا ابن وهب عن اسامة بن زید عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقتل مسلم بکافر

حدیث کی ہمسے علی بن سعید کندی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچہ پیٹ کے ساتھ غرہ کے غلام ہو یا لونڈی یعنی جو لڑکا کہ مارا جاوے اپنی ماں کے پیٹ میں اُسکے بدلے ایک غلام یا لونڈی دے پس کہا اُس شخص نے کہ حکم کیا گیا تھا اُسپر کہ کسطرح تاوان بھروں میں اُس شخص کا کہ نہ پی اُسنے کوئی چیز اور نہ کھائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہ البتہ کہتا ہی ساتھ قول شاعر کے یعنی شاعروں کیطرح مقفی عبارت بولتا ہی بیچ اُسکے غرہ ہی غلام ہو یا لونڈی اور اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک اہل علم کے اور بعض کہتے ہین کہ غرہ ہی غلام ہو یا لونڈی یا پانچسو درہم اور بعضے کہتے ہین کہ گھوڑا یا خچر ہو **باب** نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مطرف نے شعبی سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو جحیفہ نے کہا کہ مین نے علی سے کہا کہ ای امیر المومنین کیا ہی تمھارے پاس کوئی چیز سواے قرآن کے کہ قرآن مین نہو اُنھون نے کہا قسم ہی اس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہین جانتا مین اُسکو یعنی ہمارے پاس سوا قرآن کے کوئی چیز نہین مگر سمجھ[۱] کہ دیتا ہی اللہ کسی شخص کو بیچ قرآن کے اور وہ چیز کہ کاغذ مین لکھی ہوئی ہی مین نے کہا وہ کیا ہے فرمایا حضرت علیؓ نے کہ خونبہا اور قدر اور حکم اسکا اور چھڑانا قیدی کا یعنی ثواب اُسکا لکھا تھا اور یہ کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے یعنی اُسکے قصاص مین اور اس باب مین عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی اور علی کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہین کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اور کہا بعض اہل علم نے کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے جس سے عہد ہوچکا ہو اور پہلا قول زیادہ تر صحیح ہی **حدیث** کی ہم سے عیسیٰ بن احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابن وہب نے اُسامہ بن زید سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے

[۱] یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمکو سمجھ دی کہ استنباط کرتا ہون اُس سے معانی قرآن کے اور دریافت کرتا ہون اُس سے اشارات اور علوم پوشیدہ اور ابن عباس سے منقول ہی کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اُس سے فہم لوگون کی اور وہ کاغذ بیچ غلاف تلوار کے رکھا تھا۔ اُسمین خونبہا وغیرہ کی نسبت احکام لکھے تھے لیکن یہان فقط یہی احکام بیان فرمائے کہ مقصود یہان یہی تھا۔ یعنے خونبہا اور قصاص وغیرہ کا۔ اور یہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے سو اس مسئلہ مین علما کو اختلاف ہی مذہب اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینون اماموں کا یہی ہے کہ نہ مارا جاوئے مسلمان بدلے کافر کے خواہ کافر ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ وغیرہ کا یہ ہی کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے اور سوال مذکور ابی جحیفہ کا اسواسطے تھا کہ شیعہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اسرار وحی کے خاص علیؓ کو بتائے تھے کہ وہ اور کسی کو نہین بتائے۔ سو حضرت علی رضؓ نے قسم کھائی کہ ہمارے پاس کوئی چیز خاص نہین ہی سواے قرآن اور اس کاغذ لکھے ہوئے کے الخ

وبھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دیۃ عقل الکافر نصف عقل المؤمن حدیث عبد اللہ بن عمرو فی ھذا الباب حدیث حسن واختلف اھل العلم فی دیۃ الیھودی والنصرانی فذھب بعض اھل العلم الی ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال عمر بن عبد العزیز دیۃ الیھودی والنصرانی نصف دیۃ المسلم وبھذا یقول احمد بن حنبل وروی عن عمر بن الخطاب انہ قال دیۃ الیھودی والنصرانی اربعۃ الاف ودیۃ المجوسی ثمان مائۃ وبھذا یقول مالک والشافعی واحمد واسحق وقال بعض اھل العلم دیۃ الیھودی والنصرانی مثل دیۃ المسلم وھو قول سفیان الثوری واھل الکوفۃ

باب ماجاء فی الرجل یقتل عبدہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عبدہ قتلناہ ومن جدع عبدہ جدعناہ ھذا حدیث حسن غریب وقد ذھب بعض اھل العلم من التابعین منھم ابراھیم النخعی الی ھذا وقال بعض اھل العلم منھم الحسن البصری وعطاء بن ابی رباح لیس بین الحر والعبد قصاص فی النفس ولا فی ما دون النفس وھو قول احمد واسحق وقال بعضھم اذا قتل عبدہ لا یقتل بہ واذا قتل عبد غیرہ قتل بہ وھو قول سفیان الثوری

باب ماجاء فی المرأۃ ترث من دیۃ زوجھا **حدثنا** قتیبۃ وابو عمار وغیر واحد قالوا ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن سعید بن المسیب ان عمر کان یقول الدیۃ علی العاقلۃ ولا ترث المرأۃ من دیۃ زوجھا شیئا حتی اخبرہ الضحاک بن سفیان الکلابی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ ان ورث امرأۃ اشیم الضبابی من دیۃ زوجھا ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم

اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ دیت کافر کی آدھی دیت ہے مسلمان کی۔ **حدیث** عبداللہ بن عمرو کی اس باب میں حسن ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ دیت یہودی اور نصرانی کے سو گئے ہیں بعض اہل علم طرف اُس چیز کے کہ روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی جو حدیث کہ ابھی گذری اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے کہ دیت یہودی اور نصرانی کی آدھی دیت مسلمان کی ہے اور ساتھ اسی کے قائل ہے احمد بن حنبل اور حضرت عمر سے مروی ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوس کی آٹھ سو درم۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہے مالک اور شافعی اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے کہ دیت یہودی اور نصرانی کی مانند دیت مسلمان کے ہے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا

باب اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو اُسکے بدلے قاتل مارا جاوے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص کہ کاٹے اعضا یعنی ناک کان ہاتھ پاؤں وغیرہ تو کاٹیں گے ہم وہی اعضا اُسکے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم تابعین سے طرف اُسکے انھیں میں سے ہیں ابراہیم نخعی اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں ہے درمیان آزاد اور غلام کے قصاص نہ بیچ جان کے اور نہ بیچ اُس چیز کے کہ کم ہے جان سے یہ قول حسن بصری اور عطا کا ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے غلام کو مار ڈالے تو نہ مارا جاوے وہ بدلے اُسکے اور اگر کسی غیر کے غلام کو مارے تو مارا جاوے بدلے اُسکے اور یہی ہے قول سفیان ثوری کا

باب عورت کو اپنے خاوند کی دیت سے حصہ ملتا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور ابو عمار وغیرہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر تھے کہتے کہ دیت مرد کی اوپر قبیلے اُسکے کے ہے اور نہیں وارث ہوتی عورت دیت خاوند اپنے کی سے کسی چیز کی یہانتک کہ خبر دی اُنکو ضحاک بن سفیان کلابی نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف اُسکے کہ وارث کر عورت اشیم ضبابی کو دیت خاوند اُسکی سے یعنی اُسکے خاوند کی دیت سے اُسکو حصہ دے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے

سلہ یہ مذہب تینوں اماموں کا ہے کہ اُنکے نزدیک آزاد اور غلام میں مطلق قصاص نہیں ہے اگرچہ وہ غیر کے غلام کو قتل کرے لیکن اسمیں سب کا اتفاق ہے کہ اعضا آزاد کے نہ کاٹے جاویں بدلے اعضا غلام کے۔ پس اس سبب سے کہتے ہیں کہ یہ حدیث محمول ہے زجر پر اور یا آزاد کیے ہوئے غلام پر اور یا منسوخ ہے مگر دعوی نسخ سے تطبیق اولی ہے۔ ۱۲ عہ آپ مشہور صحابی ہیں کنیت آپ کی ابو سعید ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات کے عاملوں سے ایک آپ کو بھی کیا تھا نسب یہ ہے ضحاک بن سفیان بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب الکلابی ۱۲ مصحح سلیم

باب ماجاء فی القصاص **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن شعبۃ عن قتادۃ قال سمعت زرارۃ بن اوفی یحدث عن عمران بن حصین ان رجلا عض ید رجل فنزع یدہ فوقعت ثنیتاہ فاختصموا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یعض احدکم اخاہ کما یعض الفحل لا دیۃ لک فانزل اللہ تعالی والجروح قصاص وفی الباب عن یعلی بن امیۃ وسلمۃ بن امیۃ وھما اخوان حدیث عمران بن حصین حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الحبس فی التہمۃ **حدثنا** علی بن سعید الکندی ثنا ابن المبارک عن معمر عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلا فی تہمۃ ثم خلی عنہ وفی الباب عن ابی ھریرۃ حدیث بہز عن ابیہ عن جدہ حدیث حسن وقد روی اسمعیل بن ابراھیم عن بہز بن حکیم ھذا الحدیث اتم من ھذا واطول **باب** ماجاء من قتل دون مالہ فھو شہید **حدثنا** سلمۃ بن شبیب وحاتم بن سیاہ المروزی وغیر واحد قالوا ثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزھری عن طلحۃ بن عبد اللہ بن عوف عن عبد الرحمن بن عمرو بن سہل عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون مالہ فھو شہید ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو عامر العقدی ثنا عبد العزیز بن المطلب عن عبد اللہ بن الحسن عن ابراھیم بن محمد بن طلحۃ عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون مالہ فھو شہید وفی الباب عن علی وسعید بن زید وابی ھریرۃ وابن عمر وابن عباس وجابر حدیث عبد اللہ بن عمرو حدیث حسن وقد روی عنہ من غیر وجہ وقد رخص بعض اھل العلم للرجل ان یقاتل عن نفسہ ومالہ وقال ابن المبارک یقاتل عن مالہ ولو درھمین

باب قصاص کا بیان **حدیث** کی ہم سے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے شعبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے کہا سنا مین نے زرارۃ بن اوفی سے حدیث بیان کرتا تھا عمران بن حصین سے کہ تحقیق ایک شخص نے کاٹا ہاتھ ایک مرد کا پس کھینچا اُس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھ اُسکا کاٹنے والے کے مُنھ سے پس گر پڑے اگلے دانت اُسکے پس جھگڑا کیا اُنھون نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کہ کاٹتا ہے ایک تمھارا اپنے بھائی کو جیسے کہ کاٹتا ہے اونٹ یعنی اونٹ کی طرح اپنے مُنھ سے اُسکا ہاتھ چباتا ہے نہین ہے دیت واسطے تیرے سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اور زخمون کا بدلہ ہے۔ اور اس باب مین یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونون بھائی ہین اور عمران بن حصین کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** تہمت مین قید کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے معمر سے اُسنے بہز بن حکیم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ قید کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو بیچ تہمت کے پھر چھوڑ دیا اُسکو اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور حدیث بہز کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کی اسمعیل بن ابراہیم نے بہز بن حکیم سے یہ حدیث پوری اور لمبی **باب** جو شخص کہ مارا جاوے اپنے مال کے لیے پس وہ شہید ہے **حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور حاتم بن سیاہ مروزی وغیرہ نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے طلحہ بن عوف سے اُسنے عبد الرحمن بن عمرو بن سہل سے اُسنے سعید بن زید بن نفیل سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت مال اپنے کے پس وہ شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مطلب نے عبد اللہ بن حسن سے اُسنے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے مال اپنے کے پس وہ شہید ہے اور اس باب مین علی اور سعید بن زید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہے اور عبد اللہ بن عمرو کی حدیث حسن ہے کئی وجہ پر اُس سے مروی ہے اور تحقیق اجازت دی بعض اہل علم نے یہ کہ لڑے واسطے محافظت جان اپنی کے اور مال اپنے کے اور کہا ابن مبارک نے کہ لڑے اپنے مال کے لیے یعنی اُسکے بچانے کے لیے اگرچہ دو ہی درہم ہون

سلہ یعنی اسواسطے کہ وہ معذور ہے اُسنے اپنے بچانے کے لیے اُسکے مُنھ مین سے ہاتھ کھینچا اور اسیطرح اگر کوئی شخص کسی عورت سے بدکاری کرے پس اگر وہ عورت اپنی جان بچانے کے لیے اُس شخص کو مار ڈالے تو اُسمین بھی قصاص نہین۔ یہ قول شافعی کا ہے۔ اور اسیطرح اگر کوئی اپنے مال اور جان بچانے کے لیے چور کو مار ڈالے تو اسمین بھی قصاص نہین ۱۲ ع عہ زرارہ بن اوفی عامری حرشی کنیت آپ کی ابو حاجب ہے رہنے والے بصرہ کے۔ آپ قاضی ہین

حدثنا هارون بن اسحٰق الهمدانی ثنی محمد بن عبد الوهاب عن سفیان الثوری عن عبد الله بن الحسن قال ثنی ابراهیم بن محمد بن طلحة قال سفیان واثنی علیه خیرا قال سمعت عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ارید ماله بغیر حق فقاتل فقتل فهو شهید هذا حدیث صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمٰن بن مهدی ثنا سفیان عن عبد الله بن الحسن عن ابراهیم بن محمد بن طلحة عن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه **حدثنا** عبد بن حمید قال اخبرنی یعقوب بن ابراهیم بن سعد ثنا ابی عن ابیه عن ابی عبیدة بن محمد بن عمار بن یاسر عن طلحة بن عبد الله بن عوف عن سعید بن زید قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من قتل دون ماله فهو شهید ومن قتل دون دمه فهو شهید ومن قتل دون دینه فهو شهید ومن قتل دون اهله[۱] فهو شهید هذا حدیث حسن صحیح وهکذا روی غیر واحد عن ابراهیم بن سعد نحو هذا ویعقوب هو ابن ابراهیم بن سعد بن ابراهیم بن عبد الرحمٰن بن عوف الزهری **باب** ماجاء فی القسامة **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار عن سهل بن ابی حثمة قال قال یحیی وحسبت عن رافع بن خدیج انهما قالا خرج عبد الله بن سهل بن زید ومحیّصة بن مسعود بن زید حتی اذا کانا بخیبر تفرقا فی بعض ما هنالک ثم ان محیّصة وجد عبد الله بن سهل قتیلا قد قتل فاقبل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم هو وحویصة بن مسعود وعبد الرحمٰن بن سهل وکان اصغر القوم ذهب عبد الرحمٰن لیتکلم قبل صاحبه

حدیث کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الوہاب نے سفیان ثوری سے اُسنے عبد اللہ بن حسن سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن محمد بن طلحہ نے کہا سفیان نے اور تعریف کی اسپر بھلائی کی اُسنے کہا سنا مینے عبد اللہ بن عمرو سے کہتے تھے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کیا جاوے لینے مال اُسکے کا بغیر حق کے یعنی ظلم سے پس لڑائی کی اُسنے مال چھیننے والے سے پس مارا گیا تو وہ شہید ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد اللہ بن حسن سے اُسنے روایت کی ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن حمید نے اُسنے کہا خبر دی مجکو یعقوب بن ابراہیم نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے باپ اپنے سے اُسنے روایت کیا ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے اُسنے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے اُسنے سعید بن زید سے کہا کہ سُنا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص قتل کیا جاوے واسطے محافظت مال اپنے کے پس وہ شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے بچانے جان اپنی کے پس وہ شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے بچانے دین اپنے کے پس وہ شہید ہی اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے بچانے اہل اپنے کے وہ بھی شہید ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اسیطرح روایت کی بہت لوگون نے ابراہیم بن سعد سے مانند اسکے اور یعقوب وہ بوتا ہی عبد الرحمٰن بن عوف کا **باب** قسامت کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے بشیر بن یسار سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ سے کہا اُسنے کہا یحییٰ نے اور گمان کرتا ہون مین کہ رافع بن خدیج سے اُن دونون نے کہا کہ نکلے عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود طرف خیبر کے یہانتک کہ جب پہونچے خیبر مین تو جدا ہو گئے بیچ بعض اُس چیز کے کہ وہان تھی یعنی کھجورون مین پھر تحقیق محیصہ نے پایا عبد اللہ بن سہل کو مقتول سو آئے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محیصا اور خویصہ بیٹے مسعود کے اور عبد الرحمٰن بن سہل یعنی بھائی مقتول کا اور عبد الرحمٰن اپنے بھائیون میں سب سے چھوٹا تھا نبی صلعم سے کلام کرنا چاہا

[۱] واسطے محافظت دین کے یعنے اگر کوئی کافر یا مبتدع اسکے دین کی حقارت کرے اور وہ اسکا مقابلہ کرے اور مارا جاوے تو وہ شہید ہی اور اکثر علما اسپر ہین کہ اگر کوئی قصد کرے کسی کے مال لینے کا یا مار ڈالنے کا یا تعرض کرے اُسکے مال و عیال سے تو جائز ہی اُسکو یہ کہ دفع کرے اس قصد کرنیوالے کو ساتھ نرمی کے اور اگر وہ ہاتھ نہ آوے تو اُس سے لڑائی کرے۔ اگر یہ مارا گیا تو شہید ہوا اور اگر اُسکو مارا تو اُسپر قصاص لازم نہین آتا ۱۲ ح ع [۲] شرع مین قسامت اسکو کہتے ہین کہ محلہ مین ایک شخص مقتول پایا گیا اور اُسکا قتل کرنیوالا معلوم نہین تو اس محلہ کے لوگونسے پچاس آدمی قسم کھاوین کہ ہمنے نہین مارا اُسکو اور نہ ہم مارنیوالیکو جانتے ہین پس یہ مذہب امام ابوحنیفہ رح کا ہی اور نزدیک شافعی و احمد کے اگر ہو درمیان اہل محلہ کے اور قتیل کے عداوت یا ظاہر ہو تو قصاص اگرچہ دعوی قتل عمد کا ہو بلکہ واجب ہی اُسمین دیت خواہ دعوی قتل عمد کا ہو خواہ خطا کا اور امام مالک کہتے ہین کہ قتل عمد مین قصاص ہی ۱۲

قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر الكبر فصمت وتكلم صاحباه ثم تكلم معهما فذكروا لرسول الله صلى الله عليه وسلم
مقتل عبدالله بن سهل فقال لهما اتحلفون خمسين يمينا فتستحقون صاحبكم او قاتلكم قالوا كيف نحلف ولم نشهد
قال فتبرئكم يهود بخمسين يمينا قالوا وكيف نقبل ايمان قوم كفار فلما راى ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطى
عقله **حدثنا** الحسن بن على الخلال ثنا يزيد بن هارون ثنا يحيى بن سعيد عن بشير بن يسار عن سهل بن ابى
حثمة ورافع بن خديج نحو هذا الحديث بمعناه هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم فى القسامة
وقد راى بعض فقهاء المدينة القود بالقسامة وقال بعض اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم ان القسامة لا توجب
القود وانما توجب الدية بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب الحدود** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
باب ماجاء فيمن لا يجب عليه الحد **حدثنا** محمد بن يحيى القطعى ثنا بشر بن عمر ثنا همام عن قتادة عن
الحسن عن على ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رفع القلم عن ثلثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبى
حتى يشب وعن المعتوه حتى يعقل وفى الباب عن عائشة حديث على حديث حسن غريب من هذا الوجه
وقد روى من غير وجه عن على وذكر بعضهم وعن الغلام حتى يحتلم ولا نعرف للحسن سماعا من على بن ابى طالب

سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسکو کہ بڑائی رکھ بڑے کی یعنی جو تجھسے بڑا ہے مقدم کر اُسکو کلام کرنے مین سو چپ رہا وہ
اور کلام کیا دونون ساتھیون اُسکے نے پھر کلام کیا اُسنے ساتھ اُن کے سو ذکر کیا اُنھون نے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتول
ہونا عبداللہ بن سہل کا یعنی وہ خیبر مین مارا گیا اور اُسکا مارنے والا کوئی معلوم نہین سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے فرمایا
کہ کیا کھاتے ہو تم بچاس قسمین اور مستحق ہوؤ تم دیت قاتل اپنے کے یا فرمایا ساتھی اپنے کے اُنھون نے کہا کس طرح قسم کھاوین ہم
اور نہین حاضر تھے وہان ہم اور نہین دیکھا اُسکو کہ کسنے مارا سو حضرت نے فرمایا۔ پس پاک کرینگے تمکو یعنی اس گمان کے سے یہود
ساتھ بچاس قسمون کے تو کہا اُنھون نے کہ کس طرح قبول کرین ہم قسمین کافرون کی سو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ بات دیکھی تو اپنے پاس سے اُسکی دیت دی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے بشیر ابن یسار سے اُسنے سہل بن ابی حثمہ سے اور رافع بن خدیج سے مانند اس حدیث کے ساتھ معنی
اُسکے کے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی حدیث پر ہی نزدیک اہل علم کے بیچ قسامت کے اور بعض فقہا مدینے کے کہتے ہین کہ اسمین قصاص
لازم آتا ہی اور بعض اہل علم اہل کوفہ وغیرہ سے کہتے ہین کہ قسامت مین قصاص واجب نہین بلکہ فقط دیت واجب ہوتی ہی
بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الحدود**[1] یہ باب ہین حدون کے بیان مین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین
باب اُس شخص کا بیان جسپر حد واجب نہین **حدیث** کی ہم سے محمد ابن یحیی قطعی نے اُس نے کہا حدیث کی ہم سے
بشر بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُسنے حسن بصری سے اُسنے علی سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اُٹھایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصون سے یعنی قول و فعل اُنکا معتبر نہین اور لکھے نہین جاتے اعمال اُنکے تا مواخذہ ہو بسبب
اُنکے ایک تو سونے والے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور جوان ہو۔ اور تیسرے بے عقل
سے یہانتک کہ عاقل ہو اور اس باب مین عائشہ رضہ سے بھی روایت ہی اور علی رضہ کی حدیث حسن غریب ہی اس وجہ سے اور
کئی وجہ پر حضرت علی رضہ سے مروی ہی اور ذکر کیا بعض نے یہ لفظ کہ لڑکے سے یہانتک کہ احتلام ہو اُسکو۔ اور نہین پہچانتے ہم واسطے
حسن کے سماع حضرت علی ابن ابی طالب رضہ سے

[1] حد اصل مین بمعنی منع اور بمعنے حائل کے درمیان دو چیزون کے آئے ہین۔ اور حد کو حد اس واسطے کہتے ہین کہ منع کرتی ہے
آدمی کو واقع ہونے سے گناہ مین۔ اور حدود بمعنے محارم بھی آئے ہین۔ اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ حد شریعت مین عقوبت ہی کہ تقدیر
کی گئی واسطے حق خدا کے تا آنکہ قصاص کو حد نہین کہتے کہ حق بندے کا ہے اور تعزیر کو حد نہین کہتے ہین کہ اُسمین تقدیر
اور تعیین نہین ۱۲ ع ح

وقد روی هذا الحدیث عن عطاء بن السائب عن ابی ظبیان عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا الحدیث
ورواه عن الاعمش عن ابی ظبیان عن ابن عباس عن علی موقوفا ولم یرفعه والعمل علی هذا الحدیث عند اهل العلم
وابو ظبیان اسمه حصین بن جندب **باب** ماجاء فی درء الحدود **حدثنا** عبد الرحمن بن الاسود ابو عمرو البصری
ثنا محمد بن ربیعة ثنا یزید بن زیاد الدمشقی عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادرءوا
الحدود عن المسلمین ما استطعتم فان کان له مخرج فخلوا سبیله فان الامام ان یخطی فی العفو خیر من ان یخطی فی العقوبة
حدثنا هناد ثنا وکیع عن یزید بن زیاد نحو حدیث محمد بن ربیعة ولم یرفعه وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن
عمرو حدیث عائشة لا نعرفه مرفوعا الا من حدیث محمد بن ربیعة عن یزید بن زیاد الدمشقی عن الزهری عن عروة
عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم ورواه وکیع عن یزید بن زیاد نحوه ولم یرفعه وروایة وکیع اصح وقد روی
نحو هذا عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم انهم قالوا مثل ذلک ویزید بن زیاد الدمشقی ضعیف
فی الحدیث ویزید بن ابی زیاد الکوفی اثبت من هذا واقدم **باب** ماجاء فی الستر علی المسلم **حدثنا**
قتیبة ثنا ابو عوانة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نفس
عن مسلم کربة من کرب الدنیا نفس الله عنه کربة من کرب الآخرة ومن ستر علی مسلم ستره الله فی الدنیا
والآخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه

اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عطا بن سائب سے اُسنے ابی ظبیان سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اس
حدیث کے اور روایت کیا اُسکو اعمش نے ابی ظبیان سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے علی سے موقوف اور نہیں مرفوع کیا اُسکو اور عمل
اس حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے **باب** حدون کے ساقط کرنے کے بیان مین **حدیث**
کی ہمسے عبد الرحمن بن اسود اور ابو عمروؒ بصری نے دونون نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ربیعہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زیاد دمشقی
نے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دفع کرو حدون کو مسلمانون سے جہانتک کہ طاقت
رکھو تم[۱] پس اگر ہو واسطے مسلمان کے جگہہ خلاصی کی تو چھوڑ دو راہ اُسکی پس تحقیق خطا کرنا امام کا معاف کرنے مین بہتر ہے خطا کرنے
اُسکی لیے سزا[۲] پہونچانے مین **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے یزید بن زیاد سے مانند حدیث محمد بن ربیعہ کے
اور نہین مرفوع کیا اُسکو اور اس باب مین ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث کو مرفوع نہین
پہچانتے ہم مگر حدیث محمد بن ربیعہ سے اُسنے یزید بن زیاد سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے اور روایت کیا اُسکو وکیع نے یزید بن زیاد سے مانند اسکے اور نہین مرفوع کیا اسکو اور روایت وکیع کی زیادہ صحیح ہے اور تحقیق
روایت کی گئی ہے مثل اسکے بہت اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انھون نے کہا مثل اسکے اور یزید بن زیاد دمشقی ضعیف
ہے حدیث مین اور یزید بن ابی زیاد کوفی اثبت ہے اس سے اور اقدم ہے (اور اس روایت مین دمشقی ہے جو ضعیف ہے)
باب مسلمان کے عیب چھپانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے اعمش سے
اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دوسرے مسلمان کی سختی دور کردے دنیا کی
سختیون سے تو اللہ اُسکی سختی دور کردیگا قیامت کی سختیون سے اور جو شخص کہ مسلمان کی پردہ پوشی کرے اور اُسکے عیب چھپا دے
تو خدا اُسکا عیب دُنیا اور آخرت مین چھپا دیگا یعنی اُسکو لوگون مین ذلیل نہین کرے گا اور خدا بندہ کی مدد پر ہے جب تک کہ
بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہے

[۱] یہ خطاب ہے حاکمون کو کہ جب تک ہو سکے حدون کو دفع کرین مسلمانون سے ساتھ تلقین کرنے عذرون کے ۱۲ ع [۲] اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ہر عیب چھپانے سے ساقط ہو جاتے ہین۔ واللہ اعلم یعنی امام سہواً یا خطاءً ایسے مجرم کو کہ قابل سزا ہے درگذر کرے اور سزا نہ دیوے
یہ بہتر ہے اس سے کہ مجرم غیر قابل سزا کو خطاءً سزا دیوے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو سزا دینے مین احتیاط کرنی چاہیے ۱۲

[illegible]

ابو عمرو البصری [illegible]

وفی الباب عن عقبہ بن عامر وابن عمر حدیث ابی ہریرۃ ھکذا روی غیر واحد عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو روایۃ ابی عوانۃ وروی اسباط بن محمد عن الاعمش قال حدثت عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** بذلک عبید بن اسباط بن محمد قال ثنی ابی عن الاعمش بھذا الحدیث **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن عقیل عن الزہری عن سالم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ ومن کان فی حاجۃ اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ومن فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث ابن عمر

باب ماجاء فی التلقین فی الحد **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو عوانۃ عن سماک بن حرب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لماعز بن مالک احق ما بلغنی عنک قال ما بلغک عنی قال بلغنی انک وقعت علی جاریۃ آل فلان قال نعم فشھد اربع شھادات فامر بہ فرجم وفی الباب عن سائب بن یزید حدیث ابن عباس حدیث حسن وروی شعبۃ ھذا الحدیث عن سماک بن حرب عن سعید بن جبیر مرسلا ولم یذکر فیہ عن ابن عباس **باب** ماجاء فی درء الحد عن المعترف اذا رجع **حدثنا** ابو کریب ثنا عبدۃ بن سلیمان عن محمد بن عمرو ثنا ابو سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال جاء ماعز الاسلمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ قد زنی

اور اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابن عمر سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث اسیطرح روایت کی بہت لوگون نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت ابو عوانہ کے اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ حدیث کیا گیا ہین ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے عبید بن اسباط بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمارے باپ نے اعمش سے ساتھ اس حدیث کے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان بھائی ہی دوسرے مسلمان کا نہ ظلم کرے اُسپر اور نہ ڈالے اُسکو ہلاکت مین۔ اور جو شخص کہ اپنے بھائی مسلمان کا کام کاج کیا کریگا تو خدا اُسکا کام بنایا کریگا یعنی اللہ اُسکی مراد حاصل کریگا۔ اور جو شخص کہ دور کرے مسلمان سے کوئی تکلیف دور کرے گا اللہ اُس سے بدلے اُسکے ایک تکلیف دن قیامت کے اور جو شخص کہ پردہ ڈھانکے مسلمان کا پردہ ڈھانکے گا اُسکا اللہ دن قیامت کے یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہی حدیث ابن عمر سے **باب** حد مین عذر تلقین کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے کہ کیا سچ ہے وہ چیز کہ پہونچی مجکو تیری طرف سے کہا ماعز نے کہ کیا چیز پہونچی ہی آپ کو میری طرف سے فرمایا آپ نے پہونچی مجکو یہ خبر کہ تونے زنا کیا ہے فلانے کی لونڈی سے اُسنے کہا ہان پس اقرار کیا اُسنے چار بار یعنی چار مجلسون مین۔ پس حکم کیا آپ نے اُسکے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیا گیا وہ۔ اور اس باب مین سائب بن یزید سے بھی روایت ہی اور ابن عباس کی حدیث حسن ہی اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے اُسنے سعید بن جبیر سے مرسل اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ ابن عباس کا **باب** اگر کوئی شخص زنا کا اقرار کرکے پھر جاوے تو اُس سے حد ساقط ہو جاتی ہی **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے کہا کہ آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین نے زنا کیا

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دفع حد کے واسطے عذرات تلقین کرنے درست ہین جیسے کہے کہ کیا دیوانہ ہو گیا ہی آیا شراب پی ہی تونے یا بوسہ لیا تونے یا ہاتھ لگایا تونے والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کرنے کے اُس سے کوئی معنی نہ تھے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسکا زنا کرنا پہلے سے معلوم تھا۔ اور آیندہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہین تھا پس یہ تعارض ہی سو جواب اُسکا یہ ہی کہ ممکن ہی کہ پہلے ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی ہو پھر اُس سے بلا کر پوچھا ہو تا انکار کرے وہ ۱۲ طیبی

فاعرض عنہ ثم جاء من الشق الآخر فقال انہ قد زنی فاعرض عنہ ثم جاء من الشق الآخر فقال یا رسول اللہ انہ قد زنی فامر بہ فی الرابعۃ فاخرج الی الحرۃ فرجم بالحجارۃ فلما وجد مس الحجارۃ فر یشتد حتی مر برجل معہ لحی جمل فضربہ بہ وضربہ الناس حتی مات فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ فر حین وجد مس الحجارۃ ومس الموت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھلا ترکتموہ ھذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجہ عن ابی ھریرۃ وروی ھذا الحدیث عن ابی سلمۃ عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا **حدثنا** بذلک الحسن بن علی الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزھری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد اللہ ان رجلا من اسلم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنہ ثم اعترف فاعرض عنہ حتی شھد علی نفسہ اربع شھادات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابک جنون قال لا قال احصنت قال نعم فامر بہ فرجم فی المصلی فلما اذلقتہ الحجارۃ فر فادرک فرجم حتی مات فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیرا ولم یصل علیہ ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم ان المعترف بالزنا اذا اقر علی نفسہ اربع مرات اقیم علیہ الحد وھو قول احمد واسحق وقال بعض اھل العلم اذا اقر علی نفسہ مرۃ اقیم علیہ الحد وھو قول مالک بن انس والشافعی

پس مُنھ پھیر لیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پھر آیا وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ تحقیق مین نے زنا کیا پس مُنھ پھیر لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پھر آیا دوسری طرف سے سو کہا کہ یا حضرت مین نے زنا کیا پس حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو سنگسار کرنے کا چوتھی بار مین پس نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینے کے پس مارا گیا ساتھ پتھرون کے۔ سو جب اُسنے پائی ایذا پتھرون کے لگنے کی تو بھاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تھا پاس اُسکے کلّا اونٹ کا پس مارا اُسکو ساتھ کلّے کے اور مارا اُسکو لوگون نے یہانتک کہ مر گیا سو ذکر کیا لوگون نے یہ روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق وہ بھاگا تھا جب کہ پائی اُسنے ایذا پتھرونکے لگنے کی اور ایذا موت کی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیون نہ چھوڑ دیا تمنے[1] اُسکو یہ حدیث حسن ہی۔ اور کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے مروی ہی۔ اور روایت کی گئی ہی یہ حدیث ابی سلمہ سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ تحقیق ایک مرد قبیلۂ اسلم سے آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو اقرار کیا اُسنے ساتھ زنا کے پس مُنھ پھیر لیا اُس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر اقرار کیا اُسنے سو مُنھ پھیر لیا اُس سے حضرت نے یہانتک کہ اقرار کیا اُسنے اپنی جان پر چار بار۔ سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو دیوانہ ہو گیا ہی اُسنے کہا نہین پھر فرمایا کیا محصن ہی تو یعنی بیاہا ہوا ہی اُسنے کہا ہان پس حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے سنگسار کرنے کا سو سنگسار کیا گیا عیدگاہ مین سو جب لگے اُسکو پتھر (یعنی ایذا پہونچی) تو بھاگا۔ پس پایا گیا پس سنگسار کیا گیا۔ یہانتک کہ مر گیا۔ پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکی تعریف کی اور اُسکے جنازہ کی نماز نہ پڑھی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہ اقرار کرنے والا ساتھ زنا کے جب اقرار کرے اپنی جان پر چار بار تو قائم کیجاوے اُسپر حد اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جب اقرار کرے اوپر جان اپنی کے ایک بار تو قائم کی جاوے اُسپر حد اور یہی ہی قول مالک بن انس اور شافعی کا

[1] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص زنا کا اقرار کرکے پھر جاوے تو حد اُس سے ساقط ہو جاتی ہی۔ اور اسیطرح اگر کہے یعنے بعد اقرار کے کہ مینے زنا نہین کیا یا مینے جھوٹ کہا یا مینے رجوع کیا تو حد ساقط ہو جاتی ہی ۱۲ واضح ہو کہ ماعز کے بھاگنے کا حال مجمل معلوم ہوا یعنے صراحۃً معلوم نہوا کہ وہ زنا کے اقرار سے پھر گیا اسلیے آپ نے فرمایا کہ تم لوگون نے اُسکو کیون نہ چھوڑ دیا اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اُسکی توبہ قبول کر لیتا مطلب یہ ہی کہ حد ظاہر حکم پر لگائی جاتی ہی اگر اُسنے زنا بھی کیا تھا اور اس قول سے رجوع کر گیا تو چھوڑ دینا چاہیے تھا کہ قیامت کے روز خدا اُسکو سزا دیتا یا توبہ اُسکی قبول کر لیتا۔ مگر یہ خوب ظاہر ہی کہ ماعز کا بھاگ جانا بسبب تکلیف کے تھا نہ اپنے قول سے رجوع کرنے کا کیونکہ اگر اُسنے اپنے قول سے رجوع کیا ہوتا زبان سے کچھ کہتا اور حضرت نے جو فرمایا تو احتیاطاً فرمایا کیونکہ آپ کو نرمی بہت پسند تھی خصوصاً معاملات حدود مین ۱۲ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہی کہ انکے نزدیک چار بار اقرار کرنا شرط ہی واسطے رجم کرنے کے اور اگر چار بار اقرار نہ کرے تو رجم واجب نہین ہوتا۔ اور امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک

ف ابن ہمام نے کہا کہ حد اور تعزیر کا مسجد مین قائم کرنا بالاجماع درست نہین ۱۲

وحجة من قال هذا القول حديث ابی هريرة وزيد بن خالد ان رجلين اختصما الی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال احدهما يارسول الله ان ابنی زنی بامراة هذا الحديث بطوله وقال النبی صلی الله عليه وسلم اغد يا انيس الی امرأة هذا فان اعترفت فارجمها ولم يقل فان اعترفت اربع مرات **باب** ما جاء فی كراهية ان يشفع فی الحدود **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان قريشا اهمتهم شان المرأة المخزومية التی سرقت فقالوا من يكلم فيها رسول الله صلی الله عليه وسلم فقالوا من يجترئ عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلی الله عليه وسلم فكلمه اسامة فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم اتشفع فی حد من حدود الله ثم قام فاختطب فقال انما اهلك الذين من قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها وفی الباب عن مسعود بن العجماء ويقال ابن الاعجم وابن عمر وجابر حديث عائشة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی تحقيق الرجم **حدثنا** سلمة بن شبيب واسحق بن منصور والحسن بن علی الخلال وغير واحد قالوا ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهری عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب قال ان الله بعث محمدا بالحق وانزل عليه الكتاب وكان فيما انزل عليه اية الرجم فرجم رسول الله صلی الله عليه وسلم ورجمنا بعده وانی خائف ان يطول بالناس زمان فيقول قائل لا نجد الرجم فی كتاب الله فيضلوا بترك فريضة انزلها الله

اور دلیل اُنکی حدیث ابی ہریرہ اور زید بن خالد کی ہی کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس نبی اللہ علیہ وسلم کے سو کہا ایک اُن دونوں نے کہ یا حضرت تحقیق بیٹے میرے نے زنا کیا ساتھ عورت اُسکی کے آخر حدیث تک فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے اُنیس جا اُسکی عورت پاس پس اگر اقرار کرے زنا کا تو سنگسار کر اُسکو اور نہین فرمایا آپ نے یہ کہ اگر اقرار کرے چار بار یعنی یہ حدیث مطلق ہی۔ اسمین چار بار کی قید کا تذکرہ نہین **باب** حد مین سفارش کرنی مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہؓ سے یہ کہ اصحاب قریش کو فکر مین ڈالا حال عورت مخزومیہ[۲] نے کہ چوری کی تھی اُسنے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا تھا، پس کہا اصحاب نے آپسمین کہ کون کلام کرے یعنی سفارش کرے اُسکی مقدمہ مین حضرت سے پس کہا اُنھون نے کہ نہین جرأت کر سکتا کوئی حضرت سے کہنے کی مگر اسامہ بن زید کہ پیارے ہین نبی صلعم کے پس کلام کیا اُنھون نے اسامہ سے پھر اسامہ نے نبی صلعم سے کہا سو نبی صلعم نے فرمایا کیا سفارش کرتا ہی تو بیچ حد کے اللہ کی حدون سے پھر کھڑے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ نہین ہلاک کیا اُن لوگونکو کہ تھے پہلے تمسے مگر اُسنے کہ وہ تھے جبکہ چراتا درمیان انکے کوئی شریف تو چھوڑ دیتے اُسکو اور جبکہ چراتا اُنمین کوئی غریب تو قائم کرتے اُسپر حد قسم ہی اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چراوے تو البتہ کاٹون مین ہاتھ اُسکا اور اس باب مین مسعود بن عجمار (اسی کو ابن اعجم بھی کہتے ہین) اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہی اور عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** رجم کے ثابت کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے سلمہ بن شبیب اور اسحاق بن منصور اور حسن بن علی خلال وغیرہ نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عتبہ مین سے اُس نے ابن عباسؓ سے اُسنے عمر بن خطابؓ سے کہا کہ تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کے اور اُتاری اُنپر کتاب پس تھی اُس چیز سے کہ اُتاری اللہ نے آیت[۳] رجم کی سنگسار کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور سنگسار کیا ہمنے بعد حضرت کے اور خوف کرنے والا ہون اِسکا کہ دراز ہو ساتھ لوگون کے زمانہ پس کہے کوئی کہنے والا کہ نہین پاتے ہم سنگسار کرنا بیچ کتاب اللہ کے پس گمراہ ہون ساتھ ترک کرنے فرض کے کہ اُتارا اُسکو اللہ تعالی نے

[۱] یعنی امام سے درخواست کرے کہ درگذر کرے قائم کرنے حد سے اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہو سفارش کرنی حد مین بعد پہونچنے واقعہ کے پاس امام کے اور اسیطرح اسمین سفارش کروانی بھی بالاجماع حرام ہی اور امام کے پاس واقعہ پہونچنے سے پہلے سفارش کرنی جائز ہی نزدیک اکثر علما کے اور تعزیر کی بھی سفارش جائز ہی اور اگر کوئی شخص عاریتاً کوئی چیز لیکر منکر ہو جاوے تو جمہور کے نزدیک اُسمین ہاتھ کاٹنا لازم نہین آتا۔ اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک اسمین ہاتھ کاٹنا واجب ہی ۱۲ ع [۲] مخزومیہ منسوب بمخزوم کہ نام ہے ایک بڑے قبیلہ کا قریش مین اور یہ عورت اُس قبیلہ سے تھی ۱۲

[۳] آیت رجم یعنی سنگسار کرنے کی اول قرآن مین تھی بعد ازان تلاوت اُسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا اور وہ آیت یہ ہی الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهما

الا وان الرجم حق على من زنى اذا احصن وقامت البينة اوكان حمل اوالاعتراف هذا حديث صحيح **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسحٰق بن يوسف الازرق عن داؤد بن ابى هند عن سعيد بن المسيب عن عمر بن الخطاب قال رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجم ابوبكر ورجمت ولولا انى اكره ان ازيد فى كتاب الله لكتبته فى المصحف فانى قد خشيت ان تجيئ اقوام فلا يجدونه فى كتاب الله فيكفرون به وفى الباب عن على حديث عمر حديث حسن صحيح وروى من غير وجه عن عمر **باب** ماجاء فى الرجم على الثيب **حدثنا** نصر بن على وغيرواحد قالوا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن عبيد الله بن عبد الله سمعه من ابى هريرة وزيد بن خالد وشبل انهم كانوا عند النبى صلى الله عليه وسلم فاتاه رجلان يختصمان فقام اليه احدهما فقال انشدك الله يارسول الله لما قضيت بيننا بكتاب الله فقال خصمه وكان افقه منه اجل يارسول الله اقض بيننا بكتاب الله واذن لى فاتكلم ان ابنى كان عسيفا على هذا فزنى بامرأته فاخبرونى ان على ابنى الرجم ففديت منه بمائة شاة وخادم ثم لقيت ناسا من اهل العلم فزعموا ان على ابنى جلد مائة وتغريب عام وانما الرجم على امرأة هذا فقال النبى صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده لاقضين بينكما بكتاب الله المائة شاة والخادم رد عليك وعلى ابنك جلد مائة وتغريب عام واغد يا انيس على امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فغدى عليها فاعترفت فرجمها **حدثنا** اسحٰق بن موسى الانصارى ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب عن عبيد الله بن عبد الله عن ابى هريرة وزيد بن خالد الجهنى عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه **حدثنا** قتيبة

خبردار ہو تحقیق رجم کرنا حق اور ثابت ہی اُس شخص پر کہ زنا کرے جب بیاہا ہو جبکہ ثابت ہو گواہوں سے یا ہو وے حمل یا ہو اقرار یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحٰق بن یوسف الازرق نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے عمر بن خطاب سے کہا کہ سنگسار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سنگسار کیا ابوبکر نے اور سنگسار کیا مین نے اور اگر نہوتی یہ بات کہ مکروہ جانتا مین یہ کہ زیادہ کرون بیچ کتاب اللہ تعالیٰ کے تو البتہ لکھتا مین اُسکو قرآن مین پس تحقیق خوف کیا مین نے یہ کہ آوے کوئی قوم بعد میرے پس نہ پاوین اُسکو بیچ کتاب اللہ کے پس انکار کرین ساتھ اُسکے اور اِس باب مین علی سے بھی روایت ہی اور عمر کی حدیث حسن صحیح ہی اور کئی وجہ پر اُس سے مروی ہی **باب** بیاہے ہوے کو سنگسار کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی وغیرہ نے انھون نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے سُنا ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے کہ تحقیق تھے وہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو دو شخص آئے پاس نبی صلعم کے جھگڑتے ہوے اور ان دونون سے ایک آپکے پاس کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہون کہ حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے سوا اُسکے مدعی نے کہا اور بہت سمجھدار تھا کہ ہان یارسول اللہ حکم کیجیے درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور مجکو اجازت ہو کہ مین کلام کرون سو اُسنے عرض کی کہ صورت واقعہ یہ ہی کہ تحقیق میرا بیٹا اسکے یہان مزدور تھا سو اُسنے اسکی عورت سے زنا کیا سو مجکو لوگون نے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سنگسار کرنا آتا ہی سو مین نے اُسکی طرف سے بدلے مین سو بکریان دین اور ایک غلام دیا یعنی اُسکے سنگسار ہونے کے بدلے مین پھر ملا مین کئی عالمون سے سو انھون نے کہا کہ تحقیق تیرے بیٹے پر سو دُرہ اور برس روز کا وطن سے نکالدینا لازم آتا ہی اور سنگسار کرنا فقط اسکی عورت پر سو فرمایا نبی صلعم نے کہ قسم اُس ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہی البتہ حکم کرونگا مین درمیان تمھارے ساتھ کتاب اللہ کے سو بکریان اور غلام پھر آوینگی طرف تیرے اور تیرے بیٹے پر سو درہ ہی اور برس[1] روز کا وطن سے نکالدینا اور جا تو اے انیس اسکی عورت کے پاس پس اگر اقرار کرے زنا کا تو سنگسار کر اُسکو پس گیا وہ پاس اُسکے سو اقرار کیا اُسنے پس سنگسار کیا اُسکو **حدیث** کی ہمسے اسحٰق بن موسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے اس معنی مین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے

[1] برس دن کا وطن سے نکال دینا امام شافعی کے نزدیک حد مین داخل ہی اور حنفیہ کہتے ہین کہ یہ حد مین داخل نہین بلکہ بطور مصلحت کے تھا اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوگیا اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک بار کا اقرار کرنا کفایت کرتا ہے حد کے واجب ہونے کو اور یہی ہی مذہب امام شافعی کا اور امام ابوحنیفہ

ثنا الليث عن ابن شهاب باسناده نحو حديث مالك بمعناه وفي الباب عن ابي بكر وعبادة بن الصامت وابي هريرة وابي سعيد وابن عباس وجابر بن سمرة وهزال وبريدة وسلمة بن المحبق وابي برزة وعمران بن حصين حديث ابي هريرة وزيد بن خالد حديث حسن صحيح وهكذا روى مالك بن انس ومعمر وغير واحد عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله عن ابي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى بهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا زنت الامة فاجلدوها فان زنت في الرابعة فبيعوها ولو بضفير وروى سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله عن ابي هريرة وزيد بن خالد وشبل قالوا كنا عند النبي صلى الله عليه وسلم هكذا روى ابن عيينة الحديثين جميعا عن ابي هريرة وزيد بن خالد وشبل وحديث ابن عيينة وهم وهم فيه سفيان بن عيينة ادخل حديثا في حديث والصحيح ما روى الزبيدي ويونس بن يزيد وابن اخي الزهري عن الزهري عن عبيد الله عن ابي هريرة وزيد بن خالد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زنت الامة والزهري عن عبيد الله عن شبل بن خالد عن عبد الله بن مالك الاوسي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زنت الامة وهذا الصحيح عند اهل الحديث وشبل بن خالد لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم انما روى شبل عن عبد الله بن مالك الاوسي عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا الصحيح وحديث ابن عيينة غير محفوظ وروي عنه انه قال شبل بن حامد وهو خطاء انما هو شبل بن خالد ويقال ايضا شبل بن خليد حدثنا قتيبة ثنا هشيم عن منصور بن زاذان عن الحسن عن حطان بن عبد الله عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا عني فقد جعل الله لهن سبيلا الثيب بالثيب جلد مائة ثم الرجم والبكر بالبكر جلد مائة ونفي سنة هذا حديث صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم علي بن ابي طالب وابي بن كعب وعبد الله ابن مسعود وغيرهم

اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے ساتھ اسناد اپنی کے مانند حدیث مالک کے اُسکے معنی ہین اور اس باب مین ابی بکر اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور ہزال اور بریدہ اور سلمۃ بن المحبق اور ابی برزہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہی اور ابو ہریرہ اور زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اسیطرح روایت کی مالک بن انس اور معمر وغیرہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی انھون نے ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی تو درے مار دے اُسکو پس اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اُسکو اگرچہ ساتھ رسی بالون کے ہو دمراد اس سے کمی قیمت کی ہی) اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے زید بن خالد اور شبل سے کہا اُنھون نے کہ تھے ہم پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح اور روایت کی ابن عیینہ نے دونون حدیثین اکٹھین ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے اور حدیث ابن عیینہ کی وہم ہی۔ وہم کیا اُسمین سفیان بن عیینہ نے کہ داخل کیا ایک حدیث کو دوسری حدیث مین اور صحیح وہ ہی جو روایت کی زبیدی نے اور یونس بن یزید اور ابن اخی زہری نے زہری سے اُسنے عبید اللہ سے اُسنے ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے اُنھون نے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور روایت کی زہری نے عبید اللہ سے اُسنے شبل بن خالد سے اُسنے عبد اللہ بن مالک اوسی سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی اور یہی ہی نزدیک اہل حدیث کے صحیح اور شبل بن خالد نے نہ پایا نبی صلعم کو سوا اسکے نہین کہ روایت کی شبل نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے اُسنے نبی صلعم سے اور یہ صحیح ہی اور ابن عیینہ کی حدیث محفوظ نہین اور اُسی سے مروی ہی کہ اُسنے کہا شبل بن حامد اور وہ خطا ہی سوا اسکے نہین کہ وہ شبل بن خالد ہی اور کہا جاتا ہی اُسکو شبل بن خلید بھی حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے منصور بن زاذان سے اُسنے حسن سے اُسنے حطان بن عبد اللہ سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ سیکھو مجھسے یعنی یہ حکم مقدمہ زنا زانیہ کے کہ تحقیق مقرر کی اللہ نے واسطے عورتونکے راہ محصن مرد کی کہ زنا کرے محصن عورت سے سو کوڑے مارنے چاہیین پھر سنگسار کرنا اور اگر غیر محصن مرد زنا کرے ساتھ عورت غیر محصنہ کے سوا اُسکو سو دُرے مارنے چاہیین اور برس دن وطن سے نکال دینا یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اُنھین مین سے ہین حضرت علی اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود وغیرہ

عہ یہ عبارت نسخۂ مجتبائی مین نہین ہی کشوری و نظامی مین موجود ہی ١٢

قال الثیب یجلد ویرجم والی ہذا ذہب بعض اہل العلم وہو قول اسحٰق وقال بعض اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
منہم ابوبکر و عمر وغیرہما الثیب انما علیہ الرجم ولا یجلد وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل ہذا فی غیر حدیث فی قصۃ ماعز
وغیرہ انہ امر بالرجم ولم یامر ان یجلد قبل ان یرجم والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم وہو قول سفیان الثوری وابن المبارک
والشافعی واحمد **باب منہ حدثنا** الحسن بن علی ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابۃ عن ابی المہلب
عن عمران بن حصین ان امرأۃ من جہینۃ اعترفت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالزنا وقالت انا حبلی فدعی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ولیہا فقال احسن الیہا فاذا وضعت حملہا فاخبرنی ففعل فامر بہا فشدت علیہا ثیابہا ثم امر برجمہا
فرجمت ثم صلی علیہا فقال لہ عمر بن الخطاب یا رسول اللہ رجمتہا ثم تصلی علیہا فقال لقد تابت توبۃ لو قسمت بین
سبعین من اہل المدینۃ وسعتہم وہل وجدت شیئا افضل من ان جادت بنفسہا للہ وہذا حدیث صحیح **باب** ماجاء فی
رجم اہل الکتاب **حدثنا** اسحٰق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رجم یہودیا ویہودیۃ وفی الحدیث قصۃ ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ہناد ثنا شریک عن سماک بن حرب عن
جابر بن سمرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجم یہودیا ویہودیۃ وفی الباب عن ابن عمر والبراء وجابر وابن ابی اوفی وعبد اللہ بن
الحارث بن جزء وابن عباس حدیث جابر بن سمرۃ حدیث حسن غریب من حدیث جابر بن سمرۃ والعمل علی ہذا عند
اکثر اہل العلم قالوا اذا اختصم اہل الکتاب وترافعوا الی حکام المسلمین حکموا بینہم بالکتاب والسنۃ وباحکام
المسلمین وہو قول احمد واسحٰق وقال بعضہم لا یقام علیہم الحد فی الزنا والقول الاول اصح

کہتے ہیں کہ بیاہا ہوا اول دُرّے مارا جاوے اور پھر سنگسار کیا جاوے اور طرف اسی کے گئے ہیں بعض اہل علم اور یہی ہے قول اسحٰق کا اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے کہتے ہیں کہ بیاہا ہوا زانی فقط سنگسار کیا جاوے اور دُرّے نہ مارا جاوے انھیں میں سے ہیں ابوبکرؓ اور عمرؓ وغیرہ اور تحقیق روایت کی ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بیچ غیر اس حدیث کے بیچ قصہ ماعز وغیرہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سنگسار کرنیکا اور نہ حکم فرمایا دُرّے مارنیکا پہلے سنگسار
کرنیکے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہے **حدیث**
کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی مہلب سے اُسنے عمران
بن حصین سے کہا کہ ایک عورت نے قبیلۂ جہینہ سے اقرار کیا پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زنا کے اور کہا کہ میں زنا سے حمل والی ہوں سو بلایا آپنے ولی اُسکے کو
اور فرمایا کہ احسان کر ساتھ اسکے سو جب وہ بچہ جنے تو خبر دے ہمکو سو کیا اُسنے جیسا کہ آپنے فرمایا یعنے جب وہ بچہ جنی تو آپکو خبر کی سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ساتھ اُسکے پس باندھے گئے اُسپر کپڑے اُسکے پھر حکم کیا اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کی گئی وہ پھر نماز پڑھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسپر سو عمر فاروق نے
عرض کی کہ یا حضرت سنگسار کیا آپنے اسکو پھر نماز پڑھی آپنے اُسپر یعنی آپکو اُسکا جنازہ پڑھنا لائق نہ تھا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ توبہ کی اُسنے
ایسی توبہ کہ اگر مدینہ کے لوگوں میں سے ستر آدمیوں میں بانٹی جاوے تو مغفرت انکو بھی کفایت کرے اور کیا پایا تو نے کوئی افضل اس سے کہ خرچ کی اُسنے جان
اپنی اللہ کی راہ میں یہ حدیث صحیح ہے **باب** اہل کتاب کے سنگسار کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے سنگسار کیا ایک یہودی اور یہودیہ کو اس حدیث میں قصہ ہے
یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے سماک بن حرب سے اُسنے جابر بن سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے
سنگسار کیا ایک یہودی مرد اور عورت کو اور اس باب میں ابن عمر اور براء اور جابر اور ابن ابی اوفیٰ اور عبداللہ بن حارث بن جزء اور
ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر بن سمرہ کی حدیث حسن غریب ہے یعنے اس طریق سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہیں کہ
جب جھگڑیں اہل کتاب اور مقدمہ لیجاویں طرف مسلمان حاکم کے تو حکم کریں درمیان اُن کے ساتھ قرآن اور حدیث کے اور ساتھ احکام
مسلمانوں کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور کہا بعض نے کہ نہ قائم کی جاوے اُنپر حد بیچ زنا کے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے

لہ یہ مذہب بعض صحابہ اور تابعین وغیرہ کا ہے اور جمہور علما کہتے ہیں بیاہے زانی پر فقط سنگسار کرنا لازم آتا ہے دُرّے مارنے نہیں آتے اور کہتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ
ہو گیا ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کو رجم کرنا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محصن ہونے میں اسلام شرط نہیں اور یہی ہے قول امام شافعی
اور ابو یوسف وغیرہ کا اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ محصن کے لیے اسلام شرط ہے ۱۲

باب ما جاء فی النفی **حدثنا** ابو کریب ویحیی بن اکثم قالا ثنا عبد اللہ بن ادریس عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرب وغرب وان ابا بکر ضرب وغرب وان عمر ضرب وغرب وفی الباب عن ابی ہریرة وزید بن خالد وعبادة بن الصامت حدیث ابن عمر حدیث غریب رواہ غیر واحد عن عبد اللہ بن ادریس فرفعوہ وروی بعضہم عن عبد اللہ بن ادریس ہذا الحدیث عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر ان ابا بکر ضرب وغرب وان عمر ضرب وغرب **حدثنا** بذلک ابو سعید الاشج ثنا عبد اللہ بن ادریس وھکذا روی ہذا الحدیث من غیر روایة ابن ادریس عن عبید اللہ بن عمر نحو ہذا وھکذا رواہ محمد بن اسحٰق عن نافع عن ابن عمر ان ابا بکر ضرب وغرب وان عمر ضرب وغرب ولم یذکروا فیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد صح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النفی رواہ ابی ہریرة وزید بن خالد وعبادة بن الصامت وغیرہم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہم ابو بکر وعمر وعلی وابی بن کعب وعبد اللہ بن مسعود وابو ذر وغیرہم وکذلک روی عن غیر واحد من فقہاء التابعین وھو قول سفیان الثوری ومالک بن انس وعبد اللہ بن المبارک والشافعی واحمد واسحاق **باب** ما جاء ان الحدود کفارة لاہلہا **حدثنا** قتیبة ثنا سفیان بن عیینة عن الزہری عن ابی ادریس الخولانی عن عبادة بن الصامت قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تبایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ ولا تسرقوا ولا تزنوا قرأ علیہم الآیة فمن وفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئاً فعوقب علیہ فہو کفارة لہ ومن اصاب من ذلک شیئاً فسترہ اللہ علیہ فہو الی اللہ ان شاء عذبہ وان شاء غفر لہ

باب وطن سے نکالدینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور یحیٰی بن اکثم نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے عبید اللہ سے اُس نے نافع سے اُس نے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درے مارے اور وطن سے نکالا۔ اور ابو بکرؓ نے درے مارے اور وطن سے نکالا اور عمرؓ نے بھی درے مارے اور وطن سے نکالا۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث غریب ہے روایت کیا اُسکو بہتوں نے عبید اللہ بن ادریس سے پس مرفوع کیا اُسکو اور روایت کی بعض نے یہ حدیث عبد اللہ بن ادریس سے اُنہے عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق ابو بکر نے مارا اور وطن سے نکالا اور عمر نے بھی مارا اور وطن سے نکالا حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے اور اسیطرح روایت کی گئی ہے یہ حدیث سوا روایت ابن ادریس کے عبید اللہ ابن عمر سے مانند اسکے اور اسیطرح روایت کیا اُسکو محمد بن اسحاق نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ تحقیق ابو بکر نے مارا اور وطن سے نکالا اور عمر نے بھی مارا اور وطن سے نکالا اور نہیں ذکر کیا اُنھوں نے اسمین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تحقیق صحیح ہو چکا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن سے نکالدینا روایت کیا اُسکو ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے حضرت کے اصحاب وغیرہ سے اُنھیں میں سے ہیں ابو بکر اور عمر اور علی اور ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو ذر وغیرہ اور اسی طرح روایت کی گئی ہے بہت فقہائے تابعین سے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** حد قائم ہونے سے گناہ کے کفارہ ہو جانیکے بیانمیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا کہ تھے ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا کہ بیعت کرو تم مجھسے اسپر کہ نہ شریک کرو کسی چیز کو ساتھ اللہ کے اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور پڑھی اُنپر یہ آیت جسنے پورا کیا تم میں سے عہد اپنا پس بدلا اُسکا اوپر اللہ کے ہے اور جو پہونچا اُس سے کسی چیز کو پس عذاب کیا گیا اوپر اُسکے پس وہ کفارہ ہے واسطے اُسکے یعنی مٹانیوالا ہے واسطے گناہ اُسکے کے اور جو شخص پائے اُس سے کسی چیز کو اور چھپایا اُسکو اللہ نے اُسپر تو وہ اللہ کے اختیار میں ہے اگر چاہے تو عذاب کرے اُسکو اور اگر چاہے تو بخشدے اُسکو

سلہ یعنی دنیا میں حد یا تعزیر اُسپر ماری گئی تو وہ کفارہ ہے واسطے اُسکے ۱۲ سلہ یعنے ڈھانکا اُسکو اللہ تعالیٰ نے اسپر اسطرح کہ توبہ کی اُس نے گناہ سے اور جمہور اسپر ہیں کہ پردہ پوشی کرنی بندے کی اپنے نفس پر اور توبہ کرنی اُسکی اللہ سے بہتر ہے ظاہر کرنے اسکے سے ۱۲ ع ۶ ف یحییٰ ابن اکثم بتار مثلثہ ابن محمد بن قطن تمیمی مروزی ابو محمد قاضی مشہور ہیں۔ ثقہ ہیں سچے ہیں۔ سرقہ حدیث کا عیب انپر لگایا گیا ہے مگر واقع میں ایسا نہیں۔ حرف بقدر

وفی الباب عن علی وجریر بن عبد اللہ وخزیمة بن ثابت حدیث عبادة بن الصامت حدیث حسن صحیح وقال الشافعی
لم اسمع فی ھذا الباب ان الحد یکون کفارة لاھله شیئا احسن من ھذا الحدیث قال الشافعی واحب لمن اصاب ذنبا
فستره اللہ علیه ان یستر علی نفسه ویتوب فیما بینه وبین ربه وکذلك روی عن ابی بکر وعمر انھما امرا رجلا ان یستر
علی نفسه **باب** ماجاء فی اقامة الحد علی الاماء **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا ابو داؤد الطیالسی ثنا زائدة
عن السدی عن سعد بن عبیدة عن ابی عبد الرحمن السلمی قال خطب علی فقال یا ایھا الناس اقیموا الحدود علی ارقائکم من
احصن منھم ومن لم یحصن وان امة لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم زنت فامرنی ان اجلدھا فاتیتھا فاذا ھی حدیثة عھد
بنفاس فخشیت ان انا جلدتھا ان اقتلھا وقال تموت فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فذکرت ذلك له فقال
احسنت ھذا حدیث صحیح **حدثنا** ابو سعید الاشج ثنا ابو خالد الاحمر ثنا الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا زنت امة احدکم فلیجلدھا ثلثا بکتاب اللہ فان عادت فلیبعھا ولو بحبل
من شعر وفی الباب عن زید بن خالد وشبل عن عبد اللہ بن مالك الاوسی حدیث ابی ھریرة حدیث حسن صحیح
وقد روی عنه من غیر وجه والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم وغیرھم راوا ان یقیم الرجل
الحد علی مملوکه دون السلطان وھو قول احمد واسحق وقال بعضھم یرفع الی السلطان لا یقیم الحد ھو بنفسه والقول الاول اصح

اور اس باب میں علی اور جریر بن عبد اللہ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت ہے اور عبادہ بن صامت کی حدیث حسن ہے اور کہا شافعی نے کہ
نہیں سنی میں نے اس باب میں کہ حد کفارہ ہوتی ہے واسطے اہل اپنی کے کوئی چیز زیادہ اچھی اس حدیث سے اور کہا شافعی نے اور دوست
رکھتا ہوں واسطے اُس شخص کے کہ پہونچے گناہ کو اور ڈھانکا اُسکو اللہ نے اوپر اُسکے یہ کہ پردہ کرے اوپر جان اپنی کے اور توبہ کرے درمیان
اپنے اور درمیان رب اپنے کے اور اسیطرح ابی بکر اور عمر سے مروی ہے کہ اُنھوں نے حکم کیا ایک مرد کو یہ کہ چھپاوے اوپر جان اپنی کے یعنی
اُس گناہ کو کسی کے آگے ظاہر نہ کرے **باب** لونڈیوں پر حد قائم کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے ابو داؤد طیالسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ نے سدی سے اُسنے سعد بن عبیدہ سے اُسنے ابی عبد الرحمن سلمی سے کہا کہ خطبہ پڑھا
علی رضی اللہ عنہ نے سو فرمایا کہ اے لوگو قائم کرو اپنے غلام اور لونڈیوں پر حد یعنی اگر زنا کریں تو پچاس درے مارو اُسپر کہ بیاہا ہو اُن میں سے اور اُسپر کہ
نہ بیاہا ہو اسواسطے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تھا سو فرمایا مجکو یہ کہ ماروں میں اُسکو حد سو آیا میں اُس پاس میں
اچانک وہ قریب جننے ہوئی تھی سو ڈرا میں کہا کہ اگر مارتا ہوں اُسکو پچاس درے تو غالبًا وہ مرجاویگی سو ذکر کیا میں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے سو فرمایا کہ اچھا کیا تو نے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے اُس نے کہا
حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب زنا کرے لونڈی ایک
تمہارے کی تو چاہیے کہ درے مارے اُسکو تین بار ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے اور اگر پھر زنا کرے تو چاہیے کہ بیچ ڈالے اُسکو اگرچہ
بالوں کی رسی کے بدلے ہو۔ اور اس باب میں زید بن خالد اور شبل سے اُسنے عبد اللہ بن مالک اوسی سے بھی روایت ہے اور
ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر اُس سے مروی ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ
سے کہتے ہیں کہ جائز ہے مالک کو یہ کہ قائم کرے حد اوپر غلام اپنے کے سوائے اون بادشاہ کے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور
بعضے کہتے ہیں کہ رجوع کیا جاوے طرف بادشاہ کے اور خود آپ اُسپر حد قائم نہ کرے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مارنا درّوں کا تاخیر کیا جاوے نفاس والی عورت سے یہاں تک کہ نکلے نفاس سے اور اگر کوئی مریض زنا کرے تو حد مارنی فی الفور
نہ چاہیے اور تعزیر میں تاخیر کیجاوے اور اگر بیماری کے دفع ہونے کی امید نہو جیسے مرض سل وغیرہ ہو تو اُسمیں ایک شاخ کھجور کی مارے جسپر سو ٹہنیاں ہوں اور
یہی ہے مذہب شافعی اور ابو حنیفہ وغیرہ کا اور طیبی نے کہا کہ یہ حدیث دلیل ہے اوپر واجب ہونے حد زنا کے لونڈیوں اور غلاموں پر اور دلیل ہے اسپر کہ مالک کو
جائز ہے کہ قائم کرے انپر حد یہی ہے مذہب شافعی اور مالک اور احمد اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ مالک کو اپنے غلام پر خود حد قائم کرنی درست نہیں
بلکہ حاکم حد قائم کرے ۱۲ ع ۔ اور یہی ہے مذہب جمہور کا کہ حدیں گناہ کی کفارہ ہیں ۱۲

باب ماجاء فی حد السکران **حدثنا** سفیان بن وکیع ثنا ابی عن مسعر عن زید العمی عن ابی الصدیق عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب الحد بنعلین اربعین قال مسعر اظنہ فی الخمر وفی الباب عن علی و عبد الرحمٰن بن ازہر وابی ہریرۃ والسائب وابن عباس وعقبۃ بن الحارث حدیث ابی سعید حدیث حسن وابو صدیق الناجی اسمہ بکر بن عمرو **وحدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ قال سمعت قتادۃ یحدث عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی برجل قد شرب الخمر فضربہ بجریدتین نحو الاربعین وفعلہ ابو بکر فلما کان عمر استشار الناس فقال عبد الرحمٰن بن عوف کاخف الحدود ثمانین فامر بہ عمر حدیث انس حدیث حسن صحیح والعمل علی ہذا عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم ان حد السکران ثمانون **باب** ماجاء من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ **حدثنا** ابو کریب ثنا ابو بکر بن عیاش عن عاصم عن ابی صالح عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ وفی الباب عن ابی ہریرۃ والشرید وشرحبیل بن اوس وجریر وابی الرمد البلوی وعبد اللہ بن عمرو حدیث معاویۃ ہکذا روی الثوری ایضا عن عاصم عن ابی صالح عن معاویۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی ابن جریج ومعمر عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعت محمدا یقول حدیث ابی صالح عن معاویۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذا اصح من حدیث ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانما کان ہذا فی اول الامر ثم نسخ بعد

باب نشے والے کی حد کا بیان **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے باپ میرے نے مسعر سے اُسنے زید عمی سے اُسنے ابی صدیق سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماری حد شراب کی ساتھ چالیس جوتوں کے کہا مسعر نے گمان کرتا ہوں کہ یہ حد شراب ہی میں تھی اس باب میں علی اور عبد الرحمٰن بن ازہر اور ابی ہریرہ اور سائب اور ابن عباس اور عقبہ بن حارث سے بھی روایت ہے اور ابی سعید کی حدیث حسن ہے اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اُسنے کہا سُنا مین نے قتادہ سے حدیث بیان کرتا تھا انس سے کہا کہ لایا گیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کہ پی تھی شراب سو مارا اُسکو دو چھڑیون سے مانند چالیس کے یہ کیا اُسکو ابو بکرؓ نے سو جب خلیفہ ہوے حضرت عمرؓ تو مشورہ کیا اصحاب سے بیچ تعیین حد شراب کے سو کہا عبد الرحمٰن بن عوف نے ہلکی حد اسّی دُرے ہین سو حکم کیا ساتھ اُسکے عمر نے اور انس کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اُسی پہ ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ حد نشے والے کی اسّی درے ہین **باب** جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اُسکو درے پس اگر عود کرے اور چوتھی بار پیوے تو قتل کرو اُسکو **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے عاصم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے معاویہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اُسکو درے۔ پھر اگر چوتھی بار پیوے تو قتل کرو اُسکو اور اس باب مین ابی ہریرہ اور شرید اور شرحبیل بن اوس اور جریر اور ابی رمد بلوی اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور معاویہ کی حدیث اسیطرح روایت کی ثوری نے بھی عاصم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے معاویہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ابن جریج اور معمر نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا مین نے محمد سے کہتا تھا کہ حدیث ابی صالح کی معاویہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین زیادہ تر صحیح ہے بہ نسبت اُس حدیث کے جو ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی اور سوا اسکے نہین کہ یہ حکم اوّل امر مین تھا پھر منسوخ ہو گیا پیچھے اُس کے

ف پینا شراب کا حرام ہے ساتھ کتاب و سنت نبی اور اجماع امت کے اور حد شراب کی اسّی کوڑے ہین نزدیک جمہور ائمہ کے اور یہی ہے مذہب ابو حنیفہ کا اور مذہب امام شافعی کا اور ایک جماعت کا یہ ہے کہ چالیس کوڑے ہین جو کوئی پیوے شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو اور پھر پکڑا جاوے اور بو شراب کی اُسکے منھ مین ہو یا نشے مین ہو اگرچہ بسبب پینے نبیذ کے ہو اور گواہی دین اُسکے پینے کی دو شخص یا وہ خود اقرار کرے تو حد مارا جاوے جبکہ ہو ہوشیار اسّی کوڑے یا چالیس کوڑے آزاد کے لیے اور آدھے اُس سے غلام کے لیے ۱۲ ملتقی اور اکثر اصحاب وغیرہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ شراب خوار کی حد اسّی درے ہین اور پہلی حد شراب کی کچھ ہ

وكذا رواه محمد بن اسحاق عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد في الرابعة فاقتلوه قال ثم اتى النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك برجل قد شرب في الرابعة فضربه ولم يقتله وكذلك روى الزهري عن قبيصة بن ذويب عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا قال فرفع القتل وكانت رخصة والعمل على هذا عند عامة اهل العلم لا نعلم بينهم اختلافا في ذلك في القديم والحديث ومما يقوى هذا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم من اوجه كثيرة انه قال لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله الا باحدى ثلث النفس بالنفس والثيب الزاني والتارك لدينه **باب** ما جاء في كم يقطع السارق **حدثنا** علي بن حجر ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري اخبرته عمرة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقطع في ربع دينار فصاعدا قال ابو عيسى حديث عائشة حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن عمرة عن عائشة مرفوعا ورواه بعضهم عن عمرة عن عائشة موقوفا **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن نافع عن ابن عمر قال قطع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مجن قيمته ثلثة دراهم وفي الباب عن سعد وعبد الله بن عمرو وابن عباس وابي هريرة وام ايمن حديث ابن عمر حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم منهم ابو بكر الصديق قطع في خمسة دراهم وروى عن عثمان وعلي انهما قطعا في ربع دينار وروى عن ابي هريرة وابي سعيد انهما قالا تقطع اليد في خمسة دراهم والعمل على هذا عند بعض فقهاء التابعين وهو قول مالك بن انس والشافعي واحمد واسحق راوا القطع في ربع دينار فصاعدا وقد روى عن ابن مسعود انه قال لا قطع الا في دينار او عشرة دراهم وهو حديث مرسل رواه القاسم بن عبد الرحمن عن ابن مسعود والقاسم لم يسمع من ابن مسعود والعمل على هذا عند بعض اهل العلم وهو قول سفيان الثوري واهل الكوفة قالوا لا قطع في اقل من عشرة دراهم

اسیطرح روایت کی محمد بن اسحاق نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے۔ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص کہ پیوے شراب پس درے مارو اسکو پھر اگر عود کرے اور پیوے شراب چوتھی بار تو قتل کرو اُسکو پھر لایا گیا روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے ایک مرد کہ پی تھی شراب اُسنے چوتھی بار بس پس مارا اُسکو اور قتل نہیں کیا اُسکو۔ اور روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذویب سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا پس اُٹھا یا گیا قتل یعنے منسوخ ہو گیا اور تھی پہلے رخصت اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نہیں جانتے ہم درمیان اُنکے کچھ اختلاف بیچ اسکے نہ پہلے زمانہ میں اور نہ پچھلے زمانہ میں اسکی تقویت اس حدیث سے ثابت ہے جو بہت طریقوں سے مروی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے خون کرنا مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اُسکی کہ خدا کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں اور تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں مگر بسبب ایک بات کے تین میں سے ایک تو قتل کرنا عمداً مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لینا اور دوسرے زنا ہے کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا۔ اور تیسرے اپنے دین سے نکلنا یعنی مرتد ہو جانا **باب** کتنی سی چیز میں چور کا ہاتھ کاٹا جاوے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے کہ خبر دی اُسکو عمرہ نے عائشہ رضہ سے کہا کہ تھے نبی صلعم کاٹتے ہاتھ چور کا چوتھائی دینار یا زیادہ کے چُرانے میں اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث عمرہ کی عائشہ سے کئی وجہ پر مروی ہے بطور رفع کے اور بعض نے اُسکو عمرہ سے اُسنے عائشہ سے موقوف روایت کیا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ کاٹا ہاتھ نبی صلعم نے چور کا یعنی داہنا ہاتھ بیچ چُرانے ایک سپر کے کہ قیمت اُسکی تین درہم تھی اور اس باب میں سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ام ایمن سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے انھیں میں سے ہیں ابو بکر صدیق کہ کاٹا انھوں نے ہاتھ چور کا بیچ چُرانے پانچ درہم کے اور حضرت عثمان اور علی سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کاٹا ہاتھ چور کا بیچ چُرانے چوتھائی دینار کے اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ کہا اُنھوں نے نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا بیچ چرانے پانچ درہم کے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض فقہائے تابعین کے اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا بیچ چوتھائی دینار یا زیادہ کے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابن مسعود سے کہ کہا اُنھوں نے کہ نہیں ہے ستا ہاتھ کاٹنا مگر بیچ دینار کے یا دس درہم کے اور یہ حدیث مرسل ہے روایت کیا اسکو قاسم بن عبد الرحمن نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہے قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہ دس درہم سے کم میں کاٹنا درست نہیں

باب ماجاء فی تعلیق ید السارق **حدثنا** قتیبة ثنا عمرو بن علی المقدمی ثنا الحجاج عن مکحول عن عبد الرحمٰن بن محیریز قال سألت فضالة بن عبید عن تعلیق الید فی عنق السارق امن السنة هو قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بسارق فقطعت یده ثم امر بها فعلقت فی عنقه هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث عمرو بن علی المقدمی عن الحجاج بن ارطاة وعبد الرحمٰن بن محیریز هو اخو عبد الله بن محیریز الشامی **باب** ماجاء فی الخائن والمختلس والمنتهب **حدثنا** علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس علی خائن ولا منتهب ولا مختلس قطع هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم وقد روی مغیرة بن مسلم عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث ابن جریج ومغیرة بن مسلم هو بصری اخو عبد العزیز القسملی کذا قال علی بن المدینی **باب** ماجاء لا قطع فی ثمر ولا کثر **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمه واسع بن حبان ان رافع بن خدیج قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر هکذا روی بعضهم عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن رافع عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو روایة اللیث بن سعد وروی مالک بن انس وغیر واحد هذا الحدیث عن یحیی بن سعید عن محمد بن یحیی بن حبان عن رافع بن خدیج عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکروا فیه عن واسع بن حبان **باب** ماجاء ان لا یقطع الایدی فی الغزو **حدثنا** قتیبة ثنا ابن لهیعة عن عیاش بن عباس عن شییم بن بیتان عن جنادة بن ابی امیة عن بسر بن ارطاة

باب چور کی گردن مین ہاتھ لٹکانیکا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن علی مقدمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے حجاج نے مکحول سے اسنے عبدالرحمٰن بن محیریز سے کہا پوچھا مین نے فضالہ بن عبید کو لٹکانے ہاتھ کے سے بیچ گردن چور کے کہ کیا سنت ہی کہا اُسنے کہ سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چور لایا گیا سو کاٹا گیا ہاتھ اُسکا۔ پھر حکم فرمایا واسطے ہاتھ اُسکے کے کہ لٹکایا جاوے اُس گردن[1] مین پس لٹکایا گیا اُس کی گردن مین (تاکہ لوگونکو عبرت ہوجاوے) یہ حدیث حسن غریب ہی نہین جانتے ہم اُسکو مگر حدیث عمرو بن علی مقدمی سے اُسنے حجاج بن ارطاۃ سے اور عبدالرحمٰن بن محیریز وہ بھائی عبداللہ بن محیریز شامی کا ہی **باب** خائن اور اچکے لوٹنے والے کا بیان **حدیث** کی ہم سے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے ابن جریج سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین اوپر خائن کے اور نہ لوٹنے والے کے اور نہ اُچکے کے ہاتھ کاٹنا یہ حدیث صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے اور تحقیق روایت کی مغیرہ بن مسلم نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلعم سے مانند حدیث ابن جریج کے اور مغیرہ بن مسلم بصری ہے اور عبدالعزیز قسملی کا بھائی ہے اسیطرح کہا علی بن مدینی نے **باب** لٹکے ہوے میوے اور گابھے سفید کے چرانے مین ہاتھ کاٹنا نہین آتا **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُس نے اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہین ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے میوے کے کہ درخت پر لگا ہو اور نہ بیچ چرانے گابھے سفید کھجور کے اسیطرح روایت کی بعض نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُسنے اپنے چچا واسع بن حبان سے اُسنے رافع سے اُسنے نبی صلعم سے مانند روایت لیث بن سعد کے اور روایت کی مالک بن انس وغیرہ نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اُسنے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُسنے رافع بن خدیج سے اُسنے نبی صلعم سے اور نہین ذکر کیا انہین واسطہ واسع بن حبان کا **باب** جہاد مین ہاتھ نہ کاٹا جاوے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے عیاش سے بن عباس سے اُسنے شییم بن تبیان سے اُسنے جنادہ بن امیہ سے اُسنے بسر بن ارطاۃ سے

[1] امام شافعی اور احمد سے منقول ہو کہ سنت ہو ہاتھ لٹکانا چور کا چور کے گلے مین اور حنفیہ کے نزدیک یہ موقوف ہو رائے امام پر اگر مناسب سمجھے تو لٹکا دے اور سنت نہین ۱۲ ع ۲ خائن اُس شخص کو کہتے ہین کہ کوئی چیز مانگ کر لیوے یا اُسکو کوئی امانت دیجاوے اور وہ لیکر منکر ہو جاوے کہ مین نے نہین لی یا ضایع ہونیکا دعویٰ کرے تو اسکا ہاتھ کاٹنا نہین آتا۔ اسلیے کہ حرز یعنی حفاظت کامل نہین اور لوٹنے والے اور اُچکے کا ہاتھ کاٹنا اسواسطے نہین آتا کہ وہ پوشیدہ نہین لیتے اور یہی ہی مذہب چارون اماموں کا (بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵۸ پر ہے)

قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقطع الایدی فی الغزو ھذا حدیث غریب وقد رواہ غیر ابن لھیعۃ بھذا الاسناد نحو ھذا وقال بسر بن ابی ارطاۃ ایضا والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم منھم الاوزاعی لا یرون ان یقام الحد فی الغزو بحضرۃ العدو ومخافۃ ان یلحق من یقام علیہ الحد بالعدو فاذا خرج الامام من ارض الحرب ورجع الی دار الاسلام اقام الحد علی من اصابہ کذالک قال الاوزاعی **باب** ما جاء فی الرجل یقع علی جاریۃ امرأتہ **حدثنا** علی بن حجر ثنا ھشیم عن سعید بن ابی عروبۃ وایوب بن مسکین عن قتادۃ عن حبیب بن سالم قال رفع الی النعمان بن بشیر رجل وقع علی جاریۃ امراتہ فقال لاقضین فیھا بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان کانت احلتھا لہ لاجلدنہ مائۃ وان لم تکن احلتھا لہ رجمتہ **حدثنا** علی بن حجر ثنا ھشیم عن ابی بشر عن حبیب بن سالم عن النعمان بن بشیر نحوہ وفی الباب عن سلمۃ بن المحبق نحو حدیث النعمان فی اسنادہ اضطراب سمعت محمدا یقول لم یسمع قتادۃ من حبیب بن سالم ھذا الحدیث انما رواہ عن خالد بن عرفطۃ وابو بشر لم یسمع من حبیب بن سالم ھذا الحدیث ایضا انما رواہ عن خالد بن عرفطۃ وقد اختلف اھل العلم فی الرجل یقع علی جاریۃ امرأتہ فروی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم منھم علی وابن عمر ان علیہ الرجم وقال ابن مسعود لیس علیہ حد ولکن یعزر وذھب احمد واسحق الی ما روی النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب**

ما جاء فی المرأۃ اذا استکرھت علی الزنا

کہا کہ سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ نہ کاٹا جاوے ہاتھ بیچ جہاد کے اور یہ حدیث غریب ہی اور تحقیق روایت کیا اُسکو غیر ابن لہیعہ نے بھی ساتھ اس اسناد کے مانند اسکے (اور بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہتے ہین اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے انھین مین سے ہین اوزاعی کہتے ہین کہ نہین درست یہ کہ قائم کیجاوے حد بیچ جہاد کے روبرو دشمن کے بخوف اسکے کہ لاحق ہو وہ شخص کہ قائم کی جاوے اُسپر حد ساتھ دشمن کے پس جب نکلے امام زمین حرب سے اور پھرے طرف دار اسلام کے تو قائم کرے حد اُس شخص پر جو پہونچا اُسکو اسیطرح کہا اوزاعی نے **باب** اگر کوئی شخص اپنی عورت کی لونڈی سے جماع کرے تو اُسپر حد آتی ہی یا نہین **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے سعید بن ابی عروبہ اور ایوب بن مسکین سے اُنھون نے روایت کی قتادہ سے اُسنے حبیب بن سالم سے کہا کہ لایا گیا پاس نعمان بن بشیر کے ایک شخص کہ جماع کیا تھا اپنی عورت کی لونڈی سے کہا اُسنے کہ حکم کرونگا اسمین موافق حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگر حلال کر دیا تھا اُسنے اُسکے لیے تو البتہ مارونگا مین اُسکو سو دُرّے اور اگر نہین حلال کیا تھا اُسکے لیے تو سنگسار کرونگا اُسکو **حدیث** کیا ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے ابی بشر سے اُسے حبیب بن سالم سے اُسنے نعمان بن بشیر سے مانند اُسکے اور اس باب مین سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہی مثل اُسکے اور نعمان کی حدیث کی اسناد مین اضطراب ہی سُنا مین نے محمد سے کہتا تھا کہ قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث نہین سُنی سوا اُسکے نہین کہ روایت کیا اُسکو خالد بن عرفطہ سے اور ابو بشیر نے بھی حبیب بن سالم سے یہ حدیث نہین سنی۔ سوا اسکے نہین کہ روایت کیا اُسکو خالد بن عرفطہ سے اور تحقیق اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ حق اُس شخص کے کہ جماع کرے اپنی عورت کی لونڈی سے سو بہت اصحاب سے روایت ہی کہ اُسپر سنگسار کرنا آتا ہے اُنھین مین سے ہین علی اور ابن عمر۔ اور کہا ابن مسعود نے کہ نہین آتی اُسپر حد لیکن تعزیر دیا جاوے اور گئے ہین احمد اور اسحاق طرف اُسکے جو روایت کی نعمان بن بشیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** جب کسی عورت سے

زبردستی زنا کیا جاوے تو اُسپر حد آتی ہی یا نہین

حاشیہ متعلق صفحہ ۴۵۷ ۳ یہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی کہ اُنکے نزدیک کسی میوے تر و تازہ مین ہاتھ کاٹنا لازم نہین آتا محرز محفوظ یا غیر محفوظ اور اسیطرح زراعت اگر کاٹکر خرمن مین جمع نہ کیا ہو اور اسیطرح دودھ اور گوشت وغیرہ چیزین کہ جلدی خراب ہو جاوین۔ اور دوسرے اماموں نے واجب کیا ہی ہاتھ کاٹنا ان دونون چیزون مین اگر مجرز اور محفوظ ہون اور یہی ہی قول امام مالک اور شافعی کا ۱۲ ع سلہ اس حدیث کے اسناد متصل نہین اور نہ اسپر عمل ہی علما کا یہ خطابی نے لکھا ہی قالہ السیوطی فی حاشیہ ابوداؤد ۱۲ ع سلمہ بن محبق آپ صحابی ہین کوفہ مین اقامت گزین تھے بعض نے آپ کو ابن ربیعہ بن صخر ہذلی کہا ہی کنیت ابو سنان ۱۲

سے خالد بن عرفطہ بضم عین وسکون را و فتحتین وضم فا و طا وحطی۔ مقبول ہین چھٹے طبقے سے ۱۲

حدثنا علی بن حجر ثنا معمر بن سلیمان الرقی عن الحجاج بن ارطاة عن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن ابیہ قال استکرہت امرأة علی عہد رسول الله صلی الله علیه وسلم فدرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم عنہا الحد واقامہ علی الذی اصابہا ولم یذکر انہ جعل لہا مہرا ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل وقد روی ہذا الحدیث من غیر ہذا الوجہ سمعت محمدا یقول عبد الجبار بن وائل بن حجر لم یسمع من ابیہ ولا ادرکہ یقال انہ ولد بعد موت ابیہ باشہر والعمل علی ہذا الحدیث عند اہل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرہم ان لیس علی المستکرہة حد حدثنا محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف عن اسرائیل ثنا سماک بن حرب عن علقمة بن وائل الکندی عن ابیہ ان امرأة خرجت علی عہد النبی صلی الله علیه وسلم ترید الصلوة فتلقاہا رجل فتجللہا فقضی حاجتہ منہا فصاحت فانطلق ومر بہا رجل فقالت ان ذلک الرجل فعل بی کذا وکذا ومرت بعصابة من المہاجرین فقالت ان ذالک الرجل فعل بی کذا وکذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذی ظنت انہ وقع علیہا فاتوہا فقالت نعم ہو ہذا فاتوا بہ رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما امر بہ لیرجم قام صاحبہا الذی وقع علیہا فقال یا رسول الله انا صاحبہا فقال لہا اذہبی فقد غفر الله لک وقال للرجل قولا حسنا وقال للرجل الذی وقع علیہا ارجموہ وقال لقد تاب توبة لو تابہا اہل المدینة لقبل منہم ہذا حدیث حسن غریب صحیح وعلقمة بن وائل بن حجر سمع من ابیہ وہو اکبر من عبد الجبار بن وائل وعبد الجبار بن وائل لم یسمع من ابیہ

حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے معمر بن سلیمان رقی نے حجاج بن ارطاة سے اُسنے عبدالجبار بن وائل بن حجر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے زبردستی زنا کیا بیچ زمانۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ پس دفع کی نبی صلعم نے عورت سے حد اور قائم کی حد مرد پر اور نہ ذکر کیا اُسنے یہ کہ ٹھہرایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کے لیے مہر[1] یہ حدیث غریب ہی اور اسناد اسکے متصل نہین اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی سنا مین نے محمد سے کہتا تھا کہ عبدالجبار بن وائل بن حجر نے نہین سنا اپنے باپ سے اور نہین پایا اُسکو کہا جاتا ہی کہ وہ پیدا ہوا بعد مرنے اپنے باپ کے پیچھے کئی مہینون کے اور عمل اس حدیث پر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ زبردستی کیے گئے پر حد نہین ہی حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اسرائیل سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سماک بن حرب نے علقمہ بن وائل کندی سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق ایک عورت نکلی بیچ زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے ارادے سے سو ملا اُس سے ایک شخص اور ڈھانکا اُسکو اپنے کپڑے سے اور زنا کیا اُس سے پس چلائی وہ عورت اور چلا گیا وہ شخص اور گذرا پاس اُس کے ایک مرد سو کہا اُس عورت نے کہ تحقیق اُس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا۔ اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی سو کہا اُسنے کہ تحقیق اُس شخص نے کیا میرے ساتھ ایسا اور ایسا سو چلے وہ اور پکڑا اُنھون نے اُس شخص کو کہ کہا تھا اُس عورت نے کہ وہ واقع ہوا اوپر میرے سو لے آئے اُسکو پاس اُس عورت کے سو کہا اُس عورت نے کہ ہان وہ یہی ہی سو لائے اُسکو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جب حضرت نے حکم کیا اُسکے سنگسار کرنے کا تو کھڑا ہوا ساتھی اُسکا جو واقع ہوا تھا اُسپر سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت مین ہون ساتھی اُسکا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت سے فرمایا کہ جا پس تحقیق اللہ نے بخشدیا تجکو یعنی بسبب کراہت اور بے رضائی تیرے کے اور کہی واسطے مرد کے بات اچھی اور حکم کیا واسطے اُس شخص کے کہ واقع ہوا تھا سنگسار کرو اسکو یعنی اُسنے اقرار کیا زنا کا پس حکم کیا اُسکے سنگسار کرنے کا پس سنگسار کیا لوگون نے اُسکو بسبب محصن ہونے اُسکے کے اور فرمایا آپ نے کہ تحقیق توبہ کی اُسنے[2] یعنی بسبب قبول کرنے حد کے ایسی توبہ کہ اگر کرتے اسکو اہل مدینہ یعنی مثل توبہ اُسکے کے تو البتہ قبول کی جاتی توبہ اور یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی۔ اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سُنا ہی باپ اپنے سے اور وہ بڑا ہی عبدالجبار بن وائل سے۔ اور عبدالجبار نے نہین سُنا اپنے باپ سے

[1] یعنی زنا کرنے والے پر۔ اور راوی کے نہ ذکر کرنے سے یہ لازم نہین آتا کہ مہر واجب نہوا اسلیے کہ اور حدیث مین سے مہر کا واجب ہونا ثابت ہوچکا ہی یہ مذہب ابو حنیفہ اور ابراہیم نخعی وغیرہ کا ہی۔ لیکن مہر اسی صورت مین واجب ہوگا جب کہ زانی پر حد واجب نہوا اسلیے کہ اگر حد واجب ہو تو مہر باطل ہوجاوے گا۔ کہ وہ دونون جمع نہین ہوتے موطا امام محمد۔ [2] یعنی اگر تقسیم کی جاوے وہ توبہ اہل مدینہ پر تو قبول کی جاتی اُنسے اور کفایت کرتی ہم

باب ماجاء فیمن یقع علی البہیمۃ **حدثنا** محمد بن عمرو السواق ثنا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ وقع علی بہیمۃ فاقتلوہ واقتلوا البہیمۃ فقیل لابن عباس ماشان البہیمۃ فقال ماسمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک شیئا ولکن اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرہ ان یوکل من لحمہا وینتفع بہا وقد عمل بہا ذلک العمل ھذا حدیث لانعرفہ الامن حدیث عمرو بن ابی عمرو عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی سفیان الثوری عن ابی عاصم عن ابی رزین عن ابن عباس انہ قال من اتی بہیمۃ فلاحد علیہ **حدثنا** بذلک محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مہدی ثنا سفیان الثوری وھذا اصح من الحدیث الاول والعمل علی ھذا عند اھل العلم وھو قول احمد واسحٰق **باب** ما جاء فی حد اللوطی **حدثنا** محمد بن عمرو السواق ثنا عبد العزیز بن محمد عن عمرو بن ابی عمرو عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ وفی الباب عن جابر وابی ھریرۃ وانما نعرف ھذا الحدیث عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا الوجہ وروی محمد بن اسحٰق ھذا الحدیث عن عمرو بن ابی عمرو فقال ملعون من عَمِلَ عَمَلَ قوم لوط ولم یذکر فیہ القتل وذکر فیہ ملعون من اتی بہیمۃ وقد روی ھذا الحدیث عن عاصم بن عمر عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ ھذا حدیث فی اسنادہ مقال ولا نعلم احدا رواہ عن سہیل بن ابی صالح غیر عاصم بن عمر العمری وعاصم بن عمر یضعف فی الحدیث من قبل حفظہ واختلف اھل العلم فی حد اللوطی فرای بعضہم ان علیہ الرجم احصن اولم یحصن وھذا قول مالک والشافعی واحمد واسحٰق

باب اگر کوئی شخص چارپائے سے بدفعلی کرے تو اُسپر حد آتی ہے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو سواق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو پاؤ تم کہ بدفعلی کرتا ہے چارپائے سے تو مار ڈالو اُسکو اور مار ڈالو اُس چارپائے کو ساتھ اسکے سو کسی نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا حال ہے اس جانور کا یعنی وہ مکلف نہیں کیوں قتل کیا جاوے۔ سو اُسنے کہا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسمیں کچھ نہیں سنا یعنی اسکی حکمت ولیکن میں گمان کرتا ہوں کہ مکروہ جانا آپ نے یہ کہ کھایا جاوے گوشت اُسکا یا نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے جبکہ کیا گیا ہے ساتھ اُسکے یہ فعل بد یعنے ایسے جانور سے فائدہ اُٹھانا منع ہے پس[1] لازم آیا قتل کرنا اُسکا۔ نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر حدیث عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سفیان ثوری نے عاصم سے اُسنے ابی رزین سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ جو شخص بدفعلی کرے چارپائے سے تو نہیں آتی اُسپر حد **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ ترصحیح ہے پہلی حدیث سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** اغلام کرنے والے کے حد کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو سواق نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کہ پاؤ تم کہ کرتا ہے فعل قوم لوط کا یعنی اغلام تو مار ڈالو فاعل اور مفعول بہ کو اور اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اس حدیث کو ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے اسیوجہ سے اور روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے پس کہا کہ ملعون ہے وہ شخص جو کرے فعل قوم لوط کا اور نہیں ذکر کیا اسمیں قتل کو اور ذکر کیا اُسمیں ملعون ہے وہ شخص کہ بدفعلی کرے چارپائے سے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث عاصم بن عمر سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ مار ڈالو فاعل اور مفعول بہ کو اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے۔ اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کیا ہو اسکو سہیل بن ابی صالح سے سوا عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر ضعیف کیا جاتا ہے بیچ حدیث کے اپنے حافظہ کی وجہ سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ حد لوطی کے سو بعضے کہتے ہیں کہ اسپر سنگسار کرنا آتا ہے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی ہے قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

[1] بعض نے کہا حکمت اس جانور کے مار ڈالنے کی یہ ہے کہ تا نہ پیدا ہو جاوے اس سے حیوان بصورت انسان کے یا نہ لائق ہو اسکے صاحب کو عار اور رسوائی دینا ہے

وقال بعض اهل العلم من فقهاء التابعين منهم الحسن البصري وابراهيم النخعي وعطاء بن ابي رباح وغيرهم قالوا حد اللوطي
حد الزاني وهو قول الثوري واهل الكوفة **حدثنا** احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا همام عن القاسم بن
عبد الواحد المكي عن عبد الله بن محمد بن عقيل انه سمع جابرا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخوف
ما اخاف على امتي عمل قوم لوط هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من هذا الوجه عن عبد الله بن محمد بن عقيل
بن ابي طالب عن جابر **باب** ما جاء في المرتد **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي ثنا عبد الوهاب الثقفي ثنا ايوب
عن عكرمة ان عليا حرق قوما ارتدوا عن الاسلام فبلغ ذلك ابن عباس فقال لو كنت انا لقتلتهم بقول رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بدل دينه فاقتلوه ولم اكن لاحرقهم لان رسول الله صلى الله عليه و
سلم قال لا تعذبوا بعذاب الله فبلغ ذلك عليا فقال صدق ابن عباس هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند
اهل العلم في المرتد واختلفوا في المرأة اذا ارتدت عن الاسلام فقالت طائفة من اهل العلم تقتل وهو قول الاوزاعي
واحمد واسحق وقالت طائفة منهم تحبس ولا تقتل وهو قول سفيان الثوري وغيره من اهل الكوفة
باب ما جاء فيمن شهر السلاح **حدثنا** ابو كريب وابو السائب قالا ثنا ابو اسامة عن بريدة بن عبد الله
بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من حمل علينا السلاح فليس
منا وفي الباب عن ابن عمر وابن الزبير وابي هريرة وسلمة بن الاكوع حديث ابي موسى حديث حسن صحيح

اور کہا بعض اہل علم نے فقہائے تابعین سے کہ حد[۱] اغلام کرنیوالے کی مانند حد زانی کے ہے۔ انھیں مین سے ہین حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطاء وغیرہ
اور یہی ہی قول ثوری اور اہل کوفہ کا یعنی اگر محصن ہو تو سنگسار کیا جاوے اور اگر محصن نہو تو سو دُرّے مارا جاوے اور ایک سال وطن سے نکالدیا جاوے
حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے قاسم بن عبد الواحد مکی سے اُسنے
روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے سنا جابر سے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہت خوف اُس چیز کا کہ ڈرتا ہون[۲] مین اپنی
امت پر فعل کرنا قوم لوط کا ہی۔ یہ حدیث حسن غریب ہی سوا اسکے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسیوجہ سے یعنی عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے
اُسنے جابر سے **باب** مرتد[۳] کا بیان یعنی جو شخص اپنے دین سے پھر جاوے اُسکی کیا سزا ہی **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے اُس نے کہا حدیث
کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے عکرمہ سے کہا کہ حضرت علیؓ نے آگ مین جلایا ایک قوم کو کہ پھر گئے تھے وہ
دین اسلام سے سو پہونچی یہ خبر ابن عباس کو سو کہا اگر ہوتا مین وہان تو قتل کرتا مین اُنکو موافق فرمانے نبی صلعم کے کہ آپنے فرمایا جو شخص کہ بدل ڈالے
دین اپنا پس مار ڈالو اُسکو اور نہ جلاتا مین اُنکو اسواسطے کہ نبی صلعم نے فرمایا ہی۔ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا کے سو پہونچی یہ خبر حضرت علی کو پس کہا کہ
سچ کہا ابن عباس نے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے بیچ حق مرتد کے اور اختلاف کیا ہی اُنھون نے بیچ حق عورت کے
جبکہ مرتد ہو جاوے اسلام سے سو ایک گروہ اہل علم کے کہتے ہین کہ مار ڈالی جاوے اور یہی قول ہی اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور
کہا ایک گروہ نے انہین سے کہ قید کی جاوے اور نہ قتل کی جاوے اور یہی قول ہی سفیان ثوری وغیرہ اہل کوفہ کا **باب** ہتھیار اُٹھانے
والے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو کریب اور ابو سائب نے انھون نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے بریدہ بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے
اُسنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۴] جو شخص اُٹھاوے ہمپر ہتھیار پس نہین وہ ہم سے یعنی ہمارے
طریقہ پر نہین اور اس باب مین ابن عمر اور ابن زبیر اور ابی ہریرہ اور سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہی اور ابو موسیٰ کی حدیث حسن صحیح ہی

[۱] اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک لواطت مین حد نہین بلکہ تعزیر ہی جسطرح امام مصلحت دیکھے چاہے مارے چاہے قید کرے ۱۲ ع [۲] یعنی ڈرتا ہون کہ بے صبری کرین
اور اس ورطہ مین نہ پڑین یا یہ فعل نہایت بد اور قبیح ہی اور حرمت اسکی سخت ہی۔ ڈرتا ہون کہ آہمین پڑین اور اُنکا عذاب بکھین ۱۲ ح [۳] مرتد اُسکو کہتے ہین کہ جو اسلام سے
پھر جاوے اور مسلمان جب اسلام سے پھر جاوے تو عرض کیا جاوے اسپر اسلام اور مستحب ہی کہ حبس کرین اسکو تین دن اگر مسلمان ہو گیا تو فبہا۔ والا قتل کرین اسکو امام شافعی نے
نزدیک واجب ہی کہ مہلت دین اسکو تین دن اور بعضے کہتے ہین کہ اگر مہلت طلب کرے تو دے ورنہ کچھ حاجت نہین ۱۲ ح [۴] یعنی اگرچہ از راہ ہنسی کھینچے اسلیے کہ
شیطان انسان کا دشمن ہی اگر اُسکے ہاتھ سے ہتھیار لگوا دے بھائی مسلمان کو تو اُسکے سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوگا ۱۲ واللہ اعلم

باب ماجاء فی حد الساحر **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ابو معاویۃ عن اسمعیل بن مسلم عن الحسن عن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد الساحر ضربۃ بالسیف ھذا حدیث لانعرفہ مرفوعا الامن ھذا الوجہ و اسمعیل بن مسلم المکی یضعف فی الحدیث من قبل حفظہ واسمعیل بن مسلم العبدی البصری قال وکیع ھو ثقۃ و یروی عن الحسن ایضا والصحیح عن جندب موقوف والعمل علی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وھو قول مالک بن انس وقال الشافعی انما یقتل الساحر اذا کان یعمل من سحرہ ما یبلغ الکفر فاذا عمل عملا دون الکفر فلم یر علیہ قتلا **باب** ماجاء فی الغال ما یصنع بہ **حدثنا** محمد بن عمرو ثنا عبد العزیز بن محمد عن صالح بن محمد بن زائدۃ عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن عبد اللہ بن عمر عن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من وجدتموہ غل فی سبیل اللہ فاحرقوا متاعہ قال صالح فدخلت علی مسلمۃ ومعہ سالم بن عبد اللہ فوجد رجلا قد غل فحدث سالم بھذا الحدیث فامر بہ فاحرق متاعہ فوجد فی متاعہ مصحف فقال سالم بع ھذا وتصدق بثمنہ ھذا حدیث غریب لانعرفہ الامن ھذا الوجہ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول الاوزاعی واحمد واسحق وسالت محمدا عن ھذا الحدیث فقال انما روی ھذا صالح بن محمد بن زائدۃ وھو ابو واقد اللیثی وھو منکر الحدیث قال محمد وقد روی فی غیر حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغال ولم یامر فیہ بحرق متاعہ وقال ھذا حدیث غریب **باب** ماجاء فی من یقول للاخر یا مخنث

باب جادوگر کی حد کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اسمعیل بن مسلم سے اُسنے حسن سے اُسنے جندب سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حد جادوگر کی مار ڈالنا ہی ساتھ تلوار کے اس حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتے مگر اسیوجہ سے اور اسمعیل بن مسلم مکی ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین اپنے حافظہ کی وجہ سے اور اسمعیل بن مسلم عبدی بصری کو وکیع نے کہا کہ وہ ثقہ ہی اور روایت کرتا ہی حسن سے بھی اور صحیح جندب سے موقوف حدیث ہی اور عمل اسی حدیث پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہی قول مالک بن انس کا اور شافعی نے کہا کہ جادوگر فقط اُسوقت قتل کیا جاوے جبکہ کرے جادو سے وہ چیز کہ ہو پہنچے کفر کو اور جبکہ کرے کوئی عمل سوا کفر کے تو اُسپر قتل نہین آتا **باب** جو شخص کہ لوٹ کا مال چراوے اُسکے ساتھ کیا کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمرو نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے صالح بن محمد بن زائدہ سے اُسنے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے اُسنے عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کہ پاؤ تم کہ خیانت کی اُسنے مال غنیمت مین پس جلا دو اسباب اُسکا کہا صالح نے پس داخل ہوا مین مسلمہ پر اور ساتھ اُسکے سالم بن عبد اللہ تھے سو پایا اُنھون نے ایک مرد کو کہ خیانت کی مال غنیمت مین پس بیان کی سالم نے یہ حدیث پس حکم کیا گیا ساتھ جلانے اسباب اُسکے کے پس جلایا گیا اُسکے اسباب اُسکا سو پایا گیا اسباب مین قرآن شریف سو کہا سالم نے بیچ ڈال اُسکو اور خیرات کر مول اُسکا راہ خدا مین - یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسیوجہ سے اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی قول ہی اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا - اور پوچھا مین نے محمد کو اس حدیث سے سو کہا سوا اسکے نہین کہ روایت کیا اُسکو صالح بن محمد بن زائدہ نے اور وہ ابو واقد لیثی ہی اور وہ منکر الحدیث ہی کہا محمد نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے کئی حدیثون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق خیانت کرنے والے کے مال غنیمت مین - اور نہین حکم کیا اُسمین ساتھ جلا دینے اسباب اُسکے کے اور کہا یہ حدیث غریب ہی **باب** کوئی شخص کسی کو ہیجڑا کہے اُسکی سزا کا بیان

۱ہ سب علما کا اجماع ہی کہ جادو کرنا حرام ہی اور امام شافعی نے کہا کہ قتل کیا جاوے اور امام مالک نے کہا کہ جادوگر کافر ہی اور اُسکا سیکھنا اور سکھانا بھی کفر ہی - اور قتل کیا جاوے بدون طلب توبہ کے اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہی اُسکے لیے جو چاہتا ہے تو یہ کفر ہے ۱۲

۲ہ امام احمد وغیرہ کا یہی قول ہی کہ اُسکا اسباب جلا دیا جاوے سوا حیوان اور قرآن کے اور اس چیز کے کہ خیانت کی ہی اور تینون امام کہتے ہین کہ اسباب نہ جلایا جاوے لیکن تعزیر دیا جاوے اور حمل کیا ہی اس حدیث کو زجر پر ۱۲ ۳ہ ہیجڑا اُسکو کہتے ہین جس کے کلام اور اعضا مین نرمی ہو اور حرکات اور سکنات مین مشابہ عورتون کے ہو اُسکو زنانہ بھی کہتے ہین ۱۲

حدثنا محمد بن رافع ثنا ابن ابی فدیک عن ابراهیم بن اسمعیل بن ابی حبیبة عن داؤد بن حصین عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قال الرجل للرجل یا یهودی فاضربوه عشرین واذا قال یا مخنث فاضربوه عشرین ومن وقع علی ذات محرم فاقتلوه هذا حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه وابراهیم بن اسمعیل یضعف فی الحدیث وقد روی عن النبی صلی الله علیه وسلم من غیر وجه رواه البراء بن عازب وقرة بن ایاس المزنی ان رجلا تزوج امرأة ابیه فامر النبی صلی الله علیه وسلم بقتله والعمل علی هذا عند اصحابنا قالوا من اتی ذات محرم وهو یعلم فعلیه القتل وقال احمد من تزوج امه قتل وقال اسحٰق من وقع علی ذات محرم قتل **باب** ماجاء فی التعزیر **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن ابی یزید بن ابی حبیب عن بکیر بن عبد الله بن الاشج عن سلیمان بن یسار عن عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد الله عن ابی بردة بن نیار قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود الله وقد روی هذا الحدیث ابن لهیعة عن بکیر فاخطأ فیه وقال عن عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد الله عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم وهو خطاء والصحیح حدیث اللیث بن سعد انما هو عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد الله عن ابی بردة بن نیار عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث بکیر بن الاشج وقد اختلف اهل العلم فی التعزیر واحسن شئ یروی فی التعزیر هذا الحدیث **ابواب الصید** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء ما یوکل من صید الکلب وما لا یوکل **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا قبیصة ثنا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن همام بن الحارث عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول الله انا نرسل کلابا لنا معلمة

حدیث کی ہم سے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث ہم سے ابن ابی فدیک نے ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ سے اُسنے روایت کی داؤد بن حصین سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جبکہ کہے کوئی شخص دوسرے کو اے یہودی تو مارو اُسکو بیس درّے اور جبکہ کہے اے ہجڑے تو مارو اُسکو بیس دُرّے۔ اور جو شخص کہ زنا کرے کسی محرم عورت سے تو مار ڈالو اُسکو نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسی وجہ سے اور ابراہیم بن اسمٰعیل ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی وجہ پر مروی ہے اور روایت کیا اُسکو براء بن عازب اور قرہ بن ایاس مزنی نے کہ تحقیق ایک مرد نے نکاح کیا اپنے باپ کی عورت سے سو حکم کیا نبی صلعم نے اُسکے قتل کرنے کا اور عمل اسی پر ہے نزدیک اصحاب ہمارے کے کہتے ہین کہ جو شخص زنا کرے محرم عورت سے اس حال مین کہ جانتا ہو تو اُسپر مار ڈالنا آتا ہے۔ اور کہا احمد نے کہ جو شخص نکاح کرے ماں اپنی سے مار ڈالا جاوے۔ اور کہا اسحاق نے کہ جو شخص کہ واقع ہو صاحب حرمت پر قتل کیا جاوے **باب** تعزیر[1] کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اُسنے سلیمان بن یسار سے اُسنے عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد اللہ سے اُسنے ابی بردہ بن نیار سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ مارے جاوین کوڑے زیادہ دس[2] سے مگر بیچ حد کے اللہ کے حدون سے اور تحقیق روایت کی یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے اور خطا کی اُسمین اور کہا عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلعم سے اور یہ خطا ہے اور صحیح حدیث لیث بن سعد کی ہے جو روایت کی عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد اللہ نے ابی بردہ سے اُسنے نبی صلعم سے اور یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث بکیر بن اشج سے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ تعزیر کے اور حسن چیز کہ تعزیر مین مروی ہے یہ حدیث ہے **ابواب الصید** شکار کے بابونکا بیان[3] جو نبی صلعم سے مروی ہین **باب** کتے کے شکار سے کیا چیز کھائی جاوے اور کیا چیز نہ کھائی جاوے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے قبیصہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے منصور سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے ہمام بن حارث سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہ اُسنے کہا مین نے یا حضرت ہم چھوڑتے ہین اپنے کتون سدھے ہوؤن کو۔

---

[1] تعزیر کہتے ہین ادب دینے اور باز رکھنے کو اور فرق درمیان اُسکے اور حد کے یہ ہو کہ حد معین ہے شارع کیطرف سے نہ تعزیر بلکہ تعزیر موقوف ہے رائے حاکم پر بحسب اقتضائے وقت کے ۱۲

[2] اس سے معلوم ہوا کہ تعزیر مین زیادہ دس کوڑون سے نہ مارے جاوین۔ بعضے کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور علما کو اسمین اختلاف ہے امام ابو حنیفہ اور محمد کے نزدیک اکثر تعزیر انتالیس درّے ہین اور ابو یوسف کے نزدیک پچھتر درّے ہین اور اقل اُسکے تین درّے ہین بالاتفاق ۱۲

[3] شکار کرنا حلال ہے غیر حرم مین ۱۲

قال کل ما امسکن علیک قلت یا رسول الله وان قتلن قال وان قتلن مالم یشرکها کلب من غیرها قال قلت یا رسول الله انا نرمی بالمعراض قال ماخرق فکل واما اصاب بعرضه فلا تاکل **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف ثنا سفیان عن منصور نحوه الا انه قال وسئل عن المعراض وهذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا الحجاج عن مکحول عن ابی ثعلبة والحجاج عن الولید بن ابی مالک عن عائذ الله بن عبد الله انه سمع ابا ثعلبة الخشنی قال قلت یا رسول الله انا اهل صید فقال اذا ارسلت کلبک وذکرت اسم الله علیه فامسک علیک فکل قلت وان قتل قال وان قتل قلت انا اهل رمی قال ماردت علیک قوسک فکل قال قلت انا اهل سفر نمر بالیهود والنصاری والمجوس فلا نجد غیر آنیتهم قال فان لم تجد واغیرها فاغسلوها بالماء ثم کلوا فیها واشربوا وفی الباب عن عدی بن حاتم وهذا حدیث حسن وعائذ الله هو ابو ادریس الخولانی **باب** ما جاء فی صید کلب المجوسی **حدثنا** یوسف بن عیسی ثنا وکیع ثنا شریک عن الحجاج عن القاسم بن ابی بزة عن سلیمان الیشکری عن جابر بن عبد الله قال نهینا عن صید کلب المجوسی هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم لا یرخصون فی صید کلب المجوسی والقاسم بن ابی بزة هو القاسم بن نافع المکی **باب** فی صید البزاة **حدثنا** نصر بن علی وهناد وابو عمار قالوا ثنا عیسی بن یونس عن مجالد عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سئلت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صید البازی فقال ما امسک علیک فکل هذا حدیث لا نعرفه الا من حدیث المجالد عن الشعبی

کہا کہ کھا اُس چیز کو کہ پکڑ رکھیں کتے تیرے لیے کہا میں نے اور اگرچہ مار ڈالیں فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جب تک کہ نہ شریک ہو ساتھ اُنکے کوئی کتا غیر اُنکے سے کہا کہ عرض کی میں نے یا حضرت ہم پھینکتے ہیں تیرے بے پرون[1] کا فرمایا کھا اُس چیز کو کہ زخم کردے یعنی جس شکار میں وہ تیر سیدھا جا کے لگے بھال کی طرف سے اور مار ڈالے اُسکو تو وہ کھالے اور وہ چیز کہ پہونچے ساتھ چوڑان اُسکی کے یعنی لگے اسطرح کہ زخمی نہ کرے شکار کو پس قتل کرے اُسکو پس مت کھا اُسکو **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے مانند اُسکے مگر اُسنے کہا کہ پوچھے گئے آپ معراض سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج نے مکحول سے اُسنے ابی ثعلبہ اور حجاج سے اُسنے ولید بن ابی مالک سے اُسنے عائذ اللہ سے کہ سُنا اُسنے ابا ثعلبہ خشنی سے کہا اُسنے کہ کہا میں نے یا حضرت ہم صاحب شکار ہیں سو آپ اُسکا حکم بیان فرمائیے کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے سو فرمایا آپنے جب چھوڑ دے تو اپنا کتا اور ذکر کرے نام اللہ کا اور وہ تیرے لیے پکڑ لاوے پس کھا اُسکو میں نے کہا اگرچہ مار ڈالے فرمایا اگرچہ مار ڈالے میں نے کہا ہم شکار پر تیر پھینکتے ہیں فرمایا کہ وہ چیز کہ رد کرے تجھپر تیر تیرا یعنی شکار کرے تیر تیرا پس کھا میں نے عرض کی کہ ہم صاحب سفر کے ہیں گذرتے ہیں پاس یہود اور نصاری اور مجوس کے سو نہیں پاتے ہیں ہم کوئی برتن سوا برتنوں اُنکے کے فرمایا پس اگر نہ پاؤ سوا اُنکے برتنونکے تو دھولو اُنکو پانی سے پھر کھاؤ اُنمیں اور پیو اور اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ وہی ابو ادریس خولانی ہے **باب** مجوسی کے کتے کے شکار کا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے حجاج سے اُسنے قاسم بن ابی بزہ سے اُسنے سلیمان یشکری سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ منع کیے گئے ہم کھانے شکار کتے مجوسی کے سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے اور عمل اسپر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نہیں اجازت دیتے بیچ شکار کتے مجوسی کے اور قاسم بن ابی بزہ قاسم بن نافع مکی ہے **باب** باز کے شکار کا بیان **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی اور ہناد اور ابو عمار نے انھوں نے کہا حدیث کی ہم سے عیسی بن یونس نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کو فرمایا جو جانور کہ پکڑ رکھے تیرے لیے پس کھا اُسکو نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر مجالد سے اُسنے شعبی سے

[1] معراض کہتے ہیں اُس تیر کو جسمیں پر نہیں ہوتا اور چوڑا جاتا ہے اور لگتا ہے چوڑا۔ اور اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ جب شکار کرے ساتھ معراض کے پس قتل کرے شکار کو ساتھ تیزی انی کے تو حلال ہے اور اگر قتل کرے اسکو ساتھ چوڑا وانپنے کے تو نہیں حلال وہ شکار کہ مارے اسکو ساتھ بندقہ یعنی گولی اور غلہ کے اسلیے کہ وہ زخمی نہیں کرتا شکار کو اور اگر بندقہ ثقیلہ ہو جو کہ ہڈی کو توڑ ڈالے اور زخم نہ کرے تو وہ شکار حلال نہیں لیکن اگر بندقہ ہلکا اور تیز ہو تو نہیں حرام کرتا ۱۲ اور بندوق کو بھی بعضوں نے بندقہ اور معراض میں داخل کیا ہے لیکن امام شوکانی نے لکھا ہے کہ بندوق کا شکار حلال ہے کہ چیتا اور گولی شکار کو زخمی کردیتی ہے بلکہ چیتا تو شکار کی دوسری طرف نکل جاتا ہے

والعمل علی ھذا عند اھل العلم لایرون بصید البزاۃ والصقور باسًا وقال مجاھد البزاۃ الطیر الذی یصاد بہ من الجوارح التی قال اللہ تعالی وما علمتم من الجوارح فسر الکلاب والطیر الذی یصاد بہ وقد رخص بعض اھل العلم فی صید البازی وان اکل منہ وقالوا انما تعلیمہ اجابتہ وکرھہ بعضھم والفقہاء اکثرھم قالوا یاکل وان اکل منہ **باب** فی الرجل یرمی الصید فیغیب عنہ **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابوداؤد ثنا شعبۃ عن ابی بشر قال سمعت سعید بن جبیر یحدث عن عدی بن حاتم قال قلت یارسول اللہ ارمی الصید فاجد فیہ من الغد سھمی قال اذا علمت ان سھمک قتلہ ولم ترفیہ اثر سبع فکل ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم وروی شعبۃ ھذا الحدیث عن ابی بشر وعبد الملک بن میسرۃ عن سعید بن جبیر عن عدی بن حاتم وکلا الحدیثین صحیح وفی الباب عن ابی ثعلبۃ الخشنی **باب** فیمن یرمی الصید فیجدہ میتا فی الماء **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ابن المبارک قال اخبرنی عاصم الاحول عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید فقال اذا رمیت بسھمک فاذکر اسم اللہ فان وجدتہ قد قتل فکل الا ان تجدہ قد وقع فی ماء فلا تاکل فانک لا تدری الماء قتلہ او سھمک ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن مجالد عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید الکلب المعلم قال اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت اسم اللہ فکل ما امسک علیک فان اکل فلا تاکل فانما امسک علی نفسہ قلت یارسول اللہ ارایت ان خالطت کلابنا کلاب اخری قال انما ذکرت اسم اللہ علی کلبک ولم تذکر علی غیرہ قال سفیان کرہ لہ اکلہ والعمل علی ھذا عند بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم فی الصید والذبیحۃ اذا وقعا فی الماء ان لا یاکل

اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ باز اور شکرے کے شکار مین کچھ ڈر نہین اور کہا مجاہد نے باز جانور پرندہ ہی کہ شکار کیا جاتا ہی ساتھ اُسکے جوارح مین سے جنکو خدا نے بیان فرمایا۔ اور وہ چیز کہ سکھا ؤ تم شکاری جانورون سے تفسیر کیا اُسی کو ساتھ کتے اور پرندے کے کہ شکار کیا جاوے ساتھ اُسکے۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ باز کا شکار کھانا درست ہی اگرچہ کھالے اُس سے اور کہتے ہین کہ تعلیم اُسکی اجابت اُسکی ہی اور بعض کہتے ہین کہ باز کا شکار مکروہ ہی۔ اور اکثر فقہا کہتے ہین کہ کھالیوے اگرچہ کھایا ہو اُس سے **باب** اگر کوئی شخص شکار کو تیر مارے اور شکار اس سے غائب ہو جاوے تو اُسکا کیا حکم ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابو بشر سے اُسنے کہا سُنا مین نے سعید بن جبیر سے حدیث بیان کرتا تھا عدی بن حاتم سے کہا کہ کہا مینے یا حضرت پھینکتا ہون مین تیر شکار پر۔ پھر پاتا ہون مین اسمین اگلے دن تیر اپنا۔ فرمایا جبکہ جانے تو یہ تیر تیرے نے قتل کیا اُسکو اور نہ دیکھے تو اسمین نشان کسی درندے کا۔ پس کھا یعنی اگر نشان درندے کا پاوے تو نہ کھا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابی بشر اور عبد الملک بن میسرہ سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے عدی بن حاتم سے اور دونون حدیثین صحیح ہین اور اس باب مین ابی ثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہی **باب** اگر کوئی شخص تیر مارے شکار کو پس اُسکو مُردہ پاوے پانی مین تو اُسکو کھاوے یا نہین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو عاصم احول نے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا کہ پوچھا مین نے نبی صلعم کو شکار سے پس فرمایا کہ جب پھینکے تو تیر اپنا تو ذکر کر نام اللہ کا سو اگر پاوے تو شکار کو اس حال مین کہ قتل کیا گیا تو کھا مگر یہ کہ پاوے تو اُسکو اس حال مین کہ واقع ہوا پانی مین پس نہ کھا اسلیے کہ نہین جانتا تو کہ پانی نے قتل کیا اُسکو یا تیرے تیر نے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا پوچھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکار کتے سکھائے ہوئے کے سے فرمایا جبکہ چھوڑے تو اپنے کتے معلم کو یعنی ارادہ کرے چھوڑنے کا شکار کے لیے اور ذکر کرے نام اللہ کا اوپر اُسکے تو کھا وہ شکار کہ پکڑ رکھے کتا تیرے لیے پس اگر کھالے کتا اُسمین سے تو نہ کھا سوا اسکے نہین کہ بند رکھا کتے نے اس شکار کو اپنے لیے مین نے عرض کی یا حضرت بھلا بتلایئے کہ اگر ہمارے کتون کے ساتھ اور کتے شریک ہون فرمایا سوا اسکے نہین کہ ذکر کیا تو نے نام اللہ کا اوپر کتے اپنے کے اور نہین ذکر کیا تو نے اوپر غیر اُسکے کے پس وہ شکار درست نہین کہا سفیان نے مکروہ ہے کھانا اُسکا اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوائے اُنکے کے بیچ حکم شکار کے اور ذبح کیے ہوئے جانور کے جبکہ گر پڑین پانی مین یہ کہ نہ کھاوے اُنکو

وقال بعضهم فی الذبیحة اذا قطع الحلقوم فوقع فی الماء فمات فیه فانه یوکل وهو قول ابن المبارك وقد اختلف اهل العلم
فی الکلب اذا اکل من الصید فقال اکثر اهل العلم اذا اکل الکلب منه فلا یوکل وهو قول سفیان عبد الله بن المبارک والشافعی
واحمد واسحق وقد رخص بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم فی الاکل منه وان اکل الکلب منه **باب**
ماجاء فی صید المعراض **حدثنا** یوسف بن عیسی ثنا وکیع ثنا زکریا عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سالت النبی
صلی الله علیه وسلم عن صید المعراض فقال ما اصبت بحدہ فکل وما اصبت بعرضه فهو وقیذ **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان
عن زکریا عن الشعبی عن عدی بن حاتم عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه هذا حدیث صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم
باب فی الذبح بالمروة **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا عبد الاعلی عن سعید عن قتادة عن الشعبی عن جابر بن
عبد الله ان رجلا من قومه صاد ارنبا او اثنتین فذبحهما بمروة فتعلقهما حتی لقی رسول الله صلی الله علیه وسلم فساله فامره
باکلهما وفی الباب عن محمد بن صفوان ورافع وعدی بن حاتم وقد رخص بعض اهل العلم فی ان یذکی بمروة ولم یروا
باکل الارنب باسا وهو قول اکثر اهل العلم وقد کره بعضهم اکل الارنب واختلف اصحاب الشعبی فی روایة هذا الحدیث فروی
داؤد بن ابی هند عن الشعبی عن محمد بن صفوان وروی عاصم الاحول عن الشعبی عن صفوان بن محمد او محمد بن صفوان
ومحمد بن صفوان اصح وروی جابر الجعفی عن الشعبی عن جابر بن عبد الله نحو حدیث قتادة عن الشعبی ویحتمل ان یکون الشعبی
روی عنهما جمیعا قال محمد حدیث الشعبی عن جابر غیر محفوظ **باب** ماجاء فی کراهیة اکل المصبورة **حدثنا**
ابو کریب ثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن ابی ایوب الافریقی عن صفوان بن سلیم عن سعید بن المسیب عن ابی الدرداء
قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اکل المجثمة وهی التی تصبر بالنبل وفی الباب عن عرباض بن ساریة و
انس وابن عمر وابن عباس وجابر وابی هریرة وحدیث ابی الدرداء حدیث غریب **حدثنا**

اور کہا بعض نے بیچ حق ذبیحہ کے کہ جب کاٹا جاوے حلقوم اُسکا پس گر پڑے پانی میں اور مر جاوے اُسمیں تو کھایا جاوے اور یہ قول ابن مبارک کا ہی اور تحقیق
اختلاف کیا ہی اہل علم نے بیچ حکم کتے کے جبکہ کھاوے شکار سے سو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ جب کتا اُس سے کھالیوے تو نہ کھاوے اُس سے اور یہ قول ہے
سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ اُس سے کھانا درست ہی
اگرچہ کھا لیا ہو اُس سے کتے نے **باب** تیر بے پر کے شکار کا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمسے زکریا نے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی صلعم کو تیر بے پر کے شکار سے فرمایا جو شکار کہ زخمی کرے تو اُسکو ساتھ بھال اور نیزے کے
پس کھالے اور جو شکار کہ پہونچے تو اُسکو ساتھ چوڑان اُسکے کے تو وہ وقیذ ہی **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے
زکریا سے اُسنے شعبی سے اُسنے عدی بن حاتم سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکے یہ حدیث صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے **باب** پتھر سے
ذبح کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے
کہ تحقیق ایک شخص نے قوم اُسکی سے شکار کیا ایک خرگوش یا دو کا پس حلال کیا اُنکو ساتھ پتھر کے پس لٹکایا اُنکو یہانتک کہ ملا نبی صلعم سے سو پوچھا اُسنے آپسے
سو حکم کیا آپنے ساتھ کھانے اُنکے کے اور اس باب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہی اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ پتھر کے ساتھ ذبح
کرنے میں کچھ ڈر نہیں اور کہتے ہیں کہ خرگوش کے کھانے میں کچھ ڈر نہیں اور یہی ہی قول اکثر اہل علم کا اور بعضے کہتے ہیں کہ خرگوش کا کھانا مکروہ ہی اور اختلاف کیا ہی
اصحاب شعبی نے بیچ روایت اس حدیث کے پس روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے اُسنے محمد بن صفوان سے اور روایت کی عاصم احول نے شعبی سے
اُسنے صفوان بن محمد سے یا محمد بن صفوان سے اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہی اور روایت کی جابر جعفی نے شعبی سے اُسنے جابر سے مانند حدیث قتادہ کے شعبی
سے اور احتمال ہی کہ شعبی نے یہ حدیث دونوں سے روایت کی ہو بخاری نے کہا کہ حدیث شعبی کی اُسنے جابر سے محفوظ نہیں **باب** جو جانور کہ نشانہ ٹھہرا کر مار اگیا ہو
اُسکا کھانا مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحیم بن سلیمان نے ابو ایوب افریقی سے اُسنے صفوان بن سلیم سے اُسنے سعید
بن مسیب سے اُسنے ابی درداء سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے کھانے مجثمہ سے مجثمہ وہ جانور ہی کہ باندھا جاوے اور نشانہ ٹھہرا کر تیر سے مارین اور اس باب میں
عرباض بن ساریہ اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی اور ابی درداء کی حدیث غریب ہی **حدیث** کی ہمسے

محمد بن یحیی وغیر واحد قالوا ثنا ابو عاصم عن وهب بن ابی خالد قال حدثتنی ام حبیبة بنت العرباض بن ساریة عن ابیها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی یوم خیبر عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر وعن لحوم الحمر الاهلیة وعن المجثمة وعن الخلیسة وان توطأ الحبالی حتی یضعن ما فی بطونهن قال محمد بن یحیی هو القطعی سئل ابو عاصم عن المجثمة فقال ان ینصب الطیر او الشئ فیرمی وسئل عن الخلیسة فقال الذئب والسبع یدرکه الرجل فیاخذ منه فیموت فی یده قبل ان یذکیها **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا عبد الرزاق عن الثوری عن سماك عن عکرمة عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتخذ شئ فیه الروح غرضا هذا حدیث حسن صحیح **باب فی ذکوة الجنین** **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن مجالد ح وثنا سفیان بن وکیع ثنا حفص بن غیاث عن مجالد عن ابی الوداك عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ذکوة الجنین ذکوة امه وفی الباب عن جابر وابی امامة وابی الدرداء وابی هریرة وهذا حدیث حسن وقد روی من غیر هذا الوجه عن ابی سعید والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان وابن المبارك والشافعی واحمد واسحق وابو الوداك اسمه جبر بن نوف **باب فی کراهیة کل ذی ناب وذی مخلب** **حدثنا** احمد بن الحسن ثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن انس عن ابن شهاب عن ابی ادریس الخولانی عن ابی ثعلبة الخشنی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن کل ذی ناب من السباع **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن وغیر واحد قالوا ثنا سفیان عن الزهری بهذا الاسناد نحوه هذا حدیث حسن صحیح وابو ادریس الخولانی اسمه عائذ الله بن عبد الله **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو النضر ثنا عکرمة بن عمار عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن جابر

محمد بن یحیی وغیرہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے وہب بن ابی خالد سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اُم حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (سال فتح خیبر) کے دن منع فرمایا ہر کچلے دانت والے کے کھانے سے درندون مین سے اور منع فرمایا کھانے ہر پنجہ والے کے سے پرندون مین سے یعنی جو شکار کرتا ہی پنجہ سے مانند باز اور چرغ وغیرہ کے اور منع فرمایا کھانے گوشت گھریلے گدھون سے (نہ گورخر سے) اور منع فرمایا مجثمہ سے اور منع فرمایا اُس جانور کے کھانے سے جو چھین لیا جاوے درندے سے اور مر جاوے پہلے ذبح کرنے کے اور منع فرمایا صحبت کرنے لونڈی جہادین کی پکڑی ہوئی سے اُس حالتمین کہ ہو وہ حاملہ یہانتک کہ جنے کہا محمد بن یحیی قطعی نے کہ پوچھے گئے ابو عاصم مجثمہ کے معنی سے پس کہا مجثمہ اُسکو کہتے ہین کہ ٹھہرایا جاوے پرندہ یا اور چیز یعنی چرندہ پھر تیر سے مارا جاوے اور پوچھے گئے ابو عاصم خلیسہ کی سے پس کہا بھیڑیے یا کسی اور درندے نے پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور پاوے اُسکو کوئی پس چھین لیوے اُس سے وہ جانور پھر مر جاوے اُسکے ہاتھون مین پہلے ذبح کرنے اُسکے سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے ثوری سے اُسنے سماک سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ ٹھہرایا جاوے نشانہ اُس چیز کو کہ اُسمین روح ہو یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** پیٹ کے بچے کے ذبح ہونیکا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یحیی بن سعید نے مجالد سے ح اور حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے مجالد سے اُسنے ابی وداک سے اُسنے ابی سعید سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا ذبح کرنا بچہ کا ماں کے پیٹ مین ہی ذبح کرنا ماں اُسکی کا۔ (یعنی ماں کے ذبح ہونے سے اگر پیٹ مین بچہ ہو تو وہ بھی ذبح ہو جاتا ہے) اور اس باب مین جابر اور ابی امامہ اور ابی درداء اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن ہی اور تحقیق روایت کی گئی ہی غیر اس وجہ سے ابی سعید سے بھی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہی قول سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا ابو وداک کا نام جبیر بن نوف ہی **باب** ہر کچلے دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے کا کھانا مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مسلمہ نے مالک بن انس سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے اُسنے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے ہر کچلے دانت والے درندہ کے سے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن وغیرہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری کے ساتھ اسی اسناد کے مانند اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہی ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ بن عبد اللہ ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے جابر سے

قال حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی یوم خیبر الحمر الانسیة ولحوم البغال وکل ذی ناب من السباع و ذی مخلب من الطیر وفی الباب عن ابی هریرة وعرباض بن ساریة وابن عباس وحدیث جابر حدیث حسن غریب حدثنا قتیبة ثنا عبد العزیز بن محمد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم حرم کل ذی ناب من السباع هذا حدیث حسن والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول عبد الله بن المبارک والشافعی واحمد واسحق **باب** ماجاء ما قطع من الحی فهو میت **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی الصنعانی نا سلمة بن رجاء ثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دینار عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی واقد اللیثی قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة وهم یجبون اسنمة الابل ویقطعون الیات الغنم فقال ما یقطع من البهیمة وهی حیة فهو میتة **حدثنا** ابراهیم بن یعقوب ثنا ابو النضر عن عبد الرحمن بن عبد الله بن دینار نحوه هذا حدیث حسن غریب لانعرفه الامن حدیث زید بن اسلم والعمل علی هذا عند اهل العلم ابو واقد اللیثی اسمه الحارث بن عوف **باب** فی الذکوة فی الحلق واللبة **حدثنا** هناد ومحمد بن العلاء قالا ثنا وکیع عن حماد بن سلمة ح وثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون ثنا حماد بن سلمة عن ابی العشراء عن ابیه قال قلت یا رسول الله اما تکون الذکوة الا فی الحلق واللبة قال لو طعنت فی فخذها لاجزأ عنک قال احمد بن منیع قال یزید بن هارون هذا فی الضرورة وفی الباب عن رافع بن خدیج وهذا حدیث غریب لانعرفه الامن حدیث حماد بن سلمة

کہا کہ حرام کیا نبی صلعم نے یعنی دن خیبر کے گدھے گھر کے پلے ہودن کو اور حرام کیا خچر کے گوشت کو اور حرام کیا ہر کچلے والے کو درندوں میں سے اور ہر پنجہ والے کو پرندوں میں سے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عرباض بن ساریہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ تحقیق حرام کیا نبی صلعم نے ہر کچلے والے کو درندوں میں سے یہ حدیث حسن ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** جو چیز کہ کاٹی جاوے زندہ جانور سے پس وہ مردار ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سلمہ بن رجار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے زید بن اسلم سے اُسنے عطار بن یسار سے اُسنے ابی واقد لیثی سے کہ تشریف لائے نبی صلعم مدینہ میں یعنی مکہ سے ہجرت کر کے اسحال میں کہ مدینہ والے کاٹ لیا کرتے تھے کوہان اونٹوں کے اور کاٹ لیتے تھے چکتیاں دُنبوں کی کھانے کے لیے پس فرمایا نبی صلعم نے جو چیز کہ کاٹی جاوے جانور سے اس حال میں کہ جانور زندہ ہے تو وہ چیز مُردار ہے **حدیث** کی ہم سے ابراہیم بن یعقوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار سے مانند اسکے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث زید بن اسلم سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے اور ابو واقد[۱] کا نام حارث بن عوف ہے **باب** حلق اور لبہ میں ذبح کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد اور محمد بن علار نے اِن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے حماد بن سلمہ سے ح اور حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ابی عشرار سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ عرض کی میں نے نبی صلعم سے کہ کیا نہیں ہوتا ذبح مگر بیچ حلق اور سینہ کے۔ پس فرمایا اگر زخم لگادے تو شکار کی ران میں تو البتہ کفایت کریگا تجھسے۔ کہا احمد بن منیع نے کہا یزید بن ہارون نے کہ یہ ذبح کرنا حالت ضرورت[۲] میں ہے اور اس باب میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث حماد بن سلمہ سے

[۲] ذبح دو قسم پر ہے اختیاری اور اضطراری۔ اختیاری یہ ہے کہ ذبح کرے بیچ حلق اور لبہ کے اور کاٹے رگوں کو یا نحر کرے نیزہ وغیرہ کے مارنے سے سینہ میں اور اضطراری ساتھ زخمی کرنے کے ہے جس جگہ ہو جیسے کہ شکار کو تیر مارتا ہے۔ مثلاً کوئی جانور کوئیں میں گر پڑے اور نکالنا اُسکا ممکن نہووے یا جانور بھاگ جاوے اور پکڑنا اُس کا ممکن نہو تو ان سب صورتوں میں اگر شکار کو تیر مارے اور وہ مرجاوے تو حلال ہے کھانا اُسکا ع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے معلوم ہوا کہ جو عضو جانور زندے سے کاٹ لیا جاوے تو وہ مُردار ہے اور اُسکا کھانا درست نہیں ۱۲ مولانا محمد اسحاق محدث دہلوی

[۱] ابو واقد لیثی صحابی ہیں نام اُنکا حارث بن مالک ہے اور بقول بعض حارث بن عوف ہے۔ وفات آپکی ۶۸ھ میں بعمر پچاسی سال کے ہوئی ۱۲ مصحح

ولا نعرف لابی العشراء عن ابیه غیر هذا الحدیث واختلفوا فی اسم ابی العشراء فقال بعضهم اسمه اسامة بن قهطم ویقال یسار بن بورز ویقال بن بلز ویقال اسمه عطارد **باب** فی قتل الوزغ **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن سفیان عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قتل وزغة بالضربة الاولی کان له کذا وکذا حسنة فان قتلها فی الضربة الثانیة کان له کذا وکذا حسنة فان قتلها فی الضربة الثالثة کان له کذا وکذا حسنة وفی الباب عن ابن مسعود وسعد وعائشة وام شریک وحدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح **باب** فی قتل الحیات **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانهما یلتمسان البصر ویسقطان الحبل وفی الباب عن ابن مسعود وعائشة وابی هریرة وسهل بن سعد وهذا حدیث حسن صحیح وقد روی عن ابن عمر عن ابی لبابة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی بعد ذلک عن قتل حیات البیوت وهی العوامر ویروی عن ابن عمر عن زید بن الخطاب ایضا وقال عبد الله بن المبارک انما یکره من قتل الحیات الحیة التی تکون دقیقة کانها فضة ولا تلتوی فی مشیتها **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن عبید الله بن عمر عن صیفی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لبیوتکم عمارا فحرجوا علیهن ثلثا فان بدا لکم بعد ذلک منهن شئ فاقتلوه هکذا روی عبید الله بن عمر هذا الحدیث عن صیفی عن ابی سعید

اور نہین پہچانتے ہم واسطے ابی العشراءؒ کے باپ اپنے سے سوا اس حدیث کے اور ابی عشراء کے نام مین اختلاف ہی سو بعضے کہتے ہین نام اُسکا اسامہ بن قہطم ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نام اُسکا یسار بن برز ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نام اُسکا ابن بلز ہی اور بعضے کہتے ہین نام اسکا عطارد ہی **باب** گرگٹ کے قتل کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قتل کرے گرگٹ کو اول چوٹ مین ہوتی ہین اُسکے لیے ایسی اور ایسی نیکیاں[۲] اور اگر قتل کرے اُسکو دوسری چوٹ مین تو ہوتی ہین واسطے اُسکے ایسی اور ایسی نیکیاں یعنی اول سے کم۔ اور اگر قتل کرے اُسکو تیسری چوٹ مین سو ہوتی ہین اُسکے لیے ایسی اور ایسی نیکیاں یعنی دوسری بار سے کم۔ اور اس باب مین ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** سانپ کے قتل کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا قتل کرو سانپوں کو۔ اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہوں اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ نام اسکا ابتر ہی یعنی اُسکی دم چھوٹی ہی مشابہ کٹی دم کے۔ پس تحقیق یہ دونوں سانپ اندھا کر دیتے ہین بینائی کو یعنی بمجرد دیکھنے اُنکے کے آدمی اندھا ہو جاتا ہی بسبب خاصیت زہر کے کہ اُنمین رکھی گئی ہی) اور گرا دیتے ہین حمل کو (یعنی اگر حاملہ عورت اُسکو دیکھے تو حمل اُسکا گر پڑے بوجہ خوف کے یا بسبب خاصیت زہر کے) اور اس باب مین ابن مسعود اور عائشہؓ اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہی ابن عمرؓ سے اُسنے ابی لبابہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی بعد حکم کرنے کے مارنے گھر کے رہنے والے سانپوں سے۔ اور وہ ہین آباد کرنیوالے یعنی گھروں کو ہمیشہ آباد رکھتے ہین اور اُنکی عمر بڑی ہوتی ہی۔ اور ابن عمر سے مروی ہی اُسنے روایت کی زید بن خطاب سے بھی اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے سوا اسکے نہین کہ سانپوں مین سے اُس سانپ کا قتل کرنا مکروہ ہی جو کہ باریک ہو اور سفید ہو گویا کہ وہ چاندی ہی اور نہین پیچ کرتا وہ بیچ چلنے اپنے کے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے صیفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق تمھارے گھروں کے لیے آباد کرنیوالے ہین یعنی اُنمین جن رہتے ہین ہو من ہوں یا کافر پس تنگی پکڑو تم اُنپر تین بار یا تین روز پس اگر ظاہر ہو واسطے تمھارے بعد اسکے اُنمین سے کوئی چیز تو مار ڈالو اُنکو اسیطرح روایت کی عبید اللہ بن عمر نے یہ حدیث صیفی سے اُسنے ابی سعید خدری سے

سلہ ابو العشراء راء اول مضموم ثانی معجمہ مفتوح ثالث راء مہلہ نام انکا اسامہ بن مالک بن قہطم ہی۔ یا عطارد۔ یا الیسار۔ یا سنان بن بولز۔ یا بلز۔ یا بلال بن یسار ایک اعرابی شخص ہین ۱۲ کذا فی التقریب بسلیم اللہ[۲] اسمین رغبت دلائی اوپر جلدی مارنے اسکے کے اور اسکے م

ورروی مالک بن انس هذا الحدیث عن صیفی عن ابی السائب مولی هشام بن زهرة عن ابی سعید وفی الحدیث قصة **حدثنا** بذلک الانصاری ثنا معن ثنا مالک وهذا اصح من حدیث عبید الله بن عمر وروی محمد بن عجلان عن صیفی نحو روایة مالک **حدثنا** هناد ثنا ابن ابی زائدة ثنا ابن ابی لیلی عن ثابت البنانی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال قال ابولیلی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ظهرت الحیة فی المسکن فقولوا لها انا نسالک بعهد نوح وبعهد سلیمان بن داود ان لا تؤذینا فان عادت فاقتلوها هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث ثابت البنانی الا من هذا الوجه من حدیث ابن ابی لیلی **باب ماجاء فی قتل الکلاب حدثنا** احمد بن منیع ثنا هشیم ثنا منصور بن زاذان ویونس عن الحسن عن عبدالله بن مغفل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان الکلاب امة من الامم لامرت بقتلها کلها فاقتلوا منها کل اسود بهیم وفی الباب عن ابن عمر وجابر وابی رافع وابی ایوب وحدیث عبدالله بن مغفل حدیث حسن صحیح ویروی فی بعض الحدیث ان الکلب الاسود البهیم شیطان والکلب الاسود البهیم الذی لایکون فیه شئ من البیاض وقد کره بعض اهل العلم صید الکلب الاسود البهیم **باب** من امسک کلبا ماینقص من اجره **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتنی کلبا او اتخذ کلبا لیس بضار ولا کلب ماشیة نقص من اجره کل یوم قیراطان

اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صیفی سے اُسنے ابی سائب مولی ہشام بن زہرہ سے اُسنے ابی سعید سے اور اس حدیث مین قصہ ہی **حدیث** کی ہمکو ساتھ اسکے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اور وہ زیادہ صحیح ہی حدیث عبیداللہ بن عمر سے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صیفی سے مانند روایت مالک کے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی لیلی نے ثابت بنانی سے اُسنے روایت کی عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہا کہ ابولیلی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ظاہر ہو سانپ بیچ گھر کے تو کہو تم کہ ہم سوال کرتے ہین تجھسے ساتھ عہد نوح کے اور ساتھ عہد سلیمان بن داود کے یہ کہ نہ ایذا دے تو ہمکو اور اگر پھر ظاہر ہو تو مار ڈالو اُسکو یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسیوجہ سے یعنی حدیث ابن ابی لیلی سے **باب** کتون کے قتل کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے منصور بن زاذان اور یونس نے حسن سے اُسنے عبداللہ بن مغفل سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر نہوتی یہ بات کہ کتے ایک امت ہین اُمتون مین سے تو البتہ حکم کرتا مین ساتھ قتل کرنے اُن سب کے پس قتل کرو اُنمین سے ہر کتے سیاہ خالص کو اور اس باب مین ابن عمر اور جابر اور ابی رافع اور ابی ایوب سے بھی روایت ہی اور حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن صحیح ہی اور بعض حدیثون مین مروی ہی کہ کتا سیاہ خالص شیطان ہی۔ اور سیاہ خالص وہ کتا ہی جسمین کوئی چیز سفید نہو اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ خالص سیاہ کتے کا شکار مکروہ ہی **باب** اگر کوئی شخص کتا پالے تو اُسکی نیکیان کسقدر کم ہوتی ہین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پکڑے کتا یا پالے کتا سوائے کتے شکار کے اور مویشی کے تو کم ہوتا ہے ثواب اُسکے سے ہر روز موافق دو قیراط کے

سلہ کہا نووی نے اتفاق رکھتے ہین علما اوپر قتل کرنے کتے عقور کے یعنی کٹ کھنے کے اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف رکھتے ہین اُس کتے مین کہ نہین ضرر اُسمین امام الحرمین نے کہا کہ پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کتون کے مارنے کا حکم دیا تھا پھر نسخ کیا گیا یہ حکم سوائے کتے سیاہ رنگ کے ۱۲ سلہ یعنی یہ بھی ایک مخلوق خدا کی ہے مانند اور مخلوق کے پس اسکو بالکل فنا کرنا درست نہین اسلیے کہ کوئی مخلوق خدا کی نہین مگر کہ اُسمین ایک طرح کی حکمت ہی اور مصلحت پس جب نہوئی طرف مارنے اسکے کے راہ تو پس قتل کرو انکی خراب قسم کو کہ وہ سیاہ ہی اور ایذا بہت ہوتی ہی بسبب اسکے کہ بدتر ہوتا ہے نگہبانی مین اور دور ہوتا ہی شکار سے حتی کہ امام احمد اور اسحاق نے کہا کہ نہین حلال ہی شکار کتے سیاہ رنگ کا ۱۲ع ح سلہ قیراط آدھے دانگ کو کہتے ہین اور مراد یہان ایک مقدار معلوم سے ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور ثواب کم ہونے کی نسبت مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ وہان فرشتے رحمت کے نہین آتے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ لوگو نکو ایذا پہونچاتے ہین۔ اور بعضون نے کہا کہ وہ غفلت کے وقت برتنون مین منھ ڈالدیتے ہین۔ اور لوگ ان کو نہین دھوتے ۱۲

عہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کتے کے پالنے یا پکڑنے کو فرمایا معنے دونون کے ایک ہی ہین صرف فرق اعتباری ہی ۱۲

وفی الباب عن عبداللہ بن المغفل وابی ہریرۃ وسفیان بن ابی زہیر وحدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال وکلب زرع **حدثنا** قتیبۃ ثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب ماشیۃ قال قیل لہ ان ابا ہریرۃ یقول او کلب زرع فقال ان ابا ہریرۃ لہ زرع ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسن بن علی وغیر واحد قالوا ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتخذ کلبا الا کلب ماشیۃ او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط ہذا حدیث صحیح ویروی عن عطاء بن ابی رباح انہ رخص فی امساک الکلب وان کان للرجل شاۃ واحد **حدثنا** بذلک اسحاق بن منصور ثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج عن عطاء بہذا **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی ثنا ابی عن الاعمش عن اسمعیل بن مسلم عن الحسن عن عبداللہ بن مغفل قال انی لممن یرفع اغصان الشجرۃ عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یخطب فقال لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلہا فاقتلوا منہا کل اسود بہیم وما من اہل بیت یرتبطون کلبا الا نقص من عملہم کل یوم قیراط الا کلب صید او کلب حرث او کلب غنم ہذا حدیث حسن وقد روی ہذا الحدیث من غیر وجہ عن الحسن عن عبداللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** فی الذکوۃ بالقصب وغیرہ **حدثنا** ہناد ثنا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن عبایۃ بن رفاعۃ بن رافع بن خدیج عن ابیہ عن جدہ رافع بن خدیج قال قلت یا رسول اللہ انا نلقی العدو غدا ولیست معنا مدی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما انہر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوا ما لم یکن سن او ظفر وساحدثکم عن ذلک

اور اس باب میں عبداللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ اور سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ یا کتا کھیتی کا یعنی اسمیں بھی گناہ نہیں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ قتل کرنے کتوں کے یعنی تمام کتوں کے سوائے کتے شکاری کے یا کتے مویشی کے کہا کہ کہا گیا واسطے اُسکے کہ ابو ہریرہ رض فرماتے ہیں یا کتے کھیتی کے سو ابن عمر نے کہا کہ ابو ہریرہ کے لیے کھیتی ہے یعنی لفظ حدیث کا نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی وغیرہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص پالے کتا سوائے کتے مویشی کے یا کتے شکاری کے یا کھیتی کے تو کم ہوتا ہے ثواب اُسکے سے ہر روز موافق ایک قیراط کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی جاتی ہے عطا ابن ابی رباح سے کہ رخصت دی اُسنے بیچ پالنے کتے کے اگرچہ ہو واسطے مرد کے ایک بکری **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے اُسنے عطا سے ساتھ اسکے **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے اُسنے کہا حدیث کی مجھے باپ میرے نے اعمش سے اُسنے روایت کی اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے حسن سے اُسنے عبداللہ بن مغفل سے کہا کہ تحقیق البتہ میں اُن لوگوں میں سے ہوں جو اٹھاتے تھے ٹہنیاں درخت کی حضرت کے منھ سے اس حالت میں کہ آپ خطبہ پڑھتے تھے سو فرمایا کہ اگر نہ ہوتی یہ بات کہ کتے ایک امت ہیں اُمتوں میں سے یعنی ایک مخلوق ہیں مخلوقات خدا سے تو البتہ حکم کرتا میں ساتھ قتل کرنے اُنکے کے پس قتل کرو اُنمیں سے ہر کتے سیاہ خالص کو اور نہیں کوئی گھر والے کہ پالیں کتے کو مگر کہ کم کیا جاتا ہے ثواب عمل اُنکے کا سے ہر روز ایک حصہ معین۔ مگر کتا شکاری یا کتا کھیتی کا یا کتا ریوڑ کا یہ حدیث حسن ہے اور یہ حدیث کئی وجہ پر حسن سے مروی ہے اُسنے روایت کی عبداللہ بن مغفل سے اُسنے نبی صلعم سے **باب** کھپاچ وغیرہ سے ذبح کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اُسنے روایت کی عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے اُسنے اپنے باپ رفاعہ سے اُسنے اُسکے دادا رافع سے کہا کہ کہا میں نے یا حضرت ہم ملتے ہیں دشمنوں سے یعنی کفار سے لڑتے ہیں اور نہیں ہوتیں ساتھ ہمارے چھریاں پس کس چیز سے ذبح کریں ہم فرمایا جو چیز کہ بہاوے خون کو اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اسپر پس کھاؤ یعنی جائز ہے کھانا اُس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے ایسی چیز سے کہ بہاوے خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچھ اسپر اتفاق ہے سب علما کا سوائے دانت اور ناخن کے۔ اور قریب ہے کہ بیان کرونگا میں تمسے حال ہر ایک چیز کا

اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن سفیان الثوری قال ثنی ابی عن عباية بن رفاعة عن رافع بن خديج عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه ولم یذکر فیه عن عباية عن ابیه وهذا اصح وعباية قد سمع من رافع والعمل علی هذا عند اهل العلم لا یرون ان یذکی بسن ولا بعظم **باب حدثنا** هناد ثنا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن عباية بن رفاعة بن رافع بن خديج عن ابیه عن جده رافع قال کنا مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فی سفر فند بعیر من ابل القوم ولم یکن معهم خیل فرماه رجل بسهم فحبسه اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان لهذه البهائم اوابد کاوابد الوحش فما فعل منها هذا فافعلوا به هکذا **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا وکیع ثنا سفیان عن ابیه عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه ولم یذکر فیه عباية عن ابیه وهذا اصح والعمل علی هذا عند اهل العلم وهکذا رواه شعبة عن سعید بن مسروق من روایة سفیان **اخر ابواب الصید ابواب الاضاحی** عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم **باب** ما جاء فی فضل الاضحیة **حدثنا** ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المدینی ثنی عبد اللہ بن نافع الصایغ عن ابی المثنی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ما عمل آدمی من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اهراق الدم انه لیاتی یوم القیمة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بها نفسا وفی الباب عن عمران بن حصین وزید بن ارقم وهذا حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث هشام بن عروة الا من هذا الوجه وابو المثنی اسمه سلیمان بن یزید

لیکن دانت پس ہڈی ہی اور لیکن ناخن پس چھریاں ہین حبشیون کی یعنی اُن سے ذبح کرنا درست نہین کہ اسمین کفار کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے سفیان ثوری سے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے عبایہ بن رفاعہ سے اُسنے روایت کی رافع بن خدیج سے اُسنے نبی صلعم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ عبایہ اور باپ اُسکے کا اور یہ زیادہ ترصحیح ہی اور تحقیق عبایہ نے سنا ہے رافع سے۔ اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ دانت اور ہڈی سے حلال کرنا درست نہین **باب** یہ باب بھی پہلے باب سے متعلق ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اُسنے روایت کی عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اسکے دادا رافع سے کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک سفر کے سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں مین سے اور نہ تھا ساتھ اُنکے کوئی گھوڑا پس مارا اُسکو ایک شخص نے تیر پس روک رکھا اسکو سو نبی صلعم نے فرمایا کہ واسطے اِن چارپایوں کے یعنی انمین نفرت رکھنے والے ہین لوگو نسے مانند نفرت رکھنے والوں جنگلی جانوروں کے سو جو جانور کہ کرے ایسا یعنی نفرت پکڑے پس کرو تم ساتھ اُسکے ایسا یعنی اُسکو تیر وغیرہ سے مارڈالو جیسے کہ جنگلی جانورونکو مارا جاتا ہی **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اپنے باپ سے اُسنے عبایہ بن رفاعہ سے اُسنے اپنے دادا رافع سے اُسنے نبی صلعم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اُسمین واسطہ عبایہ اور باپ اُسکے کا اور یہ زیادہ صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے اور اسیطرح روایت کیا اُسکو شعبہ نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے **آخر ابواب الصید ابواب الاضاحی** اخیر باب شکار کا اور اول باب قربانیونکا جو نبی صلعم سے مروی ہی **باب** قربانی کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو عمرو مسلم بن عمرو نے اُس نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نافع صائغ نے ابی مثنی سے اُسنے روایت کی ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عایشہ رض سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کوئی عمل آدمی کا قربانی کے دن مین ایسا نہین کہ خدا کو بہت پیارا ہو بہانے خون کے سے اور تحقیق وہ قربانی قیامت کے دن آویگی صحیح سالم ساتھ سینگوں اپنی کے اور بالوں اپنے کے اور کھروں اپنی کے اور تحقیق وہ خون البتہ واقع ہوتا ہی پاس اللہ کے قبولیت کی جگہ مین پہلے اسکے کہ واقع ہو زمین پر پس خوش ہو ساتھ اُسکے اپنے جی مین اور اس باب مین عمران بن حصین اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو حدیث ہشام بن عروہ سے مگر اسیوجہ سے اور ابو المثنی کا نام سلیمان بن یزید ہے

[1] پس ہڈی ہی اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہین اور امام نووی نے کہا کہ علت اُسکی یہ ہی کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہی خون سے جبکہ ذبح کیا جاوے ساتھ اُسکے ۱۲

روی عنه ابن ابی فدیك ویروی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال فی الاضحیة لصاحبها بکل شعرة حسنة ویروی
بقرونها **باب** فی الاضحیة بکبشین **حدثنا** قتیبة ثنا ابو عوانة عن قتادة عن انس بن مالك قال ضحی رسول الله
صلی الله علیه وسلم بکبشین اقرنین املحین ذبحهما بیده وسمی وکبر ووضع رجله علی صفاحهما وفی الباب عن علی وعائشة و
ابی هریرة وجابر وابی ایوب وابی الدرداء وابی رافع وابن عمر وابی بکرة وهذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی
الکوفی ثنا شریك عن ابی الحسناء عن الحکم عن حنش عن علی انه کان یضحی بکبشین احدهما عن النبی صلی الله علیه وسلم
والاخر عن نفسه فقیل له فقال امرنی به یعنی النبی صلی الله علیه وسلم فلا ادعه ابدا هذا حدیث غریب لا نعرفه الا
من حدیث شریك وقد رخص بعض اهل العلم ان یضحی عن المیت ولم یر بعضهم ان یضحی عنه وقال عبد الله بن المبارك
احب الی ان یتصدق عنه ولا یضحی وان ضحی فلا یاکل منها شیئا ویتصدق بها کلها **باب** ما یستحب من الاضاحی **حدثنا**
ابو سعید الاشج ثنا حفص بن غیاث عن جعفر بن محمد عن ابیه عن ابی سعید الخدری قال ضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم
بکبش اقرن فحیل یاکل فی سواد ویمشی فی سواد وینظر فی سواد هذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفه الا من حدیث حفص
بن غیاث **باب** ما لا یجوز من الاضاحی **حدثنا** علی بن حجر ثنا جریر عن محمد بن اسحق عن یزید بن ابی حبیب عن سلیمان بن
عبد الرحمن عن عبید بن فیروز عن البراء بن عازب رفعه قال لا یضحی بالعرجاء بین ظلعها ولا بالعوراء بین عورها ولا بالمریضة
بین مرضها ولا بالعجفاء التی لا تنقی **حدثنا** هناد ثنا ابن ابی زائدة ثنا شعبة عن سلیمان بن عبد الرحمن عن عبید بن
فیروز عن البراء عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه بمعناه هذا حدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من حدیث عبید بن فیروز

روایت کی اُس سے ابن ابی فدیک نے اور روایت کیجاتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا بیچ حق قربانی کے کہ واسطے صاحب اُسکے کے
بدلے ہر بال کے نیکی ہے اور روایت کی جاتی ہے بدلے سینگون اُسکے کے **باب** دو مینڈھون سے قربانی کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے
قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس بن مالک سے کہا کہ قربانی کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھے سینگ
والے سفید رنگ سیاہی ملے ہوے کہ ذبح کیا اُنکو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہا اور تکبیر پڑھی اور رکھا پانوں اپنا اُنکی گردن پر اور اِس باب مین
علی اور عایشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی ایوب اور ابی دردار اور ابی رافع اور ابن عمر اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید محاربی کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی حسناء سے اُسنے حکم سے اُسنے روایت کی
حنش سے اُسنے علی سے کہ تحقیق تھے وہ قربانی کرتے ساتھ دو مینڈھون کے ایک حضرت کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے سو کسی نے اُس سے
پوچھا سو کہا اُسنے کہ حکم کیا ہے مجھکو ساتھ اسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس نہ چھوڑونگا مین اُسکو کبھی یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو
مگر حدیث شریک سے اور تحقیق اجازت دی بعض اہل علم نے کہ میت کی طرف سے قربانی کرنی جائز ہے۔ اور بعض کہتے ہین کی کہ میت کی طرف سے
قربانی کرنی درست نہین ہے۔ اور ابن مبارک نے کہا کہ مجکو بہت پیارا یہ ہے کہ خیرات کیا جاوے اُسکی طرف سے اور نہ قربانی کی جاوے اور اگر
قربانی کیجاوے میت کی طرف سے تو اُس سے کچھ نہ کھائے بلکہ اُسکا سب گوشت و پوست خیرات کردے **باب** کس جانور کی قربانی کرنی
مستحب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی سعید
خدری سے کہا کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ مینڈھے نر کے کہ اُسکا مُنھ سیاہ تھا اور پانوں بھی سیاہ تھے اور آنکھین بھی سیاہ
تھین - یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے - نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حفص بن غیاث سے **باب** کس قسم کی قربانی جائز نہین **حدیث**
کی ہم سے علی بن حجر نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے اُس نے سلیمان بن
عبد الرحمن سے اُسنے عبید بن فیروز سے اُسنے براء بن عازب سے مرفوع روایت کی کہ نہ قربانی کیجاوے ساتھ لنگڑے کے کہ ظاہر ہو
لنگڑا پن اُسکا۔ اور نہ ساتھ کانے کے کہ ظاہر ہو کانا پن اُسکا۔ اور نہ ساتھ مریض کے کہ ظاہر ہو بیماری اُسکی اور نہ ساتھ دبلے کے کہ اُسکی ہڈی مین
مغز نہو **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سلیمان بن عبد الرحمن سے اُسنے
روایت کی عبید بن فیروز سے اُسنے براء سے اُسنے نبی صلعم سے مانند اسکے اُسکی معنی مین یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عبید بن فیروز سے

عن البراء والعمل علی ھذا الحدیث عند اھل العلم **باب** ما یکرہ من الاضاحی **حدثنا** الحسن بن علی الحلوانی ثنا یزید بن ھارون
ثنا شریک بن عبد اللہ عن ابی اسحٰق عن شریح بن النعمان عن علی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن
وان لا نضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء **حدثنا** الحسن بن علی ثنا عبید اللہ بن موسی ثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق عن شریح
بن النعمان عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وزاد قال المقابلۃ ما قطع طرف اذنھا والمدابرۃ ما قطع من جانب الاذن والشرقاء المشقوقۃ
والخرقاء المثقوبۃ ھذا حدیث حسن صحیح وشریح بن النعمان الصائدی کوفی وشریح بن الحارث الکندی الکوفی القاضی یکنی ابا امیۃ وشریح
بن ھانی کوفی وھانی لہ صحبۃ وکلھم من اصحاب علی فی عصر واحد **باب** فی الجذع من الضان فی الاضاحی **حدثنا** یوسف بن
عیسی ثنا وکیع ثنا عثمان بن واقد عن کدام بن عبد الرحمٰن عن ابی کباش قال جلبت غنما جذعا الی المدینۃ فکسدت علی
فلقیت ابا ھریرۃ فسالتہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نعم او نعمت الاضحیۃ الجذع من الضان
قال فانتھبہ الناس وفی الباب عن ابن عباس وام بلال بنت ھلال عن ابیھا وجابر وعقبۃ بن عامر ورجل من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث ابی ھریرۃ حدیث غریب وقد روی ھذا عن ابی ھریرۃ موقوفا والعمل علی ھذا عند
اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الجذع من الضان یجزی فی الاضحیۃ **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث
عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمھا فی اصحابہ ضحایا فبقی
عتود وجدی فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت قال وکیع الجذع یکون ابن سبعۃ او ستۃ اشھر
ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر ھذا الوجہ عن عقبۃ بن عامر انہ قال قسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الضحایا
فبقیت جذعۃ فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بھا انت **حدثنا** بذلک محمد بن بشار ثنا

اُسنے براء سے اور عمل اسی حدیث پر ہے نزدیک اہل علم کے **باب** کس جانور کی قربانی کرنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے اُسنے کہا
حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی شریح بن نعمان سے اُسنے علی سے کہا کہ حکم کیا ہمکو
نبی صلعم نے یہ کہ تامل کریں ہم آنکھوں میں اور کانوں میں تاکہ اُنمیں کوئی نقص نہو اور حکم کیا ہمکو یہ کہ نہ قربانی کریں ساتھ اُس جانور کے کہ جسکا کان آگے
سے کٹا ہو اور نہ اُسکی جسکا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ ساتھ شرقاء کے اور نہ ساتھ خرقاء کے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے عبد اللہ بن موسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی شریح بن نعمان سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اُسکے
اور زیادہ کیا اُسمیں یہ کہ مقابلہ وہ جانور ہے جسکا کان کنارے سے کٹا ہو اور مدابرہ وہ جانور ہے جسکا کان ایک طرف سے کٹا ہو اور شرقاء وہ ہے جسکا
کان پھٹا ہو اور خرقاء وہ جانور ہے جسکے کان میں سوراخ ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شریح بن نعمان ساعدی کوفی ہے اور شریح بن حارث کندی کوفی
قاضی ہے کنیت اُنکی ابا امیہ ہے اور شریح بن ہانی کوفی کو صحبت ہے اور سب حضرت علی کے اصحاب میں سے ہیں بیچ ایک زمانہ کے **باب** ایک سال یا چھ مہینے کے مینڈھے
کی قربانی کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے یوسف بن عیسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن واقد نے کدام بن عبد الرحمن سے
اُسنے روایت کی ابی کباش سے کہا اُسنے کہ لایا میں مینڈھے چھ ماہی طرف مدینے کے پس کساد کیا مجھپر یعنی فروخت نہوئے سو ملا میں ابوہریرہ کو اور پوچھا اُس سے
کہ کیا سبب ہے نہ بکنے کا سو ابوہریرہ نے کہا کہ سنا میں نے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ اچھی قربانی ہے مینڈھا چھ مہینے کا پس اچک لیا اُن لوگوں نے یعنی
بہت جلد فروخت ہو گئے اور اس باب میں ابن عباس اور ام بلال بنت ہلال سے اُسنے اپنے باپ سے اور جابر اور عقبہ بن عامر اور ایک شخص نبی صلعم
کے اصحاب سے بھی روایت ہے اور ابوہریرہ کی حدیث غریب ہے اور یہ حدیث ابوہریرہ سے موقوف مروی ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم
کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ چھ مہینے کا مینڈھا قربانی میں جائز ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے
اُسنے ابو الخیر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلعم نے اسکو بکریاں دیں تاکہ بانٹے اُنکو آپ کے اصحاب میں واسطے قربانی کے پس تقسیم کی اُسنے
اور باقی رہا ایک بچہ سو ذکر کیا گیا وہ پاس نبی صلعم کے پس فرمایا قربانی کر ساتھ اسکے سو وکیع نے کہا کہ جذعہ سات یا چھ مہینے کا ہوتا ہے
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی غیر اسو جہ پر عقبہ بن عامر سے کہا کہ تقسیم کیں نبی صلعم نے قربانیاں اور باقی رہا چھ مہینے کا ایک بچہ
سو پوچھا میں نے نبی صلعم سے سو فرمایا کہ قربانی کر ساتھ اسکے تو **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے

یزید بن هارون وابوداؤد قالا ثنا هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن بعجة بن عبد الله بن بدر عن عقبة بن عامر عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الحدیث **باب** فی الاشتراک فی الاضحیة **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث ثنا الفضل بن موسی عن الحسین بن واقد عن علباء بن احمر عن عکرمة عن ابن عباس قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فحضر الاضحی فاشترکنا فی البقرة سبعة وفی البعیر عشرة وفی الباب عن ابی الاسد الاسلمی عن ابیه عن جده وابی ایوب وحدیث ابن عباس حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث فضل بن موسی **حدثنا** قتیبة ثنا مالک بن انس عن ابی الزبیر عن جابر قال نحرنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم بالحدیبیة البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحق وقال اسحق یجزئ ایضا البعیر عن عشرة واحتج بحدیث ابن عباس **حدثنا** علی بن حجر ثنا شریک عن سلمة بن کهیل عن حجیة بن عدی عن علی قال البقرة عن سبعة قلت فان ولدت قال اذبح ولدها معها قلت فالعرجاء قال اذا بلغت المنسک قلت فمکسورة القرن فقال لا باس امرنا او امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نستشرف العینین والاذنین هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه سفیان الثوری عن سلمة بن کهیل **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن سعید عن قتادة عن جری بن کلیب النهدی عن علی قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یضحی باعضب القرن والاذن قال قتادة فذکرت ذلک لسعید بن المسیب فقال العضب ما بلغ النصف فما فوق ذلک هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان الشاة الواحدة تجزئ عن اهل البیت **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا ابو بکر الحنفی ثنا الضحاک بن عثمان قال ثنی عمارة بن عبد الله قال سمعت عطاء بن یسار

یزید بن ہارون اور ابوداؤد نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے روایت کی بعجہ بن عبد اللہ بن بدر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے **باب** قربانی مین شریک ہونیکا بیان **حدیث** کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسی نے حسین بن واقد سے اُسنے علبا بن احمر سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا تھے ہم ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک سفر کے سو پہونچا دن قربانی کا سو شریک ہوئے ہم بیچ ایک گاے کے سات آدمی اور اونٹ مین دس آدمی اور اس باب مین ابی اسد اسلمی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اور ابوایوب سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث فضل بن موسی سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے کہا کہ قربانی کی ہمنے ساتھ نبی صلعم کے حدیبیہ مین (کہ نام ہی ایک جگہ کا پاس مکہ کے) اونٹ سات آدمی سے اور گاے سات آدمی سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے۔ اور یہی ہی قول سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور اسحاق نے کہا کہ اونٹ دس آدمی سے بھی کفایت کرتا ہی اور دلیل پکڑی اُسنے ساتھ حدیث ابن عباس کے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے روایت کی حجیہ بن عدی سے اُسنے علی سے کہا کہ گاے سات آدمی سے کافی ہے مین نے کہا کہ اگر بچہ جنے تو اُسکا کیا حکم ہی کہا کہ حلال کر بچہ اُسکے کو ساتھ ماں اُسکی کے۔ کہا پس لنگڑی کا کیا حکم ہی کہا کہ اگر قربانی کی جگہ تک چل سکے تو درست ہی مین نے کہا جسکا سینگ ٹوٹا ہو کہا کوئی ڈر نہین حکم کیا ہمکو نبی صلعم نے یہ کہ دیکھ لین ہم آنکھونکو اور کانونکو یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کیا اُسکو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے جری بن کلیب نہدی سے اُسنے علی سے کہا کہ منع فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قربانی کی جاوے ساتھ سینگ ٹوٹے اور کان کٹے کے کہا قتادہ نے سو ذکر کیا مین نے اسکو پاس سعید بن مسیب کے کہا اُسنے اعضب وہ کہتا ہی کہ آدھے کان کو پہونچے یا زیادہ کو یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** ایک بکری سب گھر والون کی طرف سے کفایت کرتی ہی **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر حنفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ضحاک بن عثمان نے اُسسے کہا حدیث کی ہمسے عمارہ بن عبد اللہ نے اُسنے کہا سنا مین نے عطار بن یسار سے

یقول سالت ابا ایوب کیف کانت الضحایا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان الرجل یضحی بالشاۃ عنہ وعن اہل بیتہ فیاکلون ویطعمون حتی تباہی الناس فصارت کما تری ہذا حدیث حسن صحیح وعمارۃ بن عبد اللہ ہو مدینی وقد روی عنہ مالک بن انس والعمل علی ہذا عند بعض اہل العلم وہو قول احمد واسحق واحتجا بحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ضحی بکبش فقال ہذا عمن لم یضح من امتی وقال بعض اہل العلم لا یجزئ الشاۃ الا عن نفس واحدۃ وہو قول عبد اللہ بن المبارک وغیرہ من اہل العلم **باب** حدثنا احمد بن منیع ثنا ہشیم ثنا حجاج عن جبلۃ بن سحیم ان رجلا سال ابن عمر عن الاضحیۃ اواجبۃ ہی فقال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون فاعادہا علیہ فقال اتعقل ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمون ہذا حدیث حسن والعمل علی ہذا عند اہل العلم ان الاضحیۃ لیست بواجبۃ ولکنہا سنۃ من سنن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستحب ان یعمل بہا وہو قول سفیان الثوری وابن المبارک **حدثنا** احمد بن منیع وہناد قالا ثنا ابن ابی زائدۃ عن حجاج بن ارطاۃ عن نافع عن ابن عمر قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی ہذا حدیث حسن **باب** فی الذبح بعد الصلوۃ **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن ابراہیم عن داؤد بن ابی ہند عن الشعبی عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم نحر فقال لا یذبحن احدکم حتی یصلی قال فقام خالی فقال یا رسول اللہ ہذا یوم اللحم فیہ مکروہ وانی عجلت نسیکتی لاطعم اہلی واہل داری او جیرانی قال فاعد ذبحک باخر فقال یا رسول اللہ عندی عناق لبن ہی خیر من شاتی لحم افاذبحہا قال نعم وہو خیر نسیکتک ولا تجزی جذعۃ بعدک وفی الباب عن جابر وجندب وانس وعویمر بن اشقر وابن عمر وابی زید الانصاری وہذا حدیث حسن صحیح

کہتا تھا پوچھا میں نے ابو ایوب سے کس طرح کی تھیں قربانیاں بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اُسنے کہ تھا مرد قربانی کرتا ساتھ ایک بکری کے اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے پس آپ بھی کھاتا تھا اور لوگوں کو بھی کھلاتا تھا یہاں تک کہ فخر کیا لوگوں نے پس ہو گئی قربانی جیسے کہ دیکھتا ہی تو یعنی فخر کے لیے ہر شخص جدی قربانی کرتا ہی اور عمارہ بن عبد اللہ وہ مدینی ہی روایت کی اس سے مالک بن انس نے اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا اور دلیل پکڑی ہی اُنھوں نے ساتھ حدیث نبی صلعم کے کہ آپنے قربانی کیا ایک مینڈھا پس فرمایا یہ اس شخص کی طرف سے ہی جو قربانی نہ کرے امت میری سے اور کہا بعض اہل علم نے کہ نہیں کفایت کرتی ایک بکری مگر ایک آدمی سے اور یہی ہی قول ابن مبارک وغیرہ اہل علم کا **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے ہشیم سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج نے جبلہ بن سحیم سے کہا ایک شخص نے ابن عمر کو قربانی سے کہ کیا واجب ہی سو کہا اُسنے کہ قربانی کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی مسلمانوں نے سو پھر پوچھا اُسنے سو فرمایا کیا تجکو عقل ہی قربانی کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے یہ حدیث حسن ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے کہ قربانی واجب نہیں ولیکن ایک سنت ہی نبی صلعم کی سنتوں سے مستحب ہی کہ عمل کیا جاوے ساتھ اُسکے اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور ابن مبارک کا **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور ہناد نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا ٹھہرے حضرت صلعم مدینے میں دس برس یعنی قربانی کرتے تھے ہر سال یہ حدیث حسن ہی **باب** بعد نماز عید کے قربانی کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے شعبی سے اُسنے براء بن عازب سے کہا کہ نصیحت کی ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دن قربانی کے سو فرمایا کہ نہ ذبح کرے ایک تمہارا قربانی کو یہاں تک کہ نماز پڑھے عید کی کہا پس کھڑا ہوا ماموں میرا سو اُسنے عرض کی کہ یا حضرت یہ دن ہی کہ اسمیں گوشت ناپسند ہوتا ہی یعنی بہت ہونیکی وجہ سے رغبت کم ہوتی ہے اور میں نے جلدی ذبح کی قربانی اپنی یعنی پہلے نماز سے تاکہ کھلاؤں میں اپنے اہل کو اور ہمسایوں کو فرمایا دوسری قربانی کر اُسنے کہا یا حضرت میرے پاس برس سے کم کا بکری کا بچہ ہی وہ بہتر ہی دو بکری گوشت والی سے پس کیا ذبح کروں میں اُسکو فرمایا ہاں کر لے اور وہ بہترین قربانیوں تیری کا ہی۔ اور نہیں کفایت کرتا جذعہ تیرے پیچھے کسی چیز کو اور اس باب میں جابر اور جندب اور انس اور عویمر بن اشقر اور ابن عمر اور ابی زید انصاری سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی

والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان لا یضحی بالمصر حتی یصلی الامام وقد رخص قوم من اھل العلم لاھل القری فی الذبح اذا طلع الفجر وھو قول ابن المبارک وقد اجمع اھل العلم ان لا یجزئ الجذع من المعز وقالوا انما یجزئ الجذع من الضان **باب** فی کراھیۃ اکل الاضحیۃ فوق ثلثۃ ایام **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاکل احدکم من لحم اضحیتہ فوق ثلثۃ ایام وفی الباب عن عائشۃ وانس حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وانما کان النھی من النبی صلی اللہ علیہ وسلم متقدما ثم رخص بعد ذلک **باب** فی الرخصۃ فی اکلھا بعد ثلاث **حدثنا** محمد بن بشار ومحمود بن غیلان والحسن بن علی الخلال قالوا ثنا ابو عاصم النبیل ثنا سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث لیتسع ذو الطول علی من لا طول لہ فکلوا ما بدا لکم واطعموا وادخروا وفی الباب عن ابن مسعود وعائشۃ ونبیشۃ وابی سعید وقتادۃ بن النعمان وانس وام سلمۃ وحدیث بریدۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو الاحوص عن ابی اسحق عن عابس بن ربیعۃ قال قلت لام المؤمنین اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن لحوم الاضاحی قالت لا ولکن قل من کان یضحی من الناس فاحب ان یطعم من لم یضح فلقد کنا نرفع الکراع فناکلہ بعد عشرۃ ایام ھذا حدیث حسن صحیح وام المؤمنین ھی عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عنھا ھذا الحدیث من غیر وجہ **باب** فی الفرع والعتیرۃ **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزھری عن ابن المسیب عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ والفرع اول النتاج کان ینتج لھم فیذبحونہ وفی الباب

اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے یہ کہ نہ قربانی کیجاوے شہر میں یہانتک کہ نماز پڑھے امام اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ گانوں والون کو فجر سے پیچھے اور نماز سے پہلے قربانی کرنی درست ہے اور یہی ہے قول ابن مبارک کا۔ اور تحقیق اجماع کیا ہے اہل علم نے اسپر کہ چند مہینے کی بکری سے قربانی درست نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ چند مہینے کا مینڈھا یا بھیڑ ہو تو جائز ہے۔ **باب** تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کھاوے ایک تمھارا گوشت قربانی کا زیادہ تین دن سے اور اس باب میں عائشہ اور انس سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور سوا اسکے نہیں کہ یہ نہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اول اسلام میں تھی پھر اجازت دی آپ نے بعد اسکے **باب** قربانی کا گوشت تین دن کے بعد بھی کھانا درست ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان اور حسن بن علی خلال نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم نبیل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے منع کیا تھا تمکو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کھانے کو اسلیے کہ جو لوگ امیر ہیں فقیرون پر تقسیم کردیوین (اپنے پاس باقی نہ رکھ چھوڑین تاکہ فقیر محروم نہ رہ جاوین) پس اب کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اور اس باب میں ابن مسعود۔ عائشہ۔ نبیشہ۔ ابی سعید قتادہ بن النعمان انس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث بریدہ کی حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی عابس بن ربیعہ سے کہا کہ کہا مین نے عائشہ سے کہ کیا تھے نبی صلعم منع کرتے کھانے گوشت قربانیون سے اُسنے کہا نہیں ولیکن قربانی بہت کم لوگ کرتے تھے پس دوست رکھا آپنے یہ کہ کھلایا جاوے وہ شخص کہ نہ قربانی کرے پس تحقیق تھے ہم اُٹھا رکھتے دست قربانی کا پس کھاتے تھے اُسکو بعد دس دن کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام المؤمنین عائشہ بی بی حضرت صلعم کی ہین یہ روایت آپسے کئی طرح پر مروی ہے **باب** فرع اور عتیرہ کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُسنے ابی مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں ہے فرع اور نہ عتیرہ اسلام میں اور فرع اول بچہ اونٹنی کا ہے کہ پیدا ہوتا تھا پس ذبح کرتے تھے اُسکو۔ اور اس باب میں

ف ایک سال قحط شدید ہوا تھا مدینہ میں کہ باہر کے رہنے والون سے تمام مدینہ بھر گیا۔ اُسی سال حضرت نے فرمایا تھا کہ جتنا گوشت قربانی کا ہو تقسیم کردین جمع نہ رکھیں آیندہ

سالون میں جب حاجت نہ رہی تو جمع رکھنے کی اجازت دیدی ۱۲ ف شرح سنہ میں ہے کہ تھے ذبح کرتے اُسکو واسطے بتون اپنے کے جاہلیت میں۔ اور مسلمان بھی اول اسلام میں اُسکو

عن نبیشۃ و مخنف بن سلیم وھذا حدیث حسن صحیح والعتیرۃ ذبیحۃ کانوا یذبحونھا فی رجب یعظمون شھر رجب لانہ اول شھر من اشھر الحرم واشھر الحرم رجب و ذوالقعدۃ و ذوالحجۃ والمحرم واشھر الحج شوال و ذوالقعدۃ وعشر من ذی الحجۃ کذلک روی عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم فی اشھر الحج **باب** ماجاء فی العقیقۃ **حدثنا** یحیی بن خلف ثنا بشر بن المفضل ثنا عبداللہ بن عثمان بن خیثم عن یوسف بن ماھک انھم دخلوا علی حفصۃ بنت عبد الرحمٰن فسألوھا عن العقیقۃ فاخبرتھم ان عائشۃ اخبرتھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھم عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریۃ شاۃ وفی الباب عن علی وام الکرز وبریدۃ وسمرۃ وابی ھریرۃ وعبداللہ بن عمرو وانس و سلمان بن عامر وابن عباس وحدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح وحفصۃ ھی بنت عبد الرحمٰن بن ابی بکر الصدیق **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عبدالرزاق ثنا ابن جریج قال اخبرنی عبیداللہ بن ابی یزید عن سباع بن ثابت ان محمد بن ثابت بن سباع اخبرہ ان ام کرز اخبرتہ انھا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العقیقۃ فقال عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ واحدۃ لا یضرکم ذکرانا کن ام اناثا ھذا حدیث صحیح **حدثنا** الحسن بن علی ثنا عبدالرزاق ثنا ھشام بن حسان عن حفصۃ بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر الضبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دما و امیطوا عنہ الاذی **حدثنا** الحسن ثنا عبدالرزاق ثنا ابن عیینۃ عن عاصم بن سلیمان الاحول عن حفصۃ بنت سیرین عن الرباب عن سلمان بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ھذا حدیث صحیح **باب** الاذان فی اذن المولود **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید وعبد الرحمٰن بن مھدی قالا ثنا سفیان عن عاصم بن عبیداللہ عن عبیداللہ بن ابی رافع عن ابیہ

نبیشہ اور مخنف سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھے اُسکو رجب کے مہینے میں رجب کی تعظیم کے لیے اسلیے کہ وہ پہلا مہینا ہے حرام کے مہینوں میں سے۔ مہینے حرام کے یہ ہیں۔ رجب۔ ذیقعدہ ذیحجہ محرم۔ اور مہینے حج کے یہ ہیں۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ اور دس دن ذیحجہ کے۔ اسیطرح روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے بیچ مہینوں حج کے **باب** عقیقہ[1] کا بیان **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن خلف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے یوسف بن ماہک سے کہ وہ گئے پاس حفصہ بنت عبدالرحمٰن کے سو پوچھا اُنھوں نے عقیقہ سے۔ پس خبر دی اُنکو یہ کہ عائشہ نے خبر دی اُسکو کہ حضرت صلعم نے حکم کیا ذبح کرنیکا لڑکے کی طرف سے دو بکریاں برابر عمر کی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔ اس باب میں حضرت علی اور ام کرز اور بریدہ۔ سمرہ۔ ابی ہریرہ عبداللہ بن عمرو اور انس۔ سلمان بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حفصہ وہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے اُسنے کہا خبر دی مجکو عبیداللہ بن ابی یزید نے سباع بن ثابت سے کہ محمد بن ثابت نے خبر دی اُسکو کہ ام کرز نے خبر دی اُسکو کہ اُسنے نبی صلعم کو پوچھا عقیقہ سے سو فرمایا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ذبح کیجاویں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کیجاوے اور نہیں ضرر کرتا تمکو نر ہوں یا مادہ یعنی نہ خیال کرو کہ بیٹے کی طرف سے نر چاہیے اور بیٹی کی طرف سے مادہ۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر ضبی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا ساتھ پیدا ہونے لڑکے کے مسنون ہے عقیقہ کرنا پس ذبح کرو اُسکی طرف سے جانور اور دور کرو اُس سے ایذا یعنی بال سر کے اور میل وغیرہ **حدیث** کی ہمسے حسن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عیینہ نے عاصم بن سلیمان احول سے اُسنے حفصہ بنت سیرین سے اُسنے رباب سے اُسنے سلمان بن عامر سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اُسکے یہ حدیث صحیح ہے **باب** لڑکے کے کان میں اذان دینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عاصم بن عبیداللہ سے اُسنے عبیداللہ بن ابی رافع سے اُسنے اپنے باپ سے

[1] عقیقہ عق سے مشتق ہے اُسکے معنی پھاڑنے کے ہیں اور یہاں اُن بالوں کا نام ہے کہ لڑکے کے سر پر ہوتے ہیں وقت پیدا ہونے کے عقیقہ اُس بکری کو بھی کہتے ہیں کہ سر منڈانے کے وقت ذبح کی جاتی ہے۔ عقیقہ سنت ہے تینوں اماموں کے نزدیک۔ اور ایک روایت میں امام احمد

قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدته فاطمة بالصلوة هذا حدیث صحیح والعمل علیه وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم فی العقیقة من غیر وجه عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریة شاة وروی عن النبی صلی الله علیه وسلم ایضا انه عق عن الحسن بن علی بشاة وقد ذهب بعض اهل العلم الی هذا الحدیث **باب حدثنا** سلمة بن شبیب ثنا ابو المغیرة عن عفیر بن معدان عن سلیم بن عامر عن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الاضحیة الکبش وخیر الکفن الحلة هذا حدیث غریب وعفیر بن معدان یضعف فی الحدیث **باب حدثنا** احمد بن منیع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن عون ثنا ابو رملة عن مخنف بن سلیم قال کنا وقوفا مع النبی صلی الله علیه وسلم بعرفات فسمعته یقول یا ایها الناس علی کل اهل بیت فی کل عام اضحیة وعتیرة هل تدرون ما العتیرة هی التی تسمونها الرجبیة هذا حدیث حسن غریب لانعرف هذا الحدیث الا من هذا الوجه من حدیث ابن عون **باب حدثنا** محمد بن یحیی القطعی نا عبد الاعلی عن محمد بن اسحق عن عبد الله بن ابی بکر عن محمد بن علی بن الحسین عن علی بن ابی طالب قال عق رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الحسن بشاة وقال یا فاطمة احلقی راسه وتصدقی بزنة شعره فضة فوزنته فکان وزنه درهما او بعض درهم هذا حدیث غریب واسناده لیس بمتصل ابو جعفر محمد بن علی لم یدرک علی بن ابی طالب **باب حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا ازهر بن سعد السمان عن ابن عون عن محمد بن سیرین عن عبد الرحمن بن ابی بکرة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم خطب ثم نزل فدعا بکبشین فذبحهما هذا حدیث صحیح **حدثنا** قتیبة ثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن عمرو بن ابی عمرو عن المطلب عن جابر بن عبد الله قال شهدت مع النبی صلی الله علیه وسلم الاضحی بالمصلی فلما قضی خطبته نزل عن منبره فاتی بکبش فذبحه رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده وقال بسم الله والله اکبر هذا عنی وعمن

اُسنے کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علی کے اُسوقت کہ جنا اُنکو حضرت فاطمہؓ نے مانند اذان نماز کے یہ حدیث صحیح ہی اور عمل اِسی پر ہی نزدیک اہل علم کے اور روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حکم عقیقہ کے کئی وجہ پر لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری۔ روایت کی گئی نبی صلعم سے بھی کہ تحقیق آپ نے عقیقہ کیا حسن بن علی کی طرف سے ساتھ ایک بکری کے اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم طرف اِس حدیث کے **باب حدیث** کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو المغیرہ نے عفیر بن معدان سے اُسنے سلیم بن عامر سے اُسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا۔ زیادہ تر بہتر قربانی دنبہ سینگ والا ہی اور بہتر بیچ کفن حلہ ہی یہ حدیث غریب ہی۔ عفیر بن معدان ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن عون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو رملہ نے مخنف سے کہا تھے ہم کھڑے ساتھ نبی صلعم کے بیچ عرفات کے پس سنا ہمنے آپ فرماتے تھے اَی لوگو ہر گھر والونپر ہر برس مین ایک قربانی ہی۔ اور ایک عتیرہ ہی کیا جانتے ہو تم کیا ہی عتیرہ سو عتیرہ وہ ہی جسکو رجبیہ کہتے ہو یہ حدیث حسن غریب ہی۔ نہین پہچانتے ہم اِس حدیث کو مگر ابن عون کے طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی قطعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عبد اللہ بن ابی بکر سے اُسنے محمد بن علی بن حسین سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا کہ عقیقہ کیا نبی صلعم نے امام حسنؑ کیطرف سے ساتھ ایک بکری کے اور فرمایا آپ نے اے فاطمہ مونڈ تو سر اُسکا اور تصدق دے ہموزن بالون اُسکے کے چاندی سو تولا ہمنے بالونکو پس تھا وزن بالونکا ایک درہم یا کم درہم سے یہ حدیث حسن غریب ہی۔ اسناد اسکی متصل نہین اسواسطے کہ محمد بن علی بن حسین نے نہین پایا علی بن ابی طالب کو **باب حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ازہر بن سعد سمان نے ابن عون سے اُسنے محمد بن سیرین سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلعم نے خطبہ فرمایا۔ پھر اترے منبر سے پھر منگائے دو مینڈھے اور ذبح کیا اُنکو یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن عبد الرحمن نے عمرو بن ابی عمرو سے اُسنے مطلب سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلعم کے عید قربان کو عیدگاہ مین سو جب تمام کیا آپنے خطبہ اپنا تو اُترے منبر سے پس لایا گیا آپکے پاس مینڈھا سو ذبح کیا اُسکو رسول اللہ صلعم نے اپنے ہاتھ سے اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر یعنی شروع ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی اور فرمایا یہ قربانی میری طرف سے ہی اور اُس شخص کی طرف سے ہی

لم یضح من امتی ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ والعمل علی ھذا عند اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان یقول الرجل اذا ذبح بسم اللہ واللہ اکبر وھو قول ابن المبارک والمطلب بن عبد اللہ بن حنطب یقال انہ لم یسمع من جابر **باب حدثنا** علی بن حجر ثنا علی بن مسھر عن اسمٰعیل بن مسلم عن الحسن عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلام مرتھن بعقیقتہ یذبح عنہ یوم السابع ویسمی ویحلق راسہ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا یزید بن ھارون ثنا سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن الحسن عن سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ھذا حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اھل العلم یستحبون ان یذبح عن الغلام العقیقۃ یوم السابع فان لم تیھیا یوم السابع فیوم الرابع عشر فان لم تیھیا عق عنہ یوم احدی وعشرین وقالوا لا یجزئ فی العقیقۃ من الشاء الا ما یجزئ فی الاضحیۃ **باب حدثنا** احمد بن الحکم البصری ثنا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن مالک بن انس عن عمرو او عمر بن مسلم عن سعید بن المسیب عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای ھلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ ھذا حدیث حسن والصحیح ھو عمرو بن مسلم قد روی عنہ محمد بن عمرو بن علقمۃ وغیر واحد وقد روی ھذا الحدیث عن سعید بن المسیب عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غیر ھذا الوجہ نحو ھذا وھو قول بعض اھل العلم وبہ کان یقول سعید بن المسیب والی ھذا الحدیث ذھب احمد واسحٰق ورخص بعض اھل العلم فی ذلک فقالوا لا باس ان یاخذ من شعرہ واظفارہ وھو قول الشافعی واحتج بحدیث عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبعث بالھدی من المدینۃ فلا یجتنب

کہ نہیں قربانی کی امت میری سے یہ حدیث غریب ہے اسوجہ سے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ جب آدمی کسی جانور کو حلال کرے تو کہے بسم اللہ واللہ اکبر اور یہی ہے قول ابن مبارک اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب کا اور کہا جاتا ہے کہ مطلب نے نہیں سُنا جابر سے **باب حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے علی بن مسہر نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا گروی ہے بدلے عقیقہ اپنے کے۔ ذبح کیا جاوے اسکی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جاوے اور مونڈا جاوے سر اُسکا **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے۔ اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں مستحب ہے یہ کہ ذبح کیا جاوے لڑکے کی طرف سے عقیقہ ساتویں دن اور اگر ساتویں دن نہ میسر ہو تو چودھویں دن کرے۔ اور اگر چودھویں دن بھی نہ میسر ہو تو اکیسویں دن کرے۔ اور کہتے ہیں کہ نہیں کافی عقیقہ میں بکریوں سے مگر وہ چیز کہ کافی ہے قربانی میں **باب حدیث** کی ہم سے احمد بن حکم بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے مالک بن انس سے اُسنے عمرو سے یا عمرو بن مسلم سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کہ دیکھے چاند ذیحجہ کا اور ارادہ کرے قربانی کرنے کا تو نہ کاٹے بال اپنے اور نہ ناخن اپنے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح عمرو بن مسلم ہے اور روایت کی اُس سے محمد بن عمرو وغیرہ نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث سعید بن مسیب سے اُسنے روایت کی ام سلمہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے غیر اسوجہ سے مانند اُسکے اور یہی ہے قول بعض اہل علم کا اور ساتھ اسی کے قائل ہیں سعید بن مسیب اور طرف اسی حدیث کے گئے ہیں احمد اور اسحٰق اور بعض اہل علم کہتے ہیں نہیں ڈر یہ کہ لیوے بال اپنے اور ناخن اپنے اور یہی ہے قول شافعی کا اور دلیل پکڑی اُس نے ساتھ حدیث عائشہ رضی کے کہ تحقیق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے ہدی کو مدینے سے طرف مکہ کے پس نہ پرہیز کرتے کسی چیز سے

ف [illegible] ۱۲

شیئا مما یجتنب منه المحرم بسم الله الرحمن الرحیم **ابواب النذور والایمان** عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

باب ماجاء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لانذر فی معصیة **حدثنا** قتیبة نا ابوصفوان عن یونس بن یزید عن ابن شهاب عن ابی سلمة عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لانذر فی معصیة وکفارته کفارة یمین وفی الباب عن ابن عمر وجابر وعمران بن حصین وهذا حدیث لایصح لان الزهری لم یسمع هذا الحدیث عن ابی سلمة سمعت محمدا یقول روی عن غیر واحد منهم موسی بن عقبة وابن ابی عتیق عن الزهری عن سلیمان بن ارقم عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال محمد والحدیث هو هذا **حدثنا** ابواسمعیل محمد بن اسمعیل بن یوسف الترمذی نا ایوب بن سلیمان بن بلال ثنی ابوبکر بن ابی اویس عن سلیمان بن بلال عن موسی بن عقبة وعبدالله بن ابی عتیق عن الزهری عن سلیمان بن ارقم عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لانذر فی معصیة الله وکفارته کفارة یمین هذا حدیث غریب وهو اصح من حدیث ابی صفوان وابوصفوان هو مکی واسمه عبدالله بن سعید وقد روی عنه الحمیدی وغیر واحد من اجلة اهل الحدیث عن یونس وقال قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم لانذر فی معصیة الله وکفارته کفارة یمین وهو قول احمد واسحٰق واحتجا بحدیث الزهری عن ابی سلمة عن عائشة وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم لانذر فی معصیة ولاکفارة فی ذلک وهو قول مالک والشافعی

اس چیز سے کہ پرہیز کرتا ہے اُس سے محرم بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب النذور والایمان** نذروں اور قسموں کا بیان جو حضرت صلعم سے مروی ہیں

باب نہیں جائز ہے پورا کرنا نذر کا گناہ میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوصفوان نے یونس بن یزید سے اُس نے ابن شہاب سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے۔ اور اس باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں اسواسطے کہ زہری نے یہ حدیث ابی سلمہ سے نہیں سُنی اور سنا میں نے محمد سے کہتا تھا کہ کئی لوگوں سے مروی ہے اُنھیں میں سے ہیں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق اُنھوں نے روایت کی زہری سے اُسنے سلیمان بن ارقم سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلعم سے کہا محمد نے وہ حدیث یہی ہے **حدیث** کی ہمسے ابواسمٰعیل محمد بن اسمٰعیل بن یوسف ترمذی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب بن سلیمان بن بلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن ابی اویس نے سلیمان بن بلال سے اُسنے موسیٰ بن عقبہ اور عبداللہ بن ابی عتیق سے اُسنے زہری سے اُسنے سلیمان بن ارقم سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے یہ حدیث غریب ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے حدیث ابی صفوان سے۔ اور ابوصفوان مکی ہے اور نام اُسکا عبداللہ بن سعید ہے اور تحقیق روایت کی اُس سے حمیدی وغیرہ بزرگان اہل حدیث نے اُسنے یونس سے اور کہا ایک جماعت اہلِ علم نے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے گناہ میں نذر منعقد نہیں ہوتی ہے۔ اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے۔ اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا۔ اور دلیل پکڑی ہے اُنھوں نے ساتھ حدیث زہری کے ابی سلمہ سے اُسنے عائشہ سے اور بعض اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں ہے جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور نہیں لازم آتا ہے کفارہ اسمیں اور یہی ہے قول مالک اور شافعی کا

بقیہ حواشی صفحہ ۴۸۰ ۔ اختلاف ہے کہ لڑکا بدلے عقیقہ کے کسطرح گرو ہے باوجودیکہ وہ مکلف نہیں تا ماخوذ ہو بسبب ترک کرنے عقیقہ کے سو امام احمد نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ فرزند والدین کی شفاعت سے روکا گیا ہے جبتک کہ اُسکا عقیقہ نہ کریں۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ فرزند روکا گیا ہے بھلائیوں سے اور سلامتی آفاتسے اور زیادہ نشو نما سے اور بعضے کہتے ہیں کہ گروی ہے ساتھ پلیدی اور رزادی کے اور عقیقہ کے خون سے فرزند کا سر تر کرنا منع ہے ۱۲ ح ط ہ نذر اُسکو کہتے ہیں کہ واجب کرے اپنے نفس پر اُس چیز کو کہ نہیں واجب ہے اور بعض علما نے اجماع نقل کیا ہے اُسپر کہ ماننا نذر کا صحیح ہے اور واجب ہے پورا کرنا اُسکا اگر ہو نذر طاعت یعنی عبادت کی اور اگر نذر گناہ ہو تو اکثر کے نزدیک منعقد نہیں ہوتی اور یہی ہے قول جمہور علما کا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ منعقد نہیں ہوتی لیکن لازم آتا ہے اسمیں کفارہ قسم کا۔ اور نذر یعنی منت ماننی خدا کے سوا کسیکی جائز نہیں نہ کسی نبی نہ فرشتے نہ ولی نہ پیر وغیرہ کی پس اگر کوئی شخص نذر مانے کہ اگر خدا تعالیٰ میری حاجت بر لاوے تو فلانے ولی کے مزار پر اسقدر نقد اور جنس کھانے پکے ہوئے پہونچاؤنگا تو یہ نذر درست نہیں چنانچہ تفصیل اسکی مولانا اسحاق نے مائۃ مسائل میں کی ہے اور زیادہ تفصیل اُسکی فتاوی عالمگیری میں ہے ۱۲ اور قسم تین قسم ہے ایک کا نام غموس ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر گذشتہ پر یا حال پر

حدثنا قتیبۃ بن سعید عن مالک عن طلحۃ بن عبد الملک الایلی عن القاسم بن محمد عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عبد اللہ بن نمیر عن عبید اللہ بن عمر عن طلحۃ بن عبد الملک الایلی عن القاسم بن محمد عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ یحیی بن ابی کثیر عن القاسم بن محمد وھو قول بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وبہ یقول مالک والشافعی قالوا لا یعصی اللہ ولیس فیہ کفارۃ یمین اذا کان النذر فی معصیۃ **باب** لا نذر فی ما لا یملک ابن آدم **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسحٰق بن یوسف الازرق عن ھشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابۃ عن ثابت بن الضحاک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی العبد نذر فیما لا یملک وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وعمران بن حصین ھذا حدیث حسن صحیح **باب** فی کفارۃ النذر اذا لم یسم **حدثنا** احمد بن منیع ثنا ابو بکر بن عیاش قال ثنی محمد مولی مغیرۃ بن شعبۃ قال ثنی کعب بن علقمۃ عن ابی الخیر عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفارۃ النذر اذا لم یسم کفارۃ یمین ھذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** فیمن حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منھا **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا المعتمر بن سلیمان عن یونس ثنا الحسن عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمٰن لا تسال الامارۃ فانک ان اتتک عن مسئلۃ وکلت الیھا وانک ان اتتک من غیر مسئلۃ اعنت علیھا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا منھا فات الذی ھو خیر ولتکفر عن یمینک وفی الباب عن عدی بن حاتم وابی الدرداء وانس وعائشۃ وعبد اللہ بن عمرو وابی ھریرۃ وام سلمۃ وابی موسی حدیث عبد الرحمٰن بن سمرۃ حدیث حسن صحیح

حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے مالک سے اُسنے طلحہ بن عبد الملک ایلی سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر مانے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی تو چاہیے کہ اطاعت کرے اُسکی اور جو شخص کہ نذر مانے اللہ کی گناہ کرنیکی تو نہ گناہ کرے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی طلحہ بن عبد الملک ایلی سے اُسنے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے اُنھوں نے نبی صلعم سے مانند اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کیا اُسکو یحییٰ بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے اور یہی ہی قول بعض اہل علم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے اور ساتھ اسکے قائل ہی مالک اور شافعی کہتے ہیں کہ نافرمانی نہ کرے اللہ کی اور لازم نہیں آتا اسمین کفارہ قسم کا جبکہ ہو نذر گناہ کی **باب** نہیں[1] پورا کرنا آتا نذر کا اُس چیز میں کہ نہیں مالک ہوتا بندہ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ثابت بن ضحاک سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں لازم بندے پر پورا کرنا نذر کا اس چیز میں کہ نہیں مالک ہوتا اُسکا بندہ اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اگر نذر معین[2] نہ کرے تو اُسکا کیا کفارہ ہی **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو بکر بن عیاش نے اُسنے کہا حدیث کی مجھسے محمد مولی مغیرہ بن شعبہ نے اُسنے کہا حدیث کی مجھسے کعب بن علقمہ نے ابی الخیر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر نذر معین نہ کرے تو قسم کا کفارہ دے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **باب** اگر کوئی شخص قسم کھاوے کسی چیز پر پھر دیکھے خلاف[3] اُسکے بہتر اُس سے تو کیا کرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے یونس سے اُسنے حسن سے اُسنے عبد الرحمٰن بن سمرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا اے عبد الرحمٰن نہ مانگ تو سرداری کہ کسی جگہ کا تجھے حاکم کریں پس اگر تحقیق تو دیا جاویگا سرداری مانگنے سے تو سونپا جاویگا طرف اسکے اور اگر دیا جاوے بے مانگے تو مدد دیا جاویگا اُس پر اور جبکہ قسم کھاوے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو خلاف اُسکا بہتر اُس سے تو کفارہ دے اپنی قسم کا اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی قسم کو توڑ ڈال اور اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی درداء اور انس اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہی اور عبد الرحمٰن بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہی

[1] مثلاً کوئی شخص کہے غیر کے غلام کو یا کسی چیز کو کہ میں نے لازم کیا اپنے پر اسکو خدا کی راہ میں آزاد کرنا اُسکے ذمہ لازم نہیں ہوتا بسبب نہ صحیح ہونے نذر کے ۱۲ طیبی [2] مثلاً کسی نے کہا کہ اگر مطلب میرا حاصل ہو تو مجھپر نذر اور منت ہی اور نہ معین کرے روزہ کو یا مال وغیرہ کو ۱۲ [3] مثلاً قسم کھاوے

باب فی الکفارۃ قبل الحنث **حدثنا** قتیبۃ عن مالک بن انس عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منہا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل و فی الباب عن ام سلمۃ حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الکفارۃ قبل الحنث تجزی وھو قول مالک والشافعی و احمد و اسحٰق وقال بعض اھل العلم لا یکفر الا بعد الحنث قال سفیان الثوری ان کفر بعد الحنث احب الی وان کفر قبل الحنث اجزأہ

باب فی الاستثناء فی الیمین **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال حدثنی ابی حماد بن سلمۃ عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فقال انشاء اللہ فلا حنث علیہ و فی الباب عن ابی ھریرۃ حدیث ابن عمر حدیث حسن وقد رواہ عبید اللہ بن عمر وغیرہ عن نافع عن ابن عمر موقوفا وھکذا روی سالم عن ابن عمر موقوفا ولا نعلم احدا رفعہ غیر ایوب السختیانی وقال اسمعیل بن ابراھیم کان ایوب احیانا یرفعہ واحیانا لا یرفعہ والعمل علی ھذا عند اکثر اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم ان الاستثناء اذا کان موصولا بالیمین فلا حنث علیہ وھو قول سفیان الثوری والاوزاعی ومالک بن انس وعبد اللہ بن المبارک والشافعی و احمد واسحٰق **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابی ھریرۃ

باب قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھائے کسی چیز پر پھر دیکھے خلاف اُسکا بہتر اُس سے تو چاہیے کہ کفارہ دے اپنی قسم کا اور چاہیے کہ کرے اُس کام کو اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا کافی ہے اور یہی ہے قول امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہ دے کہا سفیان ثوری نے کہ اگر قسم توڑنے سے پیچھے کفارہ دے تو بہت پیارا ہے مجکو اور اگر قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دے تو کفایت کرتا ہے اُسکو **باب** قسم میں انشاء اللہ کہنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو میرے باپ اور حماد بن سلمہ نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تعالیٰ یعنے ساتھ قسم کے کہے پس نہیں ہے حنث اُسپر اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے موقوف اور اسیطرح روایت کی سالم نے ابن عمر سے موقوف اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اُسکو سوائے ایوب سختیانی کے اور کہا اسمٰعیل بن ابراہیم نے۔ تھا ایوب کبھی مرفوع کرتا اُسکو اور کبھی نہ مرفوع کرتا اُسکو اور عمل اسی پر ہے نزدیک اکثر اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ سے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر قسم کے متصل ہو تو حنث[2] نہیں اُسپر۔ یہی ہے قول سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور عبد اللہ اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے

---

[1] امام شافعی اور مالک اور احمد کے نزدیک قسم کا کفارہ توڑنے سے پہلے دینا درست ہے۔ لیکن امام شافعی رح کے نزدیک روزے کے کفارہ میں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا جائز نہیں۔ اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ قسم توڑنے سے پہلے مطلق کفارہ درست نہیں ہے ۱۲ ع ح [2] حنث کے معنے ہیں گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنے اگر متصل قسم کے انشاء اللہ کہے تو وہ قسم نہیں ہوتی تا حنث اُسپر مترتب ہو حاصل یہ ہے کہ نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اُسکے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے۔ اور اسی طرح انشاء اللہ کہنا متصل قسم کے مانع ہے منعقد ہونے تمام عقود کے سے۔ اور یہی ہے مذہب اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہیں کہ انشاء اللہ منفصل کا بھی یہی حکم ہے۔ اور حد متصل ہونے کی یہ ہے کہ اور کلام میں مشغول نہو جب قسم کھاوے اُسیوقت انشاء اللہ کہے اور اگر بعد قسم کے اور کلام میں مشغول ہوا ہو پھر انشاء اللہ کہا تو متصل نہوا وہ منفصل ہے ۱۲

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من حلف فقال ان شاء الله لم یحنث سالت محمد بن اسمٰعیل عن هذا الحدیث فقال
هذا حدیث خطأ اخطأ فیه عبد الرزاق اختصره من حدیث معمر عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه و
سلم قال ان سلیمان بن داؤد علیه السلام قال لاطوفن اللیلة علی سبعین امرأة تلد کل امرأة غلاما فطاف علیهن فلم تلد امرأة
منهن الا امرأة نصف غلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو قال ان شاء الله لکان کما قال هکذا روی عبد الرزاق
عن معمر عن ابن طاؤس عن ابیه هذا الحدیث بطوله وقال سبعین امرأة وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن ابی هریرة
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال قال سلیمان بن داؤد لاطوفن اللیلة علی مائة امرأة **باب فی کراهیة الحلف بغیر الله** **حدثنا**
قتیبة ثنا سفیان عن الزهری عن سالم عن ابیه سمع النبی صلی الله علیه وسلم عمر وهو یقول وابی وابی فقال الا ان الله ینهاکم
ان تحلفوا بآبائکم فقال عمر فوالله ما حلفت به بعد ذلک ذاکرا ولا آثرا وفی الباب عن ثابت بن الضحاک وابن عباس وابی هریرة
وقتیبة وعبد الرحمٰن بن سمرة وهذا حدیث حسن صحیح قال ابو عبید معنی قوله ولا آثرا یقول لا آثره عن غیری یقول
لم اذکره عن غیری **حدثنا** هناد ثنا عبدة عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم ادرک عمر وهو فی رکب وهو یحلف بابیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله ینهاکم ان تحلفوا بآبائکم لیحلف
حالف بالله او لیسکت هذا حدیث حسن صحیح **باب** **حدثنا** قتیبة ثنا ابو خالد الاحمر عن الحسن بن عبید الله
عن سعد بن عبیدة ان ابن عمر سمع رجلا یقول لا والکعبة فقال ابن عمر لا تحلف بغیر الله فانی سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول من حلف بغیر الله فقد کفر او اشرک وهذا حدیث حسن

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھاوے پس کہے ساتھ اُسکے انشاء اللہ تعالیٰ تو نہین حانث ہوتا۔ پوچھا مین نے بخاری کو اس حدیث
سے تو کہا اُسنے کہ یہ حدیث خطا ہی خطا کی اسمین عبدالرزاق نے اختصار کیا اسکو حدیث معمر سے اُسنے ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے
اُسنے ابی ہریرہؓ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہا سلیمان ابن داؤد نے کہ البتہ پھرونگا مین آج رات کو ستر عورتون پر
اور جنیگی ہر عورت ایک لڑکا سو پھرا اُنپر یعنی جماع کیا اُنسے پس نہ جنی کوئی عورت اُنمین سے مگر ایک عورت آدھا بچہ سو نبی صلعم نے فرمایا
اگر کہتے سلیمان انشاء اللہ تو البتہ ہوجاتا جیسے کہ کہا تھا یعنی سب عورتین لڑکا جنتین۔ اسیطرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے اُسنے
روایت کی ابن طاؤس سے اُسنے اپنے باپ سے یہ حدیث لمبی اور کہا ستر عورتین اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث کئی وجہ پر ابی ہریرہؓ
سے اُسنے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ کہا سلیمان ابن داؤد نے البتہ طواف کرونگا آجکی رات سو عورت پر
باب غیر اللہ کی قسم کھانیکی کراہت کے بیانمین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے سالم سے اُسنے
اپنے باپ سے کہا سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو اس حال مین کہ وہ کہتے تھے قسم ہی باپ میرے کی قسم ہی باپ میرے کی سو آپ نے فرمایا خبردار ہو تحقیق اللہ منع
کرتا ہی تمکو اُس قسم سے کہ کھاؤ تم اپنے باپونکی پس کہا عمر نے پس قسم ہی اللہ کی نہین قسم کھائی ساتھ اسکے پیچھے اسکے نہ اپنی طرف سے اور نہ
بطور نقل کے غیر کی طرف سے اور اس باب مین ثابت بن ضحاک اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور قتیبہ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی روایت ہی
اور یہ حدیث حسن صحیح ہی کہا ابو عبیدہ نے معنی ولا اثرا کے یہ ہین کہ نہین ذکر کیا مینے اُسکو غیر کی طرف سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا
حدیث کی ہمسے عبدہ نے عبیداللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہ نبی صلعم نے پایا عمر کو اس حال مین کہ وہ کئی سوارون مین تھا اور
قسم کھاتا تھا اپنے باپ کی سو نبی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ منع کرتا ہی تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپونکی چاہیے کہ قسم کھاوے قسم کھانیوالا اللہ کی
یا چپ رہے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو خالد احمر نے حسن بن عبیداللہ
سے اُسنے روایت کی سعد بن عبیدہ سے کہ تحقیق ابن عمر نے سُنا ایک مرد کو کہتا تھا قسم ہی کعبہ کی سو ابن عمر نے کہا کہ نہ قسم کھاوے
غیر کی۔ پس تحقیق مین نے سُنا ہی نبی صلعم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ قسم کھاوے غیر اللہ کی پس تحقیق کفر کیا یا شرک کیا اُسنے یہ حدیث حسن ہی

[1] اللہ کے سوا اور کی قسم کھانے سے اسواسطے منع فرمایا کہ قسم مختص ہی ساتھ ذات باری کے بسبب کمال عظمت اُسکی کے پس نہ مشابہ کیا جاوے
ساتھ اُسکے غیر اُسکا ابن عباس سے مروی ہی کہ اگر مین سو بار خدا کی قسم کھاکر توڑ ڈالون تو بہتر ہی اُس سے کہ قسم کھاؤن غیر اللہ کی پھر پورا

کرون اسکو اور خاص باپ کی قسم سے اسواسطے منع کیا کہ اُنکی عادت تھی لوگون مین ورنہ مراد اس سے کل ماسوا اللہ ہی جیسے کہ دوسری حدیثون سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ ع

وتفسیر ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم ان قولہ فقد کفر او اشرک علی التغلیظ و الحجۃ فی ذلک حدیث ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمع عمر یقول وابی وابی فقال الا ان اللہ ینھاکم ان تحلفوا بآبائکم وحدیث ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال فی حلفہ واللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ وھذا مثل ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الریاء شرک وقد فسر بعض اھل العلم ھذہ الآیۃ من کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا الآیہ قال لا یرائی **باب** فی من یحلف بالمشی ولا یستطیع **حدثنا** عبد القدوس بن محمد العطار البصری ثنا عمرو بن عاصم عن عمران القطان عن حمید عن انس قال نذرت امراۃ ان تمشی الی بیت اللہ فسئل نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال ان اللہ لغنی عن مشیھا مروھا فلترکب وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعقبۃ بن عامر وابن عباس حدیث انس حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** ابو موسی محمد بن المثنی ثنا خالد بن الحارث ثنا حمید عن ثابت عن انس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیخ کبیر یھادی بین ابنیہ فقال ما بال ھذا قالوا نذر یا رسول اللہ ان یمشی قال ان اللہ لغنی عن تعذیب ھذا نفسہ قال فامرہ ان یرکب **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا ابن ابی عدی عن حمید عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا فذکر نحوہ ھذا حدیث صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وقالوا اذا نذرت المرأۃ ان تمشی فلترکب ولتھد شاۃ

اور تفسیر اس حدیث کی نزدیک بعض اہل علم کے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا پس کفر کیا اُسنے اور شرک کیا اُسنے محمول ہے تغلیظ[۱] پر یعنی مراد اُس سے زجر اور جھڑکی ہے حقیقی معنے مراد نہیں اور دلیل اُسپر حدیث ابن عمر کی ہے کہ حضرت صلعم نے سُنا عمر سے کہ کہتے تھے قسم ہے باپ میرے کی قسم ہے باپ میرے کی پس فرمایا خبردار ہو تحقیق اللہ منع کرتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی اور نیز دلیل اسپر حدیث ابی ہریرہ کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کہے اپنی قسم میں کہ قسم کھاتا ہوں لات[۲] اور عزیٰ کی تو چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ یعنی کلمہ پڑھے اور یہ مثل اسکے ہے جو نبی صلعم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ریا کرنا شرک ہے اور تحقیق تفسیر کیا بعض اہل علم نے اس آیت کی کہ جسکو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے تو چاہیے کہ کرے کام نیک۔ کہا کہ نہ دکھاوے لوگوں کو **باب** اگر کوئی شخص پیادہ چلنے کی قسم کھاوے اور چلنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے **حدیث** کی ہمسے عبد القدوس بن محمد العطار بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے عمران قطان سے اُسنے روایت کی حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ نذر مانی ایک عورت نے اسکی کہ پیادہ پا جاوے طرف خانۂ کعبہ کے پس پوچھے گئے حضرت صلعم اسکے حکم سے سو فرمایا کہ بیشک اللہ بے پرواہ ہے اسکے پیادہ چلنے سے حکم کرو اُسکو پس چاہیے کہ سوار ہو۔ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عقبہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ نے اسنے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن الحارث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حمید نے ثابت سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ گذرے نبی صلعم ایک بوڑھے پر اس حال میں کہ راہ چلتا تھا درمیان[۳] دو بیٹوں اپنے کے سو فرمایا کیا حال ہے اسکا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ نذر مانی ہے اُسنے یہ کہ پیادہ جاوے یعنی بیت اللہ کو سو فرمایا کہ تحقیق اللہ بے پرواہ ہے عذاب کرنے اسکے سے اپنی جان کو پس حکم کیا اسکو سوار[۴] ہونے کا **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ تحقیق نبی صلعم نے دیکھا ایک مرد کو پس ذکر کیا مانند اسکے اور یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور کہتے ہیں کہ اگر نذر مانے عورت اسکی کہ پیادہ پا جاوے تو چاہیے کہ سوار ہووے اور ذبح کرے[۵] ایک بکری۔

[۱] اسلیے کہ حضرت صلعم نے یہ نہ فرمایا کہ یہ شرک ہے اور نہ اس سے توبہ کرنا ۱۲ [۲] یعنی توبہ کرے طرف اللہ تعالیٰ کے اور اسکے دو معنی ہیں ایک یہ کہ اگر جاری ہو نام لات اور عزیٰ کا کسی نومسلم کی زبان پر از راہ سہو کے بحسب عادت سابق کے تو وہ کہے لا الہ الا اللہ از راہ کفارہ ان الفاظ کے پس یہ توبہ ہوگی غفلت سے۔ دوسرے یہ کہ جاری ہو نام لات اور عزیٰ کا زبان پر بقصد تعظیم اُنکی کے تو یہ صریح کفر اور مرتد ہونا ہے۔ پس کہے لا الہ الا اللہ واسطے تجدید ایمان کے پس یہ توبہ گناہ سے ہوگی ۱۲ [۳] ٹیکہ کیے ہوا اُنپر بسبب ضعف کے ۱۲ [۴] ہدی کہتے ہیں اُس جانور کو کہ مکے حرم میں بھیجا جاوے ذبح کرنے کے لیے اور ادنیٰ درجہ اُسکا بکری ہے اور اعلیٰ درجہ اُسکا اونٹ اور اسکے واجب ہونے میں اختلاف ہے سو حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ واجب ہے اونٹ اور بعضے کہتے ہیں کہ واجب ہے بکری اور حمل کیا اُنھوں نے حدیث اونٹ کی استحباب پر اور یہی ہے قول مالک کا ظاہر قول شافعی کا ۱۲ [۵] سوار ہونیکا حکم کیا اسکو نبی صلعم نے بسبب عاجز ہونے اسکے کے پیادہ پا چلنے سے اور یہی ہے قول شافعی کا کہ سوار ہونے سے کچھ لازم نہیں آتا اور امام ابوحنیفہ

کہتے ہیں کہ لازم آتا ہے اُسپر جانور ذبح کرنا اور کہا مظہری نے کہ اختلاف ہے علما کو اُس شخص کے حق میں کہ نذر مانے یہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ کے پس کہا امام شافعی

باب فی کراھیة النذر **حدثنا** قتیبة ثنا عبد العزیز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل وفی الباب عن ابن عمر حدیث ابی ھریرة حدیث حسن صحیح والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم کرھوا النذر وقال عبد اللہ بن المبارک معنی الکراھة فی النذر فی الطاعة والمعصیة فان نذر الرجل بالطاعة فوفی بہ فلہ فیہ اجر ویکرہ لہ النذر **باب** فی وفاء النذر **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا یحیی بن سعید القطان عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن عمر قال یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان اعتکف لیلة فی المسجد الحرام فی الجاھلیة قال اوف بنذرک وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وابن عباس وحدیث عمر حدیث حسن صحیح وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا الحدیث قالوا اذا اسلم الرجل وعلیہ نذر طاعة فلیف بہ وقال بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم لا اعتکاف الا بصوم وقال الآخرون من اھل العلم لیس علی المعتکف صوم الا ان یوجب علی نفسہ صوما واحتجوا بحدیث عمر انہ نذر ان یعتکف لیلة فی الجاھلیة فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالوفاء وھو قول احمد واسحق **باب** کیف کان یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** علی بن حجر ثنا عبد اللہ بن المبارک وعبد اللہ بن جعفر عن موسی بن عقبة عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال کثیرا ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحلف بھذا الیمین لا ومقلب القلوب ھذا حدیث حسن صحیح

باب نذر ماننی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا نہ نذر مانو تم اسلیے کہ تحقیق نذر نہیں دور کرتی تقدیر سے کسی چیز کو اور سوا اسکے نہیں کہ نکالا جاتا ہے بخیل سے بسبب[1] نذر کے یعنی کچھ مال اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نذر ماننی مکروہ ہے اور کہا عبد اللہ بن المبارک نے معنی کراہت کا نذر میں ہے طاعت میں اور گناہ میں یعنی خواہ نذر طاعت کی ہو خواہ گناہ کی ہو دونوں میں کراہت ہے پس اگر نذر مانے کوئی شخص ساتھ طاعت کے اور پورا کرے تو اسکو اُسمیں ثواب ہے اور اسکو نذر ماننی مکروہ ہے **باب** نذر کے پورا کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید القطان نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے عمر سے کہا یا حضرت تحقیق نذر مانی تھی میں نے یہ کہ اعتکاف بیٹھوں ایک رات مسجد حرام میں (یعنی خانہ کعبہ کی مسجد میں) جاہلیت میں فرمایا پوری کر نذر اپنی اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق گئے ہیں بعض اہل علم طرف اس حدیث کے کہتے ہیں جبکہ مسلمان ہو کوئی شخص اور ہو اُسپر نذر طاعت کی تو چاہیے کہ پورا کرے اُسکو اور بعض اہل علم حضرت کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے اعتکاف کرنا مگر ساتھ روزے کے اور دوسرے اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں واجب ہے اعتکاف کرنے والے پر روزہ مگر یہ کہ واجب کرلیوے اپنی جان پر روزے کو اور دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث عمر کے کہ نذر مانی اُسنے جاہلیت میں یہ کہ اعتکاف بیٹھے ایک رات پس حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرنے نذر کا یعنی معلوم ہوا کہ اعتکاف میں روزہ شرط نہیں ورنہ رات کا اعتکاف صحیح نہوتا کہ اُسمیں روزہ نہیں ہے اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** حضرت صلعم کس طرح قسم کھاتے تھے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن[2] مبارک اور عبد اللہ بن جعفر نے موسی بن عقبہ سے اُسنے روایت کی سالم بن عبد اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے کہ قسم ہے پھیرنے[3] والے دلوں کی یہ حدیث حسن صحیح ہے

[1] یعنی سخی دیتا ہے خدا کے نام پر باختیار خود بلا واسطہ نذر کے اور بخیل کا یہ کام ہے کہ کہتا ہے کہ اگر خدا مجکو یہ چیز دیگا تو اُسکے نام پر اسقدر دونگا۔ اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے بعض نے کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہے کہ یہ تقدیر کو رد نہیں کرتی ولیکن نذر کبھی موافق ہو جاتی ہے تدبیر کے پس نکالتی ہے بخیل سے مال کو ۱۲ [3] اس سے معلوم ہوا کہ صفات الٰہی کی قسم کھانی درست ہے ۱۲ [2] عبد اللہ بن مبارک۔ مروزی مولی بنی حنظلہ ثقہ واثبت۔ فقیہ۔ عالم جواد۔ مجاہد ہیں۔ علاوہ برین بہت سی خوبیان آپ میں جمع تھیں آٹھوین طبقہ میں۔ وفات آپکی بعمر ترسٹھ سال کے ۱۸۱ھ میں ہوئی ۱۲

باب فی ثواب من اعتق رقبة **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابن الهاد عن عمر بن علی بن الحسین عن سعید بن مرجانة عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اعتق رقبة مؤمنة اعتق الله منه بکل عضو منه عضوا من النار حتی یعتق فرجه بفرجه وفی الباب عن عائشة وعمرو بن عبسة وابن عباس وواثلة بن الاسقع وابی امامة وکعب بن مرة وعقبة بن عامر حدیث ابی هریرة حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه وابن الهاد اسمه یزید بن عبد الله بن اسامة بن الهاد وهو مدینی ثقة وقد روی عنه مالك بن انس وغیر واحد من اهل العلم **باب** فی الرجل یلطم خادمه **حدثنا** ابو کریب ثنا المحاربی عن شعبة عن حصین عن هلال بن یساف عن سوید بن مقرن المزنی قال لقد رایتنا سبع اخوة ما لنا خادم الا واحدة فلطمها احدنا فامرنا النبی صلی الله علیه وسلم ان نعتقها وفی الباب عن ابن عمر وهذا حدیث حسن صحیح وقد روی غیر واحد هذا الحدیث عن حصین بن عبد الرحمن وذکر بعضهم فی هذا الحدیث فقال لطمها علی وجهها **باب حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسحٰق بن یوسف الازرق عن هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابة عن ثابت بن الضحاك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف بملة غیر الاسلام کاذبا فهو کما قال هذا حدیث حسن صحیح وقد اختلف اهل العلم فی هذا اذا حلف الرجل بملة سوی الاسلام قال هو یهودی او نصرانی ان فعل کذا وکذا ففعل ذلك الشئ فقال بعضهم قد اتی عظیما ولا کفارة علیه وهو قول اهل المدینة وبه یقول مالك بن انس والی هذا القول ذهب ابو عبید وقال بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین وغیرهم علیه فی ذلك الکفارة وهو قول سفیان واحمد واسحٰق

باب جو شخص کہ بردہ آزاد کرے اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن الہاد سے اُسنے روایت کی عمر بن علی بن حسین سے اُسنے سعید بن مرجانہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا سُنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ آزاد کرے بردہ مسلمان[1] آزاد کرے گا اللہ یعنی نجات دیگا بدلے ہر عضو بردے کے عضو آزاد کرنے والے کو آگ دوزخ سے یہانتک کہ ستر اُسکے کو بدلے ستر اسکے کے اور اس باب مین عائشہ اور عمرو بن عبسہ اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع اور ابی امامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے اسوجہ سے اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہاد ہے اور وہ مدینی اور ثقہ ہے روایت کی اُس سے مالک بن انس وغیرہ بہت اہل علم نے **باب** اگر کوئی شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے تو اُسکا کفارہ کیا ہے[2] **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے محاربی سے اُسنے شعبہ سے اُس نے حصین سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے سوید بن مقرن مزنی سے کہا کہ البتہ تھے ہمارے سات بھائی کہ نہ تھا ہمارے لیے کوئی خادم مگر ایک سو طمانچہ مارا اُسکو ایک ہمارے نے سو حکم کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ آزاد کرین ہم اُسکو۔ اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی بہت لوگون نے یہ حدیث حصین بن عبد الرحمن سے اور ذکر کیا بعض نے اس حدیث مین کہ طمانچہ مارا اُسکے منھ پر **باب**۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ثابت بن ضحاک سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے کسی دین پر کہ سوا اسلام کے ہے جھوٹی[3] پس وہ ہوتا ہے جیسے کہ کہا اُسنے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ اسکے جب کہ قسم کھاوے کوئی شخص کسی دین کی سوائے اسلام کے کہے کہ مین یہودی ہون یا نصرانی ہون اگر کرون ایسا اور ایسا پس پھر کرے اُس چیز کو سو بعضے کہتے ہین کہ اُس نے بڑا گناہ کیا۔ اور نہین کفارہ اُسپر اور یہی ہے قول اہل مدینہ کا۔ اور ساتھ اسی کے قائل ہے مالک بن انس اور اُس قول کی طرف گیا ہے ابو عبید اور بعض اہل علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور تابعین کہتے ہین کہ اس قسم مین اُسپر کفارہ آتا ہے اور یہی ہے قول سفیان اور احمد اور اسحٰق کا

[1] اسلام کی قید اسواسطے لگائی تا ثواب اُسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیے کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہے کہ وہ اکبر کبائر ہے بعد شرک کے بعضے کہتے ہین کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام جو آزاد کرے تو چاہیے کہ خصی ور ذکر کٹا نہو اور عورت عورت کو آزاد کرے اور مرد مرد کو پس یہ اولی ہے ۱۲ ف [2] اس سے معلوم ہوا کہ اپنے غلام کے ساتھ نرمی سے پیش آوے اور اجماع ہے سب مسلمانونکا اسپر کہ طمانچہ مارنے کے بدلے آزاد کرنا مستحب ہے ۱۲ ط [3] اگر کوئی شخص کہے کہ اگر مین یہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی یا بیزار ہون دین اسلام سے یا پیغمبر سے ؎

یا قرآن سے اور جھوٹ یمین یہ ہے کہ مثلاً پھر کرے اس کام کو اور بیچ یہ ہو کہ نکرے وہ کام پس اگر کیا اُس کام کو تو ہو گا جیسے کہ کہا یعنی یہودی یا نصرانی وغیرہ پس معلوم ہوا کہ اسطرح کی قسم کھانیوالا

باب حدثنا محمود بن غیلان ثنا وکیع عن سفیان عن یحیی بن سعید عن عبید اللہ بن زحر عن ابی سعید الرعینی عن عبد اللہ بن مالک الیحصبی عن عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ ان اختی نذرت ان تمشی الی البیت حافیۃ غیر مختمرۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یصنع بشقاء اختک شیئاً فلترکب و لتختمر و لتصم ثلثۃ ایام وفی الباب عن ابن عباس وھذا حدیث حسن والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم وھو قول احمد و اسحٰق **باب حدثنا** اسحٰق بن منصور ثنا ابو المغیرۃ ثنا الاوزاعی ثنا الزھری عن حمید بن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف منکم فقال فی حلفہ واللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال تعال اقامرک فلیتصدق ھذا حدیث حسن صحیح وابو المغیرۃ ھو الخولانی الحمصی واسمہ عبد القدوس بن الحجاج **باب** قضاء النذر عن المیت **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابن شھاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس ان سعد بن عبادۃ استفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ توفیت قبل ان تقضیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقضہ عنہا ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی فضل من اعتق **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا عمران بن عیینۃ وھو اخو سفیان بن عیینۃ عن حصین عن سالم بن ابی الجعد عن ابی امامۃ وغیرہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرئ مسلم اعتق امرأ مسلماً کان فکاکہ من النار یجزئ کل عضو منہ عضواً منہ وایما امرئ مسلم اعتق امرأتین مسلمتین کانتا فکاکہ من النار یجزئ کل عضو منھما عضواً منہ وایما امرأۃ مسلمۃ اعتقت امرأۃ مسلمۃ کانت فکاکھا من النار یجزئ کل عضو منھا عضواً منھا ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ

باب - **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے یحیی بن سعید سے اُسنے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے ابی سعید رعینی سے اُسنے عبد اللہ بن مالک یحصبی سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا کہ مین نے عرض کی کہ یا حضرت تحقیق بہن میری نے نذر مانی ہی یہ کہ جاوے طرف خانۂ کعبے کے یعنی حج کو ننگے پاؤن ننگے سر پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ نہین کرتا ساتھ مشقت بہن تیری کے کوئی چیز یعنی خدا کو ایسی مشقت اُٹھانے کی کچھ پرواہ نہین پس چاہیے کہ سوار ہو اور سر ڈھانپے اور چاہیے کہ روزے[لہ] رکھے تین دن اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا **باب** **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو المغیرہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے حمید بن عبد الرحمٰن سے اُسنے روایت کی ابو ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھاوے تم مین سے سو کہے اپنی قسم مین کہ قسم کھاتا ہون مین ساتھ لات اور عزیٰ کے پس چاہیے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ اور جو شخص کہے واسطے یار اپنے کے آ جوا کھیلون مین تجھسے پس چاہیے کہ خیرات کرے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو مغیرہ کا نام عبد القدوس بن الحجاج ہی اور وہ خولانی حمصی ہی **باب** مردے کی طرف سے نذر ادا کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ تحقیق سعد بن عبادہ نے فتویٰ پوچھا نبی صلعم سے بیچ حکم ایک نذر کے کہ تھی اُسکی ماں پر سو مر گئی وہ پہلے ادا کرنے سے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادا کر تو نذر کو اُسکی طرف سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** بردہ آزاد کرنیکی کیا فضیلت ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عمران بن عیینہ (وہ بھائی سفیان بن عیینہ کا ہی) نے حصین سے اُسنے روایت کی سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ابی امامہ وغیرہ اصحاب سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص مسلمان کہ آزاد کرے آدمی مسلمان کو ہوگا وہ سبب خلاصی اُسکے کا آگ سے کفایت کریگا ہر عضو اسکا بدلے ہر عضو آزاد کرنیوالے کے اور جو مرد مسلمان کہ آزاد کرے دو عورت مسلمانوں کو ہوگی وہ خلاصی اُسکی آگ سے کفایت کریگا ہر عضو اُسکا بدلے ہر عضو آزاد کرنیوالے کے اور جو عورت مسلمان کہ آزاد کرے ایک عورت مسلمان کو ہوگی خلاصی اُسکی آگ سے کفایت کریگا ہر عضو اُسکا بدلے ہر عضو آزاد کرنیوالے کے یہ حدیث حسن صحیح ہی غریب ہی اسوجہ سے

[لہ] عورت کا سر اور بال ستر مین - اور کھلا رکھنا انکا گناہ ہی اسلیے اسکو سر ڈھانکنے کا حکم فرمایا - اور حکم سواری کا اسواسطے کیا کہ وہ عاجز تھی پیادہ چلنے سے اور روزے رکھنے سے یعنی وقت عاجز ہونیکے ہدی سے یا کہ روزے بھی کفارہ قسم کا ہی ۱۲ [۲] یعنی اپنے مال مین سے کچھ تصدق دے تا کفارہ اس کہنے کا ہو یا اس مال کو تصدق دے جسکے ساتھ جوا کھیلنے کا ارادہ رکھتا ہو - اور جب کہنے کا یہ گناہ ہی تو کھیلنے کا کیا گناہ ہوگا ۱۲ [۳] جمہور علما کہتے ہین کہ اگر مردے پر نذر واجب غیر مال کے ہو تو وارث کو مردے کیطرف سے اُسکا ادا کرنا واجب نہین اور اگر مال کی ہو جیسے کہ کفارہ یا زکوٰۃ وغیرہ ہی اور میت نے ترکہ نہ چھوڑا ہو تو اُسکا ادا کرنا بھی لازم نہین بلکہ مستحب ہی اور اہل ظاہر کہتے ہین کہ واجب ہی واسطے اس حدیث کے اور جمہور کہتے ہین کہ حدیث استحباب پر محمول ہی ۱۲ طیبی

ابواب السیر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ماجاء فی الدعوة قبل القتال **حدثنا** قتیبة ثنا ابو عوانة عن عطاء بن السائب عن ابی البختری ان جیشا من جیوش المسلمین کان امیرهم سلمان الفارسی حاصروا قصرا من قصور فارس فقالوا یا ابا عبد الله الا ننهد الیهم قال دعونی ادعوهم کما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعوهم فاتاهم سلمان فقال لهم انما انا رجل منکم فارسی ترون العرب یطیعونی فان اسلمتم فلکم مثل الذی لنا وعلیکم مثل الذی علینا وان ابیتم الا دینکم ترکناکم علیه واعطونا الجزیة عن ید وانتم صاغرون قال ورطن الیهم بالفارسیة وانتم غیر محمودین وان ابیتم نابذناکم علی سواء قالوا ما نحن بالذی یعطی الجزیة ولکنا نقاتلکم فقالوا یا ابا عبد الله الا ننهد الیهم قال لا قال فدعاهم ثلثة ایام الی مثل هذا ثم قال انهدوا الیهم قال فنهدنا الیهم ففتحنا ذلک القصر وفی الباب عن بریدة والنعمان بن مقرن وابن عمر وابن عباس وحدیث سلمان حدیث حسن لا نعرفه الا من حدیث عطاء بن السائب وسمعت محمدا یقول ابو البختری لم یدرک سلمان لانه لم یدرک علیا وسلمان مات قبل علی وقد ذهب بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم الی هذا وراوا ان یدعوا قبل القتال وهو قول اسحاق بن ابراهیم قال ان تقدم الیهم فی الدعوة فحسن یکون ذلک اهیب قال بعض اهل العلم لا دعوة الیوم وقال احمد لا اعرف الیوم احدا یدعی وقال الشافعی لا یقاتل العدو حتی یدعوا الا ان یعجلوا عن ذلک فان لم یفعل فقد بلغتهم الدعوة **باب حدثنا** محمد بن یحیی العدنی المکی ویکنی بابی عبد الله الرجل الصالح هو ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن عبد الملک بن نوفل بن مساحق عن ابن عصام المزنی عن ابیه وکانت له صحبة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم

ابواب السیر جہاد اور لڑائیونکا بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی **باب** لڑائی کرنے سے پہلے اسلام کی طرف بلانے کا بیان **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عطار بن سائب سے اُسنے ابی البختری سے کہ ایک لشکر لشکر مسلمانون سے تھا سردار انکا سلمان فارسی گھیرا اُنھون نے ایک قلعہ کو قلعون فارس سے پس کہا لوگون نے کہ اے ابا عبداللہ (یہ کنیت ہی سلمان فارسی کی) کیا نہ کھڑے ہووین ہم طرف اُنکے یعنی واسطے لڑنے کے کہا اُسنے چھوڑو مجکو کہ دعوت کرون مین اُنکو جیسے کہ سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دعوت کرتے تھے انکو سو آئے اُن پاس سلمان اور کہا انکو کہ سوا اسکے نہین کہ مین ایک مرد ہون تم مین سے فارسی دیکھتے ہو تم عرب کو کہ فرمانبرداری کرتے ہین میری۔ پس اگر اسلام لاؤ تم تو واسطے تمھارے وہ چیز ہی کہ واسطے ہمارے ہی اور تمپر ہی مثل اُس چیز کے کہ ہمپر ہی[1]۔ اور اگر نہ مانو تم مگر دین اپنے کو تو چھوڑ دینگے ہم تمکو اُسپر۔ اور دو ہمکو جزیہ اپنے ہاتھ سے اس حال مین کہ تم ذلیل ہو اور کلام کیے اُن سے فارسی مین اور تم نہین تعریف کیے گئے۔ اور اگر نہ مانو تم تو لڑینگے ہم تم سے برابر۔ سو اُنھون نے کہا ہم جزیہ نہین دینگے لیکن تم سے لڑینگے سو لوگون نے کہا کہ کیا نہ کھڑے ہووین ہم طرف اُنکے کہا سو بلایا اُن کو تین دن تک طرف اپنے مثل اس بات کے پھر فرمایا کھڑے ہو طرف اُنکے یعنی لڑو اُسنے کہا سو کھڑے ہوئے ہم طرف اُنکے سو فتح کیا ہم نے اُس قلعہ کو۔ اور اس باب مین بُریدہ اور نعمان بن مقرن اور ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہی اور سلمان کی حدیث حسن ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عطار بن سائب سے اور سُنا مین نے بخاری سے کہ کہتے تھے کہ ابو البختری نے نہین پایا سلمان کو اسواسطے کہ نہین پایا اُسنے علی کو اور سلمان مرگیا تھا پہلے علی کے اور تحقیق گئے ہین بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے طرف اسکے اور کہتے ہین کہ کافرون کو لڑائی سے پہلے اسلام کی طرف بُلایا جاوے اور یہی ہے قول اسحاق بن ابراہیم کا۔ کہا کہ لڑائی سے پہلے اُنکو اگر دعوت کیجاوے تو بہتر ہی کہ اسمین اُنکو خوف پیدا ہوگا۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ اس وقت دعوت ضرور نہین۔ اور کہا احمد نے نہین پہچانتے ہم آج کے دن کسیکو کہ دعوت کیا جاوے اور کہا شافعی نے کہ نہ لڑے دشمن سے یہانتک کہ بلائے اُنکو طرف اسلام کے مگر یہ کہ جلدی کی جاوے اُس سے پس اگر نہ کرے تو تحقیق پہونچ چکی ہی اُنکو دعوت اسلام کی **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی عدنی مکی نے (جسکی کنیت ابو عبداللہ رجل الصالح ابن ابی عمر ہی) اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان ابن عیینہ نے عبد الملک بن نوفل بن مساحق سے اُسنے ابن عصام مزنی سے اُسنے اپنے باپ سے۔ اور تھی اُسکو صحبت نبی صلعم سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یعنی احکام مسلمانون کے کہ واجب ہونا نماز۔ روزہ۔ زکوة۔ وغیرہ کا ہی اور قصاص اور دیت وغیرہ حدین اللہ کی ۱۲ منہ ۲ کہا ابن عباس نے کہ لیا اسم

اذا بعث جیشا او سریۃ یقول لھم اذا رأیتم مسجدا او سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا ھذا حدیث حسن غریب وھو حدیث ابن عیینۃ **باب** فی البیات والغارات **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنی مالک بن انس عن حمید عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج الی خیبر اتاھا لیلا وکان اذا جاء علی قوم بلیل لم یغر علیھم حتی یصبح فلما اصبح خرجت یھود بمساحیھم ومکاتلھم فلما راوہ قالوا محمد وافق واللہ محمد الخمیس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین **حدثنا** قتیبۃ ومحمد بن بشار قالا ثنا معاذ بن معاذ عن سعید بن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن انس عن ابی طلحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ظھر علی قوم اقام بعرصتھم ثلاثا ھذا حدیث حسن صحیح وحدیث حمید عن انس حدیث حسن صحیح وقد رخص قوم من اھل العلم فی الغارۃ باللیل وان یبیتوا وکرھہ بعضھم وقال احمد واسحٰق لا باس ان یبیت العدو لیلا ومعنی قولہ وافق محمد الخمیس یعنی بہ الجیش **باب** فی التحریق والتخریب **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وھی البویرۃ فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ولیجزی الفاسقین وفی الباب عن ابن عباس وھذا حدیث حسن صحیح وقد ذھب قوم من اھل العلم الی ھذا ولم یروا باسا بقطع الاشجار وتخریب الحصون وکرہ بعضھم ذلک وھو قول الاوزاعی قال الاوزاعی ونھی ابو بکر الصدیق ان یقطع شجرا مثمرا او یخرب عامرا وعمل بذلک المسلمون بعدہ وقال الشافعی لا باس بالتحریق فی ارض العدو وقطع الاشجار والثمار وقال احمد وقد تکون فی مواضع لا یجدون منہ بدا فاما بالعبث

جب بھیجتے کسی بڑے لشکر کو یا چھوٹے لشکر کو تو فرماتے جبکہ دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی مؤذن کو اذان کہتے تو نہ قتل کرو کسیکو (یعنی وہانکے لوگون کو) یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہ حدیث ابن عیینہ کی ہے **باب** شبخون کرنے اور لوٹ کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ نکلے طرف خیبر کے تو آئے ان پاس رات کو اور تھا جبکہ آتے کسی قوم پر رات کو تو نہ شبخون کرتے اور نہ لوٹ کرتے اُنپر رات کو یہانتک کہ صبح کرتے سو جب صبح کی آپ نے تو نکلے یہود خیبر کے ساتھ تھیلیان اور بیلچون اپنے کے (یعنے حضرت کے آنیکی اُنکو خبر نہ تھی وہ لوگ اپنے کار وبار کے لیے باہر نکلے) سو جب دیکھا اُنھون نے نبی صلعم کو تو کہا آئے محمدؐ اور قسم ہے اللہ کی آئے محمدؐ اور لشکر سو حضرت صلعم نے فرمایا یعنی از راہ تفاول کے ساتھ شکست کہانے اُنکے کے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے۔ خراب ہوا خیبر تحقیق ہم جس وقت اُترتے ہین بیچ میدان ایک قوم کے تو بری ہوئی صبح اُس قوم کی کہ ڈرائے گئے ہین۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور محمد بن بشار نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن معاذ نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے ابی طلحہ سے کہ تحقیق نبی صلعم جبکہ غالب ہوتے کسی قوم پر تو ٹھہرتے اُنکے میدان میں تین دن یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حدیث حمید کی انس سے حسن صحیح ہے اور تحقیق اجازت دی ہے ایک قوم نے اہل علم سے رات کو لوٹ اور شبخون کرنا درست ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مکروہ ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ نہین ڈر ہے کہ شبخون کرے دشمن پر رات کو اور خمیس کے معنی لشکر کے ہین **باب** جلانے اور خراب کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تحقیق نبی صلعم نے بنی نضیر کی کھجورون کے کاٹنے اور جلانیکا حکم فرمایا اور وہ بویرہ (نام ہے ایک جگہ کا) سو خدائے تعالیٰ نے اُسکے حق مین یہ آیت اُتاری۔ جو کچھ کہ کاٹا تمنے درخت کھجور سے یا چھوڑا تمنے اُسکو کھڑا اُسکی جڑ پر یعنی نہ کاٹا پس ساتھ حکم اللہ کے ہے اور تاکہ سزا دے گنہگارونکو اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق گئی ہے ایک جماعت اہل علم کی طرف اسکے کہ درختونکا کاٹنا اور قلعونکا خراب کرنا اور ڈھانا درست ہے اور بعضے کہتے ہین کہ درختونکا کاٹنا مکروہ ہے۔ اور یہی ہے قول اوزاعی کا کہا اوزاعی نے کہ منع کیا حضرت ابو بکر نے یہ کہ کاٹا جاوے درخت پھلدار یا خراب کیا جاوے مکان آباد اور عمل کیا ساتھ اُسکے مسلمانون نے بعد اُسکے اور امام شافعی نے کہا کہ دشمن کی زمین مین درختون اور میوونکا جلانا اور کاٹنا درست ہے اور کہا احمد نے کہ کبھی ایسی جگہ مین ہوتے ہین کہ نہین پاتے کوئی چارہ اُس سے اور لیکن بیفائدہ

سلہ یعنی جبکہ پاؤ تم کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سے تو نہ قتل کرو کسی کو یعنی یہانتک کہ جدا کرو مومن کو کافر سے ۱۲ع سلہ یہ جملہ مستانفہ بیان ہے واسطے سبب خرابی خیبر کے اور ڈرائے گئے ہین یا اس سے کفار یعنی بری ہے صبح اُنکی بسبب نازل ہونے عذاب اللہ کے ساتھ قتل اور غارت کرنیکے کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تکبیر کہنا وقت ملنے دشمن کے اور جائز ہے استشہاد ساتھ قرآن کے بیچ ایسے حال کے ۱۲ سلہ بنی نضیر نام ایک قبیلے کا ہے قبایل یہود سے جب اُنھون نے عہد توڑا اور قصد کیا حضرت صلعم کے قتل کرنے کا تو وحی سے آپ کو

فلا تحرق وقال اسحٰق التحریق سنة اذا کان انکی فیهم **باب** ما جاء فی الغنیمة **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی ثنا
اسباط بن محمد عن سلیمان التیمی عن سیار عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله فضلنی علی الانبیاء
او قال امتی علی الامم واحل لنا الغنائم وفی الباب عن علی وابی ذر وعبد الله بن عمرو وابی موسی وابن
عباس حدیث ابی امامة حدیث حسن صحیح وسیار هذا یقال له سیار مولی بنی معاویة وروی عنه
سلیمان التیمی وعبد الله بن بجیر وغیر واحد **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمٰن
عن ابیه عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت
بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطهورا وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون هذا حدیث
حسن صحیح **باب** فی سهم الخیل **حدثنا** احمد بن عبدة الضبی وحمید بن مسعدة قالا ثنا سلیم بن اخضر عن
عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قسم فی النفل للفرس بسهمین
وللراجل بسهم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمٰن بن مهدی عن سلیم بن اخضر نحوه وفی الباب عن مجمع
بن جاریة وابن عباس وابن ابی عمرة عن ابیه وهذا حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا
عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم وهو قول سفیان الثوری والاوزاعی
ومالک بن انس وابن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق قالوا للفارس ثلاثة اسهم سهم له وسهمان لفرسه
وللراجل سهم **باب** ما جاء فی السرایا **حدثنا** محمد بن یحیی الازدی البصری وابو عمار وغیر واحد قالوا
ثنا وهب بن جریر عن ابیه عن یونس بن یزید عن الزهری عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس

نہ جلائے جاوین - اور کہا اسحٰق نے کہ جلانا سنت ہی جبکہ ہو مؤثر بیچ اُنکے **باب** لوٹ کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید محاربی نے اُسنے
کہا کہ حدیث کی ہمسے اسباط بن محمد نے سلیمان تیمی سے اُسنے سیار سے اُسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے
بزرگی دی مجکو نبیون پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتون پر اور حلال کین ہمارے لیے غنیمتیں اور اس باب مین علی اور ابی ذر اور عبد اللہ
بن عمرو اور ابی موسیٰ اور ابن عباس سے بھی روایت ہی اور ابی امامہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور سیار کو سیار مولی بن معاویہ بھی کہتے ہین اور
روایت کی سیار سے سلیمان تیمی اور عبد اللہ بن بجیر وغیرہ نے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے علاء بن
عبد الرحمن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا اور نبیون پر مین چھ چیزون مین فضیلت دیا گیا۔ دیا گیا مین جوامع الکلم[1]
اور فتح دیا گیا مین ساتھ رعب کے اور حلال کی گئی میرے لیے لوٹ - اور کی گئی میرے لیے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی - اور بھیجا گیا مین تمام خلق مین[2] نبی
اور مجھپر نبوت ختم ہوئی - یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** گھوڑے مین حصہ لگانیکا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی اور حمید بن مسعدہ نے
اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے سلیم بن اخضر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تحقیق حضرت صلعم نے تقسیم کی غنیمت مین
واسطے گھوڑے کے دو حصے اور واسطے مرد کے ایک حصہ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے سلیم
بن اخضر سے مانند اسکے اور اس باب مین مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن ابی عمرہ سے اُسنے اپنے باپ سے بھی روایت کی ہی اور ابن عمر کی حدیث
حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے حضرت صلعم کے اصحاب وغیرہ سے - اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس
اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہین کہ واسطے سوار کے تین حصہ ہی ایک حصہ اُسکا ہی اور دو حصہ اُسکے گھوڑے کا اور واسطے
پیادہ کے ایک حصہ ہی[3] **باب** چھوٹے لشکر کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی بصری ازدی اور ابو عمار وغیرہ نے اُنھون نے کہا حدیث کی
ہم سے وہب بن جریر نے اپنے باپ سے اُسنے یونس سے اُسنے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے

---

[1] یعنی کلام تھوڑے اور معنی بہت جیسے کہ حدیث الاعمال بالنیات اور الخراج بالضمان وغیرہ اور فتح دی اللہ نے مجکو ساتھ جگہ ڈالنے خوف کے بیچ دل دشمنون
میرے کے ۱۲ [2] اور یہی مذہب ہی جمہور علما کا - اور بعضے کہتے ہین کہ سوار کے دو حصے ہین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہی ۱۲ ح صفحہ ۴۹۲ [3] چار ساتھی اسلیے بہتر ہین
کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہے کہ وصیت کرے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین اور اگر اس سے زیادہ ہون تو بہتر ہین ۱۲

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الصحابة اربعة وخير السرايا اربع مائة وخير الجيوش اربعة الاف ولا يغلب اثنا عشر الفا من قلة هذا حديث حسن غريب لا يسنده كبير احد غير جرير بن حازم وانما روى هذا الحديث عن الزهرى عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا وقد رواه حبان بن على العنزى عن عقيل عن الزهرى عن عبيد الله بن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم ورواه الليث بن سعد عن عقيل عن الزهرى عن النبى صلى الله عليه وسلم مرسلا **باب** من يعطى الفئ **حدثنا** قتيبة ثنا حاتم بن اسمعيل عن جعفر بن محمد عن ابيه عن يزيد عن هرمز ان نجدة الحرورى كتب الى ابن عباس يسئله هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم فكتب اليه ابن عباس كتبت الى تسالنى هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وكان يغزو بهن فيداوين المرضى ويحذين من الغنيمة واما السهم فلم يضرب لهن بسهم وفى الباب عن انس وام عطية وهذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم وهو قول سفيان الثورى والشافعى وقال بعضهم يسهم للمرأة والصبى وهو قول الاوزاعى قال الاوزاعى واسهم النبى صلى الله عليه وسلم للصبيان بخيبر واسهمت ائمة المسلمين لكل مولود ولد فى ارض الحرب قال الاوزاعى واسهم النبى صلى الله عليه وسلم للنساء بخيبر واخذ بذلك المسلمون بعده **حدثنا** بذلك على بن خشرم ثنا عيسى بن يونس عن الاوزاعى بهذا ومعنى قوله ويحذين من الغنيمة يقول يرضخ لهن بشئ من الغنيمة يعطين شيئا **باب** هل يسهم للعبد **حدثنا** قتيبة ثنا بشر بن المفضل عن محمد بن زيد عن عمير مولى ابى اللحم قال شهدت خيبر مع سادتى فكلموا فى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكلموه انى مملوك

کہا فرمایا نبی صلعم نے بہتر ساتھیون اور رفیقون کے چار ہین - اور زیادہ تر بہتر چھوٹے لشکرونکے چار سو ہین اور زیادہ تر بہتر بڑی لشکرون کے چار ہزار ہین - اور ہرگز مغلوب نہین ہو بارہ ہزار بسبب قلت کے یہ حدیث حسن غریب ہی نہین مسند کیا اُسکو کسی بڑے نے سوا جریر بن حازم کے اور سوا اسکے نہین کہ روایت کی گئی ہی یہ حدیث زہری سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل اور تحقیق روایت کیا ہو اُسکو حبان بن علی عنزی نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے عبیداللہ بن عبداللہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے اور روایت کیا ہی اُسکو لیث بن سعد نے عقیل سے اُسنے زہری سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل **باب** لوٹ کے مال سے کسکو حصہ دیا جاوے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن سمعیل نے جعفر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے یزید سے اُسنے ہرمز سے کہا کہ لکھا نجدہ حروری نے طرف ابن عباس کے اس حال مین کہ پوچھتے تھے ابن عباس سے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتھ عورتونکے یعنی عورتین بھی آپکے ساتھ جہاد مین جاتی تھین اور کیا تھے بانٹتے واسطے اُنکے حصہ لوٹ سے سو لکھا ابن عباس نے طرف اُسکے کہ لکھا تھا تو نے طرف میرے اس حال مین کہ پوچھتا تھا مجھسے کہ کیا تھے حضرت جہاد کرتے ہمراہ عورتونکے سو اُسکا جواب یہ ہی کہ تھے حضرت صلعم جہاد کرتے ساتھ اُنکے کہ دوا کرتین بیمارونکی اور دیجاتین کچھ مال غنیمت مین سے - اور لیکن حصہ پس نہین مقرر کیا واسطے اُنکے حصہ اور اس باب مین انس اور ام عطیہ سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور شافعی کا اور بعضے کہتے ہین کہ حصہ دیا جاوے عورت[1] اور لڑکے کو بھی اور یہی ہی قول اوزاعی کا اور کہا اوزاعی نے کہ حصہ دیا نبی صلعم نے لڑکونکو خیبر مین اور حصہ دیا اماما مسلمین نے واسطے ہر لڑکے کے کہ پیدا ہوا دارالحرب مین اور کہا اوزاعی نے کہ حصہ دیا حضرت صلعم نے عورتونکو خیبر مین اور عمل کیا ساتھ اُسکے مسلمانون نے بعد آپ کے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے اوزاعی سے ساتھ اسکے اور معنی قول یحذین من الغنیمۃ کے یہ ہین کہ دیجاوے اُنکو کوئی چیز لوٹ مین سے **باب** غلام کو پورا حصہ دیا جاوے یا نہین **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے محمد بن زید سے اُسنے عمیر مولیٰ ابی اللحم سے کہا کہ حاضر ہوا مین جنگ خیبر مین ساتھ مالکون اپنے کے پس کلام کیا مالکون نے میرے مقدمہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا اُنھون نے آپ سے یعنی معلوم کروایا آپکو یہ کہ مین غلام ہون

[1] اور اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتین دیے جاوین کچھ مال غنیمت سے یعنی حصہ سے کم اور حصہ پورا نہ مقرر کیا جاوے اور یہی ہی مذہب حنفیہ کا۔

[2] مگر یہ اُسی صورت مین ہی کہ لڑائی مین مدد کرین - پس معلوم ہوا کہ عورتون کے لیے مال غنیمت مین کچھ حصہ نہین بلکہ وہ فقط مجاہدین کا حق ہی[3] یعنی میری تعریف کی ۱۲

قال فامرنی فقلدت السیف فاذا انا اجرہ فامرنی بشئ من خرثی المتاع وعرضت علیه رقیة کنت ارقی بها المجانین فامرنی بطرح بعضها وحبس بعضها وفی الباب عن ابن عباس وهذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم لا یسهم للمملوك ولکن یرضخ له بشئ وهو قول الثوری والشافعی و احمد واسحٰق **باب** ماجاء فی اهل الذمة یغزون مع المسلمین هل یسهم لهم **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالك بن انس عن الفضیل بن ابی عبد الله عن عبد الله بن دینار الاسلمی عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج الی بدر حتی اذا کان بحرة الوبر لحقه رجل من المشرکین یذکر منه جرأة و نجدة فقال له النبی صلی الله علیه وسلم تؤمن بالله ورسوله قال لا قال ارجع فلن استعین بمشرك. وفی الحدیث کلام اکثر من هذا هذا حدیث حسن غریب والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قالوا لا یسهم لاهل الذمة وان قاتلوا مع المسلمین العدو ورای بعض اهل العلم ان یسهم لهم اذا شهدوا القتال مع المسلمین ویروی عن الزهری ان النبی صلی الله علیه وسلم اسهم لقوم من الیهود قاتلوا معه **حدثنا** بذلك قتیبة بن سعید نا عبد الوارث بن سعید عن عزرة بن ثابت عن الزهری بهذا **حدثنا** ابوسعید الاشج ثنا حفص بن غیاث ثنا برید وهو ابن عبد الله بن ابی بردة عن جده ابی بردة عن ابی موسی قال قدمت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نفر من الاشعریین خیبر فاسهم لنا مع الذین افتتحوها هذا حدیث حسن صحیح غریب والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم قال الاوزاعی من لحق بالمسلمین قبل ان یسهم للخیل اسهم له **باب** ماجاء فی الانتفاع بآنیة المشرکین

پس حکم کیا مجکو کہ اُٹھاؤں ہتھیار اور شامل ہوں ساتھ مجاہدوں کے پس پہنایا گیا میں تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن میں ڈالدی پس ناگاہ میں کھینچتا تھا اُسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سنی کے یا کوتاہ قد کے سو حکم کیا نبی صلعم نے میرے لیے یعنی وقت تقسیم کرنے غنیمت کے ساتھ تھوڑی سی چیز کے غنیمت میں سے اور بیان کیا میں نے روبرو نبی صلعم کے ایک منتر کہ تھا میں پڑھتا اُسکو دیوانوں پر یعنی پڑھکر اُن کو دم کرتا تھا۔ پس حکم کیا مجکو ساتھ موقوف کرنے بعض منتر کے اور رہنے دینے بعض منتر کے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے یہ کہ نہ مقرر کیا جاوے حصہ واسطے غلام کے لیکن دیجاوے اُسکو کوئی چیز بطور انعام کے کم حصے سے اور یہی ہی قول ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** اگر اہل ذمہ یعنی کافر ذمی مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کریں تو اُنکو بھی مال غنیمت سے حصہ دیا جاوے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے فضیل بن ابی عبد اللہ سے اُسنے عبد اللہ بن دینار اسلمی سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے تحقیق نبی صلعم نکلے طرف جنگ بدر کے یہانتک کہ جب پہونچے کنکریلی زمین وبرہ میں (کہ اطراف مدینے سے ایک مقام کا نام ہی) تو ساتھ ہو لیا اُنکے ایک مرد مشرکین سے کہ ذکر کیجاتی تھی اُسکی دلاوری اور بہادری سو نبی صلعم نے اُسکو فرمایا کہ کیا ایمان لاتا ہے تو ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے کہا اُسنے نہیں فرمایا پھر جا پس ہرگز نہیں مدد چاہتے ہیں ہم ساتھ مشرک کے اور اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ نہ حصہ دیا جاوے اہل ذمہ کو اگرچہ لڑیں ہمراہ مسلمانوں کے دشمن سے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ حصہ دیا جاوے واسطے اُنکے جبکہ حاضر ہوں ہمراہ مسلمانوں کے لڑائی میں۔ اور روایت کی جاتی ہی زہری سے کہ حضرت صلعم نے حصہ دیا ایک قوم یہود کو کہ لڑے تھے وہ ہمراہ نبی صلعم کے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے عروہ بن ثابت سے اُسنے زہری سے ساتھ اسکے **حدیث** کی ہمسے ابوسعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اُس نے کہا حدیث کی ہمسے برید بیٹے عبد اللہ بن ابی بردہ نے اپنے دادا ابی بردہ سے اُسنے روایت کی ابی موسیٰ سے کہا کہ آیا میں پاس[1] نبی صلعم کے ہمراہ چند آدمی اشعریوں کے خیبر میں پس حصہ دیا ہمکو ساتھ اُن لوگوں کے کہ فتح کیا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے اور کہا اوزاعی نے جو شخص کہ ملے ساتھ مسلمانوں کے پہلے اس سے کہ حصہ دیا جاوے گھوڑے کو حصہ دیا جاوے اسکو **باب** مشرکین کے باسنوں سے نفع اُٹھانے کا بیان

[1] ابوموسیٰ اشعری یمن سے مکے میں آکے اور اسلام لائے پھر ہجرت کرکے حبشہ کو گئے۔ اور صحابہ بھی وہاں ہجرت کر گئے تھے۔ جب اُنھوں نے نبی صلعم کے ہجرت کی خبر سنی تو کشتی میں بیٹھکر سب مدینہ کو روانہ ہوئے۔ حضرت صلعم کی خدمت میں پہونچے جس وقت آپ نے خیبر فتح کیا تھا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ حصہ دینا اُنکو اس سبب سے تھا کہ تا

حدثنا زید بن اخزم الطائی ثنا ابو قتیبة ثنا شعبة عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی ثعلبة الخشنی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قدور المجوس قال انقوھا غسلا واطبخوا فیھا ونھی عن کل سبع ذی ناب وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ عن ابی ثعلبة رواہ ابو ادریس الخولانی عن ابی ثعلبة وابو قلابة لم یسمع من ابی ثعلبة انما رواہ عن ابی اسماء عن ابی ثعلبة **حدثنا** ھناد ثنا ابن المبارک عن حیوة بن شریح قال سمعت ربیعة بن یزید الدمشقی یقول اخبرنی ابو ادریس الخولانی عائذ اللہ بن عبید اللہ قال سمعت ابا ثعلبة الخشنی یقول اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا بارض قوم اھل کتاب ناکل فی انیتھم قال ان وجدتم غیر انیتھم فلا تاکلوا فیھا فان لم تجدوا فاغسلوھا وکلوا فیھا ھذا حدیث حسن صحیح **باب فی النفل حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مھدی ثنا سفیان عن عبد الرحمن بن الحارث عن سلیمان بن موسی عن مکحول عن ابی سلام عن ابی امامة عن عبادة بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفل فی البداءة الربع وفی القفول الثلث وفی الباب عن ابن عباس وحبیب بن مسلمة ومعن بن یزید وابن عمر وسلمة بن الاکوع وحدیث عبادة حدیث حسن قد روی ھذا الحدیث عن ابی سلام عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** ھناد ثنا ابن ابی الزناد عن ابیہ عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبة عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنفل سیفہ ذو الفقار یوم بدر وھو الذی رای فیہ الرؤیا یوم احد ھذا حدیث حسن غریب

حدیث کی ہمسے زید بن اخزم طائی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ایوب سے اُسنے روایت کی ابی قلابہ سے اُسنے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہانڈیون مجوس سے فرمایا صاف کرو اُنکو دھونے سے اور کھانا پکاؤ بیچ اُنکے اور منع فرمایا ہر درندے کے کھانے کچلے دانت والے سے۔ اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث غیر اسوجہ سے بھی ابی ثعلبہ سے روایت کیا اسکو ابو ادریس خولانی نے ابی ثعلبہ سے اور ابو قلابہ نے نہین سُنا ابی ثعلبہ سے سوا اسکے نہین کہ روایت کیا اُسکو ابی اسماء سے اُسنے ابی ثعلبہ سے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے حیوۃ بن شریح سے کہا کہ سُنا مین نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے کہتا تھا کہ خبر دی مجکو ابو ادریس خولانی عائذ اللہ بن عبید اللہ نے اُسنے کہا سُنا مین نے ابو ثعلبہ خشنی سے کہتا تھا کہ حاضر ہوا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو عرض کی مین نے کہ یا حضرت تحقیق ہم ہین بیچ زمین قوم اہل کتاب کے۔ کیا کھا دین ہم اُنکے برتنون مین فرمایا اگر پاؤ تم سوا اُن برتنونکے پس نہ کھاؤ اُنکے برتنو مین اور اگر نہ پاؤ سوا اُنکے برتنون کے تو دھوؤ اُنکو اور کھاؤ اُنمین یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** انعام اور زیادہ حصہ دینے کا بیان **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی سفیان نے عبد الرحمن بن حارث سے اُسنے روایت کی سلیمان بن موسیٰ سے اُسنے مکحول سے اُسنے ابی سلام سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے عبادہ بن صامت سے کہا کہ تھے نبی صلعم زیادہ حصہ دیتے چوتھائی[1] وقت ابتدائے جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پھرنے جہاد کے اور اس باب مین ابن عباس اور حبیب ابن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہی اور عبادہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ابی سلام سے اُسنے نبی صلعم کے ایک اصحاب سے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی زناد نے اپنے باپ سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ حضرت صلعم نے حصہ سے زیادہ لی تلوار اپنی[2] کہ نام اُسکا ذوالفقار تھا دن جنگ بدر کے اور وہ تلوار تھی کہ دیکھا تھا نبی صلعم نے خواب مین اُسکو احد کے دن۔ یہ حدیث حسن غریب ہی

[1] یعنی اگر اُٹھتی ایک جماعت لشکر مین سے بیچ ابتدا جنگ کے اور مشغول ہوتے بیچ جنگ دشمنون کے پہلے پہونچنے لشکر سے تو دیتے اُنکو حضرت صلعم چوتھائی مال غنیمت مین سے اور شریک کرتے اُنکو ساتھ تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کے اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت دشمنون کی لڑائی مین مشغول ہوتی تو دیتے اُنکو تہائی مال غنیمت سے اور شریک کرتے اُنکو باقی دو ثلث مین ساتھ تمام لشکر کے اسلیے کہ پھرنے کے وقت جان کا زیادہ خطرہ ہوتا ہی۔ کیونکہ ابتدا مین مدد پہونچتی ہے اور پھرنیکے وقت مدد نہین پہونچتی مگر شاید یہ اسی غنیمت مین سے ہی کہ خاص وہ جماعت لوٹ لاوے نہ اس سے کہ لشکر اکٹھے لوٹ لاوے اور یا کہ اس تمام غنیمت مین سے ہی ۱۲

[2] یعنی نبی صلعم نے اُسکو پسند کر کے حصہ سے زیادہ لیا غنیمت مین سے اور یہ بات سوا حضرت صلعم کے اور کسی کو جائز نہ تھی اور وہ تلوار ابن عتبہ کافر کی تھی کہ بدر کے دن مارا گیا سو آپ نے وہ تلوار حصے سے زیادہ لی۔ اور آپ کے پاس سب لڑائیون مین رہی پھر آپ نے حضرت علی کو بخشدی کہتے ہین کہ اُسکی م

الا نعرفہ من ھذا الوجہ من حدیث ابن ابی الزناد وقد اختلف اھل العلم فی النفل من الخمس فقال مالک بن انس لم یبلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل فی مغازیہ کلھا وقد بلغنی انہ نفل فی بعضھا وانما ذلک علی وجہ الاجتھاد من الامام فی اول المغنم واخرہ قال ابن منصور قلت لاحمد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل اذا فصل بالربع بعد الخمس واذا قفل بالثلث بعد الخمس فقال یخرج الخمس ثم ینفل مما بقی ولا یجاوز ھذا وھذا الحدیث علی ما قال ابن المسیب النفل من الخمس قال اسحق کما قال **باب** ماجاء فیمن قتل قتیلا فلہ سلبہ **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک بن انس عن یحیی بن سعید عن عمر بن کثیر بن افلح عن ابی محمد مولی ابی قتادۃ عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ وفی الحدیث قصۃ **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینۃ عن یحیی بن سعید بھذا الاسناد نحوہ وفی الباب عن عوف بن مالک وخالد بن الولید وانس وسمرۃ وھذا حدیث حسن صحیح وابو محمد ھو نافع مولی ابی قتادۃ والعمل علی ھذا عند بعض اھل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وھو قول الاوزاعی والشافعی واحمد وقال بعض اھل العلم للامام ان یخرج من السلب الخمس وقال الثوری النفل ان یقول الامام من اصاب شیئا فھو لہ ومن قتل قتیلا فلہ سلبہ فھو جائز ولیس فیہ الخمس وقال اسحق السلب للقاتل الا ان یکون شیئا کثیرا فرای الامام ان یخرج منہ الخمس کما فعل عمر بن الخطاب **باب** فی کراھیۃ بیع المغانم حتی تقسم **حدثنا** ھناد ثنا حاتم بن اسمعیل عن جھضم بن عبد اللہ عن محمد بن ابراھیم عن محمد بن زید عن شھر بن حوشب عن ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شراء المغانم حتی تقسم وفی الباب عن ابی ھریرۃ وھذا حدیث غریب

سوا اسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اسکو اسوجہ سے یعنی حدیث ابن زناد سے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ زیادہ حصہ لینے کے خمس سے یعنی انعام خمس میں سے دیا جاوے۔ یا باقی مال غنیمت میں سے دیا جاوے یا کل میں سے۔ سو امام مالک کہتے ہیں کہ نہیں پہونچا مجکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لڑائیوں میں حصہ زیادہ دیا ہو بلکہ بعض لڑائیوں میں آپنے بعض کو زیادہ حصہ دیا۔ اور سوا اسکے نہیں کہ یہ امام کی رائے پر موقوف ہے ابتدا غنیمت میں اور اخیر میں یعنی ہر طرح سے درست ہے کہا ابن منصور نے کہ میں نے امام احمد سے کہا کہ تحقیق حضرت صلعم نے زیادہ حصہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کے پیچھے نکالنے خمس کے۔ اور زیادہ دی تہائی وقت پھرنے کے جہاد سے پیچھے نکالنے خمس کے پس کہا کہ پہلے تمام غنیمت سے پانچواں حصہ نکالا جاوے پھر باقی چار ربع میں سے زیادہ حصہ دے بطور انعام کے۔ یعنی چوتھائی۔ اور نہ تجاوز کیا جاوے اس سے اور یہ حدیث بنا پر اُسکے ہے کہ کہا ابن مسیب نے کہ زیادہ حصہ دینا پانچویں حصہ میں سے ہے کہا اسحاق نے جیسے کہ کہا **باب** جو شخص کہ قتل کرے کسی کافر کو تو اُسی کے لیے ہے اسباب اُسکا **حدیث** کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے یحیی بن سعید سے اُسنے عمر بن کثیر بن افلح سے اُسنے ابی محمد مولی ابی قتادہ سے اُسنے ابی قتادہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص مار ڈالے کسی کافر کو کہ اُسکے لیے شہر گواہ ہو تو اُسی کے لیے ہے اسباب اُسکا اور اس حدیث میں قصہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے یحیی بن سعید سے ساتھ اس اسناد کے مانند اسکے اور اس باب میں عوف بن مالک اور خالد بن ولید اور انس اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو محمد وہی نافع مولی ابی قتادہ ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے اور یہی ہے قول اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض اہل علم نے کہ جائز ہے امام کو یہ کہ نکالے اُس اسباب میں سے پانچواں حصہ اور کہا ثوری نے کہ نفل یہ ہے کہ کہے امام کہ جو شخص کوئی چیز پاوے تو اُسکے لیے ہے اور جو شخص کہ قتل کرے کسی کافر کو تو اُسی کے لیے ہے اسباب اُسکا پس یہ لینا جائز ہے یعنی اگر اور لڑائی سے پہلے یہ بات نہ کہی ہو تو قاتل کو مقتول کا اسباب لینا درست نہیں۔ اور کہا اسحاق نے کہ اسباب مقتول کا قاتل ہی کے لیے ہے۔ مگر یہ کہ اگر ہو بہت چیز تو جائز ہے امام کو یہ کہ نکالے اُس سے پانچواں حصہ جیسے کہ کیا عمر بن خطاب نے **باب** غنیمتوں کو تقسیم سے پہلے بیچنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حاتم بن اسمعیل نے جھضم بن عبد اللہ سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے محمد بن زید سے اُسنے روایت کی شہر بن حوشب سے اُسنے روایت کی ابی سعید خدری سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے خرید کرنے غنیمتوں سے پہلے اس سے کہ تقسیم کیجاویں یعنی بسبب عدم ملکیت کے اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے

لے یہ قول ہے امام احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں کہ اول خمس نکالکر باقی چار ربعوں میں سے زیادہ حصہ دیا جاوے اور ابن مسیب اور شافعی کہتے ہیں کہ امام کے خمس میں سے زیادہ انعام دے

باب ما جاء فی کراهیة وطی الحبالی من السبایا **حدثنا** محمد بن یحیی النیسابوری ثنا ابو عاصم النبیل عن وهب بن ابی خالد
قال حدثتنی ام حبیبة بنت عرباض بن ساریة ان اباها اخبرها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نھی ان توطأ السبایا حتی
یضعن ما فی بطونھن وفی الباب عن رویفع بن ثابت وحدیث عرباض حدیث غریب والعمل علی ھذا عند اھل العلم وقال
الاوزاعی اذا اشتری الرجل الجاریة من السبی وھی حامل فقد روی عن عمر بن الخطاب انہ قال لا توطأ حامل حتی تضع قال
الاوزاعی واما الحرائر فقد مضت السنة فیھن بان امرن بالعدة کل ھذا حدثنی علی بن خشرم قال ثنا عیسی بن یونس
عن الاوزاعی **باب** ما جاء فی طعام المشرکین **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد الطیالسی عن شعبة اخبرنی
سماک بن حرب قال سمعت قبیصة بن ھلب یحدث عن ابیہ قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن طعام النصاری
فقال لا یتخلجن فی صدرک طعام ضارعت فیہ النصرانیة ھذا حدیث حسن قال محمود وقال عبیداللہ بن موسی
عن اسرائیل عن سماک عن قبیصة عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ قال محمود وقال وھب بن جریر
عن شعبة عن سماک عن مری بن قطری عن عدی بن حاتم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ والعمل علی
ھذا عند اھل العلم من الرخصة فی طعام اھل الکتاب **باب** فی کراھیة التفریق بین السبی **حدثنا**
عمر بن حفص بن عمر الشیبانی نا عبداللہ بن وھب اخبرنی حیی عن ابی عبد الرحمٰن الحبلی عن ابی ایوب
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فرق بین والدة وولدھا فرق اللہ بینہ وبین احبتہ

باب بندیوں میں سے حاملہ عورت کے ساتھ صحبت کرنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نیشاپوری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے
ابو عاصم نبیل نے وہب بن ابی خالد سے کہا کہ حدیث کی ہمسے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے یہ کہ خبر دی اُسکو اُسکے باپ نے یہ کہ منع فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحبت کرنے بندیوں سے یہانتک کہ جنیں وہ چیز جو اُنکے پیٹ میں ہے اور اس باب میں رویفع بن ثابت سے بھی
روایت ہے اور عرباض کی حدیث غریب ہے عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے ۔ اور کہا اوزاعی نے کہ جب خریدے کوئی شخص لونڈی کو بندیوں
میں سے اس حال میں کہ وہ حاملہ ہو پس تحقیق روایت کی گئی عمر بن خطاب سے اُسنے کہا کہ نہ صحبت کیجاوے حمل والی عورت سے یہانتک کہ وہ بچہ جنے کہا
اوزاعی نے ولیکن آزاد عورتیں پس گذر چکے سنت بیچ اُنکے کہ حکم کیجاویں ساتھ بیٹھنے عدت کے ۔ یہ سب باتیں علی بن خشرم نے مجھسے بیان کیں کہا
اُسنے حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے اوزاعی سے **باب** مشرکوں کے کھانیکا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے
ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے اُسنے کہا خبر دی مجکو سماک بن حرب نے اُسنے کہا سُنا میں نے قبیصہ بن ہلب سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا کہ پوچھا میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاریٰ کے کھانے سے کہ کھائیں یا نہیں فرمایا کہ نہ آوے بیچ سینے تیرے کے کچھ شک شبہہ کہ مشابہ ہووے تو اُسمیں نصرانیت[1]
کے تئیں یہ حدیث حسن ہے کہا محمود نے اور کہا عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اُسنے سماک سے اُسنے قبیصہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُس نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے کہا محمود نے اور کہا وہب بن جریر نے شعبہ سے اُسنے روایت کی سماک سے اُسنے مری بن قطری سے اُسنے
عدی بن حاتم سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہیں کہ اہل کتاب کا کھانا کھانا درست ہے
باب بندیوں کے درمیان جدائی ڈالنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے عمر بن حفص شیبانی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن
وہب نے اُسنے کہا خبر دی مجکو حیی نے ابی عبد الرحمن حبلی سے اُسنے روایت کی ابی ایوب سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے جو شخص کہ جدائی[2] ڈالے درمیان ماں اور بیٹے اسکے کے جدائی ڈالے گا اللہ درمیان اُسکے اور محبوبوں اُس کے کے

[1] یعنی مشابہ ہوا تو سبب اُسکے اہل ذمہ نصرانیہ کے تئیں کہ وہ پرہیز کرتے ہیں جبکہ واقع ہوتا ہے اُنکے دل میں کہ یہ حرام ہے یا مکروہ ہے ۔ پس حاصل یہ ہے
کہ نہ پرہیز کر اور شک شبہہ میں مت پڑ اور اوپر ملت حنفیہ سہل کے عمل ظاہر پر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیت کے اسلیئے کہ یہ باب نصاریٰ سے ہے ۱۲ع

[2] جدائی ڈالے یعنی ساتھ بیچنے اور ہبہ کے اور سوا اُنکے کے یعنی مثلاً ماں کو بیچڈالے اور اُسکے چھوٹے بیٹے کو رہنے دے یا برعکس اسکے یا ایک کو کسی کے ہاتھ
بیچے اور دوسرے کو دوسرے کے ہاتھ پس جو کوئی جدائی ڈالے گا اسمیں جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ اسمیں اور اسکے محبوبوں میں یعنی اولاد اور ان باپ وغیرہ میں
دن قیامت کے اس موقف میں کہ جمع ہونگے اسمیں احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسرے کی ۔ اور یہ جدائی حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے ۔ مگر یہ کہ بڑا ہو ۔ اور حد بڑے کی

یوم القیمة وفی الباب عن علی وهذا حدیث حسن غریب والعمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم
کرهوا التفریق بین السبی بین الوالدة وولدها وبین الولد والوالد وبین الاخوة **باب** ماجاء فی قتل الاسارٰی
والفداء **حدثنا** ابوعبیدة بن ابی السفر واسمه احمد بن عبد الله الهمدانی ومحمود بن غیلان قالا ثنا ابوداؤد الحفری
ثنا یحیی بن زکریاء بن ابی زائدة عن سفیان بن سعید عن هشام عن ابن سیرین عن عبیدة عن علی ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال ان جبرئیل هبط علیه فقال له خیرهم یعنی اصحابک فی اساری بدر القتل والفداء علی ان یقتل
منهم قابل مثلهم قالوا الفداء ویقتل منا وفی الباب عن ابن مسعود وانس وابی برزة وجبیر بن مطعم هذا حدیث
حسن غریب من حدیث الثوری لانعرفه الا من حدیث ابن ابی زائدة وروی ابواسامة عن هشام عن ابن
سیرین عن عبیدة عن علی عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وروی ابن عون عن ابن سیرین عن عبیدة عن
علی عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا وابوداؤد الحفری اسمه عمر بن سعد **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا ایوب
عن ابی قلابة عن عمه عمران بن حصین ان النبی صلی الله علیه وسلم فدی رجلین من المسلمین برجل من المشرکین هذا
حدیث حسن صحیح وعم ابی قلابة هو ابوالمهلب واسمه عبدالرحمٰن بن عمرو ویقال معاویة بن عمرو وابوقلابة اسمه عبد الله
بن زید الجرمی والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم ان للامام ان یمن علی
من شاء من الاساری ویقتل من شاء منهم ویفدی من شاء واختار بعض اهل العلم القتل علی الفداء وقال الاوزاعی
بلغنی ان هذه الآیة منسوخة قوله تعالی فاما منا بعد واما فداء نسختها فاقتلوهم حیث ثقفتموهم

دن قیامت کے اور اس باب میں حضرت علی سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن غریب ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ مکروہ ہی جُدائی ڈالنی درمیان بندیوں اور ماں اور بیٹوں اُسکے کے اور درمیان بیٹے اور باپ اور بھائیوں کے
باب قیدیوں کے قتل کرنے اور فدیہ لینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابوعبیدہ بن ابی السفر (نام اسکا احمد بن عبداللہ ہمدانی ہے)
اور محمود بن غیلان نے اُن دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد حفری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے
سفیان بن سعید سے اُسنے روایت کی ہشام سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علیؓ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ اُترے جبرئیل مجھپر اور کہا
کہ اختیار دے یاروں اپنے کو بیچ حق قیدیوں بدر کے کہ قتل کریں اُنکو یا فدیہ لیں اس شرط پر کہ قتل کیے جاویں صحابہ میں سے آیندہ سال مثل
انکے یعنی گنتی میں اُنھوں نے کہا کہ ہمکو فدیہ لینا منظور ہی اور قتل کیے جاویں ہم میں سے اور اس باب میں ابن مسعود سے اور انس اور ابی برزہ
اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن غریب ہی حدیث ثوری سے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ابن ابی زائدہ سے اور
روایت کی ابواسامہ نے ہشام سے اُسنے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی
ابن عون نے ابن سیرین سے اُسنے عبیدہ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور ابوداؤد حفری نام اُسکا عمر بن سعد ہی
حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابی قلابہ سے اُسنے روایت کی
اپنے چچا عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلا دیے دو مرد مسلمان بدلے ایک مرد مشرک کے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور
ابی قلابہ کا چچا ابوالمہلب ہی جسکا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہی اور کہا جاتا ہی معویہ بن عمرو اور ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جرمی ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک
اکثر اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں جائز ہی امام کو یہ کہ احسان کرے جس شخص پر کہ چاہے قیدیوں میں سے اور قتل کرے جسکو چاہے
اُنمیں سے اور بدلہ لے یعنے مال لیکر چھوڑ دے جسکو چاہے اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بدلا لینے پر قتل مقدم ہی اور کہا اوزاعی نے کہ پہونچی مجکو یہ بات کہ یہ
آیت منسوخ ہی پس یا تو احسان کرنا ہی بعد اسکے اور یا بدلا لینا منسوخ کیا اسکو اس آیت نے کہ قتل کرو اُنکو جس جگہ پاؤ تم ان کو یعنے کافروں کو

لے یعنی مال لیکر چھوڑ دیں۔ جنگ بدر کے دن ستر کافر قریش میں سے مارے گئے اور ستر قید کرکے لائے حضرت صلعم کے پاس حضرت نے مشورہ کیا اُنکے مقدمہ میں بعض
صحاب نے کہا کہ مال لیکر اُن کو چھوڑ دیجیے شاید کہ مسلمان ہو جاویں حضرت عمر نے کہا کہ اُنکی گردن ماریے کہ یہ سب کفر کے پیشوا ہیں۔ پس حضرت صلعم نے اصحاب کو اختیار دیا
ایک چیز کو دونوں میں سے اختیار کرو قتل یا فدیہ۔ لیکن فدیہ باین شرط کہ مارے جاویں تم میں سے ستر آدمی سال آیندہ کو اور فتح کافروں کی ہوگی سو صحابہ نے م

حدثنا بذلك هناد ثنا ابن المبارك عن الاوزاعي قال اسحٰق بن منصور قلت لاحمد اذا اسر الاسير يقتل او يفادى احب
اليك قال ان قدروا ان يفادوا فليس به باس وان قتل فما اعلم به باسا قال اسحٰق الاثخان احب الي الا ان يكون معروفا فاطمع
به الكثير **باب** ما جاء في النهي عن قتل النساء والصبيان **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن نافع عن ابن عمر اخبره ان امرأة وجدت
في بعض مغازي رسول الله صلى الله عليه وسلم مقتولة فانكر رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك ونهى عن قتل النساء
والصبيان وفي الباب عن بريدة ورباح ويقال رياح بن الربيع والاسود بن سريع وابن عباس والصعب بن جثامة هذا
حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم كرهوا قتل النساء
والولدان وهو قول سفيان الثوري والشافعي ورخص بعض اهل العلم في البيات وقتل النساء فيهم والولدان وهو
قول احمد واسحٰق ورخصا في البيات **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبيد الله
بن عبد الله عن ابن عباس قال اخبرني الصعب بن جثامة قال قلت يا رسول الله ان خيلنا اوطئت من نساء المشركين واولادهم
قال هم من آبائهم هذا حديث حسن صحيح **باب** **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن بكير بن عبد الله عن سليمان بن يسار عن ابي هريرة
قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعث فقال ان وجدتم فلانا وفلانا لرجلين من قريش فاحرقوهما بالنار ثم قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم حين اردنا الخروج اني كنت امرتكم ان تحرقوا فلانا وفلانا بالنار وان النار لا يعذب بها الا الله فان وجدتموهما
فاقتلوهما وفي الباب عن ابن عباس وحمزة بن عمرو الاسلمي حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم

حدیث کی ہمسے ساتھ اُسکے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اوزاعی سے کہا اسحٰق بن منصور نے کہا مینے احمد سے کہ جب پکڑا جاوے
قیدی تو قتل کیا جاوے یا بدلہ لیا جاوے - کیا بہت پیارا ہی تجکو کہا کہ اگر قادر ہوں بدلا لینے پر تو کچھ ڈر نہیں ہے اور اگر قتل کیا جاوے تو اسمین بھی کچھ ڈر
نہیں ہی اور کہا اسحاق نے کہ خون بہانا بہت محبوب ہی مجکو مگر یہ کہ ہو موافق دستور کے پس امید کرتا ہوں مین اس سے ثواب کثیر کی **باب** عورتوں
اور لڑکوں کو قتل کرنا منع ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے ابن عمر سے خبر دی اُسکو کہ تحقیق ایک عورت
پائی گئی بیچ بعض لڑائیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتولہ سو انکار کیا نبی صلعم نے اس سے اور منع فرمایا قتل کرنے سے عورتوں اور لڑکوں کے اور اس
باب مین بریدہ اور رباح بن ربیع اور اسود بن سریع اور ابن عباس اور صعب[ع] ابن جثامہ سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی
نزدیک بعض اہل علم کے نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہین کہ عورتوں اور بچوں کا قتل کرنا منع ہی اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور شافعی کا اور
بعض اہل علم کہتے ہین کہ شبخون کرنا اور عورتوں[ف] اور بچوں کا اسمین قتل ہونا درست ہی یعنی اگر شبخون کی حالت مین عورتین اور بچے مارے جاوین
تو درست ہی اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق کا اور اجازت دی اُنھوں نے شبخون کرنیمین **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ خبر دی مجکو صعب بن جثامہ نے کہ کہا مینے
یا حضرت ہمارے گھوڑے دونے مشرکین کی عورتوں اور اولاد کو روند ڈالا فرمایا وہ تابع ہین اپنے باپوں کے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** **حدیث**
کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے بکیر بن عبد اللہ سے اُسنے روایت کی سلیمان بن یسار سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ بھیجا ہمکو نبی صلعم نے
ایک جماعت مین اور فرمایا کہ اگر پاؤ تم فلانے اور فلانے کو واسطے دو مردونکے قریش مین سے تو جلادو اُنکو آگ سے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبکہ ارادہ کیا ہمنے نکلنے کا کہ تحقیق مینے حکم کیا تھا تمکو کہ جلاؤ تم فلانے اور فلانے کو اور نہیں عذاب کرتا ساتھ آگ کے مگر اللہ پس اگر پاؤ تم اُنکو قتل کر ڈالو
اُنکو اور اس باب مین ابن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہی - اور ابوہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی حدیث پر ہی نزدیک اہل علم کے

ف یعنی عورتوں اور لڑکوں کو جہاد مین قصداً قتل نہ کیجیے اگر شبخون کی حالت مین مارے جاوین تو کچھ مضائقہ نہیں کہ یہ بھی کافر ہین مانند بڑے مردوں کے حکم
قتل مین بسبب نہ امتیاز ہونے اُنکے کے بڑے مردوں لڑنے والوں سے ۱۲ ع۲ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ مشرکین کے لڑکوں مین اختلاف ہی کہ وہ
بہشت مین جاوینگے یا دوزخ مین سو بعضے کہتے ہین کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ مین جاوینگے اور بعضے کہتے ہین کہ بہشت مین جاوینگے - اور یہی ہی قول صحیح
جسکی طرف اہل تحقیق گئے ہین - اور بعضے نے اُن مین توقف کیا ہی - ع۳ صعب بن جثامہ لیثی بفتح صاد مہملہ و سکون عین مہملہ و فتح جیم و تشدید مثلثہ - آپ صحابی ہین - بقول
بعض صدیق اکبر کی خلافت مین آپ کی وفات ہوئی لیکن صحیح یہ ہی کہ حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے ۱۲

وقد ذکر محمد بن اسحٰق بین سلیمان بن یسار وبین ابی ہریرۃ رجلا فی ہذا الحدیث وروی غیر واحد مثل
روایۃ اللیث وحدیث اللیث بن سعد اشبہ واصح **باب ما جاء فی الغلول حدثنا** قتیبۃ ثنا ابو عوانۃ عن
قتادۃ عن سالم بن ابی الجعد عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وہو بریٔ من الکبر
والغلول والدین دخل الجنۃ وفی الباب عن ابی ہریرۃ وزید بن خالد الجہنی **حدثنا** محمد بن بشار ثنا
ابن ابی عدی عن سعید عن قتادۃ عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحۃ عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من فارق الروح الجسد وہو بریٔ من ثلاث الکنز والغلول والدین دخل الجنۃ ہکذا قال
سعید الکنز وقال ابو عوانۃ فی حدیثہ الکبر ولم یذکر فیہ عن معدان وروایۃ سعید اصح **حدثنا**
الحسن بن علی ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا عکرمۃ بن عمار ثنا سماک ابو زمیل الحنفی قال سمعت
ابن عباس یقول ثنی عمر بن الخطاب قال قیل یا رسول اللہ ان فلانا قد استشہد قال کلا قد رایتہ فی النار بعباءۃ
قد غلہا قال قم یا عمر فناد انہ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون ثلاثا ہذا حدیث حسن صحیح غریب **باب ما جاء فی خروج النساء
فی الحرب حدثنا** بشر بن ہلال الصواف ثنا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ثابت عن انس قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بام سلیم ونسوۃ معہا من الانصار یسقین الماء ویداوین الجرحی وفی الباب عن الربیع
بنت معوذ وہذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی قبول ہدایا المشرکین حدثنا** علی بن سعید الکندی
ثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن اسرائیل عن ثویر عن ابیہ عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور محمد ابن اسحاق نے سلیمان بن یسار اور ابوہریرہ کے درمیان ایک مرد کا ذکر کیا اور اکثر نے مثل روایت لیث کے ذکر کیا ہے لیکن حدیث لیث
کی بہت صحیح ہے **باب** مال غنیمت میں خیانت کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُسنے
روایت کی سالم بن ابی الجعد سے اُسنے ثوبان سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مرے اس حال میں کہ پاک ہو کبر سے اور خیانت
کرنے سے مال غنیمت میں اور قرض سے تو داخل ہوگا بہشت میں اور اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے بھی روایت ہے
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید سے اُسنے قتادہ سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے اُسنے
معدان بن ابی طلحہ سے اُسنے ثوبان سے کہا کہ حضرت صلعم نے فرمایا جو شخص کہ جدا ہو روح اسکی جسم سے اس حال میں کہ پاک ہو خزانے سے کہ
اُسکی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو اور خیانت کرنے سے مال غنیمت میں اور قرض سے تو داخل ہوگا بہشت میں۔ ایسا ہی کہا سعید نے کنز اور ذکر کیا ابو عوانہ
نے اپنی حدیث میں کبر کو اور نہیں ذکر کیا گیا اُسمیں معدان سے اور روایت سعید کی زیادہ صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سماک[ع] ابو زمیل حنفی نے اُسنے کہا سُنا
مین نے ابن عباس سے کہتے تھے مجکو عمر فاروق نے کہا کہ کہا گیا یا حضرت فلان شخص شہید کیا گیا فرمایا ہرگز نہیں تحقیق مین نے دیکھا اُسکو آگ مین
بدلے ایک کملی کے کہ خیانت کیا تھا اُسکو مال غنیمت مین سے فرمایا کھڑا ہو اے عمر اور پکار دے تو لوگو نمین کہ نہیں داخل ہونگے بہشت مین مگر ایماندار
(تین مرتبہ) یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** عورتوں کا لڑائی مین نکلنا **حدیث** کی ہمسے بشر بن ہلال صواف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
جعفر بن سلیمان ضبعی نے ثابت سے اُسنے روایت کی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ مین[ل] لیجاتے ام سلیم کو اور کتنی عورتونکو انصار سے
ساتھ اُسکے یعنی مع اصحاب کے پانی پلاتیں یہ عورتیں غازیوں کو اور دوا کرتیں زخمیوں کی اور اس باب مین ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے اور
یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا درست ہے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے علی بن سعید کندی نے اُسنے کہا حدیث کی
ہمسے عبد الرحیم بن سلیمان نے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ثویر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

[ل] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد مین لے جانا عورتون کا واسطے مصلحت پانی پلانے اور دوا کرنے کے جائز ہے اور اگر صحبت کے واسطے لیجاوے تو
لونڈی بہتر ہے آزاد سے ۱۲ ح ع [ع] قولہ سماک۔ آپ کی کنیت ابو زمیل ہے بزاء معجمہ اور نام سماک بن الولید حنفی یمامی کوفی۔ انکی روایت مین کوئی
مضائقہ نہیں شمار انکا تیسرے طبقہ مین ہے ۱۲ کذا فی التقریب۔

ان كسرى اهدى له فقبل وان الملوك اهدوا اليه فقبل منهم وفى الباب عن جابر وهذا حديث حسن غريب وثوير هو ابن ابى فاختة اسمه سعيد بن علاقة وثوير يكنى ابا جهم حدثنا محمد بن بشار ثنا ابو داؤد عن عمران القطان عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن عياض بن حمار انه اهدى للنبى صلى الله عليه وسلم هدية له او ناقة فقال النبى صلى الله عليه وسلم اسلمت فقال لا قال فانى نهيت عن زبد المشركين قال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله انى نهيت عن زبد المشركين يعنى هداياهم وقد روى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كان يقبل من المشركين هداياهم وذكر فى هذا الحديث الكراهية واحتمل ان يكون هذا بعد ما كان يقبل منهم ثم نهى عن هداياهم **باب** ما جاء فى سجدة الشكر حدثنا محمد بن المثنى ثنا ابو عاصم ثنا بكار بن عبد العزيز بن ابى بكرة عن ابيه عن ابى بكرة ان النبى صلى الله عليه وسلم اتاه امر فسر به فخر ساجدا هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث بكار بن عبد العزيز والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم راوا سجدة الشكر **باب** ما جاء فى امان المرأة والعبد حدثنا يحيى بن اكثم ثنا عبد العزيز بن ابى حازم عن كثير بن زيد عن وليد بن رباح عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ان المرأة لتأخذ للقوم يعنى تجير على المسلمين وفى الباب عن ام هانى وهذا حديث حسن غريب حدثنا ابو الوليد الدمشقى ثنا الوليد بن مسلم قال اخبرنى ابن ابى ذئب عن سعيد المقبرى عن ابى مرة مولى عقيل بن ابى طالب عن ام هانى انها قالت اجرت رجلين من احمائى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امنا من امنت هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم اجازوا امان المرأة والعبد وهو قول احمد واسحق اجازا امان المرأة والعبد

تحقیق کسریٰ نے ہدیہ بھیجا آپکو سو قبول کیا آپ نے اور بادشاہوں نے ہدیے بھیجے آپکو سو قبول کیے آپنے اُنسے اور اس باب مین جابر سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن غریب ہی اور ثویر وہ ابن ابی فاختہ ہی نام اُسکا سعید بن علاقہ ہی اور ثویر کی کنیت ابی جہم ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے عمران قطان سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے اُسنے عیاض بن حمار سے کہ اُسنے ہدیہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اُونٹنی سو حضرت صلعم نے فرمایا کیا اسلام لایا تو اُسنے کہا نہین فرمایا پس مین منع کیا گیا ہون ہدیہ مشرکین سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور معنی آپ کے قول زبد المشرکین کے یہ ہین کہ ہدیون سے ہدیہ مشرکین کا مراد ہی اور تحقیق روایت کی گئی نبی صلعم سے یہ کہ آپ مشرکین کے ہدیہ قبول کرتے اور ذکر کی گئی ہی اس حدیث مین کراہیت اور احتمال ہی کہ ہو یہ نہی پیچھے اُسکے کہ تھے قبول کرتے اُنسے ہدیہ پھر منع کیا ہدیے اُنکے سے **باب** سجدۂ شکر کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بکار بن عبد العزیز بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ابی بکرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی خبر آئی پس خوش ہوے ساتھ اُسکے سو گر پڑے سجدے مین۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسوجہ سے یعنی حدیث بکار بن عبد العزیز سے اور عمل اسیپر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے کہتے ہین کہ سجدہ شکر کا ثابت ہی **باب** عورت اور غلام کو پناہ دینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن اکثم نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے کثیر بن زید سے اُسنے روایت کی ولید بن رباح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ایک عورت البتہ پکڑتی ہی امان[1] واسطے قوم کے یعنی پناہ دیتی ہی مسلمانون کو اور اس باب مین ام ہانی سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن غریب ہی **حدیث** کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا خبر دی مجکو ابن ابی ذئب نے سعید مقبری سے اُسنے روایت کی ابی مرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالب سے اُسنے ام ہانی سے کہا کہ پناہ دی مین نے دو شخصون کو کہ ناتے دار تھے میرے خاوند کے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی ہمنے اس شخص کو کہ امان دی تو نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ عورت کو پناہ دینی جائز ہی اور یہی ہی قول احمد اور اسحاق رحمہما اللہ کا کہ عورت اور غلام کی امان دینی جائز ہے یعنے مسلمانون کو جائز نہین توڑنا اُسکا

[1] یعنی اگر کوئی مسلمان عورت امان دے ایک قوم کافر کو تو لازم ہی سب مسلمانون کو کہ امان دین اُنکو اور توڑین نہین اُسکو ۱۲ لمعات اور بعضے کہتے ہین کہ یہ نہی منسوخ ہی اور بعضے کہتے ہین کہ آپ نے اسواسطے ہدیہ رد کیا کہ باعث ہون اُسکو قبول کرنے پر یا یہ ہدیہ مشرک کا تھا۔ اور جنکا ہدیہ قبول کیا وہ اہل کتاب تھے ۱۲ مجمع البحار

وقد روی عن عمر بن الخطاب انہ اجاز امان العبد وابو مرۃ مولی عقیل بن ابی طالب ویقال لہ ایضا مولی ام ہانی
واسمہ یزید وروی عن علی بن ابی طالب وعبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذمۃ المسلمین واحدۃ
یسعی بہا ادناہم ومعنی ہذا عند اہل العلم ان من اعطی الامان من المسلمین فہو جائز علی کلہم **باب**
ماجاء فی الغدر **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داود انبانا شعبۃ قال اخبرنی ابو الفیض قال سمعت سلیم بن عامر
یقول کان بین معاویۃ وبین اہل الروم عہد وکان یسیر فی بلادہم حتی اذا انقضی العہد اغار علیہم فاذا رجل علی
دابۃ او علی فرس وہو یقول اللہ اکبر وفاء لا غدر واذا ہو عمرو بن عبسۃ فسالہ معاویۃ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان بینہ وبین قوم عہد فلا یحلن عہدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیہم
علی سواء قال فرجع معاویۃ بالناس ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ان لکل غادر لواء یوم القیمۃ **حدثنا**
احمد بن منیع ثنا اسمعیل بن ابراہیم قال ثنی صخر بن جویریۃ عن نافع عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ان الغادر ینصب لہ لواء یوم القیمۃ وفی الباب عن علی وعبد اللہ بن مسعود وابی سعید الخدری وانس
وہذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی النزول علی الحکم **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر انہ قال رمی
یوم الاحزاب سعد بن معاذ فقطعوا اکحلہ او ابجلہ فحسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنار فانتفخت یدہ

اور روایت ہی عمر بن خطاب سے کہ اُسنے جائز رکھی امان غلام کی۔ اور ابو مرہ غلام آزاد کیا ہوا عقیل بن ابی طالب کا ہی اور اُسکو ام ہانی کا
غلام بھی کہتے ہین اور نام اُسکا یزید ہی اور حضرت علی اور عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذمہ اور عہد
مسلمانون کا ایک ہی اور سعی اور کوشش کرتا ہی ساتھ ذمہ اُنکے کے ادنی اُنکا۔ اور معنے اس حدیث کا نزدیک اہل علم کے یہ ہی
کہ جو شخص کہ پناہ دے[1] مسلمانون مین سے کسی کافر کو تو امان اُسکی جائز ہی سب مسلمانون پر **باب** عہد توڑنے کا بیان **حدیث** کی
ہم سے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابو الفیض سے اُسنے کہا کہ سُنا مین نے
سلیم بن عامر سے کہتے تھے کہ تھا درمیان معاویہ اور رومیون کے عہد اور صلح کہ ایک وقت معلوم تک آپس مین لڑین نہین اور تھے معاویہ
سیر کرتے طرف شہرون اُنکے کے تاکہ جسوقت پورا ہو وہ عہد اور گذرے وہ وقت کہ عہد اُسوقت تک کیا تھا غارت کرین اُنپر یعنی
اچانک اُنپر جا پڑین اور لوٹین اور اگر اپنے مکان مین بیٹھے رہتے اور اُسوقت جاتے تو وہ خبردار ہوجاتے سو اچانک آیا ایک شخص سوار
چارپائے پر یا گھوڑے پر اس حال مین کہ کہتا تھا وہ اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہی کہ وفا ے عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پھرتے ہو
ایام صلح مین دشمنون کے شہرون کی طرف داخل غدر مین ہی نہ وفا پس دیکھا لوگون نے تو ناگاہ وہ تھا عمرو بن عبسہ صحابی سو پوچھا اُس سے
معاویہ نے اس بات کو یعنی یہ کہ پھرنا ہمارا یہان غدر کیون ہی پس کہا عمرو نے کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کہ ہو درمیان
اُسکے اور درمیان کسی قوم کے عہد پس نہ توڑے عہد کو اور نہ باندھے[2] اُسکو یہانتک کہ گذرے مدت عہد کی یا توڑے عہد طرف اُنکی
اوپر برابری کے یعنی آگاہ کردے اُنکو اور کہدے کہ صلح جو ہم مین اور تم مین تھی اب نہ رہی اب ہم اور تم برابر ہین نقض عہد کے علم
مین کہا سلیم نے پس پھرے معاویہ ساتھ لوگون کے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** ہر عہد توڑنیوالے کے لیے نشان عہد شکنی کا ہوگا دن قیامت کے
حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی مجکو صخر بن جویریہ نے نافع سے اُسنے روایت کی
ابن عمر سے کہا سُنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ کھڑا کیا جاویگا واسطے فریبی اور عہد شکن کے نشان عہد شکنی کا دن قیامت کے اور اس باب مین
علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری اور انس سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** حکم پر اُترنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے
قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے کہا کہ تیر مارے گئے جنگ احزاب کے دن سعد بن معاذ سو
کاٹا رگ اکحل اُسکی کو کہ وسط بازو مین ہی۔ سو داغا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آگ کے یعنی خون بند کرنیکے لیے سو سوج گیا ہاتھ اُنکا

[1] یعنی اگر ایک ادنی مسلمان مانند عورت یا غلام کے کسی کافر کو امن دے تو چاہیے کہ اُسکو سب مسلمان امن دین اور اُس کے عہد کو نہ توڑین
[2] یعنی عہد کو متغیر نکرے کسی طرح اس کلام سے مراد ہی نہ تغیر کرنا عہد کا ورنہ شد عہد کہ معنے باندھنے اور محکم کرنے کے ہی محمود ہے

فترکه فتورم الدم فحسمه اخری فانتفخت یده فلما رای ذلک قال اللهم لا تخرج نفسی حتی تقر عینی من بنی قریظة فاستمسک عرقه فما قطر قطرة حتی نزلوا علی حکم سعد بن معاذ فارسل الیه فحکم ان یقتل رجالهم ویستحیی نساءهم یستعین بهن المسلمون فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اصبت حکم الله فیهم وکانوا اربعمائة فلما فرغ من قتلهم انفتق عرقه فمات وفی الباب عن ابی سعید وعطیة القرظی وهذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو الولید الدمشقی ثنا الولید بن مسلم عن سعید بن بشیر عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اقتلوا شیوخ المشرکین واستحیوا شرخهم والشرخ الغلمان الذین لم ینبتوا هذا حدیث حسن صحیح غریب ورواه حجاج بن ارطاة عن قتادة نحوه **حدثنا** هناد ثنا وکیع عن سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن عطیة القرظی قال عرضنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم قریظة فکان من انبت قتل ومن لم ینبت خلی سبیله فکنت فیمن لم ینبت فخلی سبیلی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند بعض اهل العلم انهم یرون الانبات بلوغا ان لم یعرف احتلامه ولا سنه وهو قول احمد واسحق **باب** ما جاء فی الحلف **حدثنا** حمید بن مسعدة ثنا یزید بن زریع ثنا حسین المعلم عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی خطبته اوفوا بحلف الجاهلیة فانه لا یزیده یعنی الاسلام الا شدة ولا تحدثوا حلفا فی الاسلام وفی الباب عن عبد الرحمن بن عوف وام سلمة وجبیر بن مطعم وابی هریرة وابن عباس وقیس بن عاصم

پس نکلا اس سے خون پس داغا اسکو دوسری بار پس سوج گیا ہاتھ اُنکا سو جب دیکھا سعد نے اُسکو یعنی خون کے بند ہونے کو تو کہا الٰہی نہ نکال جان میری یہانتک کہ ٹھنڈی کرے تو آنکھ میری بنی قریظہ سے یعنی وہ سب ہلاک ہو جاوین تو مین بہت خوش ہون سو بند ہو گئی رگ اُنکی اور نہ گرا اس سے ایک قطرہ لہو کا یہانتک کہ اُترے بنی قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کے سو بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو واسطے بلانے اُنکے کے پس آئے سعد اور حکم کیا یہ کہ مارے جاوین مرد اُنکے اور زندہ رکھی جاوین عورتین اُنکی اور بندی کیجاوین کہ مدد لین اُنسے مسلمان یعنی فائدہ اُٹھاوین اُنسے سو نبی صلعم نے فرمایا کہ پہونچا تو حکم اللہ کو بیچ اُنکے یعنی ایسا حکم کیا تو نے کہ اللہ راضی ہوا اُس سے اور تھے چار سو آدمی پس جب فارغ ہوئے قتل اُنکے سے تو کھل گئی رگ اُنکی اور جاری ہوا اُس سے خون پس مر گئے اُس خون سے اور اس باب مین ابی سعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو الولید دمشقی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے سعید بن بشیر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے حسن سے اُسنے سمرہ بن جندب سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا قتل کرو تم مشرکین بڑی عمر والے کو اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والے کو یعنی لڑکے اُنکے کو اور شرخ وہ لڑکے ہین جنکے زیر ناف کے بال نہ جمے ہون یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور روایت کیا اُسکو حجاج بن ارطاة نے قتادہ سے مانند اسکے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عطیہ قرظی سے کہا کہ پیش کیے گئے ہم آگے نبی صلعم کے دن جنگ بنی قریظہ کے پس جس کسی کے جمے ہوئے تھے بال یعنی زیر ناف کے تو قتل کرتے اُسکو اسلیے کہ یہ علامت بلوغ کی ہے پس گنا جاتا لڑنے والون سے اور جسکے نہ جمے ہوتے بال پس چھوڑ دیتے اُسکو اور تھا مین اُنہین سے کہ نہ جمے تھے بال اُنکے سو چھوڑ دیا مجکو اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اسپر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہین کہ بالونکا جمنا[1] بالغ ہونا ہے اگر نہ پہچانا جاوے احتلام اُسکا اور نہ عمر اُسکی اور یہی ہے قول احمد اور اسحاق کا **باب** عہد اور قسم کا پورا کرنا **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے اُس نے کہا حدیث کی ہمسے حسین معلم نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ مین پوری کرو جاہلیت[2] کی قسم کو پس تحقیق وہ نہین زیادہ کرتا اُس کو یعنے اسلام زیادہ نہین کرتا اُس قسم مین مگر قوۃ کو اور نہ پیدا کرو تم قسم کو بیچ اسلام کے اور اس باب مین عبد الرحمن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور قیس بن عاصم سے بھی روایت ہے

[1] کہا تورپشتی نے کہ گردانا گیا جمنا بالونکا علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کے اسلیے کہ اگر پوچھے جاتے احتلام سے یا سن عمر سے تو سچ نہ کہتے واسطے خوف قتل کے ۱۲

[2] پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد اور قسمین کہ زمانہ جاہلیت مین اوپر مدد کرنے کے آپس مین بموجب آیت اوفوا بالعقود کے اور مراد وہ قسمین ہین کہ زیان نہ رکھین اور جو قسمین کہ ایام جاہلیت مین قتل کرنے پر واقع ہوئین اُنکا پورا کرنا درست نہین موافق اس حدیث کے اور جو کہ ہون جاہلیت مین اوپر مدد کرنے مظلوم کے اور صلہ رحم کے اور مانند اُنکے کے پس اسلام اُنکا مدد کرنیوالا ہے

[illegible]

هذا حديث حسن صحيح **باب** فى اخذ الجزية من المجوسى **حدثنا** احمد بن منيع ثنا ابو معاوية ثنا الحجاج بن ارطاة عن عمرو بن دينار عن بجالة بن عبدة قال كنت كاتب الجزء بن معاوية على مناذر فجاءنا كتاب عمر انظر مجوس من قبلك فخذ منهم الجزية فان عبد الرحمن بن عوف اخبرنى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ الجزية من مجوس هجر هذا حديث حسن **حدثنا** ابن ابى عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن بجالة ان عمر كان لا يأخذ الجزية من المجوس حتى اخبره عبد الرحمن بن عوف ان النبى صلى الله عليه وسلم اخذ الجزية من مجوس هجر وفى الحديث كلام اكثر من هذا هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ما يحل من اموال اهل الذمة **حدثنا** قتيبة ثنا ابن لهيعة عن يزيد بن ابى حبيب عن ابى الخير عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله انا نمر بقوم فلاهم يضيفونا ولاهم يؤدون ما لنا عليهم من الحق ولا نحن ناخذ منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابوا الا ان تاخذوا كرها فخذوا هذا حديث حسن وقد رواه الليث بن سعد عن يزيد بن ابى حبيب ايضا وانما معنى هذا الحديث انهم كانوا يخرجون فى الغزو فيمرون بقوم ولا يجدون من الطعام ما يشترون بالثمن فقال النبى صلى الله عليه وسلم ان ابوا ان يبيعوا الا ان تاخذوا كرها فخذوا هكذا اروى فى بعض الحديث مفسرا وقد روى عن عمر بن الخطاب انه كان يامر بنحو هذا **باب** ما جاء فى الهجرة **حدثنا** احمد بن عبدة الضبى ثنا زياد بن عبد الله ثنا منصور بن معتمر عن مجاهد عن طاؤس عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة

یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** مجوس سے جزیہ[۱] لینے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اُس نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی بجالہ ابن عبدہ سے کہا کہ تھا مین منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تھا احنف کا اوپر مناذر کے پس آیا ہمارے پاس خط حضرت عمرؓ کا کہ مضمون اُسکا یہ تھا کہ دیکھو مجوس کو جو آگے تیرے ہین سو لے اُنسے جزیہ اسلیے کہ تحقیق عبدالرحمن بن عوف نے خبر دی مجکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ ہجر کے مجوسیوں سے یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی بجالہ سے کہا کہ نہ لیتے تھے حضرت عمرؓ جزیہ مجوس سے یہانتک کہ خبر دی اُنکو عبدالرحمن بن عوف نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس ہجر سے اور اس حدیث مین کلام اکثر ہی اس سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اہل ذمہ کا مال حلال نہین یعنی اُسکا لینا درست نہین **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے ابی الخیر سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا کہ عرض کی مین نے کہ یا حضرت تحقیق ہم گذرتے ہین ایک قوم[۲] پر یعنی وقت نکلنے کے جہاد کے لیے پس نہ وہ مہمانی کرتے ہمین ہماری اور نہ دیتے ہین وہ چیز کہ واسطے ہمارے ہی اُنپر حق سے یعنی حق اسلام کہ وہ خبر گیری کرنی اور مدد کرنی ہی ساتھ دینے قرض اور مانند اُسکے کے اور نہ خود لیتے ہین ہم اُنسے یعنی زبردستی پس حاصل ہوتا ہی ہمکو بسبب اضطرار کے ضرر عظیم سو نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر انکار کرین وہ یعنی ضیافت کرنے اور بیچنے سے نقد یا قرض مگر یہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی یہ حدیث حسن ہی اور تحقیق روایت کیا اسکو لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی اور سوا اسکے نہین کہ معنی اس حدیث کے یہ ہین کہ تھے وہ نکلتے جہاد مین سو گذرتے ایک قوم پر اور نہ پاتے کھانے سے وہ چیز کہ خریدین ساتھ مول کے پس حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر انکار کرین وہ بیچنے سے مگر یہ کہ لو زبردستی تو لو اسیطرح روایت کی گئی ہی بعض حدیثون مین ساتھ تفسیر کے اور عمر فاروق سے مروی ہی کہ تھے وہ حکم کرتے مانند اسکے **باب** ہجرت کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن عبداللہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے منصور بن معتمر نے مجاہد سے اُسنے طاؤس سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا دن فتح مکہ کے

[۱] جزیہ اُس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے ذمی سے یہ مشتق ہے جزا سے بمعنے بدلے کے اسلیے کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہوا اسکے ترک اسلام کا اور باقی رہنے کا کفر پر اور جمہور علما اتفاق رکھتے ہین اوپر لینے جزیہ کے مجوس سے اور حنفیہ کے نزدیک عجم کے بت پرستون سے بھی لیا جاوے اور شافعی کو اسمین اختلاف ہی اور حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین چار درہم دے اور اوسط درجہ والے پر چوبیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین دو درہم دے اور فقیر مزدوری کرنے والے پر بارہ درہم کہ ہر مہینے مین ایک درہم دے ۱۲ ح ع [۲] یہ لوگ ذمی تھے اور شرط کی گئی تھی اُن سے کہ جو مسلمان جہاد کے لیے جاتا ہوا اُن کے ہان گذرے اُس کی ضیافت کرین پس جو مسلمان اُنکے ہان پہونچتے نہ وہ ضیافت کرتے ہم

لا ھجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد و نیۃ واذا استنفرتم فانفروا و فی الباب عن ابی سعید و عبد اللہ بن عمرو و عبد اللہ بن حبشی وھذا
حدیث حسن صحیح وقد رواہ سفیان الثوری عن منصور بن المعتمر نحو ھذا **باب** ما جاء فی بیعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حدثنا سعید بن یحیی بن سعید الاموی ثنا عیسی بن یونس عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن
جابر بن عبد اللہ فی قولہ تعالی لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ قال جابر بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی ان لا نفر ولم نبایعہ علی الموت و فی الباب عن سلمۃ بن الاکوع وابن عمر و عبادۃ و جریر بن عبد اللہ وقد روی
ھذا الحدیث عن عیسی بن یونس عن الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر قال قال جابر بن عبد اللہ ولم یذکر فیہ ابو سلمۃ
حدثنا قتیبۃ ثنا حاتم بن اسمعیل عن یزید بن ابی عبید قال قلت لسلمۃ بن الاکوع علی ای شیء بایعتم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ قال علی الموت ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن
عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال کنا نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فیقول لنا فیما استطعتم
ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** احمد بن منیع ثنا سفیان بن عیینۃ عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ قال لم
نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الموت انما بایعناہ علی ان لا نفر ھذا حدیث حسن صحیح ومعنی کلا الحدیثین
صحیح قد بایعہ قوم من اصحابہ علی الموت وانما قالوا لا نزال بین یدیک ما لم نقتل وبایعہ اخرون
فقالوا لا نفر **باب** فی نکث البیعۃ **حدثنا** ابو عمار ثنا وکیع عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ

نہیں[ل] فرض ہی ہجرت بعد فتح مکہ کے ولیکن جہاد اور نیت ہی یعنی ہر کام میں نیکی کی نیت کرنی اور جہاد کرنے سے ہجرت کا ثواب حاصل ہوتا ہی اور جسوقت کہ
بلائے جاؤ تم یعنی جہاد کے لیے پس نکلو بنا بر امر فرض ہو نیکے اور اس باب میں ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن حبشی سے بھی روایت ہی
یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کیا اُسکو سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے مانند اسکے **باب** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا بیان
حدیث کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید اموی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے اُسنے اوزاعی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے
ابی سلمہ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے بیچ تفسیر اس آیت کے کہ تحقیق اللہ خوش ہوا ایمان والونسے جبکہ ہاتھ ملانے لگے تجھسے اُس درخت کے
نیچے کہا جابر نے بیعت لی ہمسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ بھاگیں گے ہم لڑائی سے اور نہ بیعت کی ہمنے آپ سے موت پر اور اس باب میں سلمہ بن
اکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہی اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث عیسی بن یونس سے اُسنے اوزاعی سے اُسنے یحیی
بن ابی کثیر سے اُسنے جابر سے کہا کہا جابر بن عبد اللہ نے اور نہیں ذکر کیا اسمیں واسطہ ابو سلمہ کا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے
حاتم بن اسمعیل نے یزید بن ابی عبید سے کہا کہ میں نے کہا سلمہ بن اکوع سے کس چیز پر بیعت کی تھی تمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دن حدیبیہ کے جبکہ قریش نے
نبی صلعم کو مکہ میں[ع] جانیسے روکا تھا۔ کہا اُسنے موت پر یعنی جبتک جان ہے لڑینگے اور منھ نہ پھیرینگے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے علی
بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تھے ہم بیعت کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور
فرمانبرداری کرنیکے پس فرماتے ہمسے بیچ اُس چیز کے کہ طاقت رکھو تم یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث
کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی زبیر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا نہیں بیعت کی ہمنے نبی صلعم سے مرنے پر سوا اسکے نہیں کہ بیعت کی ہمنے
آپسے یہ کہ نہ بھاگیں گے ہم یہ حدیث حسن صحیح ہی اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں کہ ایک جماعت نے آپسے مرنے پر بیعت کی تھی اور کہا کہ
ہمیشہ ہم آپکے آگے رہینگے جبتک کہ مارے جاویں ہم اور بیعت کی آپ سے دوسروں نے اسپر کہ نہ بھاگینگے **باب** بیعت توڑنے کا بیان
حدیث کی ہمسے ابو عمار نے۔ اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے

[ل] فتح مکہ سے پہلے ہجرت فرض عین تھی طرف مدینہ کے بلکہ ہر دار الکفر سے اُسپر کہ مسلمان ہوتا۔ اسلیے کہ اہل دین مدینہ میں کم تھے پس ہجرت فرض ہوئی کہ
مسلمانونکو زور ہو پس جبکہ مکہ فتح ہوا تو وہ علت زائل ہوئی اور فرضیت ہجرت کی وہاں سے موقوف ہوئی لیکن باقی ہی استحباب ہجرت کا واسطے جہاد اور
طلب علم وغیرہ کے اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل کا حاصل یہ ہی کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرنی اب فرض نہیں ولیکن چھوڑنا وطن کا بسبب جہاد کے
یا نیت صالحہ کے مانند بھاگنے کے دار الکفر سے یا بدعت یا جہل یا فتنہ وغیرہ سے باقی ہی منسوخ نہیں ۱۲ ح ع [ع] یہ رخصت ہی حضرت صلعم کی طرف سے
مانع ہوے اور مکہ میں داخل ہونے سے آپ کو روکا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ایک درخت کے نیچے بیعت کی کہ ہم کفار سے لڑینگے نہیں بھاگیں گے ۱۲

… حدیبیہ کے سال ۶ ہجری میں حضرت صلعم پندرہ سو آدمی … عمرہ … تو کفار قریش

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلثة لایکلمهم الله یوم القیمة ولا یزکیهم ولهم عذاب الیم رجل بایع اماما فان اعطاه وفاله وان لم یعطه لم یف له هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی بیعة العبد **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن ابی الزبیر عن جابر انه قال جاء عبد فبایع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الهجرة ولا یشعر النبی صلی الله علیه وسلم انه عبد فجاء سیده فقال النبی صلی الله علیه وسلم بعنیه فاشتراه بعبدین اسودین ولم یبایع احدا بعد حتی یسأله اعبد هو وفی الباب عن ابن عباس حدیث جابر حدیث حسن غریب صحیح لانعرفه الا من حدیث ابی الزبیر **باب** ماجاء فی بیعة النساء **حدثنا** قتیبة ثنا سفیان عن محمد بن المنکدر سمع امیمة بنت رقیقة تقول بایعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نسوة فقال لنا فی ما استطعتن واطقتن قلت الله ورسوله ارحم بنا منا بانفسنا فقلت یارسول الله بایعنا قال سفیان یعنی صافحنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما قولی لمائة امرأة کقولی لامرأة واحدة وفی الباب عن عائشة وعبد الله بن عمرو واسماء بنت یزید وهذا حدیث حسن صحیح لانعرفه الا من حدیث محمد بن المنکدر وروی سفیان الثوری ومالک بن انس وغیر واحد هذا الحدیث عن محمد بن المنکدر نحوه **باب** ماجاء فی عدة اصحاب بدر **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی الکوفی ثنا ابوبکر بن عیاش عن ابی اسحق عن البراء قال کنا نتحدث ان اصحاب بدر یوم بدر کعدة اصحاب طالوت ثلاثمائة وثلاثة عشر وفی الباب عن ابن عباس وهذا حدیث حسن صحیح وقد رواه الثوری وغیره عن ابی اسحق **باب** ماجاء فی الخمس **حدثنا** قتیبة ثنا عباد بن عباد المهلبی عن ابی جمرة عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لوفد عبد القیس امرکم ان تؤدوا خمس ما غنمتم وفی الحدیث قصة هذا حدیث حسن صحیح

کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمی ہین کہ نہ کلام کریگا اُنسے اللہ دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا اُنکو گناہون سے اور واسطے اُنکے عذاب ہے درد دینے والا - ایک مرد وہ ہے کہ بیعت کی اُسنے امام سے پس اگر دیا اُسکو کچھ مال تو پورا کیا اُسکو - اور اگر نہ دیا کچھ تو نہ پورا کیا اُسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** غلام کی بیعت کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر یعنی عہد کیا حضرت سے کہ اپنے وطن سے نکلکر آپکی خدمت بابرکت مین حاضر ہونگا اور نہ معلوم ہوا نبی صلعم کو کہ یہ غلام ہے - پھر آیا مالک اُسکا ڈھونڈھتا ہوا اُسکو پس فرمایا اُسکو نبی صلعم نے کہ بیچ دے اُسکو میرے ہاتھ پس خرید آپ نے اُسکو بدلے دو غلامون سیاہ رنگ کے اور نہ بیعت کی کسی سے پیچھے اُسکے یہانتک کہ پوچھ لیتے اُس سے کہ غلام ہے یا آزاد اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن غریب صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ابی زبیر سے **باب** عورتونکی بیعت کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن منکدر سے اُسنے سنا امیمہ بنت رقیقہ سے کہتی تھی کہ بیعت کی مین نے نبی صلعم سے بیچ کئی عورتونکے کہ اُنھون نے بھی بیعت کی سو آپ نے فرمایا واسطے ہمارے کہ بیعت کی ہے تمنے اے عورتو بیچ اُس چیز کے کہ استطاعت رکھو تم اور طاقت رکھو تم کہا مین نے اللہ اور اُسکا رسول زیادہ تر مہربان ہے بیچ حق ہمارے کے ہمسے ساتھ جانون اپنی کے سو مین نے عرض کی کہ یا حضرت بیعت کیجیے ہمسے کہا سفیان نے یعنی مصافحہ کیجیے ہمسے [2] سو حضرت صلعم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ کہنا میرا واسطے سو عورت کے مانند کہنے میرے کے ہے واسطے ایک عورت کے یعنی فقط میرا زبان سے کہنا کافی ہے ہاتھ ملانیکی کچھ ضرورت نہین اور اس باب مین عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے - اور یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث محمد بن منکدر سے اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری اور مالک بن انس وغیرہ نے محمد بن منکدر سے مانند اسکے **باب** اصحاب بدر کی گنتی کا بیان **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے ابی اسحاق سے اُسنے براء سے کہا کہ تھے ہم گفتگو کرتے آپسمین کہ تحقیق اصحاب بدر کی گنتی مانند اصحاب طالوت کے ہے تین سو تیرہ آدمی اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کیا اُسکو ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے **باب** پانچوین حصہ کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے عباد بن عباد مہلبی سے اُسنے ابی حمزہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایلچیون عبد القیس کے لیے یہ کہ ادا کرو تم پانچوان حصہ غنیمت مین سے اور اس حدیث مین قصہ ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے

[1] اس سے معلوم ہوا کہ بیعت کے توڑنے مین بڑا گناہ ہے ورنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو واپس کردیتے ۱۲ [2] یعنی وقت بیعت کے ہمارا ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑو سو فرمایا حضرت

حدثنا قتیبة ثنا حماد بن زید عن ابی جمرة عن ابن عباس نحوه **باب** ما جاء فی کراهیة النهبة **حدثنا** هناد ثنا ابو الاحوص عن سعید بن مسروق عن عبایة بن رفاعة عن ابیه عن جده رافع قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فتقدم سرعان الناس فتعجلوا من الغنائم فاطبخوا ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی اخری الناس فمر بالقدور فامر بها فاکفئت ثم قسم بینهم فعدل بعیرا بعشر شیاه وروی سفیان الثوری عن ابیه عن عبایة عن جده رافع بن خدیج ولم یذکر فیه عن ابیه **حدثنا** بذلک محمود بن غیلان ثنا وکیع عن سفیان وهذا اصح وعبایة بن رفاعة سمع من جده رافع بن خدیج وفی الباب عن ثعلبة بن الحکم وانس وابی ریحانة وابی الدرداء وعبد الرحمن بن سمرة وزید بن خالد وجابر وابی هریرة وابی ایوب **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من انتهب فلیس منا هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث انس **باب** ما جاء فی التسلیم علی اهل الکتاب **حدثنا** قتیبة ثنا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تبدؤا الیهود والنصاری بالسلام واذا لقیتم احدهم فی الطریق فاضطروه الی اضیقه وفی الباب عن ابن عمر وانس وابی بصرة الغفاری صاحب النبی صلی الله علیه وسلم هذا حدیث حسن صحیح ومعنی هذا الحدیث لا تبدؤا الیهود والنصاری قال بعض اهل العلم انما معنی الکراهیة لانه یکون تعظیما لهم وانما امر المسلمون بتذلیلهم وکذلک اذا لقی احدهم فی الطریق فلا یترک الطریق علیه لان فیه تعظیما لهم

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی جمرہ سے اُسنے ابن عباس سے مانند اسکے **باب** تقسیم کے پہلے مال غنیمت کا لینا منع ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوالاحوص نے سعید بن مسروق سے اُسنے عبایہ بن رفاعہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا رافع سے کہا کہ تھے ہم ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں سو آگے بڑھے جلد باز قوم کے سو جلدی کی اُنھوں نے غنیمت میں سے اور پکایا گوشت اور نبی صلعم پچھلے لوگوں میں تھے۔ پس گذرے حضرت صلعم ہنڈیوں کی طرف سو حکم فرمایا اُنکو الٹ دینے کا پس اُلٹا دی گئیں[1] پھر تقسیم کی درمیان اُنکے غنیمت سو برابر کیا ایک اونٹ کو بدلے دس بکریوں کے اور روایت کی سفیان ثوری نے اپنے باپ سے اُسنے عبایہ سے اُسنے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ باپ کا حدیث کی ہمسے ساتھ اُسکے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اور یہ زیادہ تر صحیح ہے اور عبایہ بن رفاعہ نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے سنا ہے اور اس باب میں ثعلبہ بن الحکم اور انس اور ابی ریحانہ اور ابی درداء اور عبد الرحمن بن سمرہ اور زید بن خالد اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ لے مال غنیمت سے پہلے تقسیم کے پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقے پر یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث انس سے

باب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری کو سلام کہنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود[2] اور نصاری کو پہلے تم نہ سلام کیا کرو اور جبکہ ملو تم اُنمیں سے کسیکو راہ میں پس تنگ[3] کیا کرو اُنکو طرف راہ تنگ کے۔ اور اس باب میں ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری نبی صلعم کے مصاحب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا بعض اہل علم نے کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ یہود اور نصاری سے سلام کے ساتھ ابتدا کرنا اسواسطے مکروہ ہے کہ اسمیں اُنکی تعظیم ہے۔ اور مسلمانوں کو حکم ہے ذلیل کرنے اُنکے کا اور اسیطرح جبکہ ملے ایک اُنکا راہ میں تو نہ چھوڑی جاوے راہ واسطے اُنکے اسلیے کہ اسمیں اُنکی تعظیم لازم آتی ہے

[1] اسلیے کہ اُنھوں نے ذبح کیا تھا جانوروں کو غنیمت میں سے پہلے تقسیم کرنے کے۔ [2] کہا امام نووی نے کہ یہود و نصاری سے سلام کے ساتھ ابتدا کرنی حرام ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ضرورت کے لیے جائز ہے یہ قول نخعی اور علقمہ کا ہے اور اہل بدعت سے ابتدا کرنا بھی درست نہیں مگر واسطے خوف مفسدہ اور عذر کے درست ہے۔ [3] یہود اور نصاری کو پہلے سلام کرنا حرام ہے اگر وے سلام کریں تو جواب میں کہو وعلیکم یعنی تم پر وہ ہے جسکے تم لائق ہو اور تنگ کرو ایسا کہ وہ راہ سے ایک طرف اور کنارے میں ہو جاویں اور راہ اُنپر تنگ ہو اور یہ اسواسطے ہے کہ جب اُنھوں نے راہ حق کو چھوڑا تو ذلت کے لائق ہوئے اور بعض کہتے ہیں

حدثنا علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود اذا سلم علیکم احدھم فانما یقول السام علیک فقل علیک ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراھیۃ المقام بین اظھر المشرکین **حدثنا** ھناد ثنا ابومعاویۃ عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ الی خثعم فاعتصم ناس بالسجود فاسرع فیہم القتل فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لہم بنصف العقل وقال انا بریٔ من کل مسلم یقیم بین اظھر المشرکین قالوا یا رسول اللہ ولم قال لا ترأیا ناراھما **حدثنا** ھناد ثنا عبدۃ عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم مثل حدیث ابی معاویۃ ولم یذکر فیہ عن جریر وھذا اصح وفی الباب عن سمرۃ واکثر اصحاب اسمعیل قالوا عن اسمعیل عن قیس بن ابی حازم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ ولم یذکروا فیہ عن جریر وروی حماد بن سلمۃ عن الحجاج بن ارطاۃ عن اسمعیل بن ابی خالد عن قیس عن جریر مثل حدیث ابی معاویۃ وسمعت محمدا یقول الصحیح حدیث قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسل وروی سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تساکنوا المشرکین ولا تجامعوھم فمن ساکنہم او جامعہم فھو مثلہم **باب** ماجاء فی اخراج الیہود والنصاری من جزیرۃ العرب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا ابوعاصم وعبد الرزاق قالا انا ابن جریج ثنا ابوالزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول اخبرنی عمر بن الخطاب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ العرب فلا اترک فیہا الا مسلما ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** موسی بن عبد الرحمن الکندی ثنا زید بن حباب ثنا سفیان الثوری عن ابی الزبیر عن جابر عن عمر بن الخطاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لئن عشت ان شاء اللہ لاخرجن الیہود والنصاری من جزیرۃ العرب

حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسماعیل نے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ یہود جبکہ سلام کہے تم پر ایک اُنکا تو سوا اسکے نہیں کہ کہیگا السام علیک سو کہو تو علیک یعنی وہ ہی جسکے تم لائق ہو یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** مشرکون کے درمیان ٹھہرنا مکروہ ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابومعاویہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے اُسنے روایت کی قیس بن ابی حازم سے اُسنے جریر بن عبد اللہ سے کہا کہ نبی صلعم نے بھیجا ایک چھوٹا لشکر طرف قبیلۂ خثعم کے پس پناہ پکڑی کئی آدمیون نے سجدے سے یعنی سجدے مین گر پڑے کہ تا مسلمان ہمکو جانکر چھوڑ دین پس جلدی کی گئی اُن مین قتل کی۔ پس پہونچی یہ خبر نبی صلعم کو سو حکم کیا اُنکے لیے آدھی دیت دینے کا اور فرمایا کہ مین بیزار ہون ہر مسلمان سے کہ ٹھہرے درمیان مشرکون کے۔ اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت آپ بیزار کیون ہین فرمایا نہ مشابہ ہووے مسلمان بیچ شکل کافر کے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے روایت کی قیس بن ابی حازم سے مانند حدیث ابی معاویہ کے۔ اور نہین ذکر کیا اسمین واسطہ جریر کا اور یہ زیادہ صحیح ہی اور اس باب مین سمرہ سے بھی روایت ہی۔ اور اکثر اصحاب اسمٰعیل کے روایت کرتے ہین اسمٰعیل سے اُسنے قیس بن ابی حازم سے کہا کہ نبی صلعم نے بھیجا ایک لشکر کو اور نہین ذکر کیا اس مین واسطہ جریر کا اور روایت کی حماد بن سلمہ نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے قیس سے اُسنے جریر سے مانند حدیث ابی معاویہ کے اور سُنا مینے محمد سے کہ کہتے تھے صحیح حدیث قیس کی نبی صلعم سے مرسل ہی اور روایت کی سمرہ بن جندب نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ ٹھہرو مشرکون مین اور نہ جمع ہو اُنسے پس جو شخص کہ ٹھہرے اُنمین یا ملے اُنسے پس وہ مثل اُنکے ہی **باب** یہود اور نصاری کا جزیرۂ عرب سے نکالنا **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوعاصم اور عبد الرزاق نے اُنھون نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوزبیر نے کہ اُسنے جابر سے کہتا تھا خبر دی مجھکو عمر فاروق نے کہ اُسنے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ البتہ نکالونگا مین یہود اور نصاری کو جزیرۂ عرب سے یہانتک کہ نہ چھوڑونگا مین انمین مگر مسلمان کو یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے موسی بن عبد الرحمن کندی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی زبیر سے اُسنے روایت کی جابر سے اُسنے عمر فاروق سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جیتا رہا مین انشاء اللہ تو البتہ نکالونگا مین یہود و نصاری کو جزیرۂ عرب سے

ف جزیرہ اُس زمین کو کہتے ہین کہ احاطہ کیا ہو اُسکو دریا نے اور جزیرہ عرب وہ ہی کہ احاطہ کیا ہی دریاے ہند اور دریاے شام اور دجلہ اور فرات نے عدن سے اطراف شام تک

باب ماجاء فی ترکة النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا ابو الولید ثنا حماد بن سلمة عن محمد بن
عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال جاءت فاطمة الی ابی بکر فقالت من یرثك قال اهلی وولدی قالت فمالی لا
ارث ابی فقال ابوبکر سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا نورث ولکن اعول من کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یعوله وانفق علی من کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینفق علیه وفی الباب عن عمر وطلحة والزبیر
وعبد الرحمن بن عوف وسعد وعائشة حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب من هذا الوجه انما اسنده حماد
بن سلمة وعبد الوهاب بن عطاء عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه
عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا بشر بن عمر ثنا مالك بن انس
عن ابن شهاب عن مالك بن اوس بن الحدثان قال دخلت علی عمر بن الخطاب ودخل علیه عثمان بن عفان والزبیر
بن العوام وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص ثم جاء علی والعباس یختصمان فقال عمر لهم انشدکم
بالله الذی باذنه تقوم السماء والارض اتعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا
صدقة قالوا نعم قال عمر فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابوبکر انا ولی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فجئت انت وهذا الی ابی بکر تطلب انت میراثك من ابن اخیك ویطلب هذا میراث امرأته من ابیها فقال ابوبکر
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکناه صدقة والله یعلم انه صادق بار راشد
تابع للحق وفی الحدیث قصة طویلة هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث مالك بن انس

باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان جو آپنے مرنے کے پیچھے چھوڑا حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو الولید نے اُسنے
کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ آئین حضرت فاطمہ رض پاس ابی بکر صدیق کے سو کہا کہ
کون وارث ہوگا تیرا ابو بکر رض نے کہا کہ گھر والے میرے اور اولاد میری۔ کہا فاطمہ رض نے پس کیا ہے مجکو کہ نہین وارث ہوتی مین اپنے باپ کی کہا ابو بکر
نے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین وارث کیے جاتے ہم لیکن دونگا مین اُنکو کہ تھے نبی صلعم دیتے اُن کو۔ اور خرچ
کرونگا مین اُس شخص پر کہ تھے نبی صلعم خرچ کرتے اُسپر۔ اور اس باب مین عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد اور عائشہ سے بھی
روایت ہی۔ اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن غریب ہی اسوجہ سے سوا اسکے نہین کہ مسند کیا اُسکو حماد بن سلمہ اور عبد الوہاب بن عطار نے
محمد بن عمرو سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور یہ حدیث حضرت ابو بکر سے کئی طرح پر مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے
حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا
کہ داخل ہوا مین عمر فاروق پر اور آئے اُس پاس عثمان ابن عفان اور زبیر بن عوام اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے حضرت علی اور
عباس جھگڑتے ہوے سو عمر نے اُنکو کہا کہ قسم دیتا ہون تمکو اُس خدا کی کہ اُسکے حکم سے قائم ہین آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ حضرت صلعم نے فرمایا
نہین وارث کیے جاتے ہین ہم یعنی گروہ انبیا کے جو کچھ کہ ہم چھوڑتے ہین صدقہ ہی کہا اُن اصحاب نے جو وہان بیٹھے تھے ہان بیشک نبی صلعم نے فرمایا
ہی کہا عمر نے کہ جب وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کہا ابو بکر نے کہ مین والی ہون نبی صلعم کا یعنی پس خلیفہ ہوے ابو بکر پس آیا تو اور یہ طرف
ابو بکر رض کے اس حال مین کہ طلب کرتا تھا تو میراث اپنے بھتیجے سے اور طلب کرتا تھا یہ یعنی علی میراث عورت اپنی کی باپ اُسکے سے سو کہا ابو بکر نے کہ تحقیق نبی صلعم
نے فرمایا کہ نہین وارث کیے جاتے ہین جو کچھ کہ چھوڑتے ہین صدقہ ہی راہ خدا مین کوئی مالک اُسکا نہین۔ اور اللہ جانتا ہی کہ ابو بکر اس کام مین صادق
اور نیکو کار اور راہ راست پر اور تابع حق کے تھے اور اس حدیث مین قصہ لنبا ہی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی حدیث مالک بن انس سے

ـلـه حضرت صلعم کے پاس کچھ زمین مدینہ مین بھی اور کچھ فدک اور خیبر مین سو حضرت صلعم کا معمول تھا کہ اُسکے حاصلات سے اپنی بیبیونکو سال بھر کا خرچ دیتے اور جو باقی
رہتا اُسکو محتاج مسلمانون مین خرچ کرتے سو حضرت صلعم کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ نے صدیق اکبر سے اپنے باپ کے ورثہ مانگے ان زمینون مذکورہ سے تب صدیق نے اُنکو فرمایا
کہ نبی کے مال مین میراث نہین جو چھوڑین وہ صدقہ ہے خدا کی راہ مین اور البتہ حضرت صلعم کی بیبیان اور اولاد اس مال سے جسقدر کھانیکے پاوینگی اور جو حضرت صلعم اس مال مین
عمل کرتے تھے وہی مین بھی کرونگا میری طرف سے کچھ کمی بیشی نہوگی پہلے حضرت فاطمہ کو یہ حدیث معلوم نہ تھی جب اُنکو یہ حدیث معلوم ہوئی تو چپ رہین اور رنجیدہ ہونا حضرت
م فاطمہ کا صدیق کی طرف سے بوجہ عوارض بشری تھا لہذا صدیق رض نے وہ بھی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے دروازے پر جاکر معاف کرایا۔ اصل تقریر اس باب مین اتنی ہی ہے اور باقی تمام جھگڑے ہین ۱۲ صح

باب ما جاء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ ان ھذہ لا تغزی بعد الیوم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا زکریا بن ابی زائدۃ عن الشعبی عن الحارث بن مالک بن برصاء قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ یقول لا تغزی ھذہ بعد الیوم الی یوم القیمۃ وفی الباب عن ابن عباس وسلیمان بن صرد ومطیع ھذا حدیث حسن صحیح وھو حدیث زکریا بن ابی زائدۃ عن الشعبی لا نعرفہ الا من حدیثہ **باب** ما جاء فی الساعۃ التی یستحب فیھا القتال **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن ھشام قال ثنا ابی عن قتادۃ عن النعمان بن مقرن قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا طلع الفجر امسک حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قاتل فاذا انتصف النھار امسک حتی تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل حتی العصر ثم امسک حتی یصلی العصر ثم یقاتل وکان یقال عند ذلک تھیج ریاح النصر ویدعوا المؤمنون لجیوشھم فی صلوتھم وقد روی ھذا الحدیث عن النعمان بن مقرن باسناد اوصل من ھذا وقتادۃ لم یدرک النعمان بن مقرن مات النعمان فی خلافۃ عمر بن الخطاب **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عفان بن مسلم والحجاج بن منھال قال ثنا حماد بن سلمۃ ثنا ابو عمران الجونی عن علقمۃ بن عبد اللہ المزنی عن معقل بن یسار ان عمر بن الخطاب بعث النعمان بن مقرن الی الھرمزان فذکر الحدیث بطولہ فقال النعمان بن مقرن شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا لم یقاتل اول النھار انتظر حتی تزول الشمس وتھب الریاح وینزل النصر ھذا حدیث حسن صحیح وعلقمۃ بن عبد اللہ ھو اخو بکر بن عبد اللہ المزنی **باب** ما جاء فی الطیرۃ

باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فتح مکہ کے فرمایا تحقیق یہ کہ نہ جہاد کیا جاویگا۔ بعد اس دن کے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن زائدہ نے شعبی سے اُسنے حارث بن مالک بن برصاء سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دن فتح مکہ کے فرماتے تھے کہ نہ جہاد کیا جاویگا یہ مکہ بعد اس دن کے قیامت تک یعنی یہ دار الکفر نہوگا کہ اسپر مسلمان جہاد کرین یا کفار اسپر کبھی جہاد نہ کرینگے[1]۔ اور اس باب مین ابن عباس اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہی اور وہ حدیث زکریا بن ابی زائدہ کی ہی شعبی سے اور نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث شعبی سے **باب** کس گھڑی مین لڑنا مستحب ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو خبر باپ نے قتادہ سے اُسنے نعمان بن مقرن سے کہا کہ جہاد کیا مین نے ساتھ نبی صلعم کے پس تھے نبی صلعم جبکہ ظاہر ہوتی فجر تو ٹھہرتے یعنی باز رہتے شروع کرنے لڑائی سے یہانتک کہ نکلتا آفتاب اور فارغ ہوتے نماز صبح سے پھر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتے پھر جسوقت کہ دوپہر ہوتی (شرعی وقت چاشت کا ہی یہانتک کہ ڈھلتی دوپہر عرفی) پس جبکہ ڈھلتی دوپہر اور نماز سے فارغ ہوتے تو لڑتے عصر تک پھر ٹھہرتے یہانتک کہ پڑھتے نماز عصر کی پھر لڑتے اور کہا جاتا تھا یعنی صحابہ کہتے تھے بیچ حکمت اِس فعل کے کہ اس جہت سے تھا کہ نزدیک ان اوقات کے چلتی ہین ہوائین فتح اور مدد کی اور دعا کرتے ہین مسلمان واسطے لشکرون اپنے کے بیچ نماز اپنی کے یعنی بعد نماز کے یا درمیان نماز کے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث نعمان بن مقرن سے ساتھ ایسی اسناد کے کہ زیادہ تر متصل ہی اس سے اور قتادہ نے نہین پایا نعمان بن مقرن کو کہ وفات ہوگئی تھی نعمان کی بیچ خلافت عمر فاروق کے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم اور حجاج بن منہال نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے علقمہ بن عبد اللہ مزنی سے اُسنے معقل بن یسار سے کہ تحقیق عمر فاروق نے بھیجا نعمان بن مقرن کو طرف ہرمزان کے پس ذکر کیا حدیث کو ساتھ طوالت کے پس کہا نعمان بن مقرن نے کہ حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلعم کے یعنی جہاد مین پس تھے نبی صلعم جبکہ پہلے پہر نہ لڑتے تو انتظار کرتے یہانتک کہ ڈھلتی دوپہر اور چلتی ہوا اور اُترتی مدد یہ حدیث حسن صحیح ہی اور علقمہ بن عبد اللہ بھائی بکر بن عبد اللہ مزنی کا ہی **باب**[2] شگون اور بدفالی کا بیان

[1] کفار اسپر کبھی جہاد نہ کرینگے اسلیے کہ مسلمانون نے اسپر کئی بار جہاد کیا بیچ زمانہ یزید کے اور عبد الملک بن مروان کے ساتھ حجاج کے اور بعد اُسکے علاوہ ازین جنھون نے اسپر جہاد کیا تو اُنکا ارادہ مکے کے ڈھانے اور خرابی کرنے اور بے ادبی اسکے کا نہین تھا بلکہ اُنھون نے اسکی تعظیم بدنظر رکھی اگرچہ اُنہین منجنیق سے آگ اور پتھر پھینکے گئے ۱۲ مجمع البحار [2] کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہی کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہی سو فرمایا کہ یہ بات بالکل غلط ہی اور اُنمین یہ بھی دستور تھا کہ چڑیا اور جانور ونکی آواز ون پر شگون بد لیتے تھے سو حضرت صلعم نے اسکو منع فرمایا کہ یہ محض وہم اور خیال ہی بے حکم خدا کے کچھ نہین ہو سکتا۔ اور فال اُسکو کہتے ہین کہ کسی لفظ سے سُنکے نیک گمان کرنا خدا کے بھروسے جیسے کہ بیمار سالم کی لفظ سے شگون کرے کہ مین خدا کے فضل سے صحیح اور سالم ہون اور جو فال نامے بے علمون مین مشہور ہین فی الحال دیکھنا ہرگز درست نہین ۱۲

حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا سفیان عن سلمة بن کهیل عن عیسی بن عاصم عن زر عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الطیرة من الشرك وما منا ولکن الله یذهب بالتوکل قال ابو عیسی سمعت محمد ابن اسمعیل یقول کان سلیمان بن حرب یقول فی هذا الحدیث وما منا ولکن الله یذهبه بالتوکل قال سلیمان هذا عندی قول عبد الله بن مسعود وفی الباب عن سعد وابی هریرة وحابس التمیمی وعائشة وابن عمر هذا حدیث حسن صحیح لانعرفه الامن حدیث سلمة بن کهیل وروی شعبة ایضا عن سلمة هذا الحدیث حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن هشام عن قتادة عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا عدوی ولا طیرة واحب الفال قالوا یا رسول الله وما الفال قال الکلمة الطیبة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن رافع ثنا ابو عامر العقدی عن حماد بن سلمة عن حمید عن انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یعجبه اذا خرج لحاجته ان یسمع یا راشد یا نجیح هذا حدیث حسن صحیح غریب باب ما جاء فی وصیة النبی صلی الله علیه وسلم فی القتال حدثنا محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن علقمة بن مرثد عن سلیمان بن بریدة عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث امیرا علی جیش اوصاه فی خاصة نفسه بتقوی الله ومن معه من المسلمین خیرا وقال اغزوا بسم الله وفی سبیل الله قاتلوا من کفر بالله ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا فاذا لقیت عدوك من المشرکین فادعهم الی احدی ثلث خصال او خلال ایتها اجابوك فاقبل منهم وکف عنهم ادعهم الی الاسلام والتحول من دارهم الی دار المهاجرین واخبرهم ان فعلوا ذلك فان لهم ما للمهاجرین وعلیهم ما علی

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سلمہ بن کہیل سے اُسنے عیسی بن عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شگون بد لینا شرک ہی۔ اور نہین ہی ہم مین سے یعنی اُسکا ہمارے دین مین کچھ اعتبار نہین لیکن لیجاتا ہی اُسکو توکل کرنا اوپر اللہ کے یعنی اگر کبھی کسی سے دلمین شگون بد کا خیال آوے تو اللہ پر توکل کرے اور اُسکی طرف سپرد کرے کہا ترمذی نے سُنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے تھا سلیمان بن حرب کہتا بیچ اس حدیث کے اور نہین ہی وہ ہم مین سے ولیکن اللہ لیجاتا ہی اُسکو ساتھ توکل کے سلیمان نے کہا کہ یہ میرے نزدیک قول عبداللہ ابن مسعود کا ہی۔ اور اس باب مین سعد اور ابی ہریرہ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سلمہ بن کہیل سے اور شعبہ نے بھی حضرت صلعم سے یہ حدیث روایت کی ہی حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے ہشام سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ نہین جاتی اور شگون بد لینے کی کچھ حقیقت نہین اور دوست رکھتا ہون مین نیک فال لینے کو اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت فال کیا ہی فرمایا بات اچھی کہ سُنے اُسکو مسلمان یہ حدیث حسن صحیح ہی حدیث کی ہمسے محمد بن رافع نے ابو عامر عقدی سے اُسنے حماد بن سلمہ سے اُسنے حمید سے اُسنے انس سے کہ تحقیق تھے نبی صلعم خوش آتا اُنکو جبکہ نکلتے واسطے کسی حاجت اپنی کے کہ سنتے اے راشد اے نجیح یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باب نبی صلعم نے لڑائی کے وقت کیا وصیت کی حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا تھے نبی صلعم جب سردار کرتے کسی امیر کو بڑے لشکر پر تو نصیحت کرتے اُسکو بیچ حق نفس اُسکے کے ساتھ تقوی اللہ کے اور نصیحت کرتے امیر کو بیچ حق اُن لوگون کے کہ ہوتے ساتھ اُسکے مسلمانون سے ساتھ نیکی کے یعنی احسان اور نرمی کرنا اُنسے۔ پھر فرماتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرو اور جاؤ جہاد کے لیے ساتھ نام اللہ کے بیچ راہ خدا کے یعنی واسطے رضامندی اُسکی کے لڑو اُس شخص سے کہ کفر کیا اُسنے ساتھ اللہ تعالی کے جہاد کرو اور نہ خیانت کرو قسمت مین اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہ نہ کاٹو اور نہ مار ڈالو لڑکون کو اور جسوقت کہ ملاقات کرے تو دشمنون سے مشرکین مین سے پس بُلا اُنکو طرف ایک چیز کے تین چیزون مین۔ پس جو چیز کہ ان تینون مین قبول کرین تجھ سے مشرک پس قبول کر اُنسے اور باز رہ اُنسے یعنی اُسے زیادہ تکلیف نہ دے پھر بُلا اُن کو طرف اسلام کے اور نقل کے یعنی چلے آنے کے اپنے ملک دار الحرب سے طرف ملک مہاجرین کے یعنی دار الاسلام کے۔ اور خبر دے اُنکو یہ کہ اگر کرین وہ یہ یعنی اپنے ملک سے دار الاسلام مین چلے آوین تو پس واسطے اُنکے ہے وہ چیز کہ واسطے مہاجرین کے ہے اور اُن پر ہے وہ چیز

المہاجرین

المهاجرين وان ابوان يتحولوا فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجری عليهم ما يجری على الاعراب ليس لهم في الغنيمة والفیٔ شیٔ الا ان يجاهدوا فان ابوا فاستعن بالله عليهم وقاتلهم واذا حاصرت حصنا فارادوك ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه واجعل لهم ذمتك وذمة اصحابك فانكم ان تخفروا ذممكم وذمم اصحابكم خير لكم من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدری اتصيب حكم الله فيهم ام لا او نحو ذا وفی الباب عن النعمان بن مقرن وحديث بريدة حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو احمد ثنا سفيان عن علقمة بن مرثد نحوه بمعناه وزاد فيه فان ابوا فخذ منهم الجزية فان ابوا فاستعن بالله عليهم هكذا رواه وكيع وغير واحد عن سفيان وروى غير محمد بن بشار عن عبد الرحمن بن مهدی وذكر فيه امر الجزية **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عفان ثنا حماد بن سلمة ثنا ثابت عن انس بن مالك قال كان النبی صلی الله عليه وسلم لا يغير الا عند صلوة الفجر فان سمع اذانا امسك والا اغار واستمع ذات يوم فسمع رجلا يقول الله اكبر الله اكبر فقال على الفطرة فقال اشهد ان لا اله الا الله قال خرجت من النار قال وثنا الوليد ثنا حماد بن سلمة بهذا الاسناد مثله هذا حديث حسن صحيح **ابواب** فضائل الجهاد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ مہاجرین پر ہی - پس اگر نہ قبول کریں وہ ہجرت کرنا[۱] اپنے ملک سے تو خبر دے اُنکو یہ کہ ہونگے وہ مانند گنواروں مسلمانوں کے جاری کیا جاوے گا اُنپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہی سب مسلمانوں پر یعنی واجب ہونا نماز اور زکوۃ اور قصاص اور دیت وغیرہ کا - اور نہو گا واسطے اُنکے مال غنیمت اور فی میں سے کچھ حصہ مگر یہ کہ جہاد کریں ساتھ مسلمانوں کے یعنی مہاجرین کے لیے بدون جہاد کے بھی حصہ مقرر تھا - پس یہ مثل اُنکے ہونگے - پس اگر وہ قبول نکریں یہ - پس مدد چاہ اللہ سے اور لڑ اُنسے اور جبکہ گھیر لے تو ایک قلعے والونکو اور بستی والون کو یعنی کفار کو پس چاہیں تجھ سے یہ کہ دے تو واسطے اُنکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اُسکے کا پس نہ دے تو اُنکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اُسکے کا ولیکن دے اُنکو ذمہ اپنا اور ذمہ اپنے یارونکا اسلیے کہ تحقیق تم اگر توڑو ذمہ اپنا اور ذمہ اپنے یارونکا تو سہل اُس سے ہی کہ توڑو تم ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اُسکے کا اور اگر گھیرے تو کسی قلعے والون کو اور چاہیں تجھسے یہ کہ نکالے تو اُنکو اوپر حکم اللہ کے پس نہ نکال اُنکو اوپر حکم اللہ کے ولیکن نکال تو اُنکو اپنے حکم پر اسلیے کہ تحقیق تو نہیں جانتا کہ پہونچے گا حکم اللہ کا اُنمیں یا نہیں یعنی کیا جانتا ہی تو کہ حکم اللہ کا اُنکے نکالنے میں کیا ہی اور جو کچھ کہ حکم کرے تو اُنمیں وہ موافق حکم خدا کے ہی یا نہیں اور اس باب میں نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہی اور بریدہ کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے مانند اُسکے معنی اسکے میں اور زیادہ کیا اسمین یہ کہ اگر نہ قبول کریں وہ تو لے جزیہ پس اگر نہ مانیں وہ پس مدد چاہ اللہ سے اوپر اُنکے - اسیطرح روایت کیا اُسکو وکیع وغیرہ نے سفیان سے اور روایت کی غیر محمد بن بشار نے عبدالرحمن بن مہدی سے اور ذکر کیا اسمین حکم جزیہ کا **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ثابت نے انس بن مالک سے کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ نہ غارت کرتے مگر نزدیک نماز فجر کے پس اگر سُنتے اذان تو باز رہتے اُنسے اور اگر نہ سنتے اذان تو غارت کرتے اور انتظار کی آپ نے ایک دن سو سُنا ایک مرد کو کہ کہتا ہی اللہ اکبر اللہ اکبر سو آپ نے فرمایا کہ اسلام پر ہی پھر کہا اُسنے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ نبی صلعم نے فرمایا نکلا تو آگ سے یعنی دوزخ سے نجات پائی حسن نے کہا اور حدیث کی ہمسے ولید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اسکی اسناد سے مثل اس کے یہ حدیث حسن صحیح ہی **ابواب فضائل الجہاد** جہاد کی فضیلتون کا بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے مروی ہیں -

[۱] بعضون نے کہا کہ ہجرت ارکان اسلام سے تھی پہلے فتح مکے کے اور وہ چیز کہ واسطے مہاجرون کے ہی یعنی ثواب اور مستحق ہوگا مال فیٔ کا اور حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا اور اب نہیں ہی - اور غنیمت اور فیٔ کے ایک معنے ہیں اور بعض نے فرق کیا ہی اسمین جیسا کہ پہلے تبصریح اُسکا بیان گذرا اگر توڑا اُنھون نے ذمہ یعنی عہد اور امان اللہ اور رسول اُسکے کا تو نہیں جانے گا تو کہ کیا کرے ساتھ اُنکے یہانتک کہ وحی سے معلوم ہو اور یہ مشکل ہی کہ تو دور رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بخلاف اسکے جب وہ توڑیں عہد تیرا تو جس طرح مصلحت دیکھے گا تو انمیں اسی طرح کرے خواہ اُنکو قتل کرے یا جزیہ لے یا بندی میں پکڑے ۱۲ ح

باب فضل الجہاد **حدثنا** قتیبة بن سعید ثنا ابوعوانة عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرة قال
قیل یا رسول اللہ ما یعدل الجہاد قال انکم لا تستطیعونہ فردوا علیہ مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا تستطیعونہ
فقال فی الثالثة مثل المجاھد فی سبیل اللہ مثل الصائم القائم الذی لا یفتر من صلوة ولا صیام حتی یرجع المجاھد
فی سبیل اللہ وفی الباب عن الشفاء وعبد اللہ بن حبشی وابی موسی وابی سعید وام مالک البھزیة وانس بن مالک ھذا
حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن عبد اللہ
بن بزیع ثنا معتمر بن سلیمان ثنی مرزوق ابوبکر عن قتادة عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یعنی یقول اللہ المجاھد فی سبیلی ھو علی ضمان ان قبضتہ اورثتہ الجنة وان رجعتہ رجعتہ باجر او غنیمة ھذا
حدیث غریب صحیح من ھذا الوجہ **باب** ما جاء فی فضل من مات مرابطا **حدثنا** احمد بن محمد
ثنا عبد اللہ بن المبارک ثنا حیوة بن شریح قال اخبرنی ابوھانی الخولانی ان عمرو بن مالک الجنبی اخبرہ انہ سمع
فضالة بن عبید یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کل میت یختم علی عملہ الا الذی مات مرابطا
فی سبیل اللہ فانہ ینمی لہ عملہ الی یوم القیمة ویامن فتنة القبر وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
المجاھد من جاھد فی نفسہ وفی الباب عن عقبة بن عامر وجابر حدیث فضالة بن عبید حدیث
حسن صحیح **باب** ما جاء فی فضل الصوم فی سبیل اللہ **حدثنا** قتیبة ثنا ابن لھیعة عن ابی الاسود
عن عروة وسلیمان بن یسار انہما حدثاہ عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
صام یوما فی سبیل اللہ زحزحہ اللہ عن النار سبعین خریفا

باب جہاد کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوعوانہ نے سہیل بن ابی صالح سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت کیا برابر ہی جہاد کے یعنی جہاد کی کیا فضیلت ہی فرمایا کہ تحقیق کہ تم نہین طاقت رکھتے ہو جہاد کی پس پوچھا لوگون نے آپسے دو بار یا تین بار ہر بار یہی فرماتے تھے کہ تم اُسکی طاقت نہین رکھتے ہو۔ پس فرمایا تیسری بار مین مثل مجاہد[1] فی سبیل اللہ کی مثل روزے دار قیام کرنیوالے کے ہی یعنی ساتھ نماز اور عبادت وغیرہ کے پڑھنے والے خدا کی آیتونکے نہین تھکتا روزے سے اور نہ نماز سے یعنی نہین تھکتا عبادت سے یہانتک کہ پھرے جہاد کرنے سے بیچ راہ اللہ کے طرف گھر کے اور اس باب مین شفاء اور عبد اللہ بن حبشی اور ابی موسیٰ اور ابی سعید اور ام مالک بہزیہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہی اور کئی طرح پر ابی ہریرہ سے مروی ہی اُسنے نبی صلعم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مرزوق ابوبکر نے قتادہ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ خدا کہتا ہی کہ مجاہد مجھپر ہی ضمانت اُسکی اگر قبض کروںمین روح اُسکی تو وارث کرونگا اُسکو بہشت کا اور اگر پھیرونمین اُسکو طرف گھر کے تو پھیرونگا اُسکو ساتھ ثواب و غنیمت کے یہ حدیث غریب صحیح اسوجہ سے ہی **باب** جو شخص چوکیداری کی حالتمین مرے اللہ کی راہ مین تو اُسکو کیا فضیلت ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے اُسنے کہا خبر دی مجکو ابوہانی خولانی نے کہ عمرو بن مالک جنبی نے خبر دی اُسکو کہ سُنا اُسنے فضالہ بن عبید سے حدیث بیان کرتا تھا نبی صلعم سے کہ آپنے فرمایا ہر مردہ ختم کیا جاتا ہی اوپر عمل اپنے کے یعنی عمل اُسکا زندگی تک ہی بعد مرنیکے عمل باقی نہین رہتا اور اُسکے لیے ثواب جدید نہین لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا بیچ حالت چوکیداری کے بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق شان یہ ہی کہ بڑھایا[2] جاتا ہی واسطے اُسکے عمل اُسکا قیامت تک اور امن مین رہتا ہی فتنہ قبر کے سے اور سُنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مجاہد وہ شخص ہی کہ جہاد کرے ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنی جان کو خدا کی راہ مین فدا کرے اور اس باب مین عقبہ بن عامر اور جابر سے بھی روایت ہی اور فضالہ بن عبید کی حدیث حسن صحیح ہی **باب** خدا کی راہ مین روزہ رکھنے کی کیا فضیلت ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے ابی الاسود سے اُسنے عروہ اور سلیمان بن یسار سے اُنھوںنے حدیث کی ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ اللہ کی راہ یعنی جہاد اور حج مین ایک روزہ رکھیگا خدا اُسکو دوزخ کی راہ سے ستر برس دور ڈالیگا

[1] یعنی اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی ہی بعض اوقات مین بسبب کھانے اور پینے وغیرہ کے لیکن لکھا جاتا ہی ثواب اُسکو ہمیشہ ہر جنبش مین ۱۲ ح [2] یعنی اسکو ہر لحظہ

احدہما یقول سبعین والآخر یقول اربعین هذا حدیث غریب من هذا الوجه وابو الاسود اسمه محمد بن عبد الرحمن بن نوفل الاسدی المدینی وفی الباب عن ابی سعید وانس وعقبة بن عامر وابو امامة **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن ثنا عبد الله بن الولید العدنی عن سفیان الثوری **ح** وثنا محمود بن غیلان ثنا عبید الله بن موسی عن سفیان عن سهیل بن ابی صالح عن النعمان بن ابی عیاش الزرقی عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یصوم عبد یوما فی سبیل الله الا باعد ذلك الیوم النار عن وجهه سبعین خریفا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** زیاد بن ایوب ثنا یزید بن هارون ثنا الولید بن جمیل عن القاسم ابی عبد الرحمن عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من صام یوما فی سبیل الله جعل الله بینه وبین النار خندقا کما بین السماء والارض هذا حدیث غریب من حدیث ابی امامة **باب** ماجاء فی فضل النفقة فی سبیل الله **حدثنا** ابو کریب ثنا حسین الجعفی عن زائدة عن الرکین بن الربیع عن ابیه عن یسیر بن عمیلة عن خریم بن فاتك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من انفق نفقة فی سبیل الله کتبت له سبع مائة ضعف وفی الباب عن ابی هریرة هذا حدیث حسن انما نعرفه من حدیث الرکین بن الربیع **باب** ماجاء فی فضل الخدمة فی سبیل الله **حدثنا** محمد بن رافع ثنا زید بن حباب ثنا معاویة بن صالح عن کثیر بن الحارث عن القاسم ابی عبد الرحمن عن عدی بن حاتم الطائی انه سال رسول الله صلی الله علیه وسلم ای الصدقة افضل قال خدمة عبد فی سبیل الله او ظل فسطاط او طروقة فحل فی سبیل الله وقد روی عن معاویة بن صالح هذا الحدیث مرسلا وخولف زید فی بعض اسناده وروی الولید بن جمیل هذا الحدیث عن القاسم ابی عبد الرحمن عن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** بذلك زیاد بن ایوب ثنا یزید بن هارون ثنا الولید بن جمیل عن القاسم ابی عبد الرحمن عن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

ایک ان دونوں میں سے کہتا ہے ستر برس کی راہ اور دوسرا کہتا ہے چالیس برس کی راہ یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے اور ابو الاسود کا نام محمد بن عبد الرحمن بن نوفل اسدی مدینی ہے اور اس باب میں ابی سعید اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ولید عدنی نے سفیان ثوری سے ح اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے سفیان سے اُسنے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہیں روزہ رکھتا کوئی بندہ ایک دن بیچ راہ خدا کے مگر دور کرتا ہے اُسکو یہ دن آگ سے مقدار مسافت ستر برس کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن جمیل نے قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ روزہ رکھے ایک دن کا خدا کی راہ میں گردانتا ہے اللہ درمیان اُسکے اور درمیان آگ کے ایک کھائی مانند اُسکے کہ درمیان[1] آسمان اور زمین کے ہے یہ حدیث غریب ہے حدیث ابی امامہ سے **باب** خدا کی راہ میں خرچ کرنیکی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حسین جعفی نے زائدہ سے اُسنے رکین بن ربیع سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے یسیر بن عمیلہ سے اُسنے خریم بن فاتک سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کرے کوئی چیز بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد میں تو لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے ثواب سات سو گنا اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے سوا اُسکے نہیں کہ پہچانتے ہیں ہم اس حدیث کو حدیث رکین بن الربیع سے **باب** اللہ کی راہ میں خدمت کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے کثیر بن حارث سے اُسنے روایت کی قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے عدی بن حاتم طائی سے کہ اُسنے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا خدمت غلام کی اللہ کی راہ میں یا دینا غلام کو کسیکی ملک میں کردے یا عاریتًا دے خدمت کے لیے یا سایہ خیمہ کا ہے یا مجاہد کو دے یا حاجی وغیرہ یا بیچ راہ اللہ کے دینا اونٹنی کہ جست کرے اُسپر نر یعنی وہ اونٹنی ایسے سن کو پہنچی ہوئی ہو کہ نر اُسپر جست کرتا ہے یعنی خدا کی راہ میں ایسی اونٹنی دے سواری کے لیے اور تحقیق روایت کی گئی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسل اور مخالف ہے زید اسکی بعض اسناد میں اور روایت کی ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے اُسنے نبی صلعم سے **حدیث** کی ہمکو ساتھ اسکے زیاد بن ایوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن جمیل نے قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا

[1] یعنی اتنی چوڑی کھائی ہوتی ہے جتنا کہ زمین اور آسمان کے درمیان فرق ہے اور مراد ہے دُکا دُبڑا اور پردہ شدید یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اللہ جسکو چاہے زیادہ ثواب بھی دیتا ہے ۱۲

افضل لصدقات ظل فسطاط فی سبیل اللہ ومنیحۃ خادم فی سبیل اللہ اوطروقۃ فحل فی سبیل اللہ ھذا حدیث حسن غریب صحیح وھو اصح عندی من حدیث معاویۃ بن صالح **باب** ماجاء فیمن جھز غازیا **حدثنا** ابوزکریا یحیی بن درست ثنا ابواسمعیل ثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجھنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزی ومن خلف غازیا فی اھلہ فقد غزی ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر ھذا الوجہ **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن ابن ابی لیلی عن عطاء عن زید بن خالد الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جھز غازیا فی سبیل اللہ اوخلفہ فی اھلہ فقد غزی ھذا حدیث حسن **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبدالرحمن بن مھدی ثنا حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن بسر بن سعید عن زید بن خالد الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزی ھذا حدیث صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا عبدالملک بن ابی سلیمان عن عطاء عن زید بن خالد الجھنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ **حدثنا** ابوعمار ثنا الولید بن مسلم عن یزید بن ابی مریم قال لحقنی عبایۃ بن رفاعۃ بن رافع وانا ماشی الی الجمعۃ فقال ابشر فان خطاک ھذہ فی سبیل اللہ سمعت ابا عبس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ فھما حرام علی النار ھذا حدیث حسن صحیح غریب وابوعبس اسمہ عبدالرحمن بن جبیر وفی الباب عن ابی بکر ورجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویزید بن ابی مریم وھو رجل شامی روی عنہ الولید بن مسلم ویحیی بن حمزۃ وغیر واحد من اھل الشام ویزید بن ابی مریم کوفی ابوہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسمہ مالک بن ربیعۃ

فضل صدقوں کا سایہ خیمہ کا ہی کہ دیا جاوے بیچ راہ اللہ کے اور دینا خادم کا ہی بیچ راہ اللہ کے یا بیچ راہ اللہ کے دینا اونٹنی کا ہی کہ جست کرے اُسپر نر یعنے ایسی اونٹنی راہ خدا مین دے سواری کے لیے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی اور وہ زیادہ تر صحیح حدیث معاویہ بن صالح سے ہی **باب** جو شخص غازی کا سامان تیار کر دے اُسکو کیا ثواب ہی **حدیث** کی ہم سے ابوزکریا یحیی بن درست نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسمٰعیل نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن ابی کثیر نے ابی سلمہ سے اُسنے بسر بن سعید سے اُسنے زید بن خالد سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سامان درست کر دے جہاد کرنے والے کا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق جہاد کیا اُسنے خود یعنی اُسکو بھی جہاد کا ثواب ملتا ہی اور جو کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل اُسکے کے یعنی اُنکا خدمت گزار رہے پس تحقیق جہاد کیا اُسنے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہی غیر اسوجہ سے بھی **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن ابی لیلی سے اُسنے عطار سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ سامان کر دے غازی کا بیچ راہ اللہ کے یا خلیفہ ہو اُسکا بیچ اہل اُسکے کے تو تحقیق جہاد کیا اُسنے یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حرب بن شداد نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے بسر بن سعید سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص کہ سامان تیار کر دے لڑنیوالے کا بیچ راہ اللہ کے تو تحقیق جہاد کیا اُسنے یعنی حکم جہاد کرنیکا رکھتا ہی اور شریک ہی بیچ ثواب جہاد کے یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطار سے اُسنے زید بن خالد جہنی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** جو شخص کہ گرد آلودہ ہوں پانوں اُسکے بیچ راہ اللہ کے اُسکو کیا ثواب ہی **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے یزید بن ابی مریم سے کہا کہ ملا مجکو عبایہ بن رفاعہ بن رافع اس حال مین کہ جاتا تھا مین طرف جمعہ کے سو کہا اُس نے کہ خوشخبری ہو جو کہ تحقیق قدم تیرے یہ بیچ راہ اللہ کے ہین سُنا مین نے ابوعبس سے کہتا تھا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گرد آلودہ ہوں[1] دونون قدم اُسکے بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد وغیرہ کے تو پس وہ دونون حرام ہین اوپر آگ کے کہ آگ اُنکو نہین پہونچیگی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور ابوعبس کا نام عبدالرحمن بن جبیر ہی اور اس باب مین ابی بکر اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہی اور یزید بن ابی مریم شامی ہی روایت کی اس سے ولید بن مسلم اور یحیی بن حمزہ وغیرہ اہل شام نے اور یزید بن ابی مریم کوفی ہی باپ اُسکا صحابی ہی نام اُسکا مالک بن ربیعہ ہے

---

[1] یہ کنایہ ہی سعی کرنے سے بیچ راہ جہاد کے اور اسمین مبالغہ ہی کہ جب گرد آلودہ ہونا قدمونکا راہ جہاد مین دُور کرنیوالا آگ دوزخ کا ہی تو نفس جہاد کا جو بذات خود کرے کیا کچھ ثواب ہوگا ۱۲

باب ما جاء فی فضل الغبار فی سبیل اللہ **حدثنا** ہناد ثنا ابن المبارک عن عبد الرحمن بن عبد اللہ المسعودی عن محمد بن عبد الرحمن عن عیسی بن طلحۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلج النار رجل بکی من خشیۃ اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جہنم ہذا حدیث حسن صحیح ومحمد بن عبد الرحمن ہو مولی آل طلحۃ مدنی **باب** ما جاء من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ **حدثنا** ہناد ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن عمرو بن مرۃ عن سالم بن ابی الجعد عن شرحبیل بن السمط قال یا کعب بن مرۃ حدثنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحذر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیمۃ وفی الباب عن فضالۃ بن عبید وعبد اللہ بن عمرو حدیث کعب بن مرۃ حدیث حسن ہکذا رواہ الاعمش عن عمرو بن مرۃ وقد روی ہذا الحدیث عن منصور عن سالم بن ابی الجعد وادخل بینہ وبین کعب بن مرۃ فی الاسناد رجلا ویقال کعب بن مرۃ ویقال مرۃ بن کعب البہزی والمعروف من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو مرۃ بن کعب البہزی وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم احادیث **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا حیوۃ بن شریح عن بقیۃ عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن کثیر بن مرۃ الحضرمی عن عمرو بن عبسۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ کانت لہ نورا یوم القیمۃ ہذا حدیث حسن صحیح غریب وحیوۃ بن شریح ہو ابن یزید الحمصی **باب** ما جاء من ارتبط فرسا فی سبیل اللہ **حدثنا** قتیبۃ ثنا عبد العزیز بن محمد عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب جو گرد کہ اللہ کی راہ مین پہونچے اُسکی کیا فضیلت ہی **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی سے اُسنے محمد بن عبد الرحمن سے اُسنے عیسی بن طلحہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ رویا خوف خدا سے یہانتک کہ پھر جاوے دُودھ تھنو نمین اور نہین جمع ہوگا اوپر بندے کے غبار بیچ راہ اللہ کے اور دُھوان دوزخ کا یعنی جو کوئی گرد آلودہ ہو راہ خدا مین اُسکو دھوان دوزخ کا نہین پہونچیگا یعنی جہاد کرنے والا دوزخ مین نہین جاوے گا یہ حدیث حسن صحیح ہی اور محمد بن عبد الرحمن مولیٰ آل طلحہ کا مدینی ہی **باب** جو شخص بوڑھا ہوا بوڑھا ہونا بیچ راہ اللہ کے تو اُسکو کیا ثواب ہی **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے عمرو بن مرہ سے اُسنے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا اے کعب بن مرہ حدیث بیان کر ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بچ کمی بیشی سے کہا اُسنے سنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ بوڑھا ہوا بوڑھا ہونا اسلام مین ہوگا وہ بڑھاپا واسطے اُسکے نور دن قیامت کے اور اس باب مین فضالہ بن عبید اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی اور کعب بن مرہ کی حدیث حسن ہی۔ اسیطرح روایت کیا اُسکو اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور تحقیق روایت کی گئی ہی۔ یہ حدیث منصور سے اُسنے روایت کی سالم بن ابی جعد سے اور داخل کیا درمیان اپنے اور کعب بن مرہ کے اسناد مین ایک مرد اور اُسکو کعب بن مرہ بھی کہتے ہین اور مرہ بن کعب بہزی بھی کہتے ہین اور مشہور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مرہ بن کعب بہزی ہی اور تحقیق روایت کین اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے حیوۃ بن شریح نے بقیہ سے اُسنے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے کثیر بن مرہ حضرمی سے اُسنے عمرو بن عبسہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بوڑھا ہوا بوڑھا ہونا بیچ راہ اللہ کے ہوگا وہ بڑھاپا واسطے اُسکے نور دن قیامت کے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور حیوۃ بن شریح وہی ابن یزید حمصی ہی **باب** جو شخص کہ گھوڑا باندھے بیچ راہ اللہ کے تو اُسکو کیا ثواب ہی **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[۵۱] اُسکو تعلیق بالمحال کہتے ہین یعنی دودھ دوہا ہوا پھر تھنون مین جانا محال ہی اسی طرح اُسکا دوزخ مین جانا محال ہی ۱۲ ع [۵۲] اس سے معلوم ہوا کہ منع ہی چننا سفید بالونکا اور دیکھا ابو یزید نے آئینہ مین منھ اپنا اور کہا ظہر الشیب ولم ینظر الغیب ومادری مافی الغیب ۱۲ ح

الخيل معقود فی نواصيها الخير الی يوم القيمة الخيل لثلاثة هی لرجل اجر وهی لرجل ستر وهی علی رجل وزر فاما الذی هی له اجر فالذی يتخذها فی سبيل الله فيعدها له هی له اجر لايغيب فی بطونها شيئا الا كتب الله له اجرا هذا حديث حسن صحيح وقد روی مالك عن زيد بن اسلم عن ابی صالح عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم نحو هذا الحديث **باب** ماجاء فی فضل الرمی فی سبيل الله **حدثنا** احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا محمد بن اسحاق عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی حسين ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ان الله ليدخل بالسهم الواحد ثلثة الجنة صانعه يحتسب فی صنعته الخير والرامی به والممد به قال ارموا واركبوا ولان ترموا احب الی من ان تركبوا كل ما يلهو به الرجل المسلم باطل الا رمية بقوس وتاديبه فرسه وملاعبته اهله فانهن من الحق **حدثنا** احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا هشام الدستوائی عن يحيی بن ابی كثير عن ابی سلام عن عبد الله بن الازرق عن عقبة بن عامر عن النبی صلی الله عليه وسلم مثله وفی الباب عن كعب بن مرة وعمرو بن عبسة وعبد الله بن عمرو هذا حديث حسن **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام عن ابيه عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحة عن ابی نجيح السلمی قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول من رمی بسهم فی سبيل الله فهو له عدل محرر هذا حديث حسن صحيح وابو نجيح هو عمرو بن عبسة السلمی وعبد الله بن الازرق هو عبد الله بن زيد **باب** ماجاء فی فضل الحرس فی سبيل الله **حدثنا** نصر بن علی الجهضمی ثنا بشر بن عمر ثنا شعيب بن رزيق ابو شيبة ثنا عطاء الخراسانی عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم

گھوڑے۔ بندھی ہے اُنکی پیشانیوں مین بھلائی روز قیامت تک یعنی اسلیے کہ حاصل ہوتا ہی بسبب انکے سامان جہاد کا کہ اسمین خیر دنیا اور آخرت ہی سو یہ گھوڑے تین مردونکے واسطے ہین ایک مرد کیواسطے تو ثواب ہین اور ایک کے لیے پردہ اور ایک قسم کے لوگونکو وبال ہین۔ تو جسکو ثواب ہین سو وہ لوگ ہین جنھون نے گھوڑون کو جہاد کے واسطے باندھا اور انکو اللہ کے واسطے تیار کیا۔ تو وہ اُنکے لیے موجب ثواب ہے نہین کھاتا اُن کو کوئی چیز مگر کہ لکھتا ہی اللہ اُسکے لیے ثواب یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کے **باب** اللہ کی راہ مین تیر اندازی کرنیکی فضیلت کا بیان حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ داخل کرتا ہی بسبب ایک تیر کے یعنی تیر لگانیکے کفار پر تین شخصونکو بہشت مین ایک تو بنانیوالے اسکے کو کہ امید رکھے بیچ پیشہ اپنے کے ثواب کی یعنی اس نیت سے بناوے کہ جہاد مین کام آوے اور دوسرے تیر پھینکنے والے یعنی جہاد مین اور تیسرے تیر دینے والے کو یعنی تیر انداز کے ہاتھ مین خواہ اپنا تیر دے اسکو خواہ اُسکا اور خواہ پہلے دے یا نشانے پر سے اُٹھا کر اور فرمایا کہ تیر اندازی کرو اور سواری کرو گھوڑونپر یعنی سواری سیکھو اور تیر اندازی تمھاری بہت پیاری ہی طرف میرے سوار ہونے سے جو چیز کہ کھیلے ساتھ اُسکے مرد مسلمان بس وہ باطل اور ناجائز ہی مگر تیر اندازی کرنی کمان سے اور ادب سکھانا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اپنی بیوی سے بس تحقیق یہ تینون چیز بر حق ہین حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلام سے اُسنے عبد اللہ بن ازرق سے اُسنے عقبہ بن عامر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور اس باب مین کعب بن مرہ اور عمرو بن عبسہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے سالم بن ابی جعد سے اُسنے معدان بن ابی طلحہ سے اُسنے ابی نجیح سلمی سے اُسنے کہا سُنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پھینکے تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی کسی کافر کو مارے لگے اُسکے یا نہ لگے پس وہ واسطے اُسکے برابر بردہ آزاد کرنے کے ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو نجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہی اور عبد اللہ بن ازرق وہ عبد اللہ بن زید ہی **باب** اللہ کی راہ مین نگہبانی کی فضیلت کا بیان حدیث کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعیب بن رزیق ابو شیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عطاء خراسانی نے عطاء بن ابی رباح سے اُسنے ابن عباس سے۔ کہا کہ سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

يقول عينان لا تمسهما النار عين بكت من خشية الله وعين باتت تحرس في سبيل الله وفي الباب عن عثمان وابي ريحانة حديث ابن عباس حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث شعيب بن رزيق **باب** ماجاء في ثواب الشهيد **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن الزهري عن ابن كعب بن مالك عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان ارواح الشهداء في طير خضر تعلق من ثمر الجنة او شجر الجنة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عثمان بن عمر ثنا علي بن المبارك عن يحيى بن ابي كثير عن عامر العقيلي عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عرض علي اول ثلثة يدخلون الجنة شهيد وعفيف متعفف وعبد احسن عبادة الله ونصح لمواليه هذا حديث حسن **حدثنا** يحيى بن طلحة الكوفي ثنا ابوبكر بن عياش عن حميد عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القتل في سبيل الله يكفر كل خطيئة فقال جبرئيل الا الدين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الدين وفي الباب عن كعب بن عجرة وجابر وابي هريرة وابي قتادة وحديث انس حديث غريب لا نعرفه من حديث ابي بكر الا من حديث هذا الشيخ وسالت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فلم يعرفه وقال اري انه اراد حديث حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس احد من اهل الجنة يسره ان يرجع الى الدنيا الا الشهيد **حدثنا** علي بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما من عبد يموت له عند الله خير يحب ان يرجع الى الدنيا وان له الدنيا وما فيها الا الشهيد لما يرى من فضل الشهادة فانه يحب ان يرجع الى الدنيا فيقتل مرة اخرى هذا حديث **صحيح**

فرماتے تھے کہ دو آنکھیں ہین کہ نہ لگیگی اُنکو آگ ایک وہ آنکھ جو روئی خدا کے خوف سے اور دوسری وہ کہ رات گذاری نگہبانی کرتی ہوئی بیچ راہ خدا کے یعنی رات کو مجاہدونکی نگہبانی کرتی رہی کفار سے اور اس باب مین عثمان او ر ابی ریحانہ سے بھی روایت ہی اور ابن عباس کی حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث شعیب بن زریق سے **باب** شہید کے ثواب کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے زہری سے اُسنے ابن کعب بن مالک سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہیدون کی روحین سبز پرندونکے پیٹو مین[1] ہین کھاتی ہین میوہ بہشت مین سے اور درختون بہشت کے سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے اُسنے کہا حدیث کی علی بن مبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے عامر عقیلی سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا سامنے لائے گئے میرے اول تین شخص کہ داخل ہونگے بہشت مین ایک[1] شہید دوسرا[2] بچنے والا حرام سے سوال نکرنے والا یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرا[3] غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور خیر خواہی کی اپنے مالکون کی یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے یحیی بن طلحہ کوفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ مارا جانا بیچ راہ خدا کے جھاڑتا ہی ہر گناہ کو پس کہا جبرئیل نے مگر قرض فرمایا نبی صلعم نے ہان سوائے قرض کے یعنی حقوق آدمیون کے اور اس باب مین کعب بن عجرہ اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابی قتادہ سے بھی روایت ہی اور انس کی حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث ابی بکر سے اور پوچھا مین نے بخاری کو اس حدیث سے پس نہ پہچانا اُسکو اور کہا گمان کرتا ہون مین کہ مراد رکھی اُسنے حدیث حمید کی انس سے اُسنے نبی صلعم سے کہ آپ نے فرمایا نہین کوئی اہل بہشت مین سے کہ خوش لگے اُنکو پھر آنا طرف دنیا کے مگر شہید کو کہ دوست رکھتا ہی یہ کہ پھر آوے طرف دنیا کے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے روایت کی انس سے کہا نبی صلعم نے فرمایا کہ نہین کوئی بندہ کہ اُس کے لیے نزدیک اللہ کے بہتری ہو دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور ہووے واسطے اُسکے تمام دنیا اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی مگر شہید بسبب اُس چیز کے کہ دیکھتا ہی فضیلت اور ثواب شہادت کا پس تحقیق وہ دوست رکھتا ہی کہ پھر آوے دنیا مین اور قتل کیا جاوے دوسری بار یہ حدیث صحیح ہے

[1] کہا ہی علما نے کہ رکھنا ارواح شہیدونکا بیچ جانورون کے بلند رکھنے ہو ہر کے ہی صندوقو مین بسبب تکریم انکی کے اور داخل کرنے انکے کے بہشت مین ساتھ اس صورت کے متعلق ساتھ ابدان کے جگہ پکڑتے ہین بہشت مین کھاتے ہین میوے اُسکے اور پلتے ہین خوشبوئیان اور ہوائین وہانکی اسسے معلوم ہوا کہ بہشت ابھی موجود ہی اور یہی ہی مذہب اہل سنت کا ۱۲ ح ع

باب ما جاء فی فضل الشہداء عند اللہ **حدثنا** قتیبة ثنا ابن لہیعة عن عطاء بن دینار عن ابی یزید الخولانی انہ سمع فضالة بن عبید یقول سمعت عمر بن الخطاب یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الشہداء اربعة رجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذاک الذی یرفع الناس الیہ اعینہم یوم القیمة ہکذا ورفع راسہ حتی وقعت قلنسوتہ فلا ادری قلنسوة عمر اراد ام قلنسوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ورجل مؤمن جید الایمان لقی العدو فکانما ضرب جلدہ بشوک طلح من الجبن اتاہ سہم غرب فقتلہ فہو فی الدرجة الثانیة ورجل مؤمن خلط عملا صالحا واخر سیئا لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذاک فی الدرجة الثالثة ورجل مؤمن اسرف علی نفسہ لقی العدو فصدق اللہ حتی قتل فذاک فی الدرجة الرابعة ہذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث عطاء بن دینار وسمعت محمدا یقول قد روی سعید بن ابی ایوب ہذا الحدیث عن عطاء بن دینار عن اشیاخ من خولان ولم یذکر فیہ عن ابی یزید وقال عطاء بن دینار لیس بہ باس **باب** ما جاء فی غزو البحر **حدثنا** اسحق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالک عن اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحة عن انس انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادة بن الصامت فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ وحبستہ تفلی راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاة فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ہذا البحر ملوک علی الاسرة او مثل الملوک علی الاسرة قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منہم فدعا لہا

باب بہترین شہیدوں کا خدا کے نزدیک کون ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عطاء بن دینار سے اُسنے روایت کی ابی یزید خولانی سے اُسنے سُنا فضالہ بن عبید سے کہتا تھا سُنا مین نے عمر فاروق سے کہتے تھے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ شہید چار طرح کے ہوتے ہین ایک وہ شخص ہی کہ ہو مسلمان کامل ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا۔ پس یہ وہ شخص ہی کہ اُٹھا وینگے طرف اسکے آنکھین اپنی دن قیامت کے اسطرح یعنی مانند اُٹھانے سر میرے کے اسطرح اُٹھایا سر اپنا یہانتک کہ گر پڑی ٹوپی اُنکی کہا فضالہ کے نیچے کے راوی نے پس نہین جانتا ہین کہ کیا ٹوپی عمر کی ارادہ کی فضالہ نے یا ٹوپی نبی صلعم کی یعنی بسبب عالی رتبہ اُسکے کے لوگ اسطرح دیکھینگے حضرت صلعم نے فرمایا اور دوسرا شخص مومن جید الایمان ہی کہ ملاقات کرے دشمن سے باین صفت گویا چُبھوے گئے ہین اس کے بدن مین کانٹے درخت خاردار کے بسبب نامردی کے یعنی ڈر سے اُسکا بدن کانپنے لگا اور بدن پر بال کھڑے ہو گئے آیا اُسکو تیر کہ مارنے والا اُسکا معلوم نہین۔ پس مار ڈالا اُسکو پس وہ شخص بیچ دوسرے درجہ کے ہی یعنی بہ نسبت پہلے کے اور تیسرا شخص وہ مومن ہی کہ عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ بُرے۔ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا۔ پس یہ شخص بیچ درجہ تیسرے کے ہے۔ اور چوتھا شخص وہ مسلمان ہی کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی گناہ بہت کیے۔ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ درجے چوتھے کے ہی یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانی جاتی مگر حدیث عطاء بن دینار سے اور سنا مین نے محمد سے کہتا کہ تحقیق روایت کی یہ حدیث سعید بن ابی ایوب نے عطاء بن دینار سے اُسنے اشیاخ خولانی سے اور نہین ذکر کیا اُسمین واسطہ یزید کا اور کہا عطاء کے کہ نہین ہی ساتھ اُسکے کوئی خوف **باب** دریا مین جہاد کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا تھے نبی صلعم جاتے ام حرام بنت ملحان کے پاس پس کھانا کھلاتی وہ آپکو اور تھی وہ بی بی عبادہ بن صامت کی پس ایک روز حضرت اُسکے پاس گئے پس کھانا کھلایا اُسنے آپکو اور روکا آپکو اس حال مین کہ کنگھی کرتی تھی سر مبارک کو پس سو گئے نبی صلعم پھر جاگے ہنستے ہوے سو مین نے کہا یا حضرت آپ کیون ہنستے ہین فرمایا چند لوگ میری امت کے میرے سامنے کیے گئے لڑتے خدا کی راہ مین اس سمندر کے اندر سوار بادشاہ سے تختو نپر۔ یا فرمایا جیسے بادشاہ تختو نپر مین نے کہا یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی اُن غازیون مین شریک کرے سو آپنے اُسکے لیے دعا کی

۱ یعنی بسبب شجاعت کے اس چیز کو کہ عہد کیا ہی اللہ نے اسپر یاراست گو کیا اللہ کو بسبب عمل اور شجاعت اپنی کی اور جہاد اور صبر کیا اور امید رکھی ثواب کی پس گویا تصدیق کی اللہ کی ساتھ فعل اپنے کے کہ تعریف کی اللہ نے مجاہدونکی ساتھ صبر کے اور طلب ثواب کے پس جب یہ لڑا اور صبر کیا تو گویا اللہ کی تصدیق کی پس حاصل سکا یہ ہی کہ شہید یا متقی شجاع ہے ۱۲

ثم وضع راسہ فنام ثم استیقظ وھو یضحک فقلت لہ ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ نحو ما قال فی الاول قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال انت من الاولین فرکبت ام حرام البحر فی زمن معاویۃ بن ابی سفیان فصرعت عن دابتھا حین خرجت من البحر فھلکت ھذا حدیث حسن صحیح وام حرام بنت ملحان وھی اخت ام سلیم وھی خالۃ انس بن مالک **باب** ما جاء من یقاتل ریاء وللدنیا **حدثنا** ھناد ثنا ابو معاویۃ عن الاعمش عن شقیق عن ابی موسی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یقاتل شجاعۃ ویقاتل حمیۃ ویقاتل ریاء فای ذلک فی سبیل اللہ قال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ وفی الباب عن عمر ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عبد الوھاب الثقفی عن یحیی بن سعید عن محمد بن ابراھیم عن علقمۃ بن وقاص اللیثی عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ وانما لامرء ما نوی فمن کانت ھجرتہ الی اللہ والی رسولہ فھجرتہ الی اللہ والی رسولہ ومن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او امراۃ یتزوجھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی مالک بن انس وسفیان الثوری وغیر واحد من الائمۃ ھذا عن یحیی بن سعید ولا نعرفہ الا من حدیث یحیی بن سعید **باب** فی الغدو والرواح فی سبیل اللہ **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لغدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیھا ولقاب قوس احدکم او موضع یدہ فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیھا ولو ان امراۃ من نساء اھل الجنۃ طلعت الی الارض لاضاءت ما بینھما ولملأت ما بینھما ریحا ولنصیفھا علی راسھا خیر من الدنیا وما فیھا ھذا حدیث صحیح

پھر اپنے سر کو رکھکر سو گئے پھر ہنستے جاگے سو میں نے کہا کہ یا حضرت آپ کیوں ہنستے ہیں۔ فرمایا کہ کچھ لوگ میری امت کے میرے سامنے کئے گئے لڑتے خدا کی راہ میں مانند اسکے کہ کہا پہلی بار کہا اُسنے کہ میں نے کہا کہ یا حضرت میرے واسطے دعا کیجیے کہ خدا مجکو بھی اُن غازیوں میں شریک کرے فرمایا تو پہلوں میں سے ہی سو معاویہ کے زمانہ میں ام حرام جہاز پر سوار ہوئیں یعنی غازیوں کے ساتھ جہاز میں سوار ہو کر جہاد میں گئیں سو اپنی سواری سے گر پڑیں جبکہ جہاز سے باہر نکلیں اور مر گئیں یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ام حرام بنت ملحان بہن ام سلیم کی اور خالہ انس بن مالک کی ہے **باب** جو شخص اپنی بہادری دکھائے اور دنیا کے لیے لڑے تو اُسکا کیا حال ہی **حدیث** کی ہم سے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی شقیق سے اُسنے ابی موسیٰ سے کہا پوچھے گئے نبی صلعم ایک مرد سے کہ لڑتا ہی واسطے بہادری کے کہ لوگوں میں بہادر مشہور ہو اور نام ہو اور ایک شخص لڑتا ہی واسطے حمیت کے اور ایک لڑتا ہی واسطے ریا کے یعنی اپنی شجاعت دکھانیکے لیے لوگوں کو۔ پس کون ہی بیچ راہ خدا کے یعنی خدا کی راہ کا مجاہد کون ہی۔ فرمایا جو شخص اسواسطے لڑے کہ اللہ کا دین بلند ہو تو وہ راہ خدا کا غازی ہی اور اس باب میں عمر سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے محمد بن ابراہیم سے اُسنے علقمہ بن وقاص لیثی سے اُسنے عمر فاروق سے کہا نبی صلعم نے فرمایا کہ عملونکا اعتبار صرف نیتوں سے ہی اور ہر ایک مرد کیواسطے وہی ہی جو اُسنے نیت کی یعنی کوئی عمل بدون نیت کے لائق ثواب کے نہیں ہی سو جسکی ہجرت اللہ اور رسول کے واسطے ہوئی تو اُسکی ہجرت خدا اور رسول کے واسطے ہو چکی یعنی اُسکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کیواسطے ہوئی کہ اُسکو پاوے یا کسی عورت کیواسطے کہ اُس سے نکاح کرے تو اُسکی ہجرت اُسی کی طرف ہوئی جس کے واسطے اُسنے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت یہ حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی مالک بن انس اور سفیان وغیرہ بہت اماموں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث یحییٰ بن سعید سے **باب** صبح شام جہاد میں جانے کی فضیلت **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اسمٰعیل بن جعفر سے اُسنے حمید سے اُسنے انس سے کہا حضرت صلعم نے فرمایا البتہ صبح یا شام کو جہاد میں جانا بہتر ہی ساری دنیا سے اور اُس سے کہ دنیا میں ہی اور البتہ مقدار کمان ایک تمہارے کی یا جگہ ہاتھ اسکے کی بیچ بہشت کے بہتر ہی ساری دنیا سے اور اُس سے کہ دنیا میں ہی اور اگر ایک عورت بہشت کی جھانکے طرف زمین کے تو البتہ روشن کرے اُس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہی اور البتہ بھر دے اُس چیز کو کہ درمیان اُن دونوں کے ہی خوشبو سے اور البتہ اوڑھنی اُسکے سر پر بہتر ہی ساری دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا میں ہی۔ یہ حدیث صحیح ہے

حدثنا قتیبة ثنا العطاف بن خالد المخزومی عن ابی حازم عن سہل بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوة فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما فیہا وموضع سوط فی الجنة خیر من الدنیا وما فیہا وفی الباب عن ابی ہریرة وابن عباس وابی ایوب وانس هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو سعید الاشج ثنا ابو خالد الاحمر عن ابن عجلان عن ابی حازم عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحجاج عن الحکم عن مقسم عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال غدوة فی سبیل اللہ او روحة خیر من الدنیا وما فیہا هذا حدیث حسن غریب ابو حازم الذی روی عن ابی ہریرة هو الکوفی اسمہ سلمان هو مولی عزة الاشجعیة **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد ثنا ابی عن هشام بن سعد عن سعد بن ابی هلال عن ابن ابی ذباب عن ابی ہریرة قال مر رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشعب فیہ عیینة من ماء عذبة فاعجبتہ لطیبہا فقال لو اعتزلت الناس فاقمت فی هذا الشعب ولن افعل حتی استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدکم فی سبیل اللہ افضل من صلوتہ فی بیتہ سبعین عاما الا تحبون ان یغفر اللہ لکم ویدخلکم الجنة اغزوا فی سبیل اللہ من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقة وجبت لہ الجنة هذا حدیث حسن **باب** ما جاء ای الناس خیر **حدثنا** قتیبة ثنا ابن لهیعة عن بکیر بن الاشج عن عطاء بن یسار عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الناس رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل معتزل فی غنیمة لہ یؤدی حق اللہ فیہا الا اخبرکم بشر الناس رجل یسال باللہ ولا یعطی بہ هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجہ ویروی هذا الحدیث من غیر وجہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عطاف بن خالد مخزومی نے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد ساعدی سے کہا فرمایا نبی صلعم نے کہ ایک صبح کو راہ اللہ میں جانا بہتر ہی تمام دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور کوڑا رکھنے کا مکان بہشت مین بہتر ہی ساری دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہی اور اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی ایوب ورانس سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو خالد احمر نے ابن عجلان سے اُسنے ابی حازم سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے اور حجاج نے حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا ایک بار راہ اللہ مین جانا صبح یا شام کو بہتر ہی تمام دنیا و مافیہا سے اور یہ حدیث حسن غریب ہی اور ابو حازم کوفی ہی- اور نام اُسکا سلمان ہی مولی عزہ اشجعیہ کا ہی **حدیث** کی ہمسے عبید بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے ہشام بن سعد سے اُسنے سعد بن ابی ہلال سے اُسنے ابن ابی ذباب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا گذرا ایک شخص نبی صلعم کے اصحاب سے بیچ درے پہاڑ کے کہ تھا اسمین ایک چشمہ میٹھے پانی کا پس خوش لگا اُسکو وہ اور کہا کاشکے الگ ہوتا مین لوگونسے اور رہتا اس درے مین پہاڑ کے تو بہت خوب ہو اور نکرونگا مین یہ بات یہانتک کہ پروانگی مانگو نہین حضرت صلعم سے پس ذکر کی گئی یہ بات روبرو حضرت صلعم کے پس فرمایا نہ کر تو یہ اسلیے کہ تحقیق ٹھہرنا ایک تمہارے کا بیچ راہ اللہ کے بہتر ہی نماز اُسکی سے گھر مین ستر برس کیا نہین دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے یعنی پورا بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت مین یعنی اللہ کی راہ مین لڑو اور دل ہی جہاد کرو جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین بقدر ٹھہرنے کے درمیان دودھ دُہنے اونٹنی کے واجب ہوئی اُسکے لیے بہشت یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** سب آدمیونمین کونسا بہتر ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے بکیر بن اشج سے اُسنے روایت کی عطار بن یسار سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین لوگون کے بہتر وہ ہی کہ پکڑ لانیوالا ہی باگ گھوڑے اپنے کی بیچ راہ خدا کے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اُس شخص کے کہ پیچھے آتا ہی اُسکے یعنی ادونکر درجے مین اُس سے وہ شخص ہی کہ گوشہ اختیار کرے بیچ تھوڑی بکریونکے اور ادا کرے حق اللہ کا جو اُنمین ہی- کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بدترین لوگونکے وہ شخص ہے کہ سوال کیا جاوے ساتھ نام اللہ کے اور نہ دے یہ حدیث حسن غریب ہی اسوجہ سے اور یہ حدیث ابن عباس سے کئی طرح پر مروی ہی اُسنے نبی صلعم سے

لے مراد اس سے کثرت ہی نہ تحدید- اور اس سے معلوم ہوا کہ گوشہ گزینی مین مغفرت حاصل نہین ہوتی لیکن یہ اسی زمانے مین تھا کہ جہاد فرض تھا اور اب گوشہ گزینی افضل ہی آدمیون کی صحبت سے ۱۲ ح ع

باب ما جاء فيمن سال الشهادة **حدثنا** احمد بن منيع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جريج عن سليمان بن موسى عن مالك بن يخامر السكسكي عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سال الله القتل في سبيله صادقا من قلبه اعطاه الله اجر الشهيد هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن سهل بن عسكر ثنا القاسم بن كثير ثنا عبد الرحمن بن شريح انه سمع سهل بن ابي امامة بن سهل بن حنيف يحدث عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سال الله الشهادة من قلبه صادقا بلغه الله منازل الشهداء وان مات على فراشه هذا حديث حسن غريب من حديث سهل بن حنيف لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن شريح وقد رواه عبد الله بن صالح عن عبد الرحمن بن شريح وعبد الرحمن بن شريح يكنى ابا شريح وهو اسكندراني وفي الباب عن معاذ بن جبل **باب** ما جاء في المجاهد والمكاتب والناكح وعون الله اياهم **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة حق على الله عونهم المجاهد في سبيل الله والمكاتب الذي يريد الاداء والناكح الذي يريد العفاف هذا حديث حسن **حدثنا** احمد بن منيع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جريج عن سليمان بن موسى عن مالك بن يخامر عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قاتل في سبيل الله من رجل مسلم فواق ناقة وجبت له الجنة ومن جرح جرحا في سبيل الله او نكب نكبة فانها تجيء يوم القيمة كاغزر ما كانت لونها الزعفران وريحها كالمسك هذا حديث صحيح

باب جو شخص کہ شہادت طلب کرے اُسکو کیا ثواب ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے اُسنے روایت کی مالک بن یخامر سکسکی سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مانگے اللہ سے شہادت کو بیچ راہ اُسکی کے اس حال مین کہ سچا ہو اپنے دل سے دیتا ہے اُسکو اللہ ثواب شہید کا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قاسم بن کثیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن شریح نے اُسنے سُنا سہل بن ابی امامہ سے حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا جو شخص اللہ سے شہادت مانگے سچے دل سے تو پہونچا دیگا اُسکو اللہ شہیدونکے مرتبہ مین اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی[1] اپنے گھر مین یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث سہل بن حنیف کی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عبدالرحمن بن شریح سے اور تحقیق روایت کیا اُسکو عبداللہ بن صالح نے عبدالرحمن بن شریح سے اور عبدالرحمن بن شریح کی کنیت ابو شریح ہے وہ اسکندرانی ہے- اور اس باب مین معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے **باب** مجاہد اور مکاتب اور نکاح کرنے والے کی اللہ مدد کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہے اللہ پر مدد اُنکی یعنے بمقتضاے وعدے اُسکے کے ایک تو مکاتب[2] وہ جو ارادہ کرتا ہے ادا کرنے بدل کتابت کا اور دوسرا وہ نکاح کرنے والا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے - اور تیسرے جہاد کرنے والا خدا کی راہ مین یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے اُسنے مالک بن یخامر سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد مسلمان کہ لڑے اللہ کی راہ مین مقدار دودھ دُہنے[3] اونٹنی کے پس تحقیق واجب ہوئی واسطے اُسکے بہشت یعنی ابتداءً اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتھ ہتھیار دشمن کے بیچ راہ اللہ کے یا مصیبت زخم کی پہونچا یا گیا غیر دشمن سے مصیبت پہونچانا پس تحقیق آوے گا وہ زخم دن قیامت کے مانند اکثر اُس چیز کے کہ پایا جاتا تھا دنیا مین یعنی جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا مین رنگ اسکا زعفران کا ہوگا اور خوشبو اُسکی مشک کی ہو گی- یہ حدیث صحیح ہے-

[1] یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدونکا پایا جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین سچی نیت کو دخل ہے ۱۲ [2] مکاتب اس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اس کا لکھدے کہ جب اسقدر روپے تو مجھے کما دیگا تو آزاد ہے اور جو روپیہ کہ اس سے لینا مقرر کیا تھا اسی کو بدل کتابت کہتے ہین ۱۲ [3] یعنی درمیان دو دھ دوہنے اونٹنی کے یعنی ایک بار اونٹنی کا دودھ دوہ لیا تھوڑی دیر کے بعد پھر دُوہا اس دیر کا نام فواق ہے ۱۲

باب ماجاء فی فضل من یکلم فی سبیل اللہ **حدثنا** قتیبة ثنا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایکلم احد فی سبیل الله والله اعلم بمن یکلم فی سبیله الاجاء یوم القیمة اللون لون الدم والریح ریح المسك هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب** ای الاعمال افضل **حدثنا** ابو کریب ثنا عبدة عن محمد بن عمرو ثنا ابو سلمة عن ابی هریرة رضی الله عنه قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ای الاعمال افضل او ای الاعمال خیر قال الایمان بالله ورسوله قیل ثم ای شیء قال الجهاد سنام العمل قیل ثم ای شیء یا رسول الله قال ثم حج مبرور هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب حدثنا** قتیبة ثنا جعفر بن سلیمان الضبعی عن ابی عمران الجونی عن ابی بکر بن ابی موسی الاشعری قال سمعت ابی بحضرة العدو یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابواب الجنة تحت ظلال السیوف فقال رجل من القوم رث الهیئة انت سمعت هذا من رسول الله صلی الله علیه وسلم یذکره قال نعم قال فرجع الی اصحابه قال اقرء علیکم السلام وکسر جفن سیفه فضرب به حتی قتل هذا حدیث حسن غریب لانعرفه الا من حدیث جعفر بن سلیمان وابو عمران الجونی اسمه عبد الملك بن حبیب وابو بکر بن ابی موسی قال احمد بن حنبل هو اسمه **باب** ما جاء ای الناس افضل **حدثنا** ابو عمار ثنا الولید بن مسلم عن الاوزاعی ثنی الزهری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید الخدری قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم ای الناس افضل قال رجل یجاهد فی سبیل الله قالوا ثم من قال ثم مومن فی شعب من الشعاب یتقی ربه ویدع الناس من شره هذا حدیث حسن صحیح

باب جو شخص کہ زخمی کیا جاوے بیچ راہ اللہ کے اُسکی کیا فضیلت ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا نبی صلعم نے فرمایا نہین زخمی کیا جاتا کوئی شخص راہ اللہ مین اور اللہ خوب جانتا ہے اسکو جو زخمی کیا جاتا ہے اُسکی راہ مین یعنی جوریا سے خالی ہو مگر کہ آویگا وہ دن قیامت کے اس حال مین کہ اُسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے **باب** کونسا عمل افضل ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن عمرو سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے اُسنے ابو ہریرہ سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلعم کہ اعمالون مین کونسا عمل افضل ہے فرمایا ایمان[1] لانا ساتھ اللہ کے اور اُسکے رسول کے کہا گیا پھر کون چیز افضل ہے فرمایا جہاد کرنا کوہان عمل کی ہے کہا گیا پھر کون افضل ہے فرمایا حج مقبول یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر یہ حدیث ابو ہریرہ سے نبی صلعم سے مروی ہے **باب حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ابی عمران جونی سے اُسنے ابی بکر بن ابی موسیٰ اشعری سے کہا سُنا مین نے باپ اپنے سے سامنے دشمن کے کہتا تھا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلواروں کے ہین سو قوم سے ایک شخص پراگندہ حال نے کہا کیا تو نے سُنا ہے[2] اسکو نبی صلعم سے کہ ذکر کرتے اسکو اُسنے کہا ہان کہا سو پھر آیا طرف یاروں اپنے کے اور کہا کہ مین تمکو سلام کہتا ہوں یعنی وداع ہوتا ہوں تمسے اور اپنی تلوار کا میان توڑا۔ اور لڑا ساتھ اُسکے یعنی دشمن سے یہانتک کہ شہید کیا گیا یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث جعفر بن سلیمان سے اور ابو عمران جونی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے اور احمد بن حنبل نے کہا کہ اسکا نام ابو بکر بن ابی موسیٰ ہے **باب** کون آدمی لوگو نمین افضل ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے عطار بن یزید لیثی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلعم کہ کون آدمی لوگو نمین افضل ہے فرمایا وہ شخص کہ جہاد کرے راہ اللہ مین اصحاب نے کہا پھر کون افضل ہے فرمایا پھر وہ مومن کہ ٹھہرا ہو بیچ درے پہاڑ کے ڈرے اللہ کے عذاب و غصہ سے اور چھوڑ دے لوگو نکو اپنی بدی سے یعنی لوگو نکو اپنی بدی سے بچائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

[1] جاننا چاہیے کہ حدیثون مین بیان اور تعین افضل اعمال کا مختلف آیا ہے اور تطبیق اسطور سے ہے کہ جسطرح جس مقام مین نبی صلعم نے مناسب حال سائل کے دیکھا اسیطرح جواب دیا مثلاً جسمین نماز کی سستی دیکھی اسکو جواب دیا کہ افضل تہجد کی نماز ہے وغیر ذلک پس مراد اس سے افضل اعمال بیچ حق سائل کے ہے یا یہ عمل افضل اعمال مین سے ہے

[2] [illegible]

باب حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن ثنا نعیم بن حماد ثنا بقیۃ بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن المقدام بن معد یکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للشہید عند اللہ ست خصال یغفر لہ فی اول دفعۃ و یری مقعدہ من الجنۃ ویجار من عذاب القبر ویامن من الفزع الاکبر ویوضع علی راسہ تاج الوقار الیاقوتۃ منہا خیر من الدنیا ومافیہا ویزوج اثنتین وسبعین زوجۃ من الحور العین ویشفع فی سبعین من اقاربہ ہذا حدیث صحیح غریب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن ہشام ثنی ابی عن قتادۃ ثنا انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن احد من اہل الجنۃ یسرہ ان یرجع الی الدنیا غیر الشہید فانہ یحب ان یرجع الی الدنیا یقول حتی اقتل عشر مرات فی سبیل اللہ مما یری مما اعطاہ اللہ من الکرامۃ ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ بمعناہ **حدثنا** ابوبکر بن ابی نضر ثنی ابو النضر ثنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار عن ابی حازم عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیہا والروحۃ یروحہا العبد فی سبیل اللہ او الغدوۃ خیر من الدنیا وما علیہا وموضع سوط احدکم فی الجنۃ خیر من الدنیا وما علیہا ہذا حدیث حسن صحیح

باب حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے نعیم بن حماد نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے مقدام بن معدی کرب سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہ واسطے شہید کے نزدیک اللہ کے چھ خصلتین ہین بخشش کی جاتی ہے واسطے اُسکے اول دفعہ مین یعنی لہو کے پہلے قطرے مین کہ گرتا ہے اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اُسکا بہشت مین سے یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہی قبر کے عذاب سے اور امن مین ہوگا بڑی گھبراہٹ سے یعنی آگ کے عذاب سے اور رکھا جاویگا اُسکے سر پر تاج وقار کا کہ ایک یاقوت اُسمین سے بہتر ہوگا تمام دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہی اور نکاح مین دیجاوینگی اُسکے بہتر بیبیان حور العین سے یعنی بڑی آنکھون والیان اور شفاعت قبول کیجاویگی اُسکی ستر آدمیون مین اُسکے قرابتیون سے یہ حدیث صحیح غریب ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا بہشتی نہین کہ اُسکو خوش معلوم ہووے یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت مین کہ اُسکو تمام دنیا ملے اور جو چیز کہ دنیا کے اندر ہی یعنی جو بہشت مین گیا اور بخشا گیا اُسکو یہ آرزو نہین کہ دنیا مین پھر آوے اگرچہ اُسکو ہفت اقلیم کی سلطنت ملے مگر شہید کہ وہ دوست رکھتا ہی کہ پھر آوے دنیا مین کہتا ہی یہانتک کہ مارا جاوٴن مین اللہ کی راہ مین دس بار اس سبب سے کہ دیکھتا ہی وہ چیز کہ دیا اُسکو اللہ نے بزرگی اور ثواب سے یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اسی کے معنی مین **حدیث** کی ہمسے ابوبکر بن ابی نضر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے ابی حازم سے اُسنے روایت کی سہل بن سعد سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین دار الاسلام کی سرحد پر ایک دن چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرائش سے - اور جہاد مین ایک پہلے پہر یا پچھلے پہر بندے کی کوشش کرنا بہتر ہی تمام دنیا کی آرائش سے - اور بہشت[ف] مین تمہارے کوڑے رکھنے کا مکان بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرائش سے یہ حدیث (یعنی بروایت سہل بن سعد کے) حسن صحیح ہی

ف اسمین شہادت کے درجے کا بیان ہی یعنے شہید کے سب مطلب پورے ہوئے ہین سوائے اس کے اس کو اور کوئی آرزوے دنیاوی دل مین - باقی نہین رہتی کہ دنیا مین پھر قتل ہووے تاکہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عزت پاوے ۱۲ ف آخرت کا ثواب اور آخرت کا کمتر مکان تمام دنیا سے اسواسطے بہتر ہی کہ دنیا فانی ہی اور آخرت باقی ہی ۱۲

حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا محمد بن المنکدر قال مر سلمان الفارسی بشرحبیل بن السمط وھو فی مرابط لہ وقد شق علیہ وعلی اصحابہ فقال الا احدثک یا ابن السمط بحدیث سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم فی سبیل اللہ افضل وربما قال خیر من صیام شھر وقیامہ ومن مات فیہ وقی فتنۃ القبر ونمی لہ عملہ الی یوم القیمۃ ھذا حدیث حسن **حدثنا** علی بن حجر ثنا الولید بن مسلم عن اسمعیل بن رافع عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لقی اللہ بغیر اثر من جھاد لقی اللہ وفیہ ثلمۃ ھذا حدیث غریب من حدیث مسلم عن اسمعیل بن رافع واسمعیل بن رافع قد ضعفہ بعض اھل الحدیث سمعت محمدا یقول ھو ثقۃ مقارب الحدیث وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث سلمان اسنادہ لیس بمتصل محمد بن المنکدر لم یدرک سلمان الفارسی وقد روی ھذا الحدیث عن ایوب بن موسی عن مکحول عن شرحبیل بن السمط عن سلمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا ھشام بن عبد الملک ثنا اللیث بن سعد ثنی ابو عقیل زھرۃ بن معبد عن ابی صالح مولی عثمان بن عفان قال سمعت عثمان وھو علی المنبر یقول انی کتمتکم حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کراھیۃ تفرقکم عنی ثم بدا لی ان احدثکموہ لیختار امرأ لنفسہ ما بدا لہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الف یوم فی ماسواہ من المنازل ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ قال محمد ابو صالح مولی عثمان اسمہ ترکان

حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے کہا کہ گذرے سلمان فارسی شرحبیل بن سمط پر اور وہ اسلام کی سرحد پر چوکیداری مین تھے اس حال مین کہ مشکل ہوئی تھی اُنپر اور اُنکے یارونپر چوکیداری کرنا سو کہا کہ کیا نہ بیان کرون مین تجھسے اے ابن سمط حدیث کہ سنا مین نے اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسنے کہا کیون نہین بیان کر کہا سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ خدا کی راہ مین ایک دن چوکیداری کرنا افضل ہے یا فرمایا بہتر ہے ایک مہینے کے روزے رکھنے اور شب بیداری سے اور جو اُسمین مرگیا وہ قبر کے فتنہ[1] سے محفوظ رہیگا اور اُسکے عمل کا ثواب قیامت تک جاری رہیگا یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ولید بن مسلم نے اسمٰعیل بن رافع سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ملا اللہ سے بدون[2] نشانی جہاد کے تو ملیگا اللہ سے اس حال مین کہ اُسکے دین مین نقصان ہوگا یہ حدیث غریب ہے مسلم کی حدیث سے جو اسمٰعیل بن رافع نے روایت کی ہے اور اسمٰعیل بن رافع کو بعض اہل حدیث نے ضعیف کہا ہے اور امام بخاری نے کہا کہ وہ ثقہ ہے مقارب الحدیث ہے اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث سوائے اسوجہ کے ابی ہریرہ سے اُسنے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سلمان کی حدیث کی اسناد متصل نہین کہ محمد بن منکدر نے سلمان کو نہین پایا اور تحقیق روایت کی گئی یہ حدیث ایوب بن موسیٰ سے اُسنے مکحول سے اُسنے شرحبیل بن سمط سے اُسنے سلمان سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن عبدالملک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابوعقیل زہرہ بن معبد نے ابی صالح مولی عثمان بن عفان سے اُسنے کہا سنا مین نے عثمان سے اور وہ ممبر پر کہتے تھے کہ تحقیق مین نے چھپا رکھی تھی تمسے ایک حدیث جسکو مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے واسطے کراہت جدا ہونے تمھاری کے مجھسے پھر میرے جی مین آیا کہ وہ حدیث تمسے بیان کرون تاکہ اختیار کرے ہر شخص واسطے جان اپنی کے وہ چیز کہ بھلی معلوم ہو اُسکو سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ خدا کی راہ مین ایک دن چوکیداری کرنا بہتر ہے ہزار دن کی عبادت سے غیر اس چوکیداری کے مراتب سے یہ حدیث حسن غریب ہے اسوجہ سے محمد نے کہا کہ ابو صالح مولی عثمان کا نام ترکان ہے

[1] شہید کا رزق اور عمل موقوف نہین ہوتا اور قبر سے سوال وجواب کا کچھ کھٹکا نہین ہوتا ۱۲ [2] یعنی جو کوئی بدون علامت جہاد کے مرے کہ وہ زخم ہے یا غبار ہے یا خرچ کرنا مال یا تیار کرنا اسباب مجاہدون کا ہے تو اُسکے دین مین نقصان رہیگا - اور احتمال ہے کہ یہ حدیث اسکے حق مین محمول ہو کہ جسپر جہاد کرنا فرض ہو چکا اور وہ جہاد نہ کرے ۱۲

حدثنا محمد بن بشار واحمد بن نصر النیسابوری وغیر واحد قالوا ثنا صفوان ابن عیسی ثنا محمد بن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یجد الشھید من مس القتل الا کما یجد احدکم من مس القرصۃ ھذا حدیث حسن غریب صحیح **حدثنا** زیاد بن ایوب ثنا یزید بن ھارون ثنا الولید بن جمیل عن القاسم ابی عبد الرحمن عن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس شئ احب الی اللہ من قطرتین واثرین قطرۃ دموع من خشیۃ اللہ وقطرۃ دم تھراق فی سبیل اللہ واما الاثران فاثر فی سبیل اللہ واثر فی فریضۃ من فرائض اللہ ھذا حدیث حسن غریب **ابواب الجھاد** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** فی اھل العذر فی القعود **حدثنا** نصر بن علی الجھضمی ثنا المعتمر بن سلیمان عن ابیہ عن ابی اسحاق عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ائتونی بالکتف واللوح فکتب لا یستوی القاعدون من المؤمنین وعمرو بن ام مکتوم خلفہ ظھرہ فقال ھل لی رخصۃ فنزلت غیر اولی الضرر وفی الباب عن ابن عباس وجابر وزید بن ثابت ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث سلیمان التیمی عن ابی اسحاق وقد روی شعبۃ والثوری عن ابی اسحق ھذا الحدیث **باب** ما جاء فیمن خرج الی الغزو وترک ابویہ **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن سفیان وشعبۃ عن حبیب بن ابی ثابت عن ابی العباس عن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاذنہ فی الجھاد فقال الک والدان قال نعم قال ففیھما فجاھد وفی الباب عن ابن عباس ھذا حدیث حسن صحیح وابو العباس ھو الشاعر الاعمی المکی واسمہ السائب بن فروخ

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اور احمد بن نصر نیشاپوری وغیرہ نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عیسٰی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عجلان نے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید نہین پاتا دکھ قتل ہونیکا مگر جیسے کہ پاتا ہی ایک تمہارا دُکھ کاٹنے چیونٹی کا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے زیاد بن ایوب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن جمیل نے قاسم بن ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے دو قطرون سے اور دو نشانون سے ایک قطرہ آنسو کا کہ خدا کے خوف سے گرے اور دوسرا قطرہ خون کا کہ اللہ کی راہ مین گرایا جاوے لیکن دو نشان پس ایک نشان اللہ کی راہ مین ہی یعنے جہاد مین اور دوسرا فرض مین خدا کے فرضون سے یہ حدیث حسن غریب ہی **ابواب الجہاد** جہاد کا بیان جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی **باب** اہل عذر کے گھر بیٹھنے اور جہاد مین نہ جانیکا بیان **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازب سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لاؤ میرے پاس مونڈھا یا تختے لکھا آپ نے کہ نہین برابر ہین بیٹھنے والے مؤمنین اپنے گھر مین ساتھ جہاد کرنے والے اللہ کی راہ کے اور عمر ابن ام مکتوم آپکے پیچھے بیٹھا تھا سو اُسنے عرض کی کہ کیا میرے لیے اجازت ہے جہاد مین جانیکی ہی پس اُتری یہ آیت سوا اہل ضرر یعنی اہل ضرر کو جہاد مین نہ جانا درست ہی اور اس باب مین ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہی اور زید بن ثابت سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی حدیث سلیمان تیمی سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اور تحقیق روایت کی شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے **باب** اگر کوئی شخص اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر جہاد مین جاوے تو درست ہے یا نہین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے سفیان اور شعبہ سے اُنھون نے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے ابی العباس سے اُسنے عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ اجازت مانگتا تھا آپ سے جہاد مین جانیکی فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہین اُسنے کہا ہان فرمایا پس انھین مین جہاد کر یعنی انھین کی خدمت مین کوشش کر کہ یہ حکم جہاد کا رکھتا ہی اور اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو العباس شاعر اعمٰی مکی ہی اور نام اُسکا سائب بن فروخ ہے

لہ کہا طیبی نے کہ وہ شہید ہو کہ لذت پاتا ہی ساتھ دینے جان کے خدا کی راہ مین اور خوش ہوتا ہی نفس اُسکا ساتھ اُسکے اور احتمال کہ رنج اور تکلیف شہید کو بہ نسبت اور ون کے بمنزلہ کاٹنے چونٹیون کے ہو ۱۲ ع سے مانند قدم دیکھنے یا غبار یا زخم کے جہاد مین یا سیاہی دوات کے طلب علم مین اور فرض خدا سے یہ ایک نشان ہی کہ اگر جاڑون مین خزان کے سبب ہاتھ اور پاؤن پھٹ جاوین اور گرمی مین نماز مین چلے اور روزے کے منہ مین بو پیدا ہو اور حج مین قدم غبار آلودہ ہو۔ ۱۲ سے یعنی چار پایہ کے مونڈھے کی ہڈی کہ وہ چوڑی ہوتی ہی ۱۲

لہ شرح السنۃ مین ہی کہ یہ جہاد نفل مین ہی کہ بدون اذن والدین کے اسمین نہ جاوے جبکہ ہون وہ مسلمان اور اگر جہاد فرض ہو تو اُنکے اذن کی حاجت نہین اور اگر وہ منع کرین

باب ماجاء فی الرجل یبعث سریۃ وحدہ **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا الحجاج بن محمد قال قال ابن جریج فی قولہ
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم قال عبد اللہ بن حذافۃ بن قیس بن عدی السہمی بعثہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی سریۃ اخبرنیہ یعلی بن مسلم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ہذا حدیث حسن صحیح غریب
لانعرفہ الامن حدیث ابن جریج **باب** ماجاء فی کراہیۃ ان یسافر الرجل وحدہ **حدثنا** احمد بن عبدۃ
الضبی البصری ثنا سفیان عن عاصم بن محمد عن ابیہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لوان الناس
یعلمون ما اعلم من الوحدۃ ما سار راکب بلیل یعنی وحدہ **حدثنا** اسحاق بن موسی الانصاری ثنا
معن ثنا مالک عن عبد الرحمن بن حرملۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب
شیطان والراکبان شیطانان والثلاثۃ رکب حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح لانعرفہ الامن ہذا الوجہ من حدیث
عاصم وھو ابن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر وحدیث عبد اللہ بن عمرو حسن **باب** ماجاء فی الرخصۃ فی الکذب والخدیعۃ
فی الحرب **حدثنا** احمد بن منیع ونصر بن علی قالا ثنا سفیان عن عمرو بن دینار سمع جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الحرب خدعۃ وفی الباب عن علی وزید بن ثابت وعائشۃ وابن عباس وابی ہریرۃ واسماء بنت یزید و
کعب بن مالک وانس بن مالک ہذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کم غزی **حدثنا**
محمود بن غیلان ثنا وہب بن جریر وابو داؤد قالا ثنا شعبۃ عن ابی اسحاق قال کنت الی جنب زید بن ارقم

باب ایک شخص کو چھوٹے لشکر پر بھیجنا اور اسپر امیر کرنا **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے اُسنے
کہا ابن جریج نے اس آیت کی تفسیر مین کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور جو اختیار والے ہین تم مین سے کہا کہ عبد اللہ
بن حذافہ کو بھیجا نبی صلعم نے ایک چھوٹے لشکر پر خبر دی ہمکو یعلی بن مسلم نے ساتھ اسکے سعید بن جبیر سے اُس نے ابن عباس سے اور
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ابن جریج سے **باب** آدمی کو اکیلے سفر کرنا منع ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ
ضبی بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عاصم بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ
جانین جو کہ مین جانتا ہون تنہائی کے ضرر سے تو رات کو کوئی سوار اکیلا کبھی نہ چلے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے اُسنے کہا
حدیث کی ہمسے معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے عبد الرحمن بن حرملہ سے اُسنے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے
دادا سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ایک سوار ایک شیطان ہی اور دو سوار دو شیطان ہین اور تین سوار سوار ہین اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح
ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسوجہ سے یعنی حدیث عاصم سے جو ابن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر وہی حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے
باب لڑائی مین جھوٹ اور فریب کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع اور نصر بن علی نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے
عمرو بن دینار سے اُسنے سُنا جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لڑائی فریب ہی۔ اور اس باب مین حضرت علی اور زید بن ثابت
اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور اسماء بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک سے بھی روایت ہی یہ حدیث
حسن صحیح ہی **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی لڑائیاں کی ہین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے
وہب بن جریر اور ابو داؤد نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا کہ مین زید بن ارقم کے پہلو مین بیٹھا تھا

ف معلوم ہوا کہ اکیلے سفر کرنا درست نہین کہ اُسمین دینی اور دنیاوی دونون نقصان ہین دینی یہ کہ جماعت سے محروم رہا اور دنیاوی یہ کہ تنہائی مین رات کو وحشت اور ضرر
رہزن اور شیر وغیرہ کا اکثر ہوتا ہی ۱۲ ع ح ف انکواسواسطے سوار کہا کہ شیطان سے محفوظ ہین اور ایک اور دو کیواسطے منع فرمایا کہ ایک مین جماعت فوت ہوتی ہی اور
حاجت کے وقت کوئی مددگار نہین اور دو مین سے اگر ایک بیمار ہو یا مرجاوے تو دوسرا بیقرار ہو جاتا ہی اور شیطان خوش ہوتا ہی ۱۲ ع ح ف یعنی لڑائی مین
مکر اور فریب زیادہ مفید ہوتا ہی لڑنے۔ سے اور فریب اسطرح دیوے کہ میدان جنگ سے ہٹ جاوے تا غنیم غافل ہو اور خیال کرے کہ جنگ سے پھر گیا
پھر یکایک حملہ کرے اسطرح فریب کرے اور صریح جھوٹ نہ بولے اور سب علما کا اتفاق ہی اسپر کہ لڑائی مین فریب کرنا کفار کے ساتھ درست ہے مگر ایسی
صورت مین کہ نقض عہد لازم آوے تو نہ کرے ۱۲ ع

فقیل له کم غزی النبی صلی الله علیه وسلم من غزوة قال تسع عشرة فقلت کم غزوت انت معه قال سبع عشرة قلت
وایتهن کان اول قال ذات العشیراء او العسیراء هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الصف والتعبیة عند القتال
حدثنا محمد بن حمید الرازی ثنا سلمة بن الفضل عن محمد بن اسحٰق عن عکرمة عن ابن عباس عن عبد الرحمٰن
بن عوف قال عبانا رسول الله صلی الله علیه وسلم ببدر لیلا وفی الباب عن ابی ایوب هذا حدیث غریب لا نعرفه الا
من هذا الوجه وسالت محمد بن اسمٰعیل عن هذا الحدیث فلم یعرفه وقال محمد بن اسحٰق سمع من عکرمة وحین رایته
کان حسن الرای فی محمد بن حمید الرازی ثم ضعفه بعد **باب** ما جاء فی الدعاء عند القتال **حدثنا** احمد بن منیع
ثنا یزید بن هارون ثنا اسمٰعیل بن ابی خالد عن ابن ابی اوفی قال سمعته یقول یعنی النبی صلی الله علیه وسلم
یدعو علی الاحزاب فقال اللّٰهم منزل الکتاب سریع الحساب اهزم الاحزاب وزلزلهم وفی الباب عن ابن مسعود
هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الالویة **حدثنا** ابوکریب محمد بن عمر بن الولید الکندی ومحمد بن
رافع قالوا ثنا یحیی بن آدم عن شریک عن عمار هو الدهنی عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
دخل مکة ولواءه ابیض هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث یحیی بن آدم عن شریک وسالت محمدا عن هذا
الحدیث فلم یعرفه الا من حدیث یحیی بن آدم عن شریک وقال غیر واحد عن شریک عن عمار عن ابی الزبیر عن
جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل مکة وعلیه عمامة سوداء قال محمد والحدیث هو هذا والدهن بطن من بجیلة
وعمار الدهنی هو عمار بن معاویة الدهنی ویکنی ابا معاویة وهو کوفی ثقة عند اهل الحدیث **باب** فی الرایات
حدثنا احمد بن منیع ثنا یحیی بن زکریا بن ابی زائدة ثنا ابو یعقوب الثقفی ثنا یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم

سو کسی نے اُس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی لڑائیاں کی ہین اُسنے کہا انیس ۱۹ سو مین نے کہا کہ تم کتنی لڑائیوں مین نبی صلعم کے ساتھ تھے کہا
سترہ ۱۷ لڑائیون مین مین نے کہا کہ سب سے پہلے لڑائی کونسی تھی کہا صاحب عشیرا کی یا عسیرا کی یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** لڑائی کے وقت
صف باندھنے اور ترتیب لشکر کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سلمہ بن فضل نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عکرمہ
سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا کہ ترتیب دیا ہمکو نبی صلعم نے ایک رات بدر مین یعنی ہمکو ہتیار پہنائے اور صفین برابر کین
ہر ایک کو مناسب جگہہ کھڑا کیا تا دن کو اسطرح کھڑے رہین اور اس باب مین ابو ایوب سے بھی روایت ہی اور یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو
مگر اسوجہ سے اور پوچھا مین نے بخاری کو اس حدیث سے سو نہ پہچانا اُسنے اسکو اور کہا کہ محمد بن اسحاق نے سنا ہی عکرمہ سے اور جب
دیکھا مین نے بخاری کو تو اُسکی راے اچھی تھی محمد بن محمد بن حمید کے حق مین پھر ضعیف کیا اُسکو بعد اسکے **باب** لڑائی کے وقت دعا کرنیکا بیان
حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی حازم نے ابن ابی اوفی
سے کہا سنا مین نے نبی صلعم سے دعا کرتے تھے گروہ کفار پر پس فرمایا الٰہی اُتارنے والا کتاب کے جلدی لینے والے حساب کے شکست دے گروہ
کافرون کو اور زلزلہ ڈال انمین یعنی اُنکے دلونمین خوف ڈالدے اور اس باب مین ابن مسعود سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب**
نشان رکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابوکریب اور محمد بن عمر اور محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے شریک سے
اُسنے عمار دہنی سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلعم مکے مین داخل ہوے اس حال مین کہ آپکا نشان سفید تھا فتح کے دن
کہ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث یحییٰ سے اُسنے شریک سے اور پوچھا مین نے محمد کو اس حدیث سے سو اُسنے نہ پہچانا
اُسکو مگر حدیث یحییٰ بن آدم سے اُسنے شریک سے اور بہتون نے روایت کی شریک سے اُسنے عمار سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے
کہ نبی صلعم مکہ مین داخل ہوے اس حال مین کہ سر پر سیاہ عمامہ یعنی پگڑی تھی ۔ بخاری نے کہا یہ حدیث یہی ہی اور دہن ایک قبیلہ ہی بجیلہ سے اور عمار
بن معاویہ دہنی کی کنیت ابو معاویہ ہی اور وہ کوفی ثقہ ہی نزدیک اہل حدیث کے **باب** جھنڈا رکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے
کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو یعقوب ثقفی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن عبید مولی بن محمد قاسم نے

لہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی کے وقت کافرون پر بددعا کرنی درست ہی ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی مین جھنڈے اور نشان رکھنا درست ہی ۱۲

قال بعثني محمد بن القاسم الى البراء بن عازب اساله عن راية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كانت سوداء مربعة من
نمرة وفي الباب عن علي والحارث بن حسان وابن عباس هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ابن ابي
زائدة وابو يعقوب الثقفي اسمه اسحق بن ابراهيم وروى عنه ايضا عبيد الله بن موسى **حدثنا** محمد بن رافع ثنا
يحيى بن اسحاق هو السالحاني ثنا يزيد بن حيان قال سمعت ابا مجلز لاحق بن حميد يحدث عن ابن عباس قال كانت
راية النبي صلى الله عليه وسلم سوداء ولواءه ابيض هذا حديث غريب من هذا الوجه من حديث ابن عباس **باب**
ما جاء في الشعار **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا وكيع ثنا سفيان عن ابي اسحاق عن المهلب ابن ابي صفرة عمن
سمع عن النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان بيتكم العدو فقولوا حم لا ينصرون وفي الباب عن سلمة بن الاكوع وهكذا
روى بعضهم عن ابي اسحق مثل رواية الثوري وروى عنه عن المهلب بن ابي صفرة عن النبي صلى الله عليه
وسلم مرسلا **باب** ما جاء في صفة سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن شجاع البغدادي ثنا
ابو عبيدة الحداد عن عثمان بن سعد عن ابن سيرين قال صنعت سيفي على سيف سمرة وزعم سمرة انه صنع
سيفه على سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان حنفيا هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه
وقد تكلم يحيى بن سعيد القطان في عثمان بن سعد الكاتب وضعفه من قبل حفظه **باب** في الفطر عند
القتال **حدثنا** احمد بن محمد بن موسى ثنا عبد الله بن المبارك ثنا سعيد بن عبد العزيز عن عطية بن قيس
عن قزعة عن ابي سعيد الخدري قال لما بلغ النبي صلى الله عليه وسلم عام الفتح مر الظهران فاذننا بلقاء
العدو فامرنا بالفطر فافطرنا اجمعين هذا حديث حسن صحيح

کہا کہ بھیجا مجکو محمد بن قاسم نے طرف براء بن عازب کے کہ مین اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا حال پوچھون سو کہا کہ تھا نشان سیاہ
رنگ کا کہ کپڑا اُسکا مربعہ تھا قسم نمرہ سے اور اس باب مین علی اور حارث بن حسان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہے
نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث ابن ابی زائدہ سے اور ابو یعقوب ثقفی کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے روایت کی اُس سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بھی
حدیث کی ہمسے محمد بن رافع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن حیان نے اُسنے کہا سنا مین نے ابا مجلز
سے حدیث کرتا تھا ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم کا جھنڈا سیاہ تھا اور آپکا نشان سفید یہ حدیث غریب ہے اسوجہ سے یعنی حدیث ابن
عباس سے **باب** مسلمانون کی نشانی کا بیان یعنی جس سے کہ لڑائی مین پہچانے جاوین **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا
حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی ہلب بن ابی صفرہ سے اُسنے اُس شخص سے
کہ اُسنے نبی صلعم سے سُنا فرماتے تھے کہ اگر شبخون کرے تم پر دشمن یعنی یکایک رات کو آپڑے تو کہو تم حٰمٓ لا ینصرون یعنی ساتھ برکت سورہ حم کے
نہ مدد کیے جاوین اور اس باب مین سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور اسیطرح روایت کی بعض نے ابی اسحاق سے مثل روایت ثوری کے اور
روایت کی گئی ہے اُس سے اُسنے مہلب سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی صفت کا بیان **حدیث** کی
ہمسے محمد بن شجاع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو عبیدہ حداد نے عثمان بن سعد سے اُسنے روایت کی ابن سیرین سے کہا تیار کی مین نے تلوار اپنی اوپر تلوار سمرہ کے یعنی
اُسکی شکل پر اور کہا سمرہ نے کہ تیار کی مین نے تلوار نبی صلعم کی تلوار پر اور تھی وہ قبیلہ بنی حنیفہ کی تلوارون کی طرح یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم
اُسکو مگر اسی وجہ سے اور تحقیق کلام کیا یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کے حق مین اور ضعیف کیا اُسکو حافظہ کی وجہ سے **باب** لڑائی
کے وقت روزہ افطار کرنیکا بیان **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے
سعید بن عبد العزیز نے عطیہ بن قیس سے اُسنے قزعہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ جب نبی صلعم سال فتح مکہ مر الظہران مین پہونچے کہ ایک جگہ ہے
پاس مکہ کے تو خبر دی ہمکو ساتھ لڑائی دشمن کے سو حکم کیا ہمکو روزہ افطار کرنیکا سو ہم سب نے روزہ افطار کیا یہ حدیث حسن صحیح ہے

سلہ لڑائی کے وقت مستحب ہے یہ کہ آیت پڑھی جاوے تاکہ پہچانا جاوے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے کہ یہ علامت اسلام کی ہے ۱۲ سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ لڑائی مین روزہ رکھنا بہتر نہین ہے بلکہ افطار کرنا سنت اور بہتر ہے تاکہ مجاہدین کو قوت لڑائی لڑنے کی رہے ۱۲ ح ع

باب ماجاء فی الخروج عند الفزع **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابوداؤد الطیالسی نبانا شعبة عن قتادة ثنا انس بن مالک قال رکب النبی صلی الله علیه وسلم فرسا لابی طلحة یقال له مندوب فقال ما کان من فزع وان وجدناه لبحرا وفی الباب عن عمرو بن العاص هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر وابن ابی عدی وابوداؤد قالوا ثنا شعبة عن قتادة عن انس قال کان فزع بالمدینة فاستعار رسول الله صلی الله علیه وسلم فرسا لنا یقال له مندوب فقال ما راینا من فزع وان وجدناه لبحرا هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الثبات عند القتال **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سفیان ثنا ابواسحق عن البراء بن عازب قال له رجل افررتم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم یا اباعمارة قال لا والله ما ولی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولکن ولی سرعان الناس تلقتهم هوازن بالنبل ورسول الله صلی الله علیه وسلم علی بغلته وابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب اخذ بلجامها ورسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب وفی الباب عن علی وابن عمر هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن عمر بن علی المقدمی ثنی ابی عن سفیان بن حسین عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال لقد رایتنا یوم حنین وان الفئتین لمولیتان وما مع رسول الله صلی الله علیه وسلم مائة رجل هذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث عبید الله لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** قتیبة ثنا حماد بن زید عن ثابت عن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم احسن الناس واجود الناس واشجع الناس قال ولقد فزع اهل المدینة لیلة سمعوا صوتا قال فتلقاهم النبی صلی الله علیه وسلم علی فرس لابی طلحة

باب گھبراہٹ اور ہول کے وقت باہر نکلنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوے جسکو مندوب کہا جاتا تھا فرمایا نہین ہے کوئی ہول اور مین نے اس گھوڑے کا قدم تو دریا پایا یعنی گھوڑا بہت تیز ہے۔ اور اس باب مین عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی اور ابو داؤد نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ ایک بار مدینے مین بڑی ہول پڑی یعنی رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا عاریۃً لیا جسکو مندوب کہا جاتا تھا سو فرمایا کہ مین نے تو کچھ ڈر نہین دیکھا اور اس گھوڑے کا قدم البتہ دریا پایا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑائی کے وقت ثابت رہنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے اُسنے ابو اسحاق سے اُسنے برار بن عازب سے کہ ایک شخص نے اُس سے پوچھا کہ کیا تم لوگ اصحاب جنگ حنین دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھاگ گئے تھے اے ابا عمارہ کہا اُسنے کہ واللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پیٹھ نہین پھیری ولیکن جلد باز لوگون کے قدم پھر گئے تھے۔ سامنے آ لئے اُنکو ہوازن ساتھ تیرون کے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے۔ اور ابو سفیان بن حارث اُسکی لگام پکڑے ہوے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مین نبی ہون اسمین کچھ جھوٹ نہین مین عبد المطلب کا بیٹا ہون اور اس باب مین علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے سفیان بن حسین سے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ ہمنے اپنے تئین حنین کے دن دیکھا اور دونون گروہ البتہ پیٹھ پھیرنے والے تھے اور نہ رہے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سو آدمی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث عبید اللہ سے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر اسوجہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ثابت سے اُسنے انس سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ تر حسین سب لوگون مین اور زیادہ سخی سب لوگون مین اور زیادہ شجاع سب لوگون مین۔ اور تحقیق گھبرائے اہل مدینہ ایک رات کہ سُنی اُنھون نے ایک آواز سو آگے سے آ لئے اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ ابو طلحہ کے

عری وهو متقلد سیفه فقال لم تراعوا لم تراعوا ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وجدته بحرا یعنی الفرس
هذا حدیث صحیح **باب** ماجاء فی السیوف وحلیتها **حدثنا** محمد بن صدران ابو جعفر البصری ثنا طالب
بن حجیر عن هود وهو ابن عبد الله بن سعد عن جده مزیدة قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الفتح وعلی
سیفه ذهب وفضة قال طالب فسالته عن الفضة فقال کانت قبیعة السیف فضة وفی الباب عن انس هذا حدیث
غریب وجد هود اسمه مزیدة العصری **حدثنا** محمد بن بشار ثنا وهب بن جریر ثنا ابی عن قتادة عن انس قال کانت
قبیعة سیف رسول الله صلی الله علیه وسلم من فضة هذا حدیث حسن غریب وهکذا روی عن همام عن قتادة عن انس وقد
روی بعضهم عن قتادة عن سعید بن ابی الحسن قال کانت قبیعة سیف رسول الله صلی الله علیه وسلم من فضة **باب**
ماجاء فی الدرع **حدثنا** ابو سعید الاشج ثنا یونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق عن یحیی بن عباد بن عبد الله بن الزبیر
عن ابیه عن جده عبد الله بن الزبیر عن زبیر بن العوام قال کان علی النبی صلی الله علیه وسلم درعان یوم احد فنهض
الی الصخرة فلم یستطع فاقعد طلحة تحته فصعد النبی صلی الله علیه وسلم حتی استوی علی الصخرة فقال سمعت النبی
صلی الله علیه وسلم یقول وجب طلحة وفی الباب عن صفوان بن امیة والسائب بن یزید هذا حدیث حسن غریب
لا نعرفه الا من حدیث محمد بن اسحق **باب** ماجاء فی المغفر **حدثنا** قتیبة ثنا مالک بن انس عن ابن شهاب عن انس
بن مالک قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم عام الفتح وعلی راسه المغفر فقیل له ابن خطل متعلق باستار الکعبة قال
اقتلوه هذا حدیث حسن صحیح لا نعرف کبیر احد رواه غیر مالک عن الزهری **باب** ماجاء فی فضل الخیل **حدثنا** هناد
ثنا عبثر بن القاسم عن حصین عن الشعبی عن عروة البارقی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخیر معقود

ننگی پشت گھوڑے پر سوار تھے اس حالت میں کہ اپنی تلوار لٹکائے ہوئے تھے سو فرمایا نبی صلعم نے کہ نہ گھبراؤ نہ گھبراؤ پھر آپنے فرمایا کہ پایا میں نے
اُسکو دریا یعنے گھوڑے کو یہ حدیث صحیح ہی **باب** تلواروں اور اُنکے زیوروں کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن صدران جعفر بصری نے اُسنے
کہا حدیث کی ہمسے ابوطالب نے ہود سے اور وہ عبداللہ بن سعد ہی اُسنے روایت کی اپنے دادا مزیدہ سے کہا کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم
آئے اُس حال میں کہ اُنکی تلوار پر تھا سونا اور چاندی کہا طالب نے پس پوچھا میں نے اُسکو چاندی سے پس کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
تلوار کے قبضے کی ٹوپی چاندی سے۔ اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہی یہ حدیث غریب ہے اور ہود کا نام مزیدہ عصری ہی
حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے قتادہ سے اُسنے
روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی سے تھی یہ حدیث حسن غریب ہی اسیطرح روایت کی
گئی ہی ہمام سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اور روایت کی بعض نے قتادہ سے اُسنے سعید بن الحسن سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی سے تھی **باب** زرہ کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابوسعید اشج نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن
بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے روایت کی یحیی بن عباد بن عبداللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا عبداللہ بن زبیر سے اُسنے
روایت کی زبیر بن عوام سے کہ جنگ احد کے دن نبی صلعم پر دو زرہیں تھیں سو نبی صلعم نے ایک پتھر پر چڑھنے کا قصد کیا سو نہ چڑھ سکے سو طلحہ
کو اپنے تلے بٹھایا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چڑھے یہانتک کہ پتھر پر سیدھے ہوئے سو سُنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے
کہ ابوطلحہ نے اپنے واسطے بہشت واجب کرلی۔ اور اس باب میں صفوان اور سائب سے بھی روایت ہی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث محمد بن اسحاق سے **باب** خود کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک
بن انس نے ابن شہاب سے اُسنے انس سے کہا کہ فتح مکہ کے سال حضرت صلعم مکہ میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپکے سر پر خود تھا
سو کسی نے آپ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے فرمایا اُسکو قتل کرڈالو یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم کسی بڑے کو
کہ اُسکو روایت کیا ہو سوائے مالک کے اُسنے زہری سے **باب** گھوڑے پالنے کی فضیلت کا بیان **حدیث** کی ہم سے ہناد نے
اُس نے کہا حدیث کی ہم سے عبثر بن قاسم نے حصین سے اُسنے شعبی سے اُسنے عروہ بارقی سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ بھلائی

ف ۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی میں زرہ پہننی درست ہی منافی توکل نہیں ۱۲ ف ۲ یعنی اسواسطے کہ حاصل ہوتا ہی بسبب اُنکے جہاد کہ جسمیں بھلائی دارین ہی ۱۲

فی نواصی الخیل الی یوم القیمۃ الاجر والمغنم وفی الباب عن ابن عمر و ابی سعید وجریر وابی ھریرۃ واسماء بنت یزید والمغیرۃ بن شعبۃ وجابر ھذا حدیث حسن صحیح وعروۃ ھو ابن ابی الجعد البارقی ویقال عروۃ بن الجعد قال احمد بن حنبل وفقہ ھذا الحدیث ان الجہاد مع کل امام الی یوم القیامۃ **باب** ما یستحب من الخیل **حدثنا** عبد اللہ بن صباح الہاشمی البصری ثنا یزید بن ھارون ثنا شیبان ھو ابن عبد الرحمٰن ثنا عیسی بن علی بن عبد اللہ عن ابیہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن الخیل فی الشقر ھذا حدیث حسن غریب لانعرفہ الامن ھذا الوجہ من حدیث شیبان **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک ثنا ابن لھیعۃ عن یزید بن ابی حبیب عن علی بن رباح عن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الخیل الادھم الاقرح الارثم ثم الاقرح المحجل طلق الیمین فان لم یکن ادھم فکمیت علی ھذہ الشیۃ **حدثنا** محمد بن بشار ثنا وھب بن جریر ثنا ابی عن یحیی بن ایوب عن یزید بن ابی حبیب نحوہ بمعناہ ھذا حدیث حسن غریب صحیح **باب** ما یکرہ من الخیل **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سفیان ثنا سلم بن عبد الرحمٰن عن ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کرہ الشکال فی الخیل ھذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ شعبۃ عن عبد اللہ بن یزید الخثعمی عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ نحوہ وابو زرعۃ ابن عمرو بن جریر اسمہ ھرم **حدثنا** محمد بن حمید الرازی ثنا جریر عن عمارۃ بن القعقاع قال قال لی ابراھیم النخعی اذا حدثتنی فحدثنی عن ابی زرعۃ فانہ حدثنی مرۃ بحدیث ثم سالتہ بعد ذلک بسنین فما اخرم منہ حرفا

گھوڑوں کی چوٹیوں میں بندھی ہی قیامت کے دن تک ثواب آخرت کا اور غنیمت دنیا کی اور اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید اور جریر اور ابی ہریرہ اور اسمار بنت یزید اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور عروہ وہ ابن ابی الجعد بارقی ہی اور کہا جاتا ہی عروہ بن جعد کہا امام احمد بن حنبل نے کہ فقہ اس حدیث کی یہ ہی کہ جہاد ساتھ ہر امام کے واجب ہی قیامت تک **باب** کس قسم کا گھوڑا پالنا مستحب ہی **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن صباح نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے شیبان (بن عبد الرحمٰن) نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن علی نے اپنے باپ سے اُسنے روایت کی ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت گھوڑوں کی بیچ گھوڑوں سرخ خالص کے ہی یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے یعنی حدیث شیبان سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی علی بن رباح سے اُسنے ابی قتادہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین گھوڑوں کا گھوڑا سیاہ ہی کہ اُسکے متھے میں تھوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو۔ پھر وہ گھوڑا بہتر ہی کہ اُسکے منھ میں تھوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں لیکن داہنا ہاتھ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت[ع] گھوڑا بہتر ہی اسی علامت پر **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو میرے باپ نے یحییٰ بن ایوب سے اُسنے روایت کی یزید بن ابی حبیب سے مانند اُسکے اُسی کے معنی میں یہ حدیث غریب صحیح ہی **باب** کس قسم کا گھوڑا رکھنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے یحییٰ بن سعید سے اُسنے سفیان سے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے سلم بن عبد الرحمٰن نے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکھا ہی شکال[ع] گھوڑے میں یہ حدیث صحیح ہی اور تحقیق روایت کیا اُسکو شعبہ نے عبد اللہ بن یزید سے اُسنے ابی زرعہ سے اُسنے ابو ہریرہؓ سے مانند اسکے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہی **حدیث** کی ہم سے محمد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عمارہ بن قعقاع سے کہا کہ مجکو ابراہیم نخعی نے کہا کہ جب تو حدیث کرے مجھسے تو حدیث کر مجکو ابو زرعہ سے اسواسطے کہ اُسنے حدیث کی ہی مجھسے ایک بار پھر پوچھا میں نے اُسکو بعد کئی برس کے پس نہ چھوڑا اُسنے اُس سے ایک حرف یعنے اُسکا حافظہ بڑا قوی ہے کہ برسوں تک حدیث نہیں بھولتا

ع کمیت اُس گھوڑے کو کہتے ہیں جسکا رنگ سیاہی اور سرخی کے درمیان ہو ۱۲ ع شکال اُس گھوڑے کو کہتے ہیں کہ تین پاؤں اُسکے

باب ماجاء فی الرھان **حدثنا** محمد بن الوزیر ثنا اسحق بن یوسف الازرق عن سفیان عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجری المضمر من الخیل من الحفیاء الی ثنیۃ الوداع وبینہما ستۃ امیال وما لم یضمر من الخیل من ثنیۃ الوداع الی مسجد بنی زریق وبینہما میل وکنت فیمن اجری فوثب بی فرسی جدارا وفی الباب عن ابی ھریرۃ وجابر وانس وعائشۃ ھذا حدیث حسن صحیح غریب من حدیث الثوری **حدثنا** ابوکریب ثنا وکیع عن ابن ابی ذئب عن نافع بن ابی نافع عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاسبق الا فی نصل وخف او حافر **باب** ما جاء فی کراھیۃ ان ینزی الحمر علی الخیل **حدثنا** ابوکریب ثنا اسمعیل بن ابراھیم ثنا موسی بن سالم ابوجھضم عن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدا مامورا ما اختصنا دون الناس بشیٔ الا بثلث امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناکل الصدقۃ وان لا ننزی حمارا علی فرس وفی الباب عن علی ھذا حدیث حسن صحیح وروی سفیان الثوری عن ابی جھضم ھذا فقال عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس عن ابن عباس سمعت محمدا یقول حدیث الثوری غیر محفوظ ووھم فیہ الثوری والصحیح ما روی اسمعیل بن علیۃ وعبد الوارث بن سعید عن ابی جھضم عن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس عن ابن عباس

باب گھوڑدوڑ کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان سے اُسنے روایت کی عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مضمر یعنی پالا ہوا گھوڑا دوڑایا مقام حفیا سے ثنیۃ الوداع تک اور درمیان اُنکے چھ کوس کا فاصلہ ہی اور دوڑایا اُس گھوڑے کو کہ نہ تضمیر کیا تھا گھوڑوں مین سے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان اُن دونوں کے ایک میل کا فاصلہ ہی اور تھا مین اُن لوگون مین کہ گھوڑے دوڑائے سو میرا گھوڑا مجکو دیوار سے لیکر کود پڑا اس باب مین ابی ہریرہ اور جابر اور انس اور عائشہ سے بھی روایت ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے حدیث ثوری سے **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ابن ابی ذئب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابی نافع سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا نہین حلال ہی مال لینا ساتھ گھوڑدوڑ کے مگر تیر چلانے مین یا اونٹ دوڑانے مین یا گھوڑے دوڑانے مین **باب** گدھون سے گھوڑیون پر جست کروانی منع ہے **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے موسٰی بن سالم نے عبد اللہ بن عبید اللہ سے اُس نے روایت کی ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بندے امر کیے گئے نہین خاص کیا ہمکو سوائے لوگون کے ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ تین چیزون کے حکم کیا ہمکو یہ کہ پورا کرین ہم وضو کو اور یہ کہ نہ کھاوین ہم صدقہ اور یہ کہ نہ جست کرواوین ہم گدھون کو گھوڑیون پر اور اس باب مین علی سے بھی روایت ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور روایت کی سفیان نے یہ حدیث ابی جھضم سے سو کہا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہی سُنا مین نے بخاری سے کہتے تھے کہ حدیث سفیان کی محفوظ نہین وہم کیا ہی اسمین سفیان نے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی اسمٰعیل اور عبد الوارث نے ابی جھضم سے اُسنے عبد اللہ بن عبید اللہ سے اُسنے ابن عباس سے

۱ اضمار اسکو کہتے ہین کہ گھوڑے کو خوب گھاس کھلاتے ہین تا قوی اور فربہ ہو بعد ازان کم کرتے ہین گھاس کو یہانتک کہ اصلی خوراک پر لاتے ہین اور ایک مکان مین بند کر کے گرونیان ڈالتے ہین کہ وہ گرم ہوتا ہی اور پسینہ لاتا ہی۔ جب وہ پسینہ خشک ہو جاتا ہی تو ہلکا ہوتا ہی گوشت اُسکا اور قوی ہوتا ہی راہ چلنے مین ۱۲ حفیہ نام جگہہ کا ہی چند کوس پر مدینے سے اور ثنیۃ الوداع ایک پہاڑ کا نام ہی کہ اہل مدینہ مسافرون کو وہان تک پہونچانے جاتے تھے ۱۲

۲ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مال گھوڑدوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوے اُسکا لینا حلال نہین مگر ان تین چیزون مین۔ اور بعض لوگون نے خچر اور گدھے اور فیل کو بھی ان کے ساتھ لاحق کیا ہی۔ مگر اس مال کے حلال ہونے مین یہ شرط ہی کہ تیسرے شخص کی طرف سے ہو یا ایک طرف سے شرط ہو ورنہ جوا ہو جاوے گا۔ اور گھوڑدوڑ کہتے ہین کہ دو شخص گھوڑے دوڑاوین کہ دیکھین کون آگے نکلتا ہی ۱۲ ع **۳** یعنی حکم الٰہی کے تابع تھے۔ کوئی حکم اپنی طرف سے اور اپنی خواہش نفس سے نہین کہتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ گدھے سے گھوڑی پر جست کروانی منع ہی ۱۲

باب ماجاء فی الاستفتاح بصعالیک المسلمین **حدثنا** احمد بن محمد ثنا ابن المبارک ثنا عبد الرحمن بن یزید بن جابر حدثنی زید بن ارطاۃ عن جبیر بن نفیر عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ابغونی فی ضعفائکم فانما ترزقون وتنصرون بضعفائکم هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی الاجراس علی الخیل **حدثنا** قتیبة ثنا عبد العزیز بن محمد عن سهیل بن ابی صالح عن ابیه عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لا تصحب الملائکة رفقة فیها کلب ولا جرس وفی الباب عن عمر وعائشة وام حبیبة وام سلمة هذا حدیث حسن صحیح **باب** من یستعمل علی الحرب **حدثنا** عبد اللہ بن ابی زیاد ثنا الاحوص بن ابو الجواب عن یونس بن ابی اسحق عن ابی اسحق عن البراء ان النبی صلی اللہ علیه وسلم بعث جیشین وامر علی احدهما علی بن ابیطالب وعلی الآخر خالد بن الولید وقال اذا کان القتال فعلی قال فافتتح علی حصنا فاخذ منه جاریة فکتب معی خالد الی النبی صلی اللہ علیه وسلم یشیٔ به فقدمت علی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقرأ الکتاب فتغیر لونه ثم قال ما تری فی رجل یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله قلت اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسوله وانما انا رسول فسکت وفی الباب عن ابن عمر هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من حدیث الاحوص بن جواب ومعنی قوله یشیٔ به یعنی النمیمة **باب** ماجاء فی الامام **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته

باب فقیر اور محتاج مسلمانوں سے مدد چاہنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن یزید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے زید بن ارطاۃ نے جبیر بن نفیر سے اُسنے روایت کی ابی درداء سے کہا کہ سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ڈھونڈھو مجکو اپنے غریب لوگون مین یعنی انکی خاطر کرو سوا اسکے نہین کہ تمکو روزی اور فتح ملتی ہی بسبب[۱] اپنے ناچار غریبون کے یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** گھوڑون کے گلے مین گھنٹہ ڈالنے کا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ساتھ نہین دیتے رحمت[۲] کے فرشتے اُن لوگونکا جسمین کہ کتا اور گھنٹا ہوتا ہی اور اس باب مین عمر اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اس شخص کا کہ لڑائی پر سردار کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن زیاد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے احوص بن ابو الجواب نے یونس بن ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی ابی اسحق سے اُسنے براء سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر بھیجے ایک پر علی کو سردار کیا اور دوسرے پر خالد بن ولید کو امیر کیا اور فرمایا کہ جب لڑائی شروع ہو تو سبکا سردار علی ہی۔ سو حضرت علی نے قلعہ فتح کیا اور بندیون مین سے ایک لونڈی لی سو خالد نے میرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا اس حال مین کہ چغلی[۳] کرتا علی کی۔ سو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا۔ اور آپ نے خط پڑھا سو آپکا رنگ متغیر ہوا۔ پھر فرمایا کیا عیب دیکھتا ہے تو اس مرد مین کہ خدا اور رسول اُسکو دوست رکھتے ہین۔ مین نے کہا مین پناہ مانگتا ہون اللہ اور اُسکے رسول کے غضب سے اور مین تو صرف ایلچی ہون پیغام پہونچانیوالا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہوے اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن غریب ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث احوص سے اور معنی یشی بہ کے چغلی کرنے کے ہین **باب** امام کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے نافع سے اُسنے روایت کی ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو نہین ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک شخص اپنی رعیت اور زیردست سے پوچھا جاوے گا

[۱] یعنی اپنی قوت اور زور پر گھمنڈ نہ کرو بلکہ تمکو فتح اور روزی غریبون کی برکت سے ملتی ہی پس انکی خدمت کرنی اپنے حق مین غنیمت جانو اور اُنکو ذلیل مت سمجھو ۱۲ ع م [۲] اور چغلی یہ کہ انھون نے مال غنیمت مین سے لونڈی لی ہی ۱۲ [۳] مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین ۔ نہ کتا اور نہ جرس مراد کتے سے وہ کتا ہی کہ نگہبانی کے لیے نہو کہ وہ مباح ہی کما مر ۔ اور جرس اُسکو کہتے ہین کہ جانور کے گلے مین ڈالا جاتا ہی مانند گھنٹے اور گھنگرو کے اور مشابہ یہود کے ہی اسیواسطے اس سے منع فرمایا ۱۲

قال الا میر الذی علی الناس راع ومسئول عن رعیتہ والرجل راع علی اھل بیتہ وھو مسئول عنھم والمرأۃ راعیۃ فی بیت بعلھا
وھی مسئولۃ عنہ والعبد راع علی مال سیدہ وھو مسئول عنہ الا فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ وفی الباب عن
ابی ھریرۃ وانس وابی موسی حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وحدیث ابی موسی غیر محفوظ وحدیث انس غیر محفوظ
ورواہ ابراھیم بن بشار الرمادی عن سفیان بن عیینۃ عن برید بن عبد اللہ بن ابی بردۃ عن ابی بردۃ عن ابی موسی
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی بذلک محمد بن ابراھیم بن بشار قال محمد وروا غیر واحد عن سفیان عن برید بن
ابی بردۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وھذا اصح قال محمد وروی اسحق بن ابراھیم عن معاذ بن ھشام عن ابیہ عن
قتادۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ سائل کل راع عما استرعاہ سمعت محمدا یقول ھذا غیر محفوظ وانما
الصحیح عن معاذ بن ھشام عن ابیہ عن قتادۃ عن الحسن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا **باب** ما جاء فی طاعۃ الامام
حدثنا محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف ثنا یونس بن ابی اسحق عن العیزار بن حریث عن ام الحصین الاحمسیۃ قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع وعلیہ برد قد التفع بہ من تحت ابطہ قالت وانا انظر الی عضلۃ
عضدہ ترتج سمعتہ یقول یا ایھا الناس اتقوا اللہ وان امر علیکم عبد حبشی مجدع فاسمعوا لہ واطیعوا ما اقام لکم کتاب اللہ
وفی الباب عن ابی ھریرۃ وعرباض بن ساریۃ ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ام حصین **باب**
ما جاء لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال

پس بادشاہ جو سب لوگوں پر نگہبان ہو حاکم ہے اور اپنی رعیت سے پوچھا جاوے گا کہ انصاف کیا یا ظلم - اور مرد اپنے گھر اور جورو پر
حاکم ہے تو وہ بھی اُن سے پوچھا جاویگا کہ اُسنے نیک کام سکھایا اور گناہ سے روکا یا نہیں اور جورو اپنے خاوند کے مال اور گھر کی حاکم ہے تو وہ بھی
پوچھی جاویگی کہ اُسنے اُسکے مال کی حفاظت کی یا نہیں - اور اسیطرح غلام اور نوکر بھی اپنے مالک اور آقا کے مال کا حاکم ہے
اور وہ بھی اِس سے پوچھا جاویگا - خبردار رہو کہ تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جاویگا اور اِس
باب میں ابی ہریرہ اور انس اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے اور ابی موسیٰ اور انس کی حدیث
محفوظ نہیں ہے اور روایت کیا ہے اُسکو ابراہیم نے سفیان بن عیینہ سے اُسنے برید[۱] سے اُسنے ابی بردہ سے اُسنے ابی موسیٰ سے اُسنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے خبر دی مجکو ساتھ اُسکے محمد نے کہا محمد نے اور روایت کیا ہے اُسکو بہت لوگوں نے سفیان سے اُسنے برید سے اُسنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور یہ زیادہ تر صحیح ہے - کہا محمد نے اور روایت کی اسحاق نے معاذ بن ہشام سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے
قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے - فرمایا کہ اللہ پوچھنے والا ہے ہر حاکم کو اُس چیز سے کہ رعیت کی اُسکی سُنا
میں نے بخاری سے کہتے تھے کہ یہ حدیث محفوظ نہیں - اور سوا اُسکے نہیں کہ صحیح روایت معاذ سے ہے اُسنے روایت کی اپنے
باپ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل **باب** امام کی تابعداری کرنے کا بیان **حدیث**
کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحق عیزار بن
حریث نے اُسنے روایت کی ام الحصین سے - کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خطبہ فرماتے تھے حجۃ الوداع میں
اور آپ کے پاس ایک چادر تھی کہ لپیٹا تھا اُسکو اپنے بغل کے نیچے سے اور میں آپ کے گوشت بازو کے طرف دیکھتی تھی کہ
جنبش کرتا تھا فرماتے تھے اے لوگو ڈرو اللہ سے اور امیر کا کہنا مانو اگرچہ حبشی غلام منڈا تمپر سردار ہو سو اُسکا کہنا سنو
اور فرمانبرداری کرو جب تک کہ قائم رکھے واسطے تمھارے کتاب اللہ کو اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عرباض بن ساریہ سے
بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ سے ام حصین سے **باب** نہیں درست ہے
تابعداری کرنی مخلوق کی خالق کے گناہ میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عبید اللہ بن عمر سے
اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[۱] برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ اشعری کوفی اول مفتوح ثانی مفتوح بدال مہملہ موقوف - ثقہ ہیں لیکن کبھی کبھی روایت میں خطا کر گئے ہیں شمار اُنکا چھٹے طبقے سے ہے تقریب ۱۲

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکره ما لم یومر بمعصیة فان امر بمعصیة فلا سمع علیه ولا طاعة وفی الباب عن علی وعمران بن حصین والحکم بن عمرو الغفاری هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی التحریش بین البهائم والوسم فی الوجه **حدثنا** ابوکریب ثنا یحیی بن آدم عن قطبة بن عبد العزیز عن الاعمش عن ابی یحیی عن مجاهد عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن التحریش بین البهائم **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن الاعمش عن ابی یحیی عن مجاهد ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن التحریش بین البهائم ولم یذکر فیه عن ابن عباس ویقال هذا اصح من حدیث قطبة وروی شریک هذا الحدیث عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ولم یذکر فیه عن ابی یحیی وروی ابو معاویة عن الاعمش عن مجاهد عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وفی الباب عن طلحة وجابر وابی سعید وعکراش بن ذویب **حدثنا** احمد بن منیع ثنا روح عن ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الوسم فی الوجه والضرب هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی حد بلوغ الرجل ومتی یفرض له **حدثنا** محمد بن الوزیر الواسطی ثنا اسحق بن یوسف عن سفیان عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال عرضت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جیش وانا ابن اربع عشرة فلم یقبلنی ثم عرضت علیه من قابل فی جیش وانا ابن خمس عشرة فقبلنی قال نافع فحدثت بهذا الحدیث عمر بن عبد العزیز فقال هذا حد ما بین الصغیر والکبیر ثم کتب ان یفرض لمن بلغ الخمس عشرة **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن عبید الله نحوه بمعناه الا انه قال قال عمر هذا حد ما بین الذریة والمقاتلة ولم یذکر انه کتب ان یفرض حدیث اسحق بن یوسف حدیث حسن صحیح غریب من حدیث سفیان الثوری

کہنا ماننا اور فرمانبرداری کرنی واجب ہی ہر مسلمان مرد پر اُس چیز میں کہ خوش لگے اور ناخوش لگے جبتک کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے پس جبکہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے تو نہیں درست سننا اور فرمانبرداری کرنی اور اِس باب میں علی اور عمران اور حکم بن عمرو غفاری سے بھی روایت ہی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** چارپایوں میں لڑائی کرانے اور داغ دینے کا بیان حدیث کی ہمسے ابوکریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے قطبہ بن عبد العزیز سے اُسنے روایت کی اعمش سے اُسنے ابی یحییٰ سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے چارپایوں کی حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُسنے روایت کی اعمش سے اُسنے ابی یحییٰ سے اُسنے مجاہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا لڑائی کرنیسے درمیان چارپایوں کے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ ابن عباس کا۔ اور کہا جاتا ہی کہ یہ زیادہ تر صحیح ہی حدیث قطبہ سے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث اعمش سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسطہ ابی یحییٰ کا۔ اور روایت کی ابی معاویہ نے اعمش سے اُسنے مجاہد سے اُسنے نبی صلعم سے مانند اُسکے اور اِس باب میں طلحہ اور جابر اور ابی سعید اور عکراش بن ذویب سے بھی روایت ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے روح نے ابن جریج سے اُسنے ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے داغ دینے سے منھ پر اور مارنے سے یعنی آدمی یا جانور کے منھ پر طمانچہ یا کوڑا وغیرہ مارنا درست نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** آدمی کب بالغ ہوتا ہے اور کب مقرر کیا جاتا ہی واسطے اُسکے حصہ **حدیث** کی ہمسے محمد بن وزیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یوسف نے سفیان سے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ پیش کیا گیا میں سامنے رسول صلعم کے لشکر میں اس حال میں کہ چودہ برس کا تھا سو نہ قبول کیا مجکو پھر پیش کیا گیا میں آیندہ سال لشکر میں اس حال میں کہ میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجکو نافع نے کہا سو میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے کی سو کہا اُسنے کہ یہ حد ہی درمیان چھوٹے اور بڑے کے پھر لکھا اُسنے یہ کہ مقرر کیا جاوے حصہ غنیمت وغیرہ سے واسطے اُس شخص کے کہ پہونچے پندرہ برس کو **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبید اللہ سے مانند اُسکے اسی کے معنی میں مگر یہ کہ کہا اُسنے کہ کہا عمر نے یہ حد صحیح ہی درمیان اُنکے بھی کہ قابل لڑنیکے ہیں اور درمیان لڑکوں کے اور نہیں ذکر کی اُسنے کہ لکھا حصہ مقرر کیا واسطے اُسکے اور حدیث اسحاق بن یوسف کی حسن صحیح غریب ہی حدیث سفیان ثوری سے

سلہ مثلاً مینڈھوں اور ہاتھیوں وغیرہ کو لڑوانا درست نہیں ہی اور یہی حکم ہی سب جانوروں کا پرند ہوں یا چارپائے ۱۲ ح ع منھ پر داغ دینا بالاجماع درست نہیں خواہ آدمی ہو یا حیوانات اور حیوانات اور جانوروں کو اور جز ہیں کو بعض نے مستحب لکھا ہی سوائے منھ کے اور داغ دینے میں اقوال اور آثار مختلف آئے ہیں بعض سے جواز ثابت ہ

باب ماجاء فيمن يستشهد وعليه دين **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن سعيد بن ابي سعيد عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه انه سمعه يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قام فيهم فذكر لهم ان الجهاد في سبيل الله والايمان بالله افضل الاعمال فقام رجل فقال يا رسول الله ارايت ان قتلت في سبيل الله يكفر عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه عليه وسلم نعم ان قتلت في سبيل الله وانت صابر محتسب مقبل غير مدبر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال ارايت ان قتلت في سبيل الله ايكفر عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غير مدبر الا الدين فان جبرئيل قال لي ذلك وفي الباب عن انس ومحمد بن جحش وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح وروى بعضهم هذا الحديث عن سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وروى يحيى بن سعيد الانصاري وغير واحد نحو هذا عن سعيد المقبري عن عبد الله ابن ابي قتادة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وهذا اصح من حديث سعيد المقبري عن ابي هريرة **باب** ماجاء في دفن الشهداء **حدثنا** ازهر بن مروان البصري ثنا عبد الوارث بن سعيد عن ايوب عن حميد بن هلال عن ابي الدهماء عن هشام بن عامر قال شكي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجراحات يوم احد فقال احفروا واوسعوا واحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة في قبر واحد وقدموا اكثرهم قرانا فمات ابي فقدم بين يدي رجلين وفي الباب عن خباب وجابر وانس هذا حديث حسن صحيح وروى سفيان وغيره هذا الحديث عن ايوب عن حميد بن هلال عن هشام بن عامر وابو الدهماء اسمه قرفة بن بهيس **باب** ماجاء في المشورة **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن ابي عبيدة عن عبد الله قال لما كان يوم بدر وجيء بالاسارى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تقولون في هؤلاء الاسارى وذكر قصة طويلة

باب اگر کوئی شخص شہید کیا جاوے اور اُسپر قرض ہو تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے سعید بن ابی سعید سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ سنا اُسنے اُسکو کہ حدیث بیان کرتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب میں خطبہ فرمایا سو اُنکے واسطے ذکر کیا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ کے ساتھ ایمان لانا افضل عملوں میں سے ہے سو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت خبر دو مجھکو کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں کیا جھاڑے جاوینگے مجھسے گناہ میرے سو نبی صلعم نے فرمایا اُسکو کہ ہاں اگر مارا جاوے تو اللہ کی راہ میں اس حال میں کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا سامنے ہونیوالا نہ پیٹھ دینے والا پھر نبی صلعم نے فرمایا کہ کسطرح کہا تو نے اُسنے کہا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر اللہ کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا مٹائے جاوینگے گناہ میرے سو حضرت صلعم نے اُسکو فرمایا کہ ہاں اگر مارا جاوے تو اس حال میں کہ صبر کرنیوالا طالب ثواب کا سامنے ہونیوالا نہ بھاگنے والا ہو مگر قرض یعنی وہ قرض کہ نیت اُسکے ادا کرنیکی نہو وہ نہیں بخشا جاتا پس تحقیق جبرئیل نے کہا واسطے میرے یہ تمام کلام اور اس باب میں انس اور محمد اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے روایت کی بعضوں نے یہ حدیث سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی یحییٰ وغیرہ نے مانند اُسکے سعید سے اُسنے عبد اللہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور زیادہ تر صحیح ہے سعید کی حدیث سے جو ابی ہریرہ سے روایت کی ہے **باب** شہیدوں کے دفن کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے ازہر بن مروان بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوارث بن سعید نے ایوب سے اُسنے حمید بن ہلال سے اُسنے ابی دہمار سے اُسنے ہشام بن عامر سے کہا کہ شکایت کی گئی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کی دن جنگ احد کے پس فرمایا کہ قبر کھودو اور فراخ کرو اور احسان کرو اور دفن کرو دو دو اور تین تین کو ایک قبر میں اور قبلے کی طرف کرو زیادہ قرآن جاننے والیکو پس مرگیا باپ میرا سو مقدم کیا گیا آگے دو مردوں کے اور اس باب میں خباب اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے اُسنے حمید سے اُسنے ہشام سے اور ابو الدہمار کا نام قرفہ ہے **باب** مشورہ کرنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی عمرو بن مرہ سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہا کہ جب ہوا دن جنگ بدر کا تو لائے گئے قیدی حضرت نے اصحاب سے کہا کہ تم ان قیدیوں کے حق میں کیا مشورہ دیتے ہو یعنی قتل کیے جاویں یا اُنسے فدیہ لیا جاوے اور ذکر کیا قصہ لمبا

وفی الباب عن عمر وابی ایوب وانس وابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن وابو عبیدۃ لم یسمع من ابیہ ویروی عن ابی ھریرۃ قال ما رایت احدا اکثر مشورۃ لاصحابہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء لا تفادی جیفۃ الاسیر **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو احمد ثنا سفیان عن ابن ابی لیلی عن الحکم عن المقسم عن ابن عباس ان المشرکین ارادوا ان یشتروا جسد رجل من المشرکین فابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیعھم ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث الحکم ورواہ الحجاج بن ارطاۃ ایضا عن الحکم وقال احمد بن الحسن سمعت احمد بن حنبل یقول ابن ابی لیلی لا یحتج بحدیثہ قال محمد بن اسمعیل ابن ابی لیلی صدوق ولکن لا یعرف صحیح حدیثہ من سقیمہ ولا اروی عنہ شیئا وابن ابی لیلی ھو صدوق فقیہ وربما یھم فی الاسناد **حدثنا** نصر بن علی ثنا عبد اللہ بن داؤد عن سفیان الثوری قال فقہاؤنا ابن ابی لیلی وعبد اللہ بن شبرمۃ **باب** ما جاء فی الفرار من الزحف **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابن عمر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فحاص الناس حیصۃ فقدمنا المدینۃ فاختبأنا بھا وقلنا ھلکنا ثم اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ نحن الفرارون قال بل انتم العکارون وانا فئتکم ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث یزید بن ابی زیاد ومعنی قولہ فحاص الناس حیصۃ یعنی انھم فروا من القتال ومعنی قولہ بل انتم العکارون العکار الذی یفر الی امامہ لینصرہ لیس یرید الفرار من الزحف **باب** **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد ثنا شعبۃ عن الاسود بن قیس قال سمعت نبیحا العنزی یحدث عن جابر بن عبد اللہ قال لما کان یوم احد جاءت عمتی بابی لتدفنہ فی مقابرنا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس باب میں عمر اور ابی ایوب اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے نہیں سنا اور ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسیکو زیادہ تر مشورہ کرنیوالا اپنے یاروں سے نبی صلعم سے **باب** کافر قیدی کے مردے کا بدلہ[1] لینا درست نہیں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن ابی لیلی سے اُسنے روایت کی حکم سے اُسنے مقسم سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ تحقیق مشرکین نے ارادہ کیا یہ کہ خرید یں مردہ ایک مرد کا مشرکین میں سے سو نبی صلعم نے انکار کیا یہ کہ بیچیں ان پاس یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث حکم سے اور روایت کیا اُسکو حجاج نے حکم سے اور کہا احمد بن حسن نے کہ سُنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے کہ ابن ابی لیلی حجت نہیں پکڑی جاتی ساتھ حدیث اُسکی کے۔ اور کہا محمد بن اسمعیل نے کہ ابن ابی لیلی سچا ہے ولیکن اسکی صحیح حدیث ضعیف سے نہیں پہچانی جاتی اور نہیں روایت کرتا میں اُس سے کوئی چیز اور ابن ابی لیلی سچا اور فقیہ ہے اور اکثر اوقات وہم کرتا ہے اسناد میں **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن داؤد نے سفیان ثوری سے کہا کہ فقیہ ہمارے ابن ابی لیلی اور عبد اللہ بن شبرمہ ہیں یعنی بڑے معتبر ہیں **باب** جنگ سے بھاگنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے یزید بن ابی زیاد سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ ہمکو نبی صلعم نے ایک لشکر میں بھیجا سو بھاگے لوگ بھاگنا سو ہم بھاگ کر مدینہ میں آئے اور چھپ رہے آنہیں یعنی بسبب حیا کے سو کہا ہمنے یعنی اپنے دلمیں یا آپسمیں کہ ہلاک ہو گئے ہم یعنے گنہگار ہوئے بسبب بھاگنے کے دشمنوں سے پھر ہم نبی صلعم کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ یا حضرت ہم بھاگنے والے ہیں حضرت نے فرمایا یعنی واسطے رفع خجالت ہماری کے بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو اور میں تمہاری جماعت سے ہوں یعنی تمہارا مددگار اور ناصر ہوں یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث یزید سے اور معنی فحاص حیصۃ کا یہ ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگے اور معنی بل انتم العکارون کا یہ کہ عکار[2] اُسکو کہتے ہیں کہ امام کی طرف بھاگے تاکہ مدد کرے اُسکی اور نہ ارادہ رکھتا ہو بھاگنے کا لڑائی سے **باب** **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اسود بن قیس سے اُسنے کہا سُنا میں نے نبیح عنزی سے حدیث بیان کرتا تھا جابر سے کہا جبکہ ہوا دن احد کا تو میری پھوپھی میرے باپ کو لائی تاکہ دفن کریں اُسکو ہماری قبروں میں سو حضرت صلعم کے منادی نے پکارا

---

[1] یعنی حضرت صلعم سے کہا کہ اسقدر روپیہ لو اور فلانے شخص کا مردہ ہمکو دیدو ۱۲ [2] عکر کے معنے ہیں میل کرنا اور پھر آنا لڑائی میں یعنے اگر لڑائی میں اس نیت سے ..

ردوا القتلى الى مضاجعها هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى تلقى الغائب اذا قدم **حدثنا** ابن ابى عمر وسعيد بن عبد الرحمن قالا ثنا سفيان عن الزهرى عن السائب بن يزيد قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من تبوك خرج الناس يتلقونه الى ثنية الوداع قال السائب فخرجت مع الناس وانا غلام هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى الفئ **حدثنا** ابن ابى عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن شهاب عن مالك بن اوس بن الحدثان قال سمعت عمر بن الخطاب يقول كانت اموال بنى النضير مما افاء الله على رسوله مما لم يوجف المسلمون عليه بخيل ولا ركاب فكانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خالصا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعزل نفقة اهله سنة ثم يجعل ما بقى فى الكراع والسلاح عدة فى سبيل الله هذا حديث حسن صحيح **ابواب اللباس** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فى الحرير والذهب للرجال **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا عبد الله بن نمير ثنا عبيد الله بن عمر عن نافع عن سعيد بن ابى هند عن ابى موسى الاشعرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حرم لباس الحرير والذهب على ذكور امتى واحل لاناثهم وفى الباب عن عمر وعلى وعقبة بن عامر وام هانى وانس وحذيفة وعبد الله بن عمرو وعمران بن حصين وعبد الله بن الزبير وجابر وابى ريحانة وابن عمر والبراء هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنا ابى عن قتادة عن الشعبى عن سويد بن غفلة عن عمر انه خطب بالجابية فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحرير الا موضع اصبعين او ثلاث او اربع هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فى لبس الحرير فى الحرب **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا همام ثنا قتادة عن انس

کہ پھیر دو شہیدوں کو اپنے مرنے کی جگہوں میں یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** جب کوئی غائب سفر سے آوے تو اسکی پیشوائی کرنے کا بیان **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن نے ان دونوں نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے روایت کی سائب بن یزید سے کہا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک سے تشریف لائے تو لوگ آپکی پیشوائی کو نکلے ثنیۃ الوداع تک کہا سائب نے کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ نکلا اور میں لڑکا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** فئی کا بیان **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے مالک سے کہا سنا میں نے عمر فاروق سے کہتے تھے کہ بنی نضیر کے اموال اس قسم سے تھے کہ عطا فرمایا تھا اللہ نے اپنے رسول پر کہ نہیں دوڑائے تھے مسلمانوں نے اُسپر گھوڑے اور نہ اونٹ پس ہوا وہ مال خاص واسطے نبی صلعم کے خرچ کرتے تھے اپنے اہل پر خرچ برس روز کا پھر خرچ کرتے باقی کو ہتھیاروں اور چارپایوں میں بسبب سامان کرنے کے خدا کی راہ میں یعنی جہاد کے لیے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ابواب** لباس کا بیان جو نبی صلعم سے منقول ہیں **باب** مردوں کو ریشم اور سونا پہننا جائز ہے یا نہیں **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے نافع سے اُسنے روایت کی سعید بن ابی ہند سے اُسنے ابی موسیٰ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام کیا گیا پہننا ریشم اور سونے کا میری امت کے مردوں پر اور حلال کیا گیا اُن کی عورتوں کے لیے اور اس باب میں عمر اور علی اور عقبہ اور ام ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبد اللہ بن عمر اور عمران بن حصین اور عبد اللہ بن زبیر اور جابر اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے اُسنے کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے قتادہ سے اُسنے روایت کی شعبی سے اُسنے سوید بن غفلہ سے اُسنے عمر سے کہ اُسنے خطبہ پڑھا جابیہ میں کہ نام ہے ایک جگہ کا شام میں سو کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشم کے پہننے سے مگر بقدر دو اُنگل یا تین اُنگل یا چار اُنگل کے[1] یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** لڑائی میں ریشم پہننا جائز ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے ہمام نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے قتادہ نے انس سے

[1] اس سے معلوم ہوا کہ بقدر چار اُنگل کے ریشم پہننا جائز ہے پس معلوم ہوا کہ پہلی حدیث مطلق نہیں ہے بلکہ مقید ہے ساتھ زیادہ کے چار انگشت سے

ان عبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام شکیا القمل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ لھما فرخص لھما فی قمص الحریر قال ورایتہ علیھما ھذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** ابو عمار ثنا الفضل بن موسی عن محمد بن عمرو ثنی واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال قدم انس بن مالک فاتیتہ فقال من انت فقلت انا واقد بن عمرو قال فبکی وقال انک لشبیہ بسعد وان سعدا کان من اعظم الناس واطول وانہ بعث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبۃ من دیباج منسوج فیھا الذھب فلبسھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصعد المنبر فقام او قعد فجعل الناس یلمسونھا فقالوا ما راینا کالیوم ثوبا قط فقال تعجبون من ھذا لمنادیل سعد فی الجنۃ خیر مما ترون وفی الباب عن اسماء بنت ابی بکر ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی الثوب الاحمر للرجال **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا وکیع ثنا سفیان عن ابی اسحق عن البراء قال ما رایت من ذی لمۃ فی حلۃ حمراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ شعر یضرب منکبیہ بعید ما بین المنکبین لم یکن بالقصیر ولا بالطویل وفی الباب عن جابر بن سمرۃ وابی رمثۃ وابی جحیفۃ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراھیۃ المعصفر للرجال **حدثنا** قتیبۃ ثنا مالک بن انس عن نافع عن ابراھیم بن عبد اللہ بن حنین عن ابیہ عن علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس القسی والمعصفر وفی الباب عن انس وعبد اللہ بن عمرو وحدیث علی حدیث حسن صحیح

کہا کہ عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام نے ایک جہاد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جوؤن[1] کی شکایت کی سو آپ نے اُن کو ریشم کے کرتے پہننے کی اجازت دی اور کہا کہ مین نے ریشم کو اُنپر دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے محمد بن عمرو سے اُس نے کہا حدیث کی ہمسے واقد نے کہا کہ انس بن مالک آئے سو مین اُن پاس گیا پس کہا انس نے کہ کون ہے تو یعنے مجھکو نہ پہچانا مین نے کہا کہ مین واقد بیٹا عمرو کا ہون سو روئے اور کہا کہ یہ سعد کے مشابہ ہے اور سعد لوگون مین بہت بڑے اور لانبے تھے اور اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس دیباج کا ایک جبہ بھیجا جسمین سونا بُنا تھا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو پہنا اور منبر پر چڑھے پس کھڑے ہوے یا بیٹھے سو لوگ اُسکو ہاتھ لگانے لگے یعنی اُسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے کہ ہمنے آج جیسے کپڑا کبھی نہین دیکھا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو اس سے البتہ سعد کے رومال[2] بہشت مین بہتر مین اس سے کہ دیکھتے ہو تم۔ اور اس باب مین اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مردون کو سرخ کپڑا پہننا جائز ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی براء سے کہا کہ نہین دیکھا مین نے کوئی صاحب بالونکا سرخ[3] حلہ مین زیادہ تر حسین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کے بال مونڈھونپر پڑتے تھے تھوڑا فرق تھا درمیان دونون مونڈھونکے نہ پست قد تھے اور نہ لنبے تھے یعنے میانہ قد تھے اور اس باب مین جابر اور ابی رمثہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مردونکو کسنبی کپڑا پہننا منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے نافع سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی[5] اور کسنبی رنگے ہوے کپڑے سے[4] اور اس باب مین انس اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور علی کی حدیث حسن صحیح ہے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ جوؤن اور کھجلی کے سبب سے ریشم پہننا جائز ہے ۱۲ [2] یعنی دنیا کا نفیس اسباب اس لائق نہین کہ اُسکی خواہش کیجیے بلکہ آخرت کی عمدگی طلب کرو۔ اسواسطے کہ جب بہشت کا رومال دنیا کی قبا سے بہتر ٹھہرا تو وہانکی قبا خدا ہی جانے کیسی عمدہ ہو گی ۱۲ [3] مراد سرخ سے وہ کپڑا کہ اسمین سرخ اور سیاہ خط ہون کہ وہ دور سے سرخ معلوم ہوتا ہے نرا سرخ مراد نہین کہ اسکا پہننا مردونکو منع ہے ۱۲ مجمع البحار [4] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسنب کا رنگا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے اور علما کو اسمین اختلاف ہے بعضے مطلق حرام کہتے ہین اور بعضے مکروہ کہتے ہین اور بعضے مباح لیکن مختار حرمت ہے اور نماز اس سے مکروہ ہے اور کسنبی کے سوا سے اور سرخ رنگ مین بھی اختلاف ہے لیکن احتیاط اسمین بھی بہتر ہے مگر غور تو نکو ہر قسم کا سرخ رنگ کپڑا پہننا درست ہے ۱۲ [5] قسی ایک قسم کپڑا ہے کہ اُسمین خط ریشمی ہوتا ہے ۱۲

باب ما جاء فی لبس الفراء **حدثنا** اسمٰعیل بن موسیٰ الفزاری ثنا سیف بن هارون عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلمان قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن السمن والجبن والفراء فقال الحلال ما احل الله فی کتابه والحرام ما حرم الله فی کتابه وما سکت عنه فهو مما عفی عنه وفی الباب عن المغیرة هذا حدیث غریب لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وروی سفیان وغیره عن سلیمان التیمی عن ابی عثمان عن سلمان قوله وکان الحدیث موقوف اصح **باب** ما جاء فی جلود المیتة اذا دبغت **حدثنا** قتیبة ثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن عطاء بن ابی رباح قال سمعت ابن عباس یقول ماتت شاة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاهلها الا نزعتم جلدها ثم دبغتموه فاستمتعتم به وفی الباب عن سلمة بن المحبق ومیمونة وعائشة حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو هذا وروی عن ابن عباس عن میمونة وروی عنه عن سودة وسمعت محمدا یصحح حدیث ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم وحدیث ابن عباس عن میمونة وقال احتمل ان یکون روی ابن عباس عن میمونة عن النبی صلی الله علیه وسلم وروی ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم ولم یذکر فیه عن میمونة والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی واحمد واسحٰق **حدثنا** قتیبة ثنا سفیان بن عیینة وعبد العزیز بن محمد عن زید بن اسلم عن عبد الرحمٰن بن وعلة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم قالوا فی جلود المیتة اذا دبغت فقد طهرت وقال الشافعی ایما اهاب دبغ فقد طهر الا الکلب والخنزیر وکره بعض اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وغیرهم جلود السباع وشددوا

باب پوستین پہننے کا بیان **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سیف بن ہارون نے سلیمان تیمی سے اُسنے روایت کی ابی عثمان سے اُسنے سلمان سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سمن اور جبن اور پوستین کے پہننے سے سو فرمایا کہ حلال وہ چیز ہے جسکو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور حرام وہ چیز ہی جسکو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور جس[1] چیز سے چپ ہوا وہ معاف ہی اور اس باب میں مغیرہ سے بھی روایت ہی۔ یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم مرفوع مگر اسی وجہ سے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے سلیمان سے اُسنے ابی عثمان سے اُسنے سلمان سے قول اُسکا اور گویا کہ یہ حدیث موقوف زیادہ ترصحیح ہے **باب** جب مردار کا چمڑا رنگا جاوے تو اُسکا کیا حکم ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے روایت کی عطا سے کہا سنا میں نے ابن عباس سے کہتے تھے کہ ایک بکری مرگئی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ تمنے اُسکا چمڑا کیوں نہیں اُتارا کہ اُسکو رنگ کر اُس سے فائدہ اُٹھاتے اور اس باب میں سلمہ بن محبق اور میمونہ اور عائشہ سے بھی روایت ہی اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہی اور تحقیق روایت کی گئی کئی وجہ پر ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہے ابن عباس سے اُسنے میمونہ سے اور روایت کی اُس سے سودہ نے اور سنا میں نے بخاری سے کہ ابن عباس کی حدیث کو صحیح کہتے تھے جو اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور حدیث ابن عباس کو میمونہ سے اور عمل اسی پر ہی نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی ہی قول سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اور عبد العزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے اُسنے روایت کی عبد الرحمن بن وعلہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلعم سے فرمایا کہ جو چمڑا کہ رنگا گیا پس تحقیق وہ پاک ہوا اور امام شافعی نے کہا کہ ہر چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہی۔ مگر کتے اور سور کا چمڑا پاک[2] نہیں ہوتا اور بعض اہل علم نبی صلعم کے اصحاب وغیرہ سے کہتے ہیں کہ درندوں کا چمڑا مکروہ ہے

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ پوستین وغیرہ کا پہننا درست ہی کہ خدا نے اس سے سکوت فرمایا پس معاف ہوگا ۱۲ [2] امام اعظم کے نزدیک سب چمڑے رنگنے سے پاک ہو جاتے ہیں

فی لبسہا والصلوۃ فیہا قال سحٰق بن ابراہیم انما معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایما اہاب دبغ فقد طہر انما یعنی بہ جلد ما یوکل لحمہ ھکذا فسرہ النضر بن شمیل وقال انما یقال اہاب لجلد ما یوکل لحمہ وکرہ ابن المبارک واحمد واسحٰق والحمیدی الصلوۃ فی جلود السباع **حدثنا** محمد بن طریف الکوفی ثنا محمد بن فضیل عن الاعمش والشیبانی عن الحکم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن عبداللہ بن عکیم قال اتانا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تنتفعوا من المیتۃ باہاب ولا عصب ھذا حدیث حسن ویروی عن عبداللہ بن عکیم عن اشیاخ لہ ھذا الحدیث ولیس العمل علی ھذا عند اکثر اہل العلم وقد روی ھذا الحدیث عن عبداللہ بن عکیم انہ قال اتانا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل وفاتہ بشہرین سمعت احمد بن الحسن یقول کان احمد بن حنبل یذہب الی ھذا الحدیث لما ذکر فیہ قبل وفاتہ بشہرین وکان یقول ھذا اخر امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ترک احمد ھذا الحدیث لما اضطربوا فی اسنادہ حیث روی بعضہم وقال عن عبداللہ بن عکیم عن اشیاخ من جہینۃ **باب** ماجاء فی کراہیۃ جر الازار **حدثنا** الانصاری ثنا معن ثنا مالک ح وثنا قتیبۃ عن مالک عن نافع وعبداللہ بن دینار وزید بن اسلم کلہم یخبر عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ثوبہ خیلاء وفی الباب عن حذیفۃ وابی سعید وابی ہریرۃ وسمرۃ وابی ذر وعائشۃ وہبیب بن مغفل حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی ذیول النساء **حدثنا** الحسن بن علی الخلال ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ فقالت ام سلمۃ فکیف یصنع النساء بذیولہن قال یرخین شبرا فقالت اذا تنکشف اقدامہن قال فیرخینہ ذراعا

اور کہتے ہیں کہ اُسکو پہننا اور اُسمیں نماز پڑھنا درست نہیں ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ جو چمڑا رنگا جاوے تو وہ پاک ہوجاتا ہے تو مراد اُس سے اُس جانور کا چمڑا ہے کہ اُسکا گوشت کھایا جاتا ہے اسیطرح تفسیر کی اُسکی نضر بن شمیل نے اور کہا اہاب اُس جانور کے چمڑے کو کہتے ہیں جسکا گوشت کھایا جاوے اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور حمیدی کہتے ہیں کہ درندے چارپایوں کے چمڑے پر نماز پڑھنی مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے محمد بن طریف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن فضیل نے اعمش اور شیبانی سے اُنھوں نے روایت کی حکم سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے عبداللہ سے کہا کہ ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا یہ کہ نہ فائدہ اُٹھاؤ مردار سے نہ ساتھ چمڑے کے اور نہ عصب کے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ سے اُسنے اپنے شیخوں سے اور نہیں ہے عمل اسپر نزدیک اکثر اہل علم کے اور روایت کی گئی یہ حدیث عبداللہ سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکی وفات سے پہلے دو مہینے سُنا میں نے احمد بن حسن سے کہتا تھا کہ احمد بن حنبل اس حدیث پر عمل کرتے تھے اسواسطے کہ آپنے وفات سے پہلے دو مہینے یہ حدیث فرمائی اور کہتے تھے کہ یہ آخری حکم نبی صلعم کا ہے جو احتمال نسخ کا نہیں رکھتا پھر احمد نے یہ حدیث چھوڑ دی کہ اُسکی اسناد میں راویوں نے اضطراب[1] کیا ہے اسواسطے کہ بعض نے عبداللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اُسکے اُستادوں کا واسطہ ذکر کیا ہے اور بعض نے نہیں کیا **باب** تہ بند کو ٹخنوں سے نیچے چھوڑنا مکروہ ہے **حدیث** بیان کی ہمسے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو مالک نے ح اور حدیث کی ہمکو قتیبہ نے مالک سے اُسنے روایت کی نافع سے اور عبداللہ بن دینار سے اور زید بن اسلم سے وہ سب روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر رحمت کی نہیں کریگا اللہ دن قیامت کے طرف اُس شخص کے کہ دراز[2] کرے کپڑا اپنا ازراہ تکبر کے یعنی ٹخنوں سے نیچے اور اس باب میں حذیفہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور سمرہ اور ابی ذر اور عائشہ اور ہبیب سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** عورتوں کے دامن لٹکانیکا بیان **حدیث** بیان کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبدالرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معمر نے ایوب سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر رضہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ لٹکاوے کپڑا اپنا تکبر سے نہ نظر کریگا اللہ طرف اُسکے دن قیامت کے سو ام سلمہ نے کہا کہ عورتیں اپنے دامنوں کو کہانتک لٹکاویں فرمایا ایک بالشت[3] سو ام سلمہ نے کہا کہ اسوقت اُنکے پاؤں کھل جاوینگے فرمایا کہ لٹکاویں ایک ہاتھ[4]

---

[1] اس قسم کا اضطراب موجب قدح حدیث نہیں ہوسکتا ہے اسلیے کہ زیادتی ثقہ کی مقبول ہے ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا آزار کے لٹکانے میں ٹخنوں سے نیچے تکبر ہے اور جسکی عادت تکبر کی نہو یا بلا قصد ٹخنوں سے نیچے لٹک جاوے یہ گناہ نہیں ۱۲ [3] یعنی اسطرح سے کہ زمین پر گھسٹتا جاوے ۱۲ [4] یعنی آدھی پنڈلیوں سے یا ٹخنوں سے

ام سلمہ نے عرض کی کہ اگر نصف پنڈلی سے بالشت بھر زیادہ چھوڑے تو بھی احتمال ستر کھلنے کا باقی ہے بسبب درازی پنڈلی کے فرمایا اگر اب بھی ستر کھلنے کا احتمال ہے تو ہاتھ بھر تہ بند دو

لا یزدن علیہ ھذا حدیث حسن صحیح وفی الحدیث رخصۃ للنساء فی جر الازار لانہ یکون استر لھن **حدثنا** اسحٰق بن منصور ثنا عفان ثنا حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن ام الحسن ان ام سلمۃ حدثتھم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شبر لفاطمۃ شبرا من نطاقھا ورواہ بعضھم عن حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن الحسن عن امہ عن ام سلمۃ **باب** ماجاء فی لبس الصوف **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمٰعیل بن ابراھیم ثنا ایوب عن حمید بن ھلال عن ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین وفی الباب عن علی وابن مسعود وحدیث عائشۃ حدیث حسن صحیح **حدثنا** علی بن حجر ثنا خلف بن خلیفۃ عن حمید الاعرج عن عبد اللہ بن الحارث عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان علی موسیٰؑ یوم کلمہ ربہ کساء صوف وجبۃ صوف وکمۃ صوف وسراویل صوف وکانت نعلاہ من جلد حمار میت ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث حمید الاعرج وحمید ھو ابن علی الاعرج منکر الحدیث وحمید بن قیس الاعرج المکی صاحب مجاھد ثقۃ الکمۃ القلنسوۃ الصغیرۃ **باب** ماجاء فی العمامۃ السوداء **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمٰن بن مھدی عن حماد بن سلمۃ عن ابی الزبیر عن جابر قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء وفی الباب عن عمرو بن حریث وابن عباس ورکانۃ حدیث جابر حدیث حسن صحیح **حدثنا** ھارون بن اسحٰق الھمدانی ثنا یحیی بن محمد المدینی عن عبد العزیز بن محمد عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ قال نافع وکان ابن عمر یسدل عمامتہ بین کتفیہ قال

باب فی سدل العمامۃ بین الکتفین

اور اسپر زیادہ نکریں یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس حدیث میں اجازت ہی واسطے عورتونکے تہبند کے لٹکانیمیں اسلیے کہ وہ زیادہ تر پردہ کرنیوالا ہی واسطے اُنکے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عفان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے حماد نے علی بن زید سے اُس نے روایت کی ام الحسن سے کہ ام سلمہ نے حدیث کی اُنکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا واسطے فاطمہ کے ایک بالشت کمربند اُنکے سے اور روایت کیا اسکو بعض اُنکے نے حماد بن سلمہ سے اُسنے علی بن زید سے اُسنے حسن سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے **باب** اون کے پہننے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو اسمٰعیل نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ایوب نے حمید بن ہلال سے اُسنے روایت کی ابی بردہ سے کہا کہ حضرت عائشہ نے ایک چادر پیوند کی ہوئی ہماری طرف نکالی اور ایک تہبند موٹا نکالا اور کہا کہ قبض کی گئی روح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑوں میں اور اس باب میں علی اور ابن مسعود سے بھی روایت ہی اور عائشہ کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو خلف نے حمید اعرج سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن حارث سے اُسنے ابن مسعود سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسدن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کلام کیا تھا اُنپر چادر پشم کی اور جبہ پشم کا اور ٹوپی بھی پشم کی اور پایجامہ بھی پشم کا اور جوتی اُنکی گدھے مردار کے چمڑے سے تھی یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حمید سے اور حمید وہ ابن علی اعرج ہی اور وہ منکر الحدیث ہی اور حمید بن قیس ثقہ ہی اور کمہ کہتے ہیں چھوٹی ٹوپی کو **باب** سیاہ پگڑی کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد الرحمٰن نے حماد سے اُسنے روایت کی ابی زبیر سے اُسنے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوے اس حال میں کہ آپ کے سر پر[1] سیاہ عمامہ تھا اور اس باب میں عمرو بن حریث اور ابن عباس اور رکانہ سے بھی روایت ہی اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے ہارون نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یحییٰ نے عبد العزیز سے اُسنے روایت کی عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت باندھتے پگڑی تو چھوڑتے شملہ اپنی پگڑی کا درمیان اپنے مونڈھوں کے کہا نافع نے اور ابن عمر رضہ بھی شملہ چھوڑتے تھے اپنی پگڑی کا درمیان اپنے مونڈھوں کے کہا

[1] جاننا چاہیے کہ عمامہ باندھنا سنت ہی اور پگڑی کے ساتھ دو رکعتوں کا پڑھنا ستر رکعتوں سے بہتر ہی اور شملہ چھوڑنا افضل ہی لیکن دائمی نہیں کبھی حضرت چھوڑتے تھے اور کبھی نہ اور کبھی گز بھر نیچا ہوتا اور کبھی اونچا اور آپکا شملہ اکثر پیچھے ہوتا اور کبھی داہنی طرف اور کبھی دو شملہ ہوتے درمیان دو مونڈھوں کے اور ادنی مقدار شملہ کی چار انگشت ہی اور اکثر ایک ہاتھ ہی اور صواب یہ ہی کہ شملہ چھوڑنا مستحب ہی اسکے ترک میں گناہ نہیں ہی ۱۲

عبیداللہ ورایت القاسم وسالما یفعلان ذٰلک ہذا حدیث غریب وفی الباب عن علی ولا یصح حدیث علی من قبل اسنادہ **باب** ما جاء فی کراہیۃ خاتم الذہب **حدثنا** سلمۃ بن شبیب والحسن بن علی الخلال وغیر واحد قالوا ثنا عبدالرزاق ثنا معمر عن الزہری عن ابراہیم بن عبداللہ بن حنین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذہب وعن لباس القسی وعن القراءۃ فی الرکوع والسجود وعن لبس المعصفر ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** یوسف بن حماد المعنی البصری ثنا عبدالوارث بن سعید عن ابی التیاح ثنا حفص اللیثی قال اشہد علی عمران بن حصین انہ ثنا قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذہب وفی الباب عن علی وابن عمر وابی ہریرۃ ومعاویۃ حدیث عمران حدیث حسن صحیح وابو التیاح اسمہ یزید بن حمید **باب** ما جاء فی خاتم الفضۃ **حدثنا** قتیبۃ وغیر واحد عن عبداللہ بن وہب عن یونس عن ابن شہاب عن انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ورق وکان فصہ حبشیا وفی الباب عن ابن عمر وبریدۃ ہذا حدیث حسن صحیح غریب من ہذا الوجہ **باب** ما جاء ما یستحب من فص الخاتم **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا حفص بن عمر بن عبید الطنافسی ثنا زہیر ابو خیثمۃ عن حمید عن انس قال کان خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ فصہ منہ ہذا حدیث حسن صحیح غریب من ہذا الوجہ **باب** ما جاء فی لبس الخاتم فی الیمین **حدثنا** محمد بن عبید المحاربی ثنا عبدالعزیز بن ابی حازم عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صنع خاتما من ذہب فتختم بہ فی یمینہ

عبیداللہ نے کہا میں نے قاسم اور سالم کو دیکھا کہ وہ بھی اسیطرح کرتے تھے یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے مگر انکی اسناد صحیح نہیں **باب** سونیکی انگوٹھی بنانی مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے سلمہ نے اور حسن بن علی وغیرہ نے اُنھوں نے کہا حدیث کی ہمکو عبدالرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معمر نے زہری سے اُسنے روایت کی ابراہیم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے علی بن ابی طالب سے کہا کہ منع فرمایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگوٹھی کے پہننے سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع اور سجود میں قرارت پڑھنے سے اور کسنبی کپڑے کے پہننے سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یوسف بن حماد بصری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبدالوارث نے ابی تیاح سے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حفص لیثی نے کہا گواہی دیتا ہوں میں عمران پر کہ اُسنے حدیث کی ہمکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونیکی انگوٹھی پہننے سے اور اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے اور عمران کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** چاندی کی انگوٹھی کا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ وغیرہ نے عبداللہ بن وہب سے اُسنے روایت کی یونس سے اُسنے روایت کی ابن شہاب سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور نگینہ اُسکا حبشی[1] تھا اور اس باب میں ابن عمر اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسوجہ سے **باب** انگوٹھی کا نگینہ کس چیز سے بنانا مستحب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حفص نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو زہیر نے اُسنے روایت کی حمید سے اُسنے انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی سے تھی اور نگینہ اُسکا بھی چاندی سے تھا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسوجہ سے **باب** داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبید نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو عبدالعزیز نے موسیٰ بن عقبہ سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکی انگوٹھی بنوائی اور اُسکو داہنے ہاتھ[2] میں پہنا

[1] یعنی حبشی عقیق تھا یا کوئی اور قسم کا نگینہ تھا کہ حبش میں ہوتا ہے ۱۲ [2] امام نودی نے لکھا ہے کہ اجماع ہے اوپر جائز ہونے پہننے انگوٹھی کے داہنے ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ میں لیکن ہمارے مذہب میں داہنے ہاتھ میں پہننی افضل اور اشرف ہے ۱۲ اور سونیکی انگوٹھی پہلے درست تھی پھر منسوخ ہو گئی اب مردوں کو سونیکی انگوٹھی درست نہیں اور عورتوں کو دونوں درست ہیں ۱۲

ثم جلس على المنبر فقال انى كنت اتخذت هذا الخاتم فى يمينى ثم نبذه ونبذ الناس خواتيمهم وفى الباب عن على و جابر وعبد الله بن جعفر وابن عباس وعائشة وانس وحديث ابن عمر حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث عن نافع عن ابن عمر نحو هذا من غير هذا الوجه ولم يذكر فيه انه تختم فى يمينه حدثنا محمد بن حميد الرازى ثنا جرير عن محمد بن اسحق عن الصلت بن عبد الله بن نوفل قال رايت ابن عباس تختم فى يمينه ولا اخاله الا قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتختم فى يمينه قال محمد بن اسمعيل حديث محمد بن اسحق عن الصلت بن عبد الله بن نوفل حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة ثنا حاتم بن اسمعيل عن جعفر بن محمد عن ابيه قال كان الحسن والحسين يتختمان فى يسارهما هذا حديث صحيح حدثنا احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون عن حماد بن سلمة قال رايت ابن ابى رافع يتختم فى يمينه فسالته عن ذلك فقال رايت عبد الله بن جعفر يتختم فى يمينه وقال كان النبى صلى الله عليه وسلم يتختم فى يمينه قال محمد وهذا اصح شئ روى عن النبى صلى الله عليه وسلم فى هذا الباب **باب** ماجاء فى نقش الخاتم حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن يحيى وغير واحد قالوا ثنا محمد بن عبد الله الانصارى ثنى ابى عن ثمامة عن انس بن مالك قال كان نقش خاتم النبى صلى الله عليه وسلم ثلاثة اسطر محمد سطر ورسول سطر والله سطر ولم يقل محمد بن يحيى فى حديثه ثلاثة اسطر وفى الباب عن ابن عمر حديث انس حديث حسن صحيح غريب حدثنا الحسن بن على الخلال ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع خاتمه من ورق فنقش فيه محمد رسول الله ثم

پھر منبر پر بیٹھے پھر فرمایا کہ مین نے اس انگوٹھی کو اپنے داہنے ہاتھ مین پہنا تھا پھر پھینکدیا اُسکو اور لوگون نے بھی اپنی انگوٹھیان پھینکدین اور اس باب مین حضرت علی اور جابر اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہ اور انس سے بھی روایت ہے اور ابن عمر کی حدیث حسن صحیح ہی اور مروی ہی یہ حدیث نافع سے اُسنے ابن عمر سے مانند اسکے غیر اسوجہ پر اور نہین ذکر کیا اُنھین کہ انگوٹھی اپنے داہنے ہاتھ مین پہنی **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو جریر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے روایت کی صلت بن عبداللہ سے کہا کہ دیکھا مین نے ابن عباس کو کہ داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنتے تھے اور نہین گمان کرتا مین اُسکو مگر کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ مین امام بخاری نے کہا کہ محمد بن اسحاق کی حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حاتم نے جعفر بن محمد سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے کہا کہ حضرت حسن اور حسین بائین ہاتھ مین انگوٹھی پہنتے تھے یہ حدیث صحیح ہی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یزید نے حماد بن سلمہ سے کہا کہ دیکھا مین نے ابن ابی رافع[۱] کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ مین پس پوچھا مینے اُسکو اس سے سو کہا اُسنے کہ دیکھا مینے عبداللہ بن جعفر کو کہ انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ مین کہا اُسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی پہنتے اپنے داہنے ہاتھ مین اور بخاری نے کہا کہ یہ حدیث زیادہ تر صحیح اُس چیز سے ہی کہ مروی ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین **باب** انگوٹھی کے نقش کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن یحیی وغیرہ نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن عبداللہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو باپ میرے نے ثمامہ سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش تین سطر مین تھا محمد ایک سطر یعنے اسم مبارک پہلی سطر مین تھا اور رسول ایک سطر مین یعنے درمیان کی سطر مین تھا اور اللہ ایک سطر یعنے نیچے کی سطر مین تھا اور محمد بن یحیی نے اپنی حدیث مین تین سطرون کا ذکر نہین کیا اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت آئی ہی اور انس کی حدیث حسن صحیح غریب ہی **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبدالرزاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معمر نے ثابت سے اُسنے روایت کی انس سے کہا کہ نبی صلعم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور نقش کیا اُسمین محمد رسول اللہ پھر

[۱] ابن ابی رافع کئی ایک ہین یہان پر عبدالرحمن بن ابی رافع مراد ہین انکو ابن فلان بن ابی رافع بھی کہتے ہین یہ شیخ حماد بن سلمہ کے ہین اور روایت عبداللہ بن جعفر سے کرتے ہین مقبول ہین شمار ان کا چوتھے طبقہ مین ہے ۱۲

قال لا تنقشوا علیہ هذا حدیث حسن صحیح ومعنی قوله لا تنقشوا علیه نهی ان ینقش احد علی خاتمه محمد رسول الله **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا سعید بن عامر والحجاج بن منهال قال ثنی همام عن ابن جریج عن الزهری عن انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمه هذا حدیث حسن صحیح غریب **باب** ما جاء فی الصورة **حدثنا** احمد بن منیع ثنا روح بن عبادة ثنا ابن جریج ثنی ابو الزبیر عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الصورة فی البیت ونهی ان یصنع ذلك وفی الباب عن علی وابی طلحة وعائشة وابی هریرة وابی ایوب حدیث جابر حدیث حسن صحیح **حدثنا** اسحق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالك عن ابی النضر عن عبید الله بن عبد الله بن عتبة انه دخل علی ابی طلحة الانصاری یعوده فوجد عنده سهل بن حنیف قال فدعی ابو طلحة انسانا ینزع نمطا تحته فقال له سهل لم تنزعه قال لان فیها تصاویر وقال فیه النبی صلی الله علیه وسلم ما قد علمت قال سهل اولم یقل الا ما کان رقما فی ثوب قال بلی ولکنه اطیب لنفسی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی المصورین **حدثنا** قتیبة ثنا حماد بن زید عن ایوب عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صور صورة عذبه الله حتی ینفخ فیها یعنی الروح ولیس بنافخ فیها ومن استمع الی حدیث قوم یفرون منه صب فی اذنه الآنك یوم القیمة وفی الباب عن عبد الله بن مسعود وابی هریرة وابی جحیفة وعائشة وابن عمر حدیث ابن عباس حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الخضاب **حدثنا** قتیبة ثنا ابو عوانة عن عمر بن ابی سلمة عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم غیروا الشیب ولا تشبهوا بالیهود وفی الباب عن الزبیر وابن عباس وجابر وابی ذر

فرمایا کہ نقش نہ کرو اس نقش پر یعنی کسی کو اپنی انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کا نقش کرنا درست نہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معنی آپکے اس قول کا کہ نقش کرو اسپر یعنی منع کیا اس سے کہ نقش کرے کوئی اپنی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ **حدیث** کی ہمسے اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سعید نے اور حجاج نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمکو ہمام نے ابن جریج سے اُسنے روایت کی زہری سے اُسنے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ داخل ہوتے پائخانہ میں تو اپنی انگوٹھی اُتار رکھتے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** تصویر بنانیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو روح بن عبادہ نے ابن جریج سے اُسنے ابو زبیر سے اُسنے جابر سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے سے گھر میں اور منع فرمایا بنانے اُسکے سے اور اس باب میں علی اور طلحہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور جابر کی حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو مالک نے ابی النضر سے اُسنے روایت کی عبید اللہ سے کہ وہ ابو طلحہ کی بیمار پرسی کو گئے سو اُن پاس سہل کو پایا سو ابو طلحہ نے ایک آدمی بلایا کہ اُسکے تلے سے بچھونا نمط[۱] کا نکالے سو سہل نے اُس سے کہا کہ تو اسکو کیون نکالتا ہے اُسنے کہا اسواسطے کہ اسمین تصویرین ہین اور نبی صلعم نے جو اسمین فرمایا وہ بھی تمکو معلوم ہے سہل نے کہا کہ آپ نے یہ نہین فرمایا مگر کپڑے میں نقش کاری درست ہے اُسنے کہا کیون نہین ولیکن میرے جی مین یہ بھلی بات معلوم ہوئی یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تصویرین بنانیوالونکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حماد نے ایوب سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جسنے جاندار تصویر بنائی تو اللہ اُسکو عذاب[۲] کرتا رہیگا یہانتک کہ وہ اسمین جان ڈالے اور جان ڈالنا اُس سے کبھی نہو سکیگا یعنی عذاب بھی موقوف نہوگا اور جو کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اُسکا سننا اُنکو برا لگتا ہو تو قیامت کے دن اُسکے کان میں پگھلا کر سیسہ ڈالا جاویگا اور اس باب میں عبد اللہ اور ابی ہریرہ اور ابی جحیفہ اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور ابن عباس کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** خضاب کرنیکا بیان **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو عوانہ نے عمر بن ابی سلمہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا بدلاؤ بڑھاپے کو یعنی سفید بالون کو ساتھ خضاب کے اور نہ مشابہت کرو یہود سے اور اس باب میں زبیر سے اور ابن عباس اور جابر اور ابی ذر

[۱] نبی صلعم کے سوا اور کسی کو اپنی مہر میں محمد رسول اللہ کندہ کرانا درست نہیں تاکہ شبہ نہ پڑے کہ نبی صلعم کی مہر ہے یا کسی اور کی اور وہ انگوٹھی نبی صلعم کے بعد ابو بکر

وانس وابی رمثة والجهدمة وابی الطفیل وجابر بن سمرة وابی جحیفة وابن عمر وحدیث ابی هریرة
حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا**
سوید بن نصر نا ابن المبارک عن الاجلح عن عبد الله بن بریدة عن الاسود عن ابی ذر عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال ان احسن ما غیر به الشیب الحنا والکتم هذا حدیث حسن صحیح
وابو الاسود الدیلی اسمه ظالم بن عمرو بن سفیان **باب** ماجاء فی الجمة واتخاذ الشعر
حدثنا حمید بن مسعدة نا عبد الوهاب عن حمید عن انس قال کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم ربعة لیس بالطویل ولا بالقصیر حسن الجسم اسمر اللون وکان شعره
لیس بجعد ولا سبط اذا مشی یتکفأ وفی الباب عن عائشة والبراء وابی هریرة وابن
عباس وابی سعید ووائل بن حجر وجابر وام هانی حدیث انس حدیث حسن غریب صحیح
من هذا الوجه من حدیث حمید **حدثنا** هناد نا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن هشام بن
عروة عن ابیه عن عائشة قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء
واحد وکان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة هذا حدیث حسن غریب صحیح من هذا الوجه
وقد روی من غیر وجه عن عائشة قالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء
واحد ولم یذکروا فیه هذا الحرف وکان له شعر فوق الجمة وانما ذکره عبد الرحمن بن ابی الزناد وهو
ثقة حافظ **باب** ماجاء فی النهی عن الترجل الاغبا

اور انس اور ابی رمثہ اور جہدمہ اور ابی طفیل اور جابر بن سمرہ اور ابی جحیفہ اور ابن عمر سے بھی حدیث آئی ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث
حسن صحیح ہے اور کئی وجہ پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے ابن مبارک سے اُسنے
اجلح سے اُسنے عبداللہ سے اُسنے اسود سے اُسنے ابی ذر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بہترین اُس چیز کی
کہ تغیر کرے ساتھ اُسکے بڑھاپا مہندی اور وسمہ[1] ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابو الاسود کا نام ظالم ہی **باب** بال رکھنے اور
کندھون تک بال رکھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبدالوہاب نے حمید سے اُسنے روایت
کی انس سے کہا کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میانہ قد نہ لنبے اور نہ پست عمدہ جسم والے گندم گون اور آپ کے بال گھونگر والے
تھے اور نہ سیدھے تھے جب چلتے تو مونڈھون پر پڑتے اور اس باب مین عائشہ اور براء اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی سعید
اور وائل بن حجر اور جابر اور ام ہانی سے بھی روایت ہی اور انس کی حدیث حسن غریب صحیح ہی اسوجہ سے یعنے حدیث حمید سے
حدیث کی ہمسے ہناد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبدالرحمن نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے
عائشہ سے کہا تھی مین نہاتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے اور آپ کے بال جمہ[2] سے زیادہ تھے اور وفرہ سے کم تھے
یہ حدیث حسن غریب صحیح ہی اسوجہ سے اور کئی وجہ پر عائشہ سے مروی ہی کہا تھی مین نہاتی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک باسن مین
اور نہین ذکر کیا رواۃ نے اُسمین یہ حرف کہ آپکے بال جمہ سے زیادہ تھے فقط عبدالرحمن نے اُسکو ابن ابی زناد سے ذکر کیا ہی اور وہ ثقہ
اور حافظ ہے **باب** ہر روز کنگھی کرنیکی ممانعت مین

[1] کتم ایک گھانس کا نام ہی کہ وسمہ کے ساتھ ملائی جاتی ہی اور اس سے بال رنگے جاتے ہین کہ مراد اس حدیث مین خضاب ساتھ مجموع مہندی اور وسمہ کے ہے یا تنہا
سو بنایہ مین لکھا ہے کہ مراد تنہا وسمہ ہے یا تنہا مہندی اسلیے کہ دونون سے مرکب سیاہ ہوتا ہی اور وہ ممنوع ہے اور بعضے حواشی مین لکھا ہی کہ خضاب نری مہندی کا
سرخ ہوتا ہی اور نرے وسمہ کا سبز ہوتا ہے پس مراد خضاب سے خضاب ساتھ مجموع مہندی اور وسمہ کے ہی ۱۲ ح ع

[2] سر کے بالون کے تین نام ہین جمہ اور وفرہ اور لمہ جمہ بال کندھون تک اور وفرہ لوون تک اور لمہ مابین کانون اور کندھے کے سو عائشہ فرماتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال جمہ اور
وفرہ کے بین بین تھے جس کو لمہ کہتے ہین ۱۲ ح

حدثنا

حدثنا علی بن خشرم ثنا عیسی بن یونس عن ہشام عن الحسن عن عبداللہ بن مغفل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید عن ہشام نحوہ ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن انس **باب** ماجاء فی الاکتحال **حدثنا** محمد بن حمید ثنا ابو داؤد الطیالسی عن عباد بن منصور عن عکرمۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اکتحلوا بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر وزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکتحل بہا کل لیلۃ ثلاثۃ فی ہذہ وثلاثۃ فی ہذہ **حدثنا** علی بن حجر ومحمد بن یحیی قالا ثنا یزید بن ہارون عن عباد بن منصور نحوہ وفی الباب عن جابر وابن عمر حدیث ابن عباس حدیث حسن لا نعرفہ علی ہذا اللفظ الا من حدیث عباد بن منصور وقد روی من غیر وجہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال علیکم بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر **باب** ماجاء فی النہی عن اشتمال الصماء والاحتباء بالثوب الواحد **حدثنا** قتیبۃ ثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبستین الصماء وان یحتبی الرجل بثوبہ لیس علی فرجہ منہ شیء وفی الباب عن علی وابن عمر وعائشۃ وابی سعید وجابر وابی امامۃ حدیث ابی ہریرۃ حدیث حسن صحیح وقد روی ہذا من غیر وجہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء فی مواصلۃ الشعر **حدثنا** سوید ثنا عبداللہ بن المبارک عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ قال نافع الوشم فی اللثۃ ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن مسعود وعائشۃ واسماء بنت ابی بکر ومعقل بن یسار وابن عباس ومعاویۃ **باب** ماجاء فی رکوب المیاثر **حدثنا** علی بن حجر ثنا علی بن مسہر

حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عیسی بن یونس نے ہشام سے اُسنے حسن سے اُسنے عبداللہ بن مغفل سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے مگر یہ کہ ایک دن کرے اور ایکدن نکرے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یحیی نے ہشام سے مانند اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین انس سے بھی روایت ہی **باب** آنکھ مین سرمہ ڈالنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو داؤد نے عباد بن منصور سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُرمہ لگاؤ ساتھ اثمد یعنی سُرمۂ اصفہانی کے یعنی اُسپر ہمیشگی کرو اسلیے کہ وہ بینائی کو روشن کرتا ہی اور بالونکو اُگاتا ہی یعنی پلکونکو کہ علامت زینت اور صحت آنکھو نکی ہی اور کہا ابن عباس نے کہ نبی صلعم کے پاس ایک سُرمہ دانی تھی کہ اُس سے سُرمہ لگاتے تھے ہر رات مین تین بار یعنی پے در پے اس آنکھ مین یعنی داہنی آنکھ مین اور تین بار بائین آنکھ مین **حدیث** کی ہمسے علی نے اور محمد نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہمکو یزید بن ہارون نے عباد سے مانند اسکے اور اس باب مین جابر اور ابن عمر سے بھی روایت آئی ہی اور ابن عباس کی حدیث حسن ہی نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عباد سے اور کئی طرح پر نبی صلعم سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا کہ لازم پکڑو سُرمۂ اصفہانی کو اسلیے کہ تحقیق وہ روشن کرتا ہی آنکھ کو اور اُگاتا ہی پلکونکو **باب** تمام بدن پر کپڑا لپیٹنا اسطرح کہ نماز وغیرہ کام کیواسطے ہاتھ باہر نہ نکل سکے منع ہی اور ایک کپڑے مین گوٹ مار کر بیٹھنا اس طرح کہ ستر کھلا رہے منع ہی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یعقوب نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلعم نے دو طرح کے پہناوے سے ایک تو سب بدن پر کپڑا لپیٹ کر اوڑھنے سے کہ نماز یا اور کام کیواسطے ہاتھ باہر نہ نکل سکین اور دوسرا یہ کہ گوٹ مار کر بیٹھے مرد اسطرح سے کہ نہو اُسکی شرمگاہ پر اس کپڑے سے کچھ اور اس باب مین ابن عمر اور علی اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہی اور ابی ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہی اور کئی طرح پر بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلعم سے مروی ہی **باب** بالونکا ملانا منع ہی **حدیث** کی ہمسے سوید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبداللہ نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے روایت کی نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالی نے اُس عورت کو کہ ملاوے بال اپنے ساتھ بالون اور عورت کے یعنی درازی کرے اور لعنت کی اُس عورت کو کہ ملواوے اپنے بالونکو ساتھ اور کے بال کے اور لعنت کی گودنیوالیکو اور گدوانے والیکو کہا نافع نے کہ گودنا ہونٹو نمین ہوتا ہی یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین ابن مسعود اور عائشہ اور اسماء اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ سے بھی روایت ہی **باب** ریشمی زین پوش پر سوار ہونیکا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو علی بن مسہر نے

ثنا ابو اسحٰق الشیبانی عن اشعث بن ابی الشعثاء عن معاویۃ بن سوید بن مقرن عن البراء بن عازب قال نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن رکوب المیاثر وفی الباب عن علی ومعاویۃ حدیث البراء حدیث حسن صحیح وقد روی شعبۃ
عن اشعث بن ابی الشعثاء نحوہ وفی الحدیث قصۃ **باب** ماجاء فی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا**
علی بن حجر ثنا علی بن مسہر عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت انما کان فراش رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینام علیہ ادم حشوہ لیف ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن حفصۃ وجابر
باب ماجاء فی القمص **حدثنا** محمد بن حمید الرازی ثنا ابو تمیلۃ والفضل بن موسی وزید بن
حباب عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم القمیص ہذا حدیث حسن غریب انما نعرفہ من حدیث عبد المؤمن بن خالد تفرد بہ وہو مروزی
وروی بعضہم ہذا الحدیث عن ابی تمیلۃ عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن امہ عن ام سلمۃ
وسمعت محمد بن اسمٰعیل قال حدیث ابن بریدۃ عن امہ عن ام سلمۃ اصح وانما یذکر فیہ ابو تمیلۃ
عن امہ **حدثنا** زیاد بن ایوب ثنا ابو تمیلۃ عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن
امہ عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص **حدثنا** علی بن حجر ثنا الفضل
بن موسی عن عبد المؤمن بن خالد عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم القمیص **حدثنا** علی بن نصر بن علی الجہضمی ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا شعبۃ عن
الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو اسحاق شیبانی نے اشعث سے اُسنے روایت کی معاویہ سے اُسنے براء سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
ریشمی زین پوش پر سوار ہونے سے[1] اور اس باب میں علی اور معاویہ سے بھی روایت ہے اور براء کی حدیث حسن صحیح ہے اور تحقیق روایت
کی شعبہ نے اشعث سے مانند اسکے اور اس حدیث میں قصہ ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونیکا بیان **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمکو علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا تھا بچھونا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ سوتے تھے اُسپر چمڑے کا بھرا ہوا اُسکے اندر پوست[2] کھجور کا یعنی روئی کی جگہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حفصہ
اور جابر سے بھی روایت ہے **باب** کرتے کا بیان **حدیث** کی ہمسے محمد نے کہا اُسنے حدیث کی ہمکو ابو تمیلہ[3] نے اور فضل اور زید نے
عبد المؤمن سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے اُم سلمہ سے کہا کہ تھا محبوب ترین کپڑوں کا طرف نبی صلعم کے کرتا یہ حدیث حسن غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبد المؤمن سے منفرد ہوا وہ ساتھ اسکے اور وہ مروزی ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث ابی تمیلہ سے اُسنے
عبد المؤمن سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے اپنی ماں سے اُس نے ام سلمہ سے اور میں نے بخاری سے سنا کہ کہتے تھے کہ حدیث ابن بریدہ
کی اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے زیادہ ترصحیح ہے اور ابو تمیلہ اُسمیں ماں کا واسطہ بیان کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے زیاد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو
ابو تمیلہ نے عبد المؤمن سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے اپنی ماں سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ تھا محبوب ترین کپڑوں کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے کرتا **حدیث** کی ہمسے علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو فضل نے عبد المؤمن سے اُسنے روایت کی عبد اللہ سے اُسنے ام سلمہ سے کہا کہ
زیادہ پیارا سب کپڑوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرتا تھا **حدیث** کی ہمسے علی نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو عبد الصمد نے
اُسنے کہا حدیث کی ہمکو شعبہ نے اعمش سے اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ جب نبی صلعم

---

[1] یہ منع اسصورت میں ہے کہ سرخ ہو خواہ ریشمی ہو یا سوتی ورنہ نہیں ۱۲ [2] اس سے معلوم ہوا کہ آرام کے واسطے بچھونیکا بنانا درست ہے خواہ روئی
بھرے یا کسی اور چیز سے ۱۲ [3] ابو تمیلہ تائے فوقانی کنیت ہے نام آپکا یحییٰ بن واضح انصاری مروزی ہے آپ ثقہ ہیں اور مشہور اپنی کنیت سے ہیں باعتبار
نام کے کذا فی تقریب التہذیب ۱۲ [4] یعنے اس لیے کہ ان سے اعضا خوب ڈھکتے ہیں اور سبک ہوتا ہے بدن پر اور پہننے والا اُس کا بہت متواضع
ہوتا ہے لیکن لازم ہے کہ ٹخنوں سے اونچا رہے ۱۲

اذا لبس قمیصا بدأ بمیامنہ وقد روی غیر واحد ہذا الحدیث عن شعبۃ بہذا الاسناد ولم یرفعوہ وانما رفعہ عبد الصمد **حدثنا** عبد اللہ بن محمد بن الحجاج الصواف البصری نا معاذ بن ہشام الدستوائی ثنی ابی عن بدیل العقیلی عن شہر بن حوشب عن اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریۃ قالت کان کم ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرسغ ہذا حدیث حسن غریب **باب** یقول اذا لبس ثوبا جدیدا **حدثنا** سوید ثنا عبد اللہ بن المبارک عن سعید الجریری عن ابی نضرۃ عن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او رداء ثم یقول اللہم لک الحمد انت کسوتنیہ اسالک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ وفی الباب عن عمر وابن عمر **حدثنا** ہشام بن یونس الکوفی ثنا القاسم بن مالک المزنی عن الجریری نحوہ ہذا حدیث حسن **باب** ما جاء فی لبس الجبۃ **حدثنا** یوسف بن عیسی ثنا وکیع ثنا یونس بن ابی اسحق عن الشعبی عن عروۃ بن المغیرۃ بن شعبۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین ہذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** قتیبۃ ثنا ابن ابی زائدۃ عن الحسن بن عیاش عن ابی اسحق ہو الشیبانی عن الشعبی عن المغیرۃ بن شعبۃ اہدی دحیۃ الکلبی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خفین فلبسہما وقال اسرائیل عن جابر عن عامر وجبۃ فلبسہما حتی تخرقا لا یدری النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذکی ہما ام لا ہذا حدیث حسن غریب وابو اسحق الذی روی ہذا عن الشعبی ہو ابو اسحق الشیبانی واسمہ سلیمان والحسن بن عیاش ہو اخو ابی بکر بن عیاش

کرتا پہننے کا ارادہ کرتے تو اپنے داہنی طرف سے شروع کرتے تھے اور بہت لوگوں نے یہ حدیث شعبہ سے اس اسناد کے ساتھ روایت کی ہے اور نہیں مرفوع کیا اُسکو فقط عبد الصمد نے مرفوع کی ہے حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے اُسنے کہا خبر دی ہم کو معاذ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو باپ میرے نے بدیل سے اُسنے روایت کی شہر بن حوشب سے اُسنے اسماء بنت یزید سے کہا کہ نبی صلعم کے کرتے کی آستین پہونچے تک تھی یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** جب کوئی شخص نیا کپڑا پہنے تو کیا کہے **حدیث** کی ہم سے سوید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبد اللہ ابن مبارک نے سعید سے اُسنے روایت کی ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اُسکا نام لیتے تھے اُسکے نام سے پگڑی یا کرتا یا چادر پھر کہتے تھے الٰہی تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تو ہی نے پہنایا مجھکو یہ کپڑا الٰہی مانگتا ہوں مین تجھسے بھلائی اِس کپڑے کی کہ خیریت سے بدن پر رہے اور نہ کوئی آفت اُسکو پہونچے اور مانگتا ہوں مین بھلائی اُس چیز کی کہ بنا یا گیا یہ کپڑا اُسکے لیے اور اس باب مین عمر اور ابن عمر سے بھی روایت آئی ہے **حدیث** کی ہمسے ہشام نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو قاسم نے جریری سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے **باب** جُبّہ کے پہننے کا بیان **حدیث** کی ہم سے یوسف نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو وکیع نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یونس نے شعبی سے اُسنے روایت کی عروہ بن مغیرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومی تنگ آستینوں کا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابن ابی زائدہ نے حسن سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے شعبی سے اُسنے مغیرہ سے کہ ہدیہ بھیجے دحیہ[1] کلبی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو موزے سو آپ نے اُن کو پہنا اور کہا اسرائیل نے جابر سے اُسنے عامر سے اور ایک جُبّہ بھی سو آپ نے پہنا اُنکو یہانتک کہ پھٹ گئے وہ دونوں نہ جانا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ حلال کیے ہوے جانور کے چمڑے سے تھے یا نہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو اسحاق جو راوی اس حدیث کا ہے شعبی سے وہ ابی اسحاق شیبانی ہے اور نام اُسکا سلیمان اور حسن بن عیاش ہے جو بھائی ابو بکر بن عیاش کا ہے

[1] دحیہ کلبی صحابی جلیل القدر ہین آپ بہت شکیل و خوبصورت تھے اور محبوب تھے چنانچہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر اگر بصورت انسان تشریف لاتے تو آپکی شکل مبارک مین تشریف لاتے آپکے فضائل بہت ہین معاویہ کی خلافت مین وفات پائی ۱۲

باب ماجاء فی شد الاسنان بالذهب **حدثنا** احمد بن منیع ثنا علی بن هاشم بن البرید وابو سعد الصنعانی عن ابی الاشهب عن عبد الرحمن بن طرفة عن عرفجة بن اسعد قال اصیب انفی یوم الکلاب فی الجاهلیة فاتخذت انفا من ورق فانتن علی فامرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اتخذ انفا من ذهب **حدثنا** علی بن حجر ثنا الربیع بن بدر ومحمد بن یزید الواسطی عن ابی الاشهب نحوه هذا حدیث حسن انما نعرفه من حدیث عبد الرحمن بن طرفة وقد روی سلم بن زریر عن عبد الرحمن بن طرفة نحو حدیث ابی الاشهب عن عبد الرحمن بن طرفة وقال ابن مهدی سلم بن زرین وهو وهم وزریر اصح وقد روی عن غیر واحد من اهل العلم انهم شدوا اسنانهم بالذهب وفی هذا الحدیث حجة لهم **باب** ما جاء فی النهی عن جلود السباع **حدثنا** ابو کریب ثنا ابن المبارک ومحمد بن بشر وعبد الله بن اسمٰعیل عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن ابی الملیح عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن جلود السباع ان تفترش **حدثنا** محمد بن بشار ثنا یحیی بن سعید ثنا سعید عن قتادة عن ابی الملیح عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن جلود السباع ولا نعلم احدا قال عن ابی الملیح عن ابیه غیر سعید بن ابی عروبة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر عن شعبة عن یزید الرشک عن ابی الملیح عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن جلود السباع وهذا اصح **باب** ما جاء فی نعل النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** اسحٰق بن منصور ثنا حبان بن هلال ثنا همام ثنا قتادة عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان نعلاه لهما قبالان هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن عباس وابی هریرة **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو داؤد ثنا همام عن قتادة قال قلت لانس بن مالک کیف کان نعل رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لهما قبالان هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی کراهیة المشی فی النعل الواحدة

باب سونے سے دانت باندھنے کا بیان **حدیث** کی ہمسے احمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو علی بن ہاشم نے اور ابو سعد نے ابی اشہب سے اُسنے روایت کی عبدالرحمٰن سے اُسنے عرفجہ سے کہا کہ کاٹی گئی ناک میری دن کلاب کے نام ہو ایک جگہ کا کہ اُسمین لڑائی ہوئی تھی سو مین نے چاندی سے ناک بنوائی پس بدبودار ہوئی وہ[1] ناک مجھپر سو نبی صلی اللہ علیہ سلم نے مجھکو حکم کیا یہ کہ بنواؤن مین ناک سونے سے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ربیع اور محمد نے ابی اشہب سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہو نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث عبدالرحمٰن سے اور روایت کی سلمہ نے عبدالرحمٰن سے مانند حدیث ابی اشہب کے اور ابن مہدی نے کہا کہ سلم بن زرین وہم ہو اور زریر اصح ہو اور بہت اہل علم سے مروی ہو کہ اُنھون نے اپنے دانتون کو سونے سے باندھا اور اس حدیث مین دلیل ہو اُنکے مذہب کی **باب** درندے چارپایون کی کھالون پر بیٹھنا منع ہو **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابن مبارک اور محمد اور عبداللہ نے سعید سے اُسنے روایت کی قتادہ سے اُسنے ابی ملیح سے اُسنے اپنے باپ سے کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے درندون کے چمڑے بچھانے سے **حدیث** کی ہمسے محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو یحیی نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسکو سعید نے قتادہ سے اُسنے ابی ملیح سے اُسنے اپنے باپ سے کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے درندون کے سے یعنے اُسپر بیٹھنے سے یا زین پوش بنانے سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُسنے روایت کی یزید سے اُسنے ابی ملیح سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپ نے درندون کے چمڑون سے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جوتے کا بیان **حدیث** کی ہمسے اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو حبان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ہمام نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو قتادہ نے انس سے کہا کہ نبی صلعم کے جوتے مین دو تسمے[2] تھے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور اس باب مین ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہو **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو داؤد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ہمام نے قتادہ سے کہا کہ مین نے انس بن مالک سے پوچھا کہ نبی صلعم کے جوتے کسطرح کے تھے کہا کہ دونو کے دو تسمے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہو **باب** ایک جوتے مین چلنا مکروہ ہو

[1] اس لڑائی مین ناک کٹ گئی تھی علما کہتے ہین کہ اس حدیث کی دلیل سے سونے کی ناک بنوانا درست ہو اور اسیطرح دانتونکا باندھنا چاندی کے تارون سے بھی درست ہو ۱۲ خطابی نے کہا کہ یہ منع اسواسطے ہو کہ اسمین زینت اور تکبر ہو یا وہ عجمیون کی پوشش ہو یا وہ رنگے ہوئے نہین تھے ۱۲

[2] نبی صلعم کے جوتے مین دو تسمے تھے ایک تسمہ تو ہوتا تھا ۱۲

حدثنا قتيبة عن مالك ح وثنا الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمشي احدكم في نعل واحد لينعلهما جميعا او ليحفهما جميعا هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن جابر حدثنا ازهر بن مروان البصري اخبرنا الحارث بن نبهان عن معمر عن عمار بن ابي عمار عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينتعل الرجل وهو قائم هذا حديث غريب وروى عبيد الله بن عمرو الرقي هذا الحديث عن معمر عن قتادة عن انس وكلا الحديثين لا يصح عند اهل الحديث والحارث بن نبهان ليس عندهم بالحافظ ولا نعرف لحديث قتادة عن انس اصلا حدثنا ابو جعفر السمناني ثنا سليمان بن عبيد الله الرقي ثنا عبيد الله بن عمرو عن معمر عن قتادة عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان ينتعل الرجل وهو قائم هذا حديث غريب قال محمد بن اسمعيل ولا يصح هذا الحديث ولا حديث معمر عن عمار بن ابي عمار عن ابي هريرة **باب** ما جاء في الرخصة في النعل الواحدة **حدثنا** القاسم بن دينار الكوفي ثنا اسحق بن منصور السلولي الكوفي ثنا هريم وهو ابن سفيان البجلي عن ليث عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة قالت ربما مشى النبي صلى الله عليه وسلم في نعل واحدة **حدثنا** احمد بن منيع ثنا سفيان بن عيينة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة انها مشت بنعل واحدة وهذا اصح هكذا روى سفيان الثوري وغيره عن عبد الرحمن بن القاسم موقوفا وهذا اصح **باب** ما جاء باي رجل يبدأ اذا انتعل **حدثنا** الانصاري ثنا معن ثنا مالك ح وثنا قتيبة عن مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا انتعل احدكم فليبدأ باليمين واذا نزع فليبدأ بالشمال

حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے ح اور حدیث کی ہمکو انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو معن نے مالک سے اُسنے ابی زناد سے اُسنے روایت کی اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی ایک جوتے مین نہ چلے چاہیے کہ دونون پانوٗنکو ننگا کرے یا دونون مین جوتے پہنے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور اس باب مین جابر سے بھی روایت ہی **حدیث** کی ہمکو ازہر بن مروان بصری نے اُسنے کہا خبر دی ہمکو حارث نے معمر سے اُسنے روایت کی عمار سے اُسنے روایت کی ابی ہریرہ سے کہا کہ منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ جوتے پہنے مرد اس حال مین کہ کھڑا ہو یہ حدیث غریب ہی اور روایت کی عبید اللہ نے یہ حدیث معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اور یہ دونون حدیثین اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہین اور حارث اُنکے نزدیک یاد رکھنے والا نہین اور نہین پہچانتے ہم واسطے حدیث قتادہ کے انس سے کوئی اصل **حدیث** کی ہمکو ابو جعفر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سلیمان نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو عبید اللہ نے معمر سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا منع فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جوتے پہنے آدمی کھڑے ہوکر یہ حدیث غریب ہی اور امام بخاری نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہین اور عمار کی حدیث بھی صحیح نہین جو ابی ہریرہ سے مروی ہی **باب** ایک جوتے مین چلنا جائز ہی **حدیث** کی ہمسے قاسم نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو اسحاق نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ہریم نے اور وہ سفیان بجلی کا بیٹا ہے اُسنے روایت کی لیث سے اُسنے عبد الرحمٰن سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا کہ بعضے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوتے مین چلتے تھے **حدیث** کی ہم سے احمد نے کہا حدیث کی ہمکو سفیان نے عبد الرحمٰن سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہ وہ چلین ایک جوتے مین اور یہ زیادہ تر صحیح ہے اسی طرح روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبد الرحمٰن سے موقوف اور یہ بہت صحیح ہے **باب** جب جوتے پہننے کا ارادہ کرے تو پہلے کس پانوٗن مین جوتے پہنے **حدیث** کی ہم سے انصاری نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو معن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ح اور حدیث کی ہم کو قتیبہ نے مالک سے اُسنے روایت کی ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جب کوئی جوتے پہننے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اول داہنی طرف سے شروع کرے یعنی پہلے داہنا پانوٗن جوتے مین ڈالے اور جبکہ جوتا اُتارنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اول بائین طرف سے ابتدا کرے یعنی اول بایان پانوٗن جوتے سے نکالے

فلیکن الیمین اولهما تنعل واخرهما تنزع هذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی ترقیع الثوب **حدثنا** یحیی بن موسی ثنا سعید بن محمد الوراق وابو یحیی الحمانی قالا ثنا صالح بن حسان عن عروة عن عائشة قالت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اردت اللحوق بی فلیکفك من الدنیا کزاد الراکب وایاك ومجالسة الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیه هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث صالح بن حسان سمعت محمدا یقول صالح بن حسان منکر الحدیث وصالح بن ابی حسان الذی روی عنه ابن ابی ذئب ثقة ومعنی قوله ایاك ومجالسة الاغنیاء هو نحو ما روی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من رای من فضل علیه فی الخلق والرزق فلینظر الی من هو اسفل منه ممن هو فضل علیه فانه اجدر ان لا یزدری نعمة الله ویروی عن عون بن عبد الله بن عتبة قال صحبت الاغنیاء فلم ار احدا اکثر هما منی اری دابة خیرا من دابتی وثوبا خیرا من ثوبی وصحبت الفقراء فاسترحت **باب حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ام هانی قالت قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی مکة وله اربع غدائر هذا حدیث غریب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الرحمن بن مهدی ثنا ابراهیم بن نافع المکی عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ام هانی قالت قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم مکة وله اربع ضفائر هذا حدیث حسن وعبد الله بن ابی نجیح مکی وابو نجیح اسمه یسار قال محمد لا اعرف لمجاهد سماعا عن ام هانی

اور چاہیے کہ ہو داہنا پاؤن پہلے پہننے میں اور بایان ہو اُتارنے میں یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** کپڑے میں پیوند لگانے کا بیان **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سعید اور ابو الیمین نے اُنھون نے کہا حدیث کی ہم کو صالح بن حسان نے عروہ سے اُسنے روایت کی عائشہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اگر تو میرے ساتھ ملنا چاہتی ہے یعنے دنیا اور آخرت مین تو چاہیے کہ کفایت کرے تجکو دنیا سے مانند توشہ سوار کے[1] اور بچتی رہو دولتمندون کی صحبت سے اور نہ پرانا گن کپڑے کو اور نہ پھینکدے اُسکو بسبب پرانے ہونے کے یہانتک کہ پیوند کرے تو اُسکو یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث صالح سے اور سُنا مین نے بخاری سے کہتے تھے کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہی اور صالح بن ابی حسان ثقہ ہی اور معنی اس حدیث کے بچتی رہو مالدارون کی صحبت سے مانند اُسکے ہی جو روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دیکھے صورت اور مال مین اپنے سے بہتر کو تو چاہیے کہ نظر کرے[2] اُن کو جو اس سے کمتر ہین اُن لوگون مین سے کہ بزرگی دیا گیا ہی وہ اُنپر اسواسطے کہ یہ تمھارے حق مین بہتر ہے اور نہ حقیر جانو خدا کی نعمت کو جو تمپر ہے اور روایت ہی عون بن عبد اللہ سے کہا کہ صحبت کی مین نے مالدارون سے سو نہ دیکھا مین نے کسیکو زیادہ تر از روے غم کے مجھسے دیکھتا تھا مین سواری بہتر سواری اپنے سے اور کپڑا بہتر کپڑے اپنے سے پھر صحبت کی مین نے فقیرون سے پس آرام پایا مین نے **باب حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو سفیان نے ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی مجاہد سے اُسنے ام ہانی سے کہا کہ تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے مکہ مین اور آپ کے بالون کے چار گیسو تھے گندھے ہوئے یہ حدیث غریب ہی **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُسنے کہا حدیث کی ہم کو عبد الرحمن نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابراہیم نے ابن ابی نجیح سے اُسنے روایت کی مجاہد سے اُسنے ام ہانی سے کہا کہ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین اور آپ کے بال مین چار چوٹیاں تھین گندھی ہوئین یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ بن ابی نجیح مکی ہی اور اُسکا نام یسار ہے امام بخاری نے کہا کہ نہین پہچانتا مین واسطے مجاہد کے سماع ام ہانی سے

[1] اور تخصیص سوار کی شاید اسواسطے ہی کہ وہ تیز چلتا ہی اور منزل پر جلد پہونچتا ہی پس اُسکو تھوڑا توشہ بھی کافی ہی اسی طرح دنیا مین تھوڑی چیز پر قناعت کرنی چاہیے ۱۲

[2] جب مالدار اور خوبصورت کو دیکھے تو لازم ہی کہ جو اپنے سے کمتر ہین مال اور شکل مین اُن کو دیکھے تاکہ اُسکو حسرت اور ناشکری حاصل نہو اسواسطے کہ دنیا مین جو سمجھ

باب حدثنا حمید بن مسعدة ثنا محمد بن حمران عن ابی سعید وھو عبد اللہ بن بسر قال سمعت ابا کبشة الانماری یقول کانت کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطحا ھذا حدیث منکر وعبد اللہ بن بسر بصری ضعیف عند اھل الحدیث ضعفہ یحیی بن سعید وغیرہ بطح یعنی واسعة

باب حدثنا قتیبة ثنا ابو الاحوص عن ابی اسحٰق عن مسلم بن نذیر عن حذیفة قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضلة ساقی او ساقہ وقال ھذا موضع الازار فان ابیت فاسفل فان ابیت فلا حق الازار فی الکعبین ھذا حدیث حسن صحیح رواہ شعبة والثوری عن ابی اسحٰق

باب حدثنا قتیبة ثنا محمد بن ربیعة عن ابی الحسن العسقلانی عن ابی جعفر بن محمد بن رکانة عن ابیہ ان رکانة صارع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصرعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رکانة سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس ھذا حدیث غریب واسنادہ لیس بالقائم ولا نعرف ابا الحسن العسقلانی ولا ابن رکانة

باب حدثنا محمد بن حمید ثنا زید بن حباب وابو تمیلة عن عبد اللہ بن مسلم عن عبد اللہ بن بریدة عن ابیہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم من حدید فقال مالی اری علیک حلیة اھل النار ثم جاءہ وعلیہ خاتم من صفر فقال مالی اجد منک ریح الاصنام ثم اتاہ وعلیہ خاتم من ذھب فقال مالی اری علیک حلیة اھل النار قال من ای شیء اتخذہ قال من ورق ولا تتمہ مثقالا ھذا حدیث غریب وعبد اللہ بن مسلم یکنی ابا طیبة وھو مروزی

باب حدیث کی ہمسے حمید نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد نے ابی سعید سے اُسنے کہا سُنا مین نے ابا کبشہ سے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ٹوپیاں اُنکے سرون سے ملی ہوئی[1] تھین اونچی نہین تھین یہ حدیث منکر ہے اور ابی سعید یعنے عبد اللہ بن بسر ضعیف ہی نزدیک اہل حدیث کے ضعیف کیا ہے اُسکو یحیی بن سعید وغیرہ نے **باب** حدیث کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی مسلم سے اُسنے حذیفہ سے کہا کہ نبی صلعم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا گوشت پکڑا اور فرمایا یہ جگہ تہ بند کی ہے پس اگر انکار کرے تو پس نیچے کر پس اگر انکار کرے تو پس لاحق کر تہ بند کو ساتھ ٹخنون کے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت کیا ہی اسکو شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے **باب** حدیث کی ہم سے قتیبہ نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو محمد نے ابی الحسن عسقلانی سے اُسنے روایت کی ابی جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے کہ تحقیق رکانہ نے کشتی کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس گرا دیا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا رکانہ نے سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فرق درمیان ہمارے اور مشرکین کے پگڑی باندھنی ہے ٹوپیون پر یہ حدیث غریب ہی اور اسکی اسناد درست نہین اور نہین پہچانتا ہون مین ابو الحسن عسقلانی کو اور نہ ابن رکانہ کو **باب** حدیث کی ہمسے محمد نے اُسنے کہا حدیث کی ہمکو زید نے اور ابو تمیلہ نے عبد اللہ بن مسلم سے اُسنے روایت کی عبد اللہ بن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا کہ ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُسکے ہاتھ مین لوہے کی انگوٹھی تھی سو فرمایا کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہون مین تجھپر زیور دوزخیونکا[2] پھر وہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُسکے ہاتھ مین انگوٹھی پیتل کی تھی سو فرمایا کیا ہی مجھکو کہ پاتا ہون مین تجھسے بو بتون کی پھر آیا وہ شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ اُسکے ہاتھ مین سونے کی انگوٹھی تھی فرمایا کیا ہی مجھکو کہ دیکھتا ہون مین تجھپر زیور دوزخیونکا پھر عرض کی اُسنے کہ یا رسول اللہ کس چیز سے انگوٹھی بنواؤن مین فرمایا چاندی سے اور نہ پورا کر اُسکو مثقال بھر یہ حدیث غریب ہی اور عبد اللہ بن مسلم کی کنیت ابو طیبہ ہے اور وہ مروزی ہے۔

---

[1] یعنی مبسوطہ اور سر سے لگی ہوئی تھین بلند اور دراز نہ تھین ۱۲ [2] یعنی دوزخیون کو طوق اور زنجیر پہناوینگے ۱۲

نام کتاب	قیمت
عربی بعدہٗ ترجمہ اور عام فہم شرح کاغذ سفید رسمی وحنائی	للعہ/
شمیم الریاض۔ ترجمہ شفا قاضی عیاض۔ مخالفان اسلام جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اور معجزات وغیرہ پر اپنے فلسفہ جدید کے رو سے آئے دن نئے نئے حملے کرتے رہتے ہین اور علوم مغربی سے علوم مشرقی کو گھٹانا اور چاند پر خاک ڈالنا چاہتے ہین اس کتاب مین اُن سب شبہات و اعتراضات کے دلائل قطعی عقلی اور نقلی سے جواب دیے گئے ہین یہ کتاب اصل مین عربی تھی جس کے مصنف قاضی ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ ابن عیاض الحصبی ہین۔ مگر چونکہ عربی زبان سے جملہ اہل ملک فوائد حاصل نہین کر سکتے اس لئے مولوی محمد اسمعیل صاحب کاندہلوی نے بایماے فضیلت دستگاہ مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ ترجمہ فرمایا اور شاہ صاحب موصوف نے اس پر نظر ثانی فرمائی جلد اول ۲ جلد ثانی	عہ/۲
رشید المومنین۔ بہت سی احادیث جنسے مسلمانون کو راہ راست کی ہدایت ہوتی ہے۔	۱۰/
فضائل الشہور والصیام۔ روزہ کی فضیلت رمضان کی برکت اور تمام مہینون کے حالات اور دعائین احادیث صحیحہ سے بحوالہ درج کر کے مسطور کیے گئے ہین از مولوی محمد رمضان صاحب مجددی حنفی۔	۰۳/
ریاض الاربعین عربی۔ باترجمہ معروف بہ نجات المسلمین مذہب اہل سنت کے موافق نماز روزہ کی احادیث جمع کی گئی ہین۔	۱/
آثار محشر۔ نظم جملہ حالات قیامت و بعث و نشر بموجب احادیث صحیحہ۔	۰۲/
قیامت نامہ بہشت نامہ۔ یہ دو رسالے ہین ایک مین بحوالہ احادیث احوال قیامت دوسرے مین حالات نجات و نعمائے بہشت۔	۲/
قیامت نامہ مسمیٰ بہ آئینۂ نشور۔ اس کو دیکھ کر بدکامون سے نفرت ہوتی اور دل مین خوف خدا پیدا ہوتا ہے۔	۰۴/
شرح چہل حدیث۔ چالیس احادیث کی شرح جو امام ہمام یحییٰ بن شرف کی جمع کی ہوئی ہین	۱۰/

نام کتاب	قیمت
احسن المواعظ۔ اس مین بطریق موعظت بہت سی احادیث وغیرہ لکھی ہین جن مین فضائل حج و زیارت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فضائل قرآن شریف وغیرہ کا تفصیل ذکر کیا گیا ہے۔ کامل	عگر/
ضیاء البصائر فی الایمان والکبائر۔ چند مسائل دینیہ کو بطریق مدلل بیان کیا ہے از مولوی شوکت علی صاحب۔	۰۲/
اسرار النبوۃ۔ تذکرہ نبوت نعم البدل میلاد از منشی ظہیر الدین صاحب سہسوانی۔	۱۰/
طریقہ حسنہ۔ اس مین احادیث سے میلاد اور قیام میلاد کو ثابت کیا ہے از رحمن علی خان صاحب۔	ا/۶ پائی
رانڈون کی شادی۔ احادیث سے فضیلت نکاح ثانی کی ثابت کی ہے۔	۱/
کتاب الاشراف۔ جوہر شرافت کے اصلی معنی رذالت و شرافت پر قول فیصل۔	۱/
روضات الجنان۔ امور شریعت کی تعریف امر بالمعروف نہی عن المنکر کا بیان از مولوی غلام محمد غوث صاحب ترچناپلی۔	۱۲/
تحفۃ الاخیار۔ ترجمہ مشارق الانوار۔ اصل کتاب مین صحیح اور مستند احادیث جمع کی ہین جس کے مصنف رضی الدین حسن ابن حسن الصنعانی ہین مگر مترجم مولوی خرم علی صاحب بھی ایک جید عالم تھے جنھون نے نہایت محنت سے احادیث کو اردو کے سانچے مین ڈھالا	عگر/

اصول فقہ عربی (اہل سنت)

نام کتاب	قیمت
اشباہ والنظائر مع شرح حموی۔ اصول فقہ مین یہ کتاب نہایت مستند مشہور اور جامع ہے جو داخل درس ہے از مولانا سید احمد بن محمد الحنفی	۸/
توضیح تلویح مع حواشی توشیح و ملا خسرو و چلپی و شیخ الاسلام علوی و افادات کشف البزدوی و التحقیق وغیرہ کتاب مذکورہ پر تینون [illegible] مین جہان جہان فضول سمجھا گیا اُسپر نظر ثانی کر کے مولانا امیر علی صاحب نے حذف کر دیا اور بجائے اُس کے دوسری معتبر کتب سے اُنپر حواشی و افاضات کا اضافہ کیا گیا اور اسی وجہ سے یہ کتاب طلبا کیلئے بیحد ضروری اور مفید ثابت ہوئی ہے مجلد	صہ/

المشتہر۔ منیجر نولکشور پریس صیغہ بکڈپو لکھنؤ۔